A Directory of leading Indo-Pak Gojri Writers

(A Sublime History of Gojri through Ages)

جدید

تحقیق و ترتیب:

ڈاکٹر رفیق انجمؔ

پیشکش:

جموں کشمیر انجمن ترقی گوجری ادب

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	:	لعلاں کا **بنجارا**	
تحقیق	:	ڈاکٹر رفیق انجم	9419422770/9419054203
کمپوزنگ	:	شبیر احمد صورہ	9419705664
سرورق	:	جاوید اقبال	9419404640
اشاعت	:	2007ء	
تعداد	:	500	
قیمت	:	Rs.500/-	
پریس	:	جے کے آفسیٹ نئی دہلی	

ناشر : جموں کشمیر انجمن ترقی گوجری ادب

پتہ:
۱۔کتاب گھر، کنال روڈ جموں ۱۸۰۰۰۱
۲۔کتاب گھر مولانا آزاد روڈ سرینگر۔۱
۳۔ڈریم لینڈ کالج روڈ راجوری ۱۸۵۱۳۱
۴۔بامِ ثریا چنڈک پُونچھ ۱۸۵۱۰۱

اس کتاب کی طباعت کے لئے جموں وکشمیر کلچرل اکیڈمی سے مالی امداد حاصل کی گئی ہے۔
کتاب میں ظاہر کی گئی آراء سے کلچرل اکیڈمی کا بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی تعلق نہیں
اور نہ اس ضمن میں اکیڈمی پر کوئی ذمے داری عائد ہوگی۔

☆

شروع اللہ جی کا پاک ناں نال

ترتیب

پیش گوئی:	خواجہ محمد یوسف ٹینگ	11
انجم شناسی:	ڈاکٹر صابر آفاقی	19
اپنی گل:	ڈاکٹر رفیق انجم	23

الف: قدیم گوجری شاعر

شمار	ناں	دور	تصنیف	صفحہ
1	نورالدین محمد (ست گُرو)	م:۱۰۹۴ء	ست پنتھی رسائل	30
2	حضرت امیر خسروؒ	۱۲۵۳ء.....۱۳۲۵ء	جواہرِ خسروی	31
3	شاہ میراں جی	م: ۱۴۹۶ء	خوش نامہ	35
4	فخرالدین نظامی	م: ۱۴۲۰ء	کدم راؤ پدم راؤ	36
5	شاہ بہاؤالدین باجن	۱۳۸۸ء-۱۵۰۶ء	خزائن اسرار اللہ	37
6	سید اشرف بیابانی	۱۴۵۹.....۱۵۲۸ء	واحد باری، نوسرہار	40
7	قاضی محمود دریائی	۱۴۱۹ء.....۱۵۳۴ء	دیوان محمود دریائی	41
8	امیر کبیر (بھگت کبیر)	۱۴۴۰ء.....۱۵۱۸ء	بیجک	42
9	شاہ علی جیو گام دھنی	م:۱۵۶۵ء	جواہر اسرار اللہ	44
10	میاں محمد مصطفےٰ	م:۱۵۷۶ء	مکتوبات میاں مصطفےٰ	47
11	برہان الدین جانم	م:۱۵۸۲ء	ارشاد نامہ، کلمۃ الحقائق	49
12	سید اسحاق سرمست	م:۱۶۰۵ء		51
13	خوب محمد چشتی	۱۵۳۹ء.....۱۶۱۴ء	خوب ترنگ	52

14	میراںؔ ابائی	۱۵۴۷ء.....۱۶۱۴ء		53
15	محمد قلی قطب شاہ	۱۵۵۶ء تا ۱۶۱۱ء	کُلیات قلی قطب شہ	56
16	عادل شاہ ثانی (جگت گُرو)	۱۵۸۰ء تا ۱۶۱۱ء	نورس	57
17	مولانا محمد افضلؔ پانی پتی	م: ۱۶۲۵ء	بکٹ کہانی	58
18	شیخ محمد امینؔ گجراتی	م: ۱۶۵۷ء	یوسف زلیخا	59
19	ملا وجیہ الدین وجہیؔ	م: ۱۶۵۹	سب رس	62
20	میاں محمد نصرت نصرتیؔ	م: ۱۶۷۴ء	گُلشنِ عِشق	64
21	میراں جی ہاشمیؔ	م: ۱۶۸۸ء	یوسف زلیخا	65
22	ولیؔ دکنی	م: ۱۷۲۰ء	کلیات ولی	66

ب: جدید گوجری شاعر ،ادیب تے محقق

شمار	ناں	تاریخ پیدائش ووفات ومُقام	صفحہ
1	حضرت میاں عبیداللہ لارویؒ	1863ء سنجُوڑہ ہزارہ 1926ء بابانگری	68
2	عبدلؔ پونچھی	(باباجی صاحب لارویؒ کا ہم عصر)	70
3	مہر علی نونؔ پونچھی	(باباجی صاحب لارویؒ کا ہم عصر)	72
4	سائیں قادر بخشؔ	1858 پونچھ 1938 ایتی رجوری	74
5	مِیاں فتح محمد درہالوی	1875.....1945 پلیارنی راجوری	79
6	چودھری دیوان علی کھٹانہ	1883 دھنور رجوری 1967 رجوری	83
7	چودھری خدا بخش زارؔ	1888.....1982 مڑھوٹ پونچھ	85
8	شمس دین مجبُورؔ پونچھی	1892.....1984 سیالاں پونچھ	97
9	مِیاں نظام الدین لارویؒ	1897.....1972 وانگت کشمیر	100
10	مولوی عِلم دین بن باسیؔ	1899 بارہمُولہ 1969 کا چھون	106
11	مولانا مہر الدین قمرؔ راجوروی	1901 راجوری 1976 ایبٹ آباد	109

12	سائیں فقر دین ترابی	1903 پٹھانہ تیر مہنڈر 1987 نیڑیاں	116
13	قاضی جلال دین	وفات 1994 پنہڈ	119
14	چودھری احمد دین عنبر	1912 جموں ، گوجرانوالہ پاکستان	123
15	چودھری مہر دین ڈوئی	1913……1993 بھلیسہ ڈوڈہ	125
16	چودھری وزیر محمد ہکلہ	1914-……1977 بانڈی چیچیاں پونچھ	126
17	مولانا محمد اسماعیل ذبیح	1914 ڈنڈوت رجوری 1996 نواں شہر	127
18	چودھری محمد اسرائیل مجبور	1916 ڈنڈوت رجوری 1993 نواں شہر	135
19	چودھری محمد اسرائیل اثر	1916 لمبیڑی رجوری	141
20	چودھری محمد علی بیتاب	1916……1998 نڈیاں راجوری	152
21	چودھری حسن دین حسن	1916 ہاڑی پونچھ	155
22	چودھری محمد حسین بیدار کھٹانہ	1917 اومونارڑ کشمیر، رام بن	159
23	سید حاکم شاہ قمر	1920 سنئی پونچھ 1985 کھڑک پنجہ	162
24	مولانا غلام قادر راز	1920……1997 بانڈی پورہ کشمیر	164
25	میاں بشیر احمد صاحب لاروی	1922 پہلناڑ وانگت کشمیر	166
26	مولانا عبدالرحیم ندیم	1923 گوہاڑی مظفر آباد	168
27	چودھری عبدالکریم پرواز	وفات 1982 جموں	171
28	چودھری قطب الدین عارف	1925?رام بن ، رام بن	174
29	چودھری فتح علی سروری کسانہ	1927 سانبہ 1987 جموں	177
30	مولوی غلام رسول ڈوئی	1927 رام بن 2001 رام بن	186
31	چودھری عبدالقیوم سوز ہزاروی	1930 بالاکوٹ، ہزارہ	188
32	رانا فضل حسین رجوروی	1931 پروڑی رجوری	190
33	چودھری وزیر محمد عاصی	1931 مہنڈر پونچھ	202
34	چودھری غلام احمد رضاء	1932 دھنور رجوری 1977 میر پور	204
35	چودھری نذیر احمد نذیر	1933 بارہمولہ 2003 کالاکوٹ	205
36	ڈاکٹر صابر آفاقی	1933 گوہاڑی مظفر آباد	211

37	چودھری فیض اللہ جوشی	1934	کلائی پُونچھ 1995 میر پُور	221
38	چودھری ملکھی رام کشان	1935	کرنال ہریانہ	223
39	چودھری رام پرشاد کھٹانہ	1938	گُڑگاؤں ہریانہ	225
40	چودھری خادم حسین قمر	1939	کلائی پونچھ	227
41	غلام نبی شاہباز	1940	بہروٹ راجوری	228
42	چودھری اِقبال عظیم	1940	وانگت کشمیر	232
43	چودھری فضل حسین مُشتاق	1940	کلرکٹل پونچھ	243
44	چودھری غلام حسین اظہر بانیا	(1941.....2004)	بالاکوٹ پاکستان	246
45	چودھری قیصر دین قیصر	1942	گُنڈی گُجراں (کرناہ)	248
46	چودھری سرور حسین طارق	1942..... 2000	مرگاں راجوری	250
47	چودھری نسیم پونچھی	1942	گُورسائی پونچھ	255
48	چودھری نور محمد نور	1942	چک کترو، پونچھ	266
49	پروفیسر محمد رفیق بھٹی	1943	ساج، راجوری	272
50	چودھری محمد امین قمر	1943	کلائی پونچھ	275
51	چودھری لعل حسین گوہر	1943	کھنیتر پونچھ	277
52	چودھری مخلص وجدانی	1944	گوہاڑی مظفرآباد	279
53	مولانا عبدالقیوم راز	1944	ہاڑی سُرنکوٹ پونچھ	285
54	چودھری مختارالدین تبسم	1944	آلن گڈول (اننت ناگ)	288
55	چودھری محمد حسین سلیم	1944	مڑہوٹ پونچھ	293
56	جگدیش چندر شرما	1944	چلکانہ، پانی پت	295
57	چودھری عبدالغنی عارف	1944	اندرُوٹھ راجوری	297
58	چودھری برکت علی باگڑی	1945	مجالتہ جموں	303
59	ماسٹر عبدالغنی چیچی	1945	کلائی، پونچھ	305
60	طرب احمد صدیقی	1946	جہلم پاکستان	306
61	منشی خان چودھری	1946	پلانگڑ راجوری	309

62	چودھری فیضؔ کسانہ	1946 ریکہ جموں	311
63	غلام یٰسین غلامؔ	1946 ؟عباس پُور	314
64	میاں ممتاز احمد	1947 وانگت کشمیر	316
65	ڈاکٹر صابرؔ مرزا	1947 بہروٹ رجوری	317
66	چودھری شاہ محمد شاہبازؔ	947 پروڑی راجوری	321
67	چودھری نذیر حسین فِداؔ	1947 ساج رجوری	328
68	خوش دیو مینی	1947 گُنڈی سُرنکوٹ	330
69	چودھری میر حسین فِداؔ	1947 کلر پلوامہ	334
70	چودھری غلام حسین ضیاءؔ	1948 رائے پور کھیری، جموں	335
71	چودھری لعل حسین پرواز	1948 بھٹھیاں راجوری	336
72	چودھری عبدالحمید کسانہ	1949 کٹھوعہ	339
73	چودھری غلام رسول اصغرؔ	1949 بچیال، جموں	340
74	پروفیسر یوسف حسنؔ	1950 جہلم پاکستان	342
75	چودھری اے کے سہرابؔ	1950 وچارناگ سرینگر	346
76	چوھدری احمد شناس	1951 شاہدرہ شریف راجوری	347
77	ڈاکٹر محمد اسد اُللہ وانی	1951 بھگوتہ، ڈوڈہ	349
78	سکندر حیات طارقؔ	1951 بانڈی چیچیاں پونچھ	350
79	منیر حسین چودھری	1952? میر پور	352
80	چودھری محمد شریف شاہینؔ	1952 برنیٹ، بونیار اُوڑی	361
81	چودھری محمد اسحاق بجران	1952 بیرا گواہ کالاکوٹ	362
82	لعل الدین مظلومؔ	1952 درنگلہ کرناہ کپواڑہ	363
83	چودھری وزیر بجران	1952 اڑگی راجوری	365
84	چودھری کرم دین چوپڑہ	1953 کٹھوعہ	366
85	محمد امین بانہالی	1953 بانہال	368
86	ڈاکٹر نصیر الدین بارُو	26.2.1953 گرکوٹ اُوڑی	370

87	چودھری غلام رسول آزاد	1954	کپواڑہ	371
88	چودھری محمود رانا	1954	کالا بن مہنڈر	372
89	مولوی فقیر محمد فقیر چشتی	1954	جبڑ جنڈالی، مظفر آباد	373
90	چودھری غلام سرور چوہان	1955	کالا بن مہنڈر پُونچھ	374
91	چودھری غلام حیدر عادل	1955	کپواڑہ	377
92	چودھری محمد اشرف چوہان	1955	سنئی پونچھ	378
93	چودھری انور حسین انور	1955	فتح پور ڈنہ رجوری	379
94	چودھری ابرار احمد ظفر	1956	نواں شہر ہزارہ 1998 جموں	382
95	رانا غلام سرور صحرائی	1956	پروڑی رجوری	390
96	چودھری اِشتیاق احمد شوق	1956	وانگت کشمیر	398
97	چودھری منظور حسین گلشن	1956	پلانگڑ رجوری	403
98	چودھری عبدالرشید ناز	1956	پل جم پتھری شوپیاں	405
99	چودھری مرزا خان وقار	1957	موگلہ کالا کوٹ	406
100	چودھری سعید بانیا	1957	مظفر آباد	408
101	چودھری عبدالرشید فدائی	1957	کٹیاں آلی، بارہمولہ	409
102	نذیر دُرانی	1958	مظفر آباد	411
103	چودھری محمد قاسم بجران	1958?	دداسن بالا راجوری	412
104	چودھری محمد منشاء خاکی	1959	کالا کوٹ	415
105	مولانا عابد حسین رحمانی	1960	کھنیتر پُونچھ	421
106	چودھری گلاب دین جزا	1960	گریز کشمیر	422
107	چودھری ارشاد احمد قمر	1960	وانگت	424
108	چودھری محمد لطیف قمر	1960	بارہمولہ 1993 اوڑی	427
109	چودھری لعل دین شاکر	1961	پل پتھری اوڑی	429
110	چودھری گلاب دین طاہر	1961	آورہ کپواڑہ	430
111	چودھری حسن پرواز	1961	درابہ، سُرنکوٹ	432

112	چودھری محمد اشرف ایڈووکیٹ	1961	سرگودھا، پاکستان	433
113	ڈاکٹر محمد رفیق انجم	1962	کلائی، پونچھ	435
114	چودھری عبدالرشید شبنم	1963	کلائی پونچھ	451
115	ران البرٹ	1963	کیلی فورنیا امریکہ	452
116	شیخ ظہور احمد	1963	سموٹ، سُرنکوٹ پُونچھ	453
117	چودھری محمد اشرف پردیسی	1964	کٹیاں آلی، بارہمولہ	455
118	مولانا فیض الوحید	1965	دداسن بالا رجوری	458
119	چودھری نور محمد مجروح	1965	گُول گلاب گڑھ	459
120	چودھری محمد ادریس شاد	1965	کنگن کشمیر	465
121	چودھری تاج دین تاج	1966	نامبلہ، اُوڑی، بارہمولہ	467
122	وائن ای لیوسی	1967	کولوریڈو امریکہ	471
123	چودھری محمد طارق فہیم	1967	لمبیڑی، رجوری	472
124	چودھری خاقان سجاد	1967	بھلیس ڈوڈہ	475
125	چودھری ریاض احمد صابر	1970	مڑہوٹ پونچھ	477
126	ڈاکٹر جاوید راہی	1970	چنڈک پونچھ	480
127	چودھری خالد وفا	1972	دھرمسال، کالاکوٹ	484
128	چودھری جان محمد حکیم	1972	بھلیس ڈوڈہ	485
129	چودھری یونس ربانی	1972	ساج راجوری	487
130	مولانا محمد امین مدنی	1973	بانہال	490
131	چودھری محمد رفیق شاہد	1976	حویلی پُونچھ	491
132	چودھری مشتاق خالد	1980	نامبلہ اوڑی	493
133	چودھری گلزار تبسم	1984	آہرہ بل کشمیر	494
	حرفِ آخر		عرش صہبائی	496

گوجری زبان تے ادب

(چھوہاتی نظر ماں)

۲۰۰۰ق۔م تا ۱۵۰۰ق۔م آریاں کی ہندوستان ماں آمد

۵۰۰ق۔م تا ۵۰۰عیسوی گوجراں کی ہندوستان ماں آمد

۶۰۰عیسوی تا ۱۳۰۰ء مختلف ہندوستانی ریاستاں پر گجراں کی حکومت

گوجری زبان کی جم پلن، جوانی۔

۱۰۰۰ء تا ۱۷۰۰ء قدیم گوجری ادب کو دور

۱۴۰۰ء تا ۱۷۰۰ء گجر حکومتاں کو زوال، گجراں کی ہمالیاتی پہاڑاں در ہجرت، گوجری سرکاری سرپرستی توں محروم

۱۷۰۰ء تا ۱۹۰۰ء گوجری اشاعت تیں محروم

گوجری لوک ادب (گوجری ادب کی واحد شکل)

۱۹۰۰ء تا ۱۹۵۰ء جموں کشمیر ماں گجراں کی سیاسی بیداری

جدید گوجری ادب کی چڑھت

۱۹۵۰ء توں اگے گوجری نشر و اشاعت کی بحالی

سجرا گوجری ادب کی تخلیق

پیشگوئی

گُجری کہ تو در حسن ولطافت چوں مہی [1]

خواجہ محمد یوسف ٹینگ

اس کتاب کے ترتیب کار ڈاکٹر رفیق انجم نے اسکا نام بڑا برجستہ رکھا ہے: ''بنجارا'' گُوجروں کی ساری زندگی کا پہیہ اس بنجارہ پن کی آئینہ داری کرتا ہے۔صدیوں پہلے سیاسی اقتدار کی محرومی نے انھیں میدانوں کی راحت سے اکھاڑ کر کوہ و بیاباں کی کلفت کی سزا دی اور یہ کہیں، ہزار بارہ سوسال کے بعد اب پھر زندگی کے مرکز کی طرف واپس لوٹ رہے ہیں۔

گوجری زبان اس بھولے بھٹکے قافلے کا وہ سفینۂ نوح ہے جس نے اس طویل اندھیارے میں انھین گمنامی کے کالے پانیوں میں گم ہونے سے بچایا۔مرمر، پتھر اور ماٹی کے کے سارے قصر وایوان تو مِٹ گئے لیکن یہ زبان انکی شناخت کے حدود اربعہ اور انکے حُلیئے کے خدوخال کی سہ حرفی اپنے اندر سموئے ہوئے زندہ ہے۔اور اس پر جانکاری کی چند کرنیں پڑتے ہی حیدراباد دکن سے ہمالیہ پربت تک کا سارا منظر روشن ہو جاتا ہے۔ جہاں گوجر شناخت ہمالیہ کی چٹانوں کیطرح سخت اور جنگل کے سروصنوبر کیطرح سرسبز ہے۔آج اسی سرمایہِ حیات کے تخم وطراوت سے گوجروں کی نشاۃ الثانیہ کی تجدید اور تنویر کی جارہی ہے۔

کتاب کے لائق ترتیب کار نے اس میں کوئی ڈیڑھ سو کے قریب گوجر ادیبوں کا ذکر ان کے فکر وفن کے حوالے دے کر کے کیا ہے۔اگر اس دعویٰ کو صرف اسکے لفظی انجر پنجر تک ہی سمٹایا جائیتب بھی یہ کتاب زمان ومکان کا ایک مرعوب کن اور لمبا چوڑا منظر کھول دیتی ہے۔

---

[1] حضرت امیر خسروؒ (۱۲۵۳ء تا ۱۳۲۵ء) کا مصرعہ، یعنی گُجری حسن ولطافت میں چاند کی مانند ہے
لفظ گُجری عورت کے علاوہ زبان کے لئے بھی خود امیر خسروؒ کے زمانے سے ہی استعمال میں ہے۔
اور اسکے حسن ولطافت کی کرنیں چمکتے ہوئے چاند کی طرح گوجر تاریخ اور تہذیب کو جگمگاتی ہیں۔

وندھیاچل پہاڑیوں سے قراقرم کے سلسلہِ کوہ تک اور گیارھویں صدی کے نور محمد ست گُرو (۱۰۹۴ء) اور امیر خسروؒ (۱۲۵۳ء تا ۱۳۲۵ء) سے خود رفیق انجم (۱۹۶۲ء) اور جاوید راہی (۱۹۷۰ء) تک پہلے تو اس ڈائریکٹری کا یہ نظارہ ہی گوجری زبان کی قدامت اور جسامت کی ہیبت طاری کرتا ہے۔ دوسرے اسکی بدولت گوجری زبان وادب کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہمالیہ پہاڑ کی چوٹیوں پر اچھلنے لگتا ہے۔ اس تذکرے سے گوجری زبان کے متعلق عام خیالات کا بھرم ٹوٹ جاتا ہے اور کچھ یہ نتائج سامنے آتے ہیں۔

ا۔ گوجری زبان صرف جموں وکشمیر یا پاکستانی مقبوضہ کشمیر کے کچھ علاقوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ اسکا ماجرا علامہ اقبال کے اس مصرعے جیسا ہے۔ ع: نہ حد اسکے پیچھے نہ حد سامنے۔

یہ زبان دکن، مراٹھا لینڈ، گُجرات، راجپوتانہ، پنجاب، ہریانہ، ہماچل اور گڑھوال میں قلانچیں بھرتی ہوئی جموں کشمیر میں داخل ہوتی ہے اور اسکے دشتو دمن کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ کٹھوعہ، بنی، جموں گلاب گڑھ، پونچھ راجوری، ڈوڈہ، ڈکسم، کوکر ناگ، نارواؤ، شوپیاں، کلر مست پورہ، ترال، وانگت، سونہ مرگ، ژیرنار، بانڈی پورہ سے ہوتی ہوئی، لولاب، کپوارہ، اور پھر ٹنگمرگ، اوراوڑی۔ یہی حال پاکستانی کشمیر، مغربی پنجاب اور سوبہ سرحد کا ہے۔ اس زبان کو کسی ملک، کسی علاقے، کسی کوہستان یا کسی فرقے سے وابسطہ کرنا صرف تواریخ، جغرافیہ اور لسانی منظرنامے سے اپنی بے علمی کا ثبوت دینا ہے۔

۲۔ اس زبان کی ابتدا کا ماجرا اگرچہ کشمیری، پنجابی اور دوسری بہت سی اہم زبانوں کی طرح ابھی تاریخی فروگذاشت کی بدلیوں میں چھپا ہوا ہے لیکن پھر بھی پہلے مسیحی ہزارے کے آغاز سے اس کا افق کھُلتا ہے۔ نور محمد ست گُرو (۱۰۹۴ء) اور امیر خسروؒ (۱۲۵۳ء تا ۱۳۲۵ء) کے علاوہ دکنی اور گجراتی کے بیسیوں سخن گویوں کے یہاں اسکا وجود لہریں مارتا ہوا نظر آتا ہے۔ ان میں شاہ میراں جی، شاہ باجن، محمود دریائی، بھگت کبیر، برہان الدین جانم، خوب محمد چشتی، میرابائی، قلی قطب شاہ، ملا وجہی، نُصرتی اور ولی دکنی جیسے جلیل القدر نام نظر آتے ہیں۔

انھیں گوجری ک زبان کی کسمپرسی کی وجہ سے صدیوں تک ہندی، اردو، گجراتی وغیرہ زبانوں کے حوالے کیا جاتا رہا۔لیکن رفیق انجم صاحب نے ان کے کلام سے گوجری زبان کے قاشے نتھار کر پیش کئے ہیں، جن میں 'گُجر ی' جیسی شناختی ترکیب تک بار بار 'بانگاں' دے کر اپنے آزادانہ وجود کا اعلان کرتی ہے۔ اس مستند اور مسکت ثبوت کے بعد اب گوجری زبان کی قدامت پر حرف لانا ممکن نہیں رہے گا۔ خاص طور پہ جب جب جدید پنجابی زبان کا پہلا سخن گو، غزنوی عہد کے شاعر 'مسعود سعد سلمان' کو قرار دیا جاتا ہے، جس کے صرف چند مصرعے تلاش ہو سکے ہیں۔ اسی طرح کشمیری ایک ہزار سال پرانے 'چھم پد اور ششی کنٹھ کی سنسکرت آمیز زبان کے چند ابیات کو اپنی زبان کا افق قرار دیتے ہیں۔ یہ استدلال گوجری گوجری کی ابتدا کے سلسلے میں کیوں مکرر نہیں کیا جا سکتا؟

۳۔ گوجری زبان میں ادب اور انشار کی ہر صنف کے اعلےٰ نمونے آج برسہا برس سے موجود ہیں۔ شاعری، افسانہ، ناول، تحقیق اور لغت سازی، یہاں تک کہ ڈرامہ بھی۔ (بقول انجم رانا فضل حسین سب سے بڑے ڈرامہ نگار ہیں)۔ غلط فہمی سے آج سے چند سال پہلے تک بے خبر لوگ اسے 'پکی روٹی' جیسی چند دس بارہ ورقی کتابوں تک محدود کرتے رہے۔

۴۔ گوجری کسی قومیت یا فرقے تک محدود نہیں ہے۔ اس میں مہاراشٹر میں رہنے والا لکھتا ہے اور ایبٹ آباد کا باسی بھی۔ اس میں احمد آباد کا رہنے والا بھی قلم کی صریر پیدا کرتا ہے اور پنجاب میں بسنے والا بھی اس کی دھاریں بہاتا ہے۔ اس میں ڈاکٹر صابر آفاقی کا علم و فضل بھی چھلکتا ہے اور ڈاکٹر رام پرشاد کھٹانہ کا گیان دھیان بھی موجیں مارتا ہے۔ اس میں فتح علی سروری کسانہ کی امنگ بھی جوت جگاتی ہے اور ڈاکٹر جگدیش چندر شرما کی نظر بھی ہلکورے پیدا کرتی ہے۔ اس میں اقبال عظیم چوہدری کی خوبصورت آواز بھی نغمہ سرا ہے اور غلام نبی شاہباز راجوروی جیسے بلبل ہفت زبان کی چہچاہٹ بھی دھومیں مچاتی ہے۔

۵۔ اگرچہ مرتب نے ایک سنجیدہ سکالر کی طرح کتاب میں گوجری کو آئین ہند کے آٹھویں

شیڈیول میں شامل کرنے کی رٹ نہیں لگائی ہے لیکن اس کتاب کے متن اور مطالب زور زور سے پکارتے ہیں کہ گوجری کو اس میں نہ شامل کرنا کتنی بے انصافی ہے۔ اس کے بسیار کوتاہ عمر، کوتاہ قامت اور ہر لحاظ سے کمتر زبانوں کو اس شیڈیول میں مصلحتوں اور مروتوں کے تحت شامل کر لینا اس شیڈیول کی وقعت کو گھٹاتا ہے اور اسکی آڑ میں کتنی ہی لسانی زبردستیوں کا جواز پیدا کرتا ہے۔

گوجری ہمارے زمانے تک آتے آتے کس طرح کم علم اور کم ہمت والے حکمرانوں کے بھلکڑ پن (Amnesia) کا شکار ہوگئی تھی، اسکا منہ بولتا ہوا ثبوت جموں کشمیر کے آئین سازوں کی وہ کارستانی تھی جب انھوں نے ۱۹۵۷ء میں دستور ساز اسمبلی میں ریاست کا آئین تیار کیا۔ یعنی انھوں نے زبانوں سے متعلق چھٹے شیڈیول میں گوجری زبان کا ذکر ہی نہیں کیا۔ بلکہ 'پہاڑی' کی سرخی قائم کر کے شاید یہ بتانے کی کوشش کی گئی کہ پہاڑوں میں جو کچھ بولا جاتا ہے وہ بس اپنے جغرافیہ کی اصطلاح میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایسی بات تھی کہ جیسے درختوں پر پھدکنے والے ہر جاندار کو 'بندر' کہہ کے سکہ بند کیا جائے۔ وہ یہ بھول گئے کہ حضرت امیر خسروؒ نے جب ساڑھے سات سو سال قبل ہندوستان میں بولی جانے والی زبانوں کی نام لے کر گنتی کی تو صرف کشمیری، سندھی، بنگالی اور گوجری کے ہی وہ نام گنوائے جو آج بھی بولے جاتے ہیں۔ باقی زبانوں کے نام بہت مبہم طور بیان کئے جیسے 'ڈھور' سمندری اور معبری یا کبر۔ جن کو قیاس کے تانے بانے پھیلا کر ہی کسی جدید ہندوستانی زبان سے جوڑا جا سکتا ہے۔ حیرت ہے کہ یہ زبردستی اس اسمبلی میں موجود گوجر ممبروں کے سر پر سے بھی پانی کے ریلے کی طرح گزر گئی۔ اسکی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس اسمبلی کے مشعل بردار اس اسمبلی کے اکثر وقت میں اسکی فہرست پر موجود تھے لیکن آئین سازی کے وقت جیل میں دن گذار رہے تھے۔ جب کچھ دیر کے بعد بے خبری کی دھند چھٹنے لگی اور گوجر 'ارگہ اُشد'[1] کے نشہ بے خودی سے باہر آنے لگے تو اس بے خبری کا تدارک کیا گیا اور گوجری اپنے اصل نام سے چھٹے شیڈیول میں شامل ہوگئی، مگر ایسا بھی ۱۹۹۹ء میں ہوا۔

---

[1] کشمیر کے اونچے پہاڑوں پر اگنے والی جڑی بوٹی جو سونگھنے والے کو مدہوش کر دیتی ہے۔

مجھے اس وقت ۱۹۷۴ء کا زمانہ یاد آتا ہے جب میں کلچرل اکیڈمی میں اپنے روزگار کی روٹیاں توڑ رہا تھا[1]۔ ابھی گوجری شعبہ قائم نہیں ہوا تھا۔ لیکن اکادمی کے بجٹ میں 'گوجری کی ترقی و ترویج' کے نام سے دس ہزار کا ایک غیر واضح اندراج کئی سال سے موجود تھا۔ میں نے گوجری کی کانفرنس کرنے کی ٹھانی تا کہ گوجری لکھنے والوں کو جمع کر کے اس زبان کے درجہِ حرارت کا کچھ ماجرا معلوم کر سکوں۔ سید میر قاسم اکادمی کے صدر تھے۔ انکے لئے صدارتی خطبہ تحریر کرنا میرا فرضِ منصبی تھا۔ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ ابھی اقتدار سے دور تھے۔ مگر انکا رہنمایانہ قد پیر پنچال کی 'نُن کن' چوٹی[2] سے بھی نمایاں تھا۔ میں ان سے بھی پیغام حاصل کرنے کی جسارت کر بیٹھا۔ انھوں نے اپنا پیغام بہت خندہ پیشانی سے دیا اور 'گلاب بھون' جموں کی یہ کانفرنس گوجری کی پیش قدمی میں Marathon دوڑ کی پہلی سیٹی ثابت ہوئی۔ پھر شیخ صاحب خود برسر اقتدار آ گئے۔ اکادمی کا گوجری شعبہ قائم ہوا۔ گوجر ترقیاتی بورڈ بنا جسکی بااختیار نائب صدر شیخ صاحب کی اہلیہ محترمہ اکبر جہاں بنی۔ انھیں مادرِ مہربان کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ اور انکی رگوں میں گوجر ماں کا خون بھی دوڑتا تھا۔ گوجر ہوسٹل قائم کئے گئے اور گوجروں کی ترقی و ترویج کا ولولہ انگیز دور شروع ہو گیا۔ گوجری زبان کی پہلی ڈکشنری نصف درجن جلدوں میں شائع کی گئی۔ اکادمی سے گوجری مطبوعات کا ایک گنگناتا ہوا جھرنا بہنا شروع ہوا۔ گوجری لوک گیتوں کی خوبصورت تانیں حروف کی صورت میں موتیوں کی دمک دکھانے لگیں۔ گوجری کا دوسرا "مطلع الفجر" تاباں ہونے لگا۔

بہت جلد یہ آبشار اکادمی سے باہر بھی بہنے لگا، اداروں سے نکل کر افراد کی کوششوں کا لباس پہنتا ہوا۔ خود ڈاکٹر رفیق انجم نے گوجری ادب کی سنہری تاریخ سات جلدوں میں تحریر کی۔ گوجری گرائمر، گوجری اقتباسات کی ڈائریکٹری، گوجری انگلش ڈکشنری اور بہت کچھ انکے قلم کی دھار سے باہر آ رہا ہے۔

---

[1] یہ خواجہ ٹینگ صاحب کی کسر نفسی ہے، حالانکہ اکیڈمی میں سب سے زیادہ کام اسی دور میں ہوا جب ٹینگ صاحب اکیڈمی کے سیکریٹری تھے۔ روٹیوں والا قافلہ تو بہت دیر کے بعد آیا۔ (مرتب)

[2] بانہال کے مشرق میں زالنکار کے قریب اس سلسلہ کوہ کی بلند ترین چوٹی۔ اسکی بلندی ۲۵ ہزار فٹ ہے۔

اسی طرح جاوید راہی نے گوجری انسائیکلو پیڈیا جیسے قاموس نما کام کا بیڑا اٹھایا اور گوجری فوک لور کی ڈکشنری شائع کی۔ جموں کے گوجر دیش ٹرسٹ نے اپنے رسالے 'آواز گرجر' میں گوجری کا حصہ قائم کیا جو آج ڈیڑھ دہائی سے شائع ہو رہا ہے۔ اسی طرح اس نے جارج گرائرسن کے گوجری سے متعلق اطلاعات کو الگ سے شائع کر دیا اور بیسوں دوسری کتابوں کے دفتر کھول دئے۔ اب تو جموں اور کشمیر یونیورسٹی سے گوجری میں پی ایچ ڈی کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔ اسطرح یہ سفینہ گل ولالہ برابر آگے بڑھتا رہا: ق:

یہ جوئے کوہستاں مچلتی ہوئی اُچکتی، سرکتی، مچلتی ہوئی
چلے جب تو سِل چیر دیتی ہے پہاڑوں کے دل چیر دیتی ہے

ڈاکٹر انجم کی اس کتاب کو ڈائریکٹری یا تذکرے کے بجائے گوجری کی ضابطہ بند تاریخ کہنا غلط نہ ہوگا۔ بالکل اسی طرز پر رام بابو سکسینہ نے اردو کی تاریخ لکھی تھی جو بعد میں مرزا محمد عسکری کے اردو ترجمے کی صورت میں اسکی پہلی باقاعدہ تاریخ قرار پائی۔ کشمیری زبان میں عبدالاحد آزاد کی اس نوع کی کتاب تین جلدوں میں چھپ چکی ہے۔ اور وہ ڈاکٹر انجم کی اس کتاب سے کیفیت میں کچھ کچھ کم ہے۔ ڈاکٹر انجم نے روائتی ڈائریکٹری کی طرح صرف ادیبوں کی سوانحی تفاصیل درج نہیں کی ہیں بلکہ ان کی تخلیقی سرگرمیوں کا پورا محاکمہ بھی کیا ہے۔ اور انکی تحریروں کے نمائیندہ انتخاب بھی درج کئے ہیں۔ جس سے گوجری کی ایک ہزار سالہ تاریخ کا ایک خاصا تفہیمی باب کھُل جاتا ہے۔ انھوں نے کچھ غیر مبہم فیصلے بھی دئے ہیں، مثلاً یہ کہ 'خدا بخش زار (وفات: ۱۹۸۲ء) بیہویں صدی کا عظیم ترین گوجری شاعر تھا'۔ اپنے عندیے کو مضبوط بنانے کے لئے اور ادبی تعظیم جتاتے ہوئے انھوں نے زار کے لئے اپنی کتاب کے سب سے زیادہ صفحات وقف کئے ہیں۔ اسی طرح وہ اقبال عظیم کو جدید گوجری کا ممتاز ترین سُخن گو قرار دیتے ہیں اور انکے لئے بھی کئی صفحے وقف کئے ہیں۔ انکی ادبی خصوصیت اور خاصیت کو انجم نے علامتوں کی اس جچی تلی عبارت میں بیان کیا ہے:

''اس نے اپنی شاعری مانھ جو لکھیو سچ لکھیو تے سچ تیں سوا کجھ بھی نہیں''

ڈاکٹر صابر آفاقی کا ذکر کرتے ہوئے وہ انکی علمی وسعت کی دھاک بٹھاتے ہیں۔ انجم راوی ہیں کہ آفاقی نے فرانسیسی فاضل لوئی مساگنن کی 'The passion of Al Hallaj' کا اردو اور گوجری میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ کتاب تیس برس کی تحقیق کے بعد دو جلدوں میں لکھی گئی اور یہ منصور حلاج پر تمام وقت کی سب سے مستند کتاب ہے جس میں اسکے کشمیر آنے کا ذکر پہلی بار کیا گیا ہے۔ اسکا گوجری میں ترجمہ ہونا خود اپنی کہانی بیان کرتا ہے۔ اسکے باوجود سرحد پار کے ڈاکٹر غلام حسین اظہر کی طرح ڈاکٹر انجم بھی یہ اعتراف کرتے ہیں: ''سچی گل تے یاہ ہے جے گوجری واسطے سب توں زیادہ کم کلچرل اکیڈمی نے کیو ہے''۔

گوجری زبان اُردو کے اولین سرچشموں میں شامل تھی اس بارے میں اب اختلاف کی کم گنجائش ہے۔ اس پس منظر میں جب شاہ باجن، شاہ میراں جی، برہان الدین جانم، ابراہیم عادل شاہ، ملا وجہی، ملا نصرتی، وغیری کی تصنیفات پر نظر ڈالی جائے تو اُردو کے متعلق نئی بصیرت پیدا ہوتی ہے۔ 'سب رس'، نورس، قطب مشتری، تحفۃ العشاق اور بکٹ کہانی جیسی کتابیں اس ریختہ کے شاندار نمونے ہیں۔ جس میں گوجری کا عنصر بہت بڑا تھا۔ اسی لئے گوجری سے صرفِ نظر کر کے ان کتابوں کا رس پوری طرح لُطف نہیں دیتا اور نہ انکی تفسیر آسان بنتی ہے۔ ان تصانیف کے ساتھ ولی دکنی جیسے مقتدر اردو شعراء کی بازگشت اس بات کو یقین آموز بناتی ہے کہ اردو کا ایک ابتدائی نام 'گُجری' بھی تھا۔ اسکے علاوہ اس سے ڈاکٹر انجم کی عرق ریزی اور نکتہ رسی کا زبردست احساس قاری کو حیرت زدہ کر دیتا ہے۔

گوجروں کی سخت جانی کا ماجرا زبان زد خلائق ہے۔ زمانے کے ظلم و جبر اور پہاڑوں کے طوفانی جھکڑ سہنے کے باوجود وہ زندہ رہے۔ انکی عمریں عام طور دراز ہوتی ہیں، سو سال کے پیٹھے کو چھوتی ہوئی۔ انکے لمبے قد، مضبوط کاٹھی، چمکلے ہاڑ، بولتے ہوئے چہروں کے نمایاں خدو خال انکو میلے کچیلے کپڑوں میں بھی شناخت آمیز بناتے ہیں۔ انکی زبان میں بھی یہ سخت جانی

موجود رہی ہے۔ پنجابی اور کشمیری جیسی بڑی اور پرانی زبانیں لسانی سامراجوں سے کم نہیں۔ ان کے 'کنے کنے' گزر بسر کرنے کے باوجود اپنا وجود قائم رکھنا گجری زبان کی تنومندی کا ثبوت ہے۔اب اسکی رگوں میں نئے خون کا Infusion کرنے کی باری آ گئی ہے۔اور ڈاکٹر انجم کی زیرِ نظر کتاب اسی عمل کا ایک حصہ ہے۔اس میں صابر آفاقی، جاوید راہی، ڈاکٹر جگدیش شرما، نسیم پونچھی، حسن پرواز، اور بہت سے دوسرے ادیب دن رات لگے ہوئے ہیں۔لہٰذا اس میں شک وشبے کی گنجائش نہیں رہتی کہ یہ بارہ سنگھا بہت جلد اپنی پوری شان سے چاروں طرف کلیلیں کرے گا۔ ع: افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر

.....'نیلی چھتری' والا اس جوش وجذبے کو دہکتا ہوا رکھے! (آمین)

محمد یوسف ٹینگ

وزارت روڈ جموں

۲۷ جنوری ۲۰۰۷ء

انجم شناسی

لعلاں کو بنجارو: ڈاکٹر رفیق انجُم

دُنیا کیاں دوجیاں زباناں کی طرحیا گوجری ما بھی پہلاں شاعری تخلیق ہوئی۔اس شاعری کی تاریخ سوسال کے نیڑے تریڑے ہے۔گوجری کی جدید شاعری کو آغاز پونچھ تے راجوری تیں ہوؤ۔۱۹۶۵ء کے بعد، جموں کشمیر کا دوہاں حصاں ماں کئی گوجری شاعر سامنے آیا تے ان کی شاعری کا مجموعہ چھاپے چڑھن لگا۔مُدا توڑی تحقیق کا میدان ما کوئے بندونظر نیہہ آیو۔تحقیق کی روایت میں ۱۹۸۵ء ما ''گوجری ادب'' لِکھ کے شروع کی، جس ماں کشمیر تے پاکستان کا گوجری شاعراں کو تذکرو ملے۔تاریخ نا مُچ اڈیک نیہہ کرنی پئی بلکہ کلائی پُونچھ کا ایکن گھبرُو نے جس کو ناں رفیق انجم ہے اس میدان ما جھنڈا اٹھلا دِتا تے تحقیق کی روایت نا اگے ٹوریو۔

رفیق انجم کا جُسا ما کوئے درجن بھر آدمی بیٹھا وا ہیں۔رفیق انجم گوجری تے اُردو کو شاعر ہے اسکی اُردو شاعری ''خواب جزیرے تے کاش!'' تے گوجری شاعری ''دِل دریا تے سوغات'' کا ناں نال شائع ہوئی ہے۔ان کیاں گوجری کہانیاں کی کتاب 'کورا کاغذ' گوجری کا ادبی حلقاں ما مقبول ہوچکی ہے گوجری زبان وادب کا حوالہ نال بھی ڈاکٹر رفیق انجم کو کم مستند تے قابلِ فخر ہے۔یوہ نوجوان مورخ بھی ہے تے اس نے گوجری زبان تے ادب کی تاریخ ست جِلداں ماں ''سنہری تاریخ'' کا ناں نال لِکھی ہے، جس ما قدیم گوجری ادب، جدید گوجری ادب، جدید گوجری شاعری، گوجری غزل، گوجری گیت تے گوجری افسانہ نگاری پر تاریخی تحقیق پیش کی ہے۔اس سلسلہ ما پہلاں شائع ہون آلی انکی کتاب 'سوچ سمندر تے غزل سلونی بھی ادبی معیار پر پُوری اُتریں۔

ڈاکٹر رفیق انجم نے لُغت ساز کی حیثیت نال بے مثال کم کِیو ہے۔اس تنہا بندہ نے بیس کے لُغت سازی کا ایسا بڑا بڑا کارنامہ کیا ہیں جہڑا کوئے اِدارو بھی نیہہ کر سکے تھو۔ 'گوجری۔گوجری ڈکشنری، گوجری اُردو کشمیری ڈکشنری، تے گوجری ہندی پنجابی ڈِکشنری، رفیق انجم جیہا سیانا محنتی تے عالم بندہ کے بغیر ہور کوئے مرتب کرن کی سوچ بھی نہیں سکے تھو پر ''گوجری۔انگلش ڈکشنری'' میرے نزدیک ڈاکٹر رفیق انجم کو سب تیں بڑو کارنامو تے لافانی شاہکار ہے۔ 'گوجری گرائمر' اسکو ایک ہور کارنامو ہے۔اس بڑا لِکھاڑی نے سماجیات پر بھی بڑو وسیع کم کِیو ہے تے گوجری اکھان تے محاورا اجمع کر کے'' گوجری کہاوت کوش'' کی صورت ماں چھاپ دِتا ہیں۔

اپنی طبی تے سرکاری مصروفیات کے نال نال رفیق انجم ایک ہی وقت ماشاعر بھی ہے،افسانہ نویس بھی،ادیب،مورخ تے نقاد بھی ہے تے تذکرہ نگار تے ماہرِ لسانیات بھی۔گوجر قوم ما ایسو جامع حیثیات تے جامع کمالات لِکھاڑی ہمنا نظر نیہہ آتو۔ہوں سمجھوں کہ رفیق انجم اعوان ایک بندہ کو ناں نیہہ۔یوہ گوجری زبان وادب کو 'روبوٹ' ہے یا فرکوئے 'جن' ہے جہڑو سب کِھلاڑا گاہتو چلے۔رفیق انجم ۱۹۶۲ء ما پیدا ہُوؤ جد میں تے اسرائیل مہجور نے گوجری شاعری شروع کی تھی۔اسکی پہلی کتاب ۱۹۹۳ء ما سامنے آئی تے فِر چل سو چل۔گذشتہ ڈیڈھ عشرہ کے دوران رفیق انجم اک بڑا محقق، ماہر لسانیات،شاعر تے لُغت ساز کی حیثیت نال سامنے آیو ہے۔تے اس نا کتنا ہی ایوارڈ بھی مِل چُکیا ہیں۔اجاں تے اسکا کم کو آغاز ہوؤ ہے۔اجاں مساں ایرو رکھیو ہے، کوٹھو تے ہُن چاڑھے گو۔ہمنا خوشی ہے کہ جِت مھاری ریاست نے تخلیق کا میدان ما گوجری کا نامور شاعر پیدا کِیا ہیں، اُت تحقیق کا حوالہ نال بھی یاہ ریاست کسے تیں پچھے نیہہ رہی۔گوجری شعروادب کا آسمان ما رفیق انجم اک کوکبِ سعادت تے نجمِ ہدایت ہے۔

ابسوس کی گل یاہ جے اِنگا اُنگا کا گُوجر لِکھاڑی بچھڑ یا وا ہیں تے ان کو آپس ما

کوئے رابطو نیہہ ورنہ ہم کِتا نا گھائیں مار لیتا۔ مھاری آپت مانہ مراسلت ہے نہ فون رابطو، نہ کتاب کو تبادلو۔ نہ یاہ خبر کہ اُت کیہ ہور ہیو ہے، نہ یوہ پتو کہ اِت کے بن رہیو ہے۔ ہُن اس رکاوٹ نا دور کرن کی لوڑ ہے۔ میل ملاپ کی ضرورت ہے۔ آن جان کو ویلو آ گیو ہے تا نجے سینہ چاکانِ چمن نال سینہ چاک آملیں۔ مہارا گوجر لِکھاڑیاں نا سوچنو ہو کو کہ :

ع مابرائے وصل کردن آمدیم!

میں پونچھ جان واسطے فارم دِتا تھا پر میرو جموں، پونچھ یا کشمیر ما کوئے سکو نیہہ اس واسطے مِنا سکو جواب دے دِتو۔ یوہ اک بڑو والمیو ہے۔ ہم یاجُوج ماجوج کی طرحیا دیوار نا چٹاں لگاوا، کدے تے یاہ دیوار جھڑے گی۔ زِندگی ہوئی تے مِلاں گا، اسے امید پر جیاں لگاوا!

ہوں ڈاکٹر رفیق انجم نا مبارکباد پیش کروں کہ انھاں نے گوجری کا شاعراں کو تذکرو مرتب کر کے وقت کی ایک بڑی ضرورت پوری کر دِتی ہے۔ یوہ تذکرو گوجری ادب ما اک باھدو ہے تے امید ہے جے شاعری نال دِلچسپی رکھن آلا اِس نا شائع ہوتاں ہی پڑھ لیں گا۔

پروفیسر ڈاکٹر صابر آفاقی

مظفر آباد۔ ۱۹ نومبر ۲۰۰۶ء

اپنی گل

گوجری ہندوستان کی قدیم زباناں بچوں اک ہے۔ تاریخی حوالا دیکھیا جائیں تاں گوجری کا کھُر ادسویں صدی عیسوی کا ادب مانھ صاف صاف دِسیں۔ ہندوستانی ادب مانھ گوجری دسویں توں لیکے اٹھارویں صدی کا شروع تک نمایاں سئی لگے۔ گُوجر قوم کی تاریخ نانھ نظر مانھ رکھ کے یاہ گل ثابت ہوئے کہ گُجرات مانھ گُجراں کی حکومت کے نال ہی گوجری کی ترقی ہوئی تے فِر جد یاہ قوم حکومت چھوڑ کے جنگلاں تے پہاڑاں آلے پاسے نسن پر مجبور ہوگئی تاں گوجری زبان تے ادب کو خزانو وی کھیروں کھیروں ہوگیو، تے یاہ قومی زبان نکا نکا حلقاں مانھ تقسیم ہو کے رہ گئی۔ بس اِتنو اشارو ہی کافی سئی لگے جے اِس لماں سفر کے دوران جِت جِت اس خزانہ کو کُجھ حِصو کر یو، و یہ علاقہ زبان تے کلچر کا حساب نال مالامال ہوتا گیا۔ موجودہ دور کی زباناں بچوں اُردُو، ہِندی، گُجراتی، راجستھانی، تے پنجابی زبان کی تاریخاں مانھ گوجری کا حوالا نمایاں طور پر درج ہیں۔

قدیم گوجری ادب کا مطالعہ توں معلوم ہوئے کہ یوہ سارا کو سارو ادب فارسی رسمُ الخط مانھ ہے تے موضوع کا اعتبار نال اس مانھ اسلامیات تے تصوف نمایاں ہے تے دُوجے گوجری قواعد توں متعلق کِسے کِتاب کو حوالو قدیم ادب مانھ نہیں لبھتو۔ عالمی ادب گواہ ہے جے نثری ادب سوچ مانھ پہلاں آوے تے تحریر مانھ پچھے۔ گوجری جہڑی صدیاں پرانی زبان ہے اس نال وی یاہی بِرتی۔ قدیم گوجری ادب سارا کو سارو شاعری کی صورت مانھ ہے۔ تے ملا وجہی کی 'سب رس' تیں سوا ہور کائے نثری تحریرا کھ مانھ گھلن جوگی وی نہیں موشر ہوتی، تبصرو کرنو تے دور کی گل ہے۔

جدید گوجری ادب کی ابتدا بیہویں صدی کے نال ہی ہوئے تے ات وی شاعری کی

حکمرانی سئی لگے۔اس صدی کا وی پہلا پنجاہ سال مانھ لکھی جان آلی گوجری کو کوئے نثری نمونو نہیں لبھتو۔ تے اسطرح ثابت یاہ ہوئے جے گوجری کو نثری ادب ۱۹۵۰ء تیں بعد کی پیداوار ہے۔صحیح معناں ماں گوجری زبان تے ادب ماں تحقیق تے اسکی شیرازہ بندی کو کم جموں کشمیر کلچرل اکیڈمی ماں گوجری شعبو قائم ہون تیں بعد ہی شروع ہو یو۔اکیڈمی نے مختصر عرصہ ماں گوجری کا لوک ورثہ کی ترتیب تے اشاعت تیں علاوہ لغت سازی تے جدید ادب کی شیرازہ بندی ماں وی تسلی بخش کم کیو ہے تے اس سفر ماں غیر سرکاری تنظیم تے شخصیات نے وی پوری نیک نیتی نال اپنو حق ادا کیو ہے۔

جدید گوجری کا نثری ادب کو سب توں زیادہ مواد تحقیقی مقالاں کی صورت مانھ ہے۔ جن کی شروعات ریڈیو کے نال ہی ہوئی تے فر کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبو قائم ہوتاں ہی کانفرنس تے مجلساں کو جھڑو سلسلو شروع ہو یو اس مانھ تحقیقی مقالاں نا سب توں زیادہ اہمیت ہوئے تھی۔گوجراں کی تاریخ تے گوجری ادب تیں متعلق تحقیقی مقالا لکھن ہون لگا۔تاریخی پہلو پر لکھن آلاں مانھ سروری کسانہ، رام پرشاد کھٹانہ، غلام حسین ضیاء، کرم دین چوپڑہ، اسداللہ وانی، سکندر حیات طارق، تے کے ڈی مینی جیہا معتبر لوک شامل تھا۔ان حضرات نے بڑی محنت تے جہدی نال تحقیق کیں تے تاریخی حوالاں نال اپنا مضمون تیار کیا۔جھڑا اج وی 'شیرازہ گوجری' تے 'مہارو ادب' کا شماراں مانھ محفوظ ہیں۔ان مقالاں نا ترتیب دیکے مستقل تاریخ مرتب کی جا سکے تھی پر پتو نہیں کیوں اس پاسے کسے مہربان نے دھیان نہیں کیو۔فروی گجراں کا اصلی وطن، ہندوستان مانھ آمد، گوجر حکومتاں تے بیہویں صدی کا گوجر رہنماواں تے روحانی شخصیتاں بارے مچ سوہنی تحقیق ہوئی ہیں۔گوجری لوک ادب پر تحقیقی مضمون چھاپن تیں علاوہ اکیڈمی نے لوک کہانی چھاپن کو سالانہ سلسلو جاری رکھیوو ہے جھڑو قابل تعریف ہے۔

جموں کشمیر ماں گوجری زبان تے ادب تیں متعلق سب تیں پہلی تحقیق رام پرشاد کھٹانہ ہوراں نے ۱۹۷۲ء مانھ کی جہڑی ''گوجر گوجری زبان وادب'' کا ناں نال شائع ہوئی تھی۔ تے اسکا کجھ اک حصا ترجمہ ہو کے شیرازہ گوجری مانھ شامل ہوتا رہیا ہیں۔ فر ۱۹۷۹ء ماں ڈاکٹر جے سی شرما نے ''گوجری صوتیات'' تے ۱۹۸۲ء ماں ''گوجری گرائمر'' لکھ کے سنجیدہ تحقیق کی بنیاد پکی کی۔ اس توں بعد پروفیسر پی این پشپ، ملکھی رام کشان، ڈاکٹر صابر آفاقی، ڈاکٹر غلام حسین اظہر، پروفیسر یوسف حسن، فضل مشتاق، اقبال عظیم، غلام رسول آزاد، نسیم پونچھی، ڈاکٹر رفیق انجم، تے گلاب دین طاہر کا زبان تے ادب تیں متعلق چنگا تحقیقی مضمون شیرازہ مانھ شائع ہوتا رہیا ہیں پر اس میدان مانھ وی واہی کمی محسوس ہوئے جے یہ مضمون کسے ترتیب نال پڑھن یا تحقیق کرن آلاں نا میسر نہیں ہوسکتا۔

اسو یلے توڑی جدید گوجری ادب مانھ جن کتاباں کو حوالو لبھے ان مانھ ۱۹۶۶ء ماں شائع ہون آلی قمر راجوروی کی کتاب 'گوجری ادب' کو ناں آوے، جس مانھ گوجری زبان کے متعلق اک مضمون تیں علاوہ انکی اپنی شاعری موجود ہے۔ رام پرشاد کھٹانہ کی ''گوجر گوجری زبان وادب'' مانھ زبان کا لسانی پہلو پر گل ہوئی ہے جد کہ گوجری ادب بارے اس مانھ کجھ نہیں لکھن ہویو۔ ڈاکٹر صابر آفاقی ہوراں نے گوجری ادب، لسانیات تے قواعد پر سنجیدہ تحقیق کی بنیاد گھلی تے چنگو خاصو کم کیو ہے پر ادب کی تاریخ مرتب نہیں ہوسکی۔ ۱۹۷۵ء ماں شائع ہون آلی انکی کتاب ''گوجری ادب'' ماں گوجری شاعراں کو تذکرو موجود ہے جہڑو پنجابی زبان ماں ہے۔ ڈاکٹر غلام حسین اظہر ہوراں نا کشمیر کا علاقائی لوک ادب نال گوڑھی دلچسپی ہے تے کئی تحقیقی تے تنقیدی مضموناں توں علاوہ 'انھاں نے اک کتاب وی شائع کی ہے' گوجری پہاڑی لوک گیت''۔ پروفیسر یوسف حسن ہوراں نے قدیم گوجری ادب پر سروری کسانہ ہوراں کی

طرز پر چنگا مضمون لکھیا ہیں تے قدیم گوجری شاعراں کو تذکرہ وا پنی کتاب ''قدیم گوجری ادب'' ماں کیو ہے۔ پر قدیم تے جدید گوجری ادب کے بشکار لوک ادب کے ذریعے اک تسلسل پیدا کر کے گوجری زبان تے ادب کو اک خاکو ڈاکٹر رفیق انجم نے 'گوجری ادب کی سنہری تاریخ' کی صورت ماں ۱۹۹۶ء ماں پہلی بار کیو تھو جہڑی اپنی نوعیت کی پہلی کوشش تھی۔ کلچرل اکیڈمی نے ہن یاہ کتاب ستاں جلداں ماں شائع کرن کی ذمے داری قبول کرلئی ہے۔ جن ماں شامل ہیں 'قدیم گوجری ادب'، جدید گوجری ادب' 'جدید گوجری شاعری' 'جدید گوجری غزل، گوجری گیت، گوجری افسانہ نگاری۔ اس تاریخ کو خلاصو تے نووں ایڈیشن وی ''جدید تاریخ'' کا ناں نال جلدی شائع کرن کی کوشش وی جاری ہیں۔ اس توں علاوہ وی ڈاکٹر انجم نے گوجری زبان کا کئی پہلو لیکے الگ الگ کتاب وی لکھی ہیں مثلاً 'گوجری گرائمر، گوجری کہاوت کوش، تے گوجری انگلش ڈکشنری' وغیرہ تے گوجری لکھاڑیاں بارے تبصرہ آلی یاہ کتاب 'لعلاں کا بنجارا' جہڑی اپنا اپنا موضوع پر پہلی تے سنجیدہ شعوری کوشش کہی جاسکیں۔ اسطرح کسے خاص موضوع نا لیکے گوجری تیں متعلق تحقیق کرن آلاں ماںھ ڈاکٹر غلام حسین اظہر، ڈاکٹر صابر آفاقی تے ڈاکٹر رفیق انجم کے سنگ ڈاکٹر جاوید راہی کو ناں ہی آوے جنھاں نے لوک ادب تیں متعلق 'لوک ورثو' ناں کی کتاب چھاپن تیں علاوہ گوجراں کی 'لوک وراثتی ڈکشنری' تے 'گوجر انسائیکلوپیڈیا' چھاپ کے گوجری کا تحقیقی میدان ماںھ اہم اضافہ کیا ہیں۔

اپنی ڈاکٹریٹ کا موضوع کے طور ڈاکٹر صابر مرزا، ڈاکٹر مرزا خان وقار، تے ڈاکٹر جاوید راہی ہوراں نے وی گوجری زبان تے ادب کا موضوع نال چھیڑ چھاڑ کی ہے پر اس موضوع پر مستقل تے باقاعدہ مقامی پی ایچ ڈی کی شروعات کشمیر یونیورسٹی کا شعبہ اردو کا سربراہ پروفیسر قدوس جاوید ہوراں نے چوہدری پرویز احمد تے چوہدری محمد اسلم ہوراں کا تحقیقی مقالاں

نال کروائی ہے۔جن کا عنوان ہیں ''جدید گوجری ادب پر اردو کے اثرات'' اور ''گوجری غزل پر اردو غزل کے اثرات''۔اس حقیقت پسندی تے گوجری ادب ماں سنجیدہ تحقیق کی شروعات واسطے پروفیسر صاحب مبارکباد کا مستحق ہیں تے امید ہے جے گوجری تحقیق کرن آلاں کی ویہہ اسے طرح رہنمائی تے سرپرستی کرتا رہیں گا۔

گوجری زبان کی تاریخ صدیاں پرانی ہے تے اس کا حوالہ ہندوستانی ادب ماں موجود ہیں۔پر زمانہ کی بٹ مہری نے قوم کا سپوتاں نا اس پاسے دھیان دین کی مہلت نہیں دِتی تے اسطرح یوہ اک اہم فرض مدتاں توں قضاء ہوتو آیو ہے۔نتیجہ کا طور پر اس قومی زبان نا محض اک علاقائی یا قبائلی زبان کا طور پر اپنی شناخت کرانی پوئے جہڑو سراسر ظلم ہے۔ذاتی طور پر میری ساری کوشش اسے واسطے ہیں تا نجے گوجری کی قومی حیثیت تسلیم کروا کے اس کو وقار بحال کیو جا سکے۔یاہ بڑی دلچسپ حقیقت ہے جے گوجری غالبًا دنیا کی پہلی زبان ہوئے گی جہڑی صدیاں تک رُلتی رہن کے باوجود اج وی اپنی اصلی حالت ماںھ زندہ ہے تے اج وی یاہ ہن بر صغیر کی واحد زبان ہے جہڑی پورا خطہ ماںھ بولی تے سمجھی جائے۔پر گوجری کی بدقسمتی ہے کہ اتنی شاندار تاریخ ہوتاں وی اس زبان کو ذکر ساہتیہ اکیڈمی تے مرکزی آئین ماںھ موجود نہیں۔

گوجری شاعراں، ادیباں تے محقق حضرات کا حالاتِ زندگی تے انکی ادبی خدمات بارے اک الگ تے مستند کتاب لکھن کو میرو خواب چرو کنوتھو پر اس ماں اسقدر وقت، محنت تے مشکلات پیش آویں گی اس کو مناوی اندازو نہیں تھو۔''لعلاں کا بنجارا'' کا ناں نال یاہ کتاب تیار کرتاں منا یاراں سال لگ گیا پر اللہ جی کے صدقے جس نے میری مُدت کی خواب سچ کر دسی۔گوجری شاعراں نا گمنامی نال اس دنیا توں رُخصت ہوتاں دیکھ کے دل نا ڈاڈھو صدمو ہوئے تھو تے یوہ ارمان جاگے تھو جے اک بار سارا گوجری لکھاڑیاں کو تذکرو مرتب کیو جائے

جے اللہ توفیق تے مہلت دئے۔ اج گوجری ادب کی تاریخ، گوجری اِنگلش ڈکشنری، گوجری ''کہاوت کوش'' تے گوجری گرائمر تیں بعد گوجری لکھاڑیاں کو تذکرو مکمل دیکھ کے مِنا سجدہ تے الحمدِللہ تیں بہتر تے مناسب ہور کُجھ نہیں سرتو۔

قدیم شاعراں کا باب مانھ تمام شاعراں کو شمار مُمکن وی نہیں تھوتے ضروری وی۔ مقصد یوہ تھو جے ۱۰۰۰ء تیں لیکے ۱۷۰۰ء تک کا نمایاں شاعراں کا ذکر تے کلام نال قدیم گوجری کا نمونا اج کا گوجری طالب علم کے سامنے پیش کیا جائیں۔

جدید شاعراں کو ذکر کرتاں میں مناسب سمجھیو کے ادیباں نا اس ماں شامل رکھیو جائے۔ یاہ اک تاریخی حقیقت ہے جے شاعری نے ہمیشاں نثر کو حق ماریو ہے تے یوہ المیو گوجری نال کُجھ زیادہ ہی ہے۔ گوجری ماں نثر لِکھن آلاں کو کال ہی ہے تے انکی اتنی تعداد نہیں جے ان پر جلدی کِتے کائے الگ کتاب لکھی جا سکے۔ ترتیب تاریخ پیدائش کا حساب نال رکھی گئی ہے تے کتاب چھاپے چڑھن کا موقع توڑی جِتنا لکھاڑیاں کی تفصیل لبھ سکی واہ شامل کی گئی ہے۔ اس کوشش کی کامیابی بارے آپ وقت دسے گو۔ لیکن اس کو یوہ مطلب ہر گز نہیں جے جن شاعراں کا ناں اس مانھ نہیں آیا وہ غیر اہم ہیں۔ تحقیق کا خواہش مند واسطے کائے آخری حد نہیں ہوتی تے نہ اس میدان پر کسے کی اجارہ داری ہو سکے۔ بس ضرورت ہوئے خلوص تے محنت کی۔

میں دل جان تے ایمانداری نال گوجری لکھاڑیاں تک پوہچن کی کوشش کی تا نجے انکا کوائف، تصویر تے کلام حاصل کیا جا سکیں۔ تے اس اپرالا مانھ جہڑا سنگی تے مہربان میرے نال تعاون کرتا رہیا ہیں ہوں انھاں کو بے حد شکر گذار ہاں خاص کر ڈاکٹر صابر آفاقی، کرم دین چوپڑا، حاجی رانا فضل حسین راجوروی، حسن پرواز، عبدالغنی عارف، منشاء خاکی، تاج دین تاج، گلاب دین طاہر، عبدالسلام کوثری، محمد رفیع کھاری تے امین قمر ہوراں کو ناں لینو عین اعترافِ حق

ہے۔اس کم مانھ یاراں سال کی طویل مدت تیں علاوہ جتنی ذہنی تے مالی تکلیف برداشت کرنی پئیں انھاں کی تفصیل لِکھ کے کِسے نا احسان جتان کی میری نیت ہر گز نہیں۔ پر اس گل کو ابسوس ضرور ہے جے خلوص نال کوشش کے باوجود مولانا عبدالباقی نسیم جیہا کُجھ لکھاڑیاں تک رسائی نہ ہو سکی تے کُجھ مہربان مِنا حاجتمند سمجھ کے ہور اُچا ہو بیٹھا تے اس کتاب مانھ شامل نہ ہو سکیا۔ اجھاں وی جہڑا لکھاڑی اس ماں شامل ہون تیں رہ گیا ہیں اگر وہ یہ آپ یا کسے ذریعے مناں اپنے بارے تفصیلات پوہچا سکیا تاں اگلا ایڈیشن ماں شامل کرتاں مناں انھاں تیں زیادہ خوشی ہوئے گی۔ منا تجربوتے احساس ہے جے کجھ لوک حوالودین تیں بغیر وی اس کتاب تیں مستفید ہوئیں گا پر امید کروں جے گوجری کا قدرداناں نا نیک نیتی نال کی وی میری یاہ کوشش پسند آوے گی۔

ڈاکٹر رفیق انجم

حضوری باغ سرینگر کشمیر

☆

پہلو حصو ☆ندیم کوجری شاعر

ابوالکلام

حضرت امیر خسروؒ

کے

نانویں

رہے نہ ایبک و غوری کے معرکے باقی
ہمیشہ تازہ و شیریں ہے نغمۂ خسروؒ

سید نورالدین عرف ست گرو

وفات: 1094ء

ویہہ یارھویں صدی کا اک بزرگ شاعر تھا جن کو سندھی تے گوجری کلام مشہور ہے۔ اُنکا کلام مانھ وزن تے بحر بلکل ہندوی ہیں۔ ان کو کلام ست پنتھی رسائل کی صورت مانھ ہے۔ جس مانھ تصوف تے وحدت الوجود کو تصور موجود ہے۔ اُن کی گوجری شاعری مانھ اللہ تے رسُول ﷺ کی محبت، لوک پیار تے معرفت کی گل ہیں۔ وہ غالباً گوجری کا پہلا شاعر تھا جن کا تاریخی حوالا لبھیں۔

کلام کا نمونا:

ست گرو کہے رے پیو پیو کرے
بن پیو پیو نہ پاوے کوئے
مُکھ چپن تاں جو پیو مِلے
تو شر ساٹا نہ ہوئے رے

ست گرو کہے رے، جُوٹھا مرنا تو سب جگ مرے
انے ساچا نہ مرے کوئے، اگر گنان جے مرے

حضرت امیر خسروؒ

پیدائش: 1253ء مومن آباد وفات: دہلی 1325ء

اُن کو اصل ناں، ابوالحسن یمین الدین تھو۔ وہ مومن آباد (یوپی) مانھ ۱۲۵۳ء مانھ پیدا ہویا۔ اُنکا والد سیف الدین سلطان التمش کا دور مانھ بلخ تیں ہندوستان آیا تھا۔ تے ان کو بیاہ اِت کا اک راجپُوت کی دھی نال ہؤ وتھو۔ اسطرح جد اٹھ سال کی عمر مانھ والد کی وفات ہوگئی تاں امیر خسرو ہوراں کی پال پاس ننہال مانھ ہوئی۔ جِت شعر تے موسیقی کی محفل اکثر ہوتی رہیں تھیں۔ انھاں ہی محفلاں تیں اثر لیکے انھاں نے لوہکی عمر توں ہی شاعری شروع کرلئی تھی۔ پہلے سلطانی تے فر خسروؔ تخلص رکھیو۔ بعد مانھ جلال الدین خلجی نے امیر کو خطاب دِتو تے تے نوں وہ اج توڑی امیر خسروؔ کا ناں تیں جانیا جائیں۔

۱۲۷۳ء مانھ نانا کی وفات تیں بعد وہ خواجہ نظام الدین اولیاؒ کا مرید بنیا تے نوکری کا سلسلہ مانھ کئی امیراں تے بادشاہاں کا دربار مانھ رہیا۔ کہیو جائے کہ اُنھاں نے دہلی پر یاراں بادشاہی دیکھیں۔ وہ نوکری کا سلسلہ مانھ دہلی تیں باہروی رہیا تے انکا ملتان تے بنگال تک جان کا حوالا وی موجود ہیں۔ بنگال مانھ ہی اپنا مرشد کی وفات کی خبر سُنی تے سب کُجھ چھوڑ کے دِلی واپس آ گیا۔ آخر چھ مہیناں تیں بعد ۱۳۲۵ء مانھ انھاں کی وی وفات ہوگئی تے اُن کو مقبرہ اپنا مُرشد حضرت نظام الدین اولیاء کا پہلو مانھ دہلی کی بستی حضرت نظام الدین مانھ اج وی موجود ہے۔

امیر خسروؒ نے دہلی کی بستی اُجڑتی کہانی کے نال نال ہندوستانی زُبان تے کلچر کی تبدیلی وی اپنی اکھیں دیکھی۔ اُنھاں نے دہلی کی زُبان نا، دہلوی تے ہندوی وی کہیو ہے۔

اُنھاں کو جہڑ ووی کلام ہِندوستانی زباناں مانھ ہے اُس نا انھاں نے اپنی زبانی کائے اہمیت نہیں دِتی۔ امیر خسرو اک بڑا سچا تے سُچا صوفی شاعر تے مورخ ہون کے نال نال موسیقی کا وی باکمال اُستاد تھا۔ اُنھاں نے فارسی تے گوجری سمیت پنج زباناں مانھ شاعری کی ہے۔ وہ اک جگہ لکھیں: ع: دھور سمندری تلنگی وگُجر

اس مصرع مانھ گُجر تیں مراد گوجری زبان ہے۔

امیر خسروؒ فارسی کا مستند تے مشہُور فارسی شاعر تھا۔ ''جواہرِ خسروی'' قصہ لیلیٰ مجنوں تے 'خسرو نامہ' سمیت انھاں کی سو کے قریب کتاباں کو حوالو تاریخ توں لبھے۔ فارسی تے ہندوی زبان مانھ منظوم لغت 'خالقِ باری' تے بہت سارا گیت دوہا، بجھارت کہ مکرنیں تے دوسخنا آپ نال منسُوب ہیں۔ ان کی منظوم لغت 'خالق باری' مانھ گوجری لفظاں کی بہتات ہے جہڑا اج کی گوجری مانھ وی ہو بہو برتیا جائیں۔ ان کی اسے لغت کی طرز پر بعد مانھ سلیم شاہ سوری کا دور مانھ اجے چند بھٹناگر نے 'مثل خالق باری' ۱۵۵۱ء، اشرف بیابانی نے 'واحد باری' تے فر عبدالواسع نے 'صمد باری' وی لکھی ہیں۔

امیر خسرو نے فارسی تے گوجری نارلا کے جہڑا ریختہ لکھیا ہیں انھاں مانھ وی گوجری کو خوب صورت استعمال موجود ہے۔ بے شک یاہ شاعری لوک شاعری کے مُچ نیڑے ہے تے نالے بڑی سوہنی سُچی تے دردیلی ہے۔ امیر خسرو کی شاعری مانھ کئی ایسی مثال ملیں جت آپ نے یا تے گوجری زبان برتی ہے یا اس پر گوجری کو کجھ نہ کجھ اثر صاف دِسے۔

(بشکریہ پروفیسر یوسف حسن)

کلام کا نمونا: دوہا:

کاگا سب تن کھئیو، چُن چُن کھائیو ماس
دو نیناں مت کھائیو، انھاں پیا مِلن کی آس

خسرؔو رین سہاگ کی جاگی پی کے سنگ
تن میرو من پیو کو، دیہو بھئی اک رنگ
گوری سووے سیج پر مُکھ پر ڈارے کیس
چل خسرؔو گھر آپنے، رین بھئی جیوں دیس

ریختہ

زحالِ مسکیں مکُن تغافل، ورائے نیناں بتائے بتیاں
کہ تابِ ہجراں ندارم اے جاں، نہ کاہے لیہو لگائے چھتیاں
شبانِ ہجراں دراز چوں زُلف، و روزِ وصلت چوں عُمرِ کوتہ
سکھی پیا کو جو میں نہ دیکھوں تو کیسے کاٹوں اندھیری رتیاں
یکا یک از دل دو چشم جادو، بصد فریبم بُرد تسکیں
کسے پڑی ہے کہ جا سناوے، پیارے پی کو ہماری بتیاں
چوں شمع سوزاں چوں ذرہ حیراں زمہر آں مہ بگشتم آخر
نہ نیند نیناں نہ انگ چیناں نہ آپ آوے نہ بھیجے پتیاں
بحق روز وصال دلبر کہ داد مارا فراق خسرو
پسیت من کہ درائے راکھوں جو جائے پاؤں پیا کی کھتیاں

ق: گُجری کہ تُو درحُسن ولطافت چوں مہی — اے گُجری توں حسن مانھ چن ہار ہے، تیرا
آں دیگِ دہی بر سرِ تو چترِ شہی — سر پر دُدھ کی گاگر چتر شاہی ہے۔ جدتوں
از ہر دو لبت قندو شکر می ریزد — کہے دیہی لیہو دیہی تے گویا تیرا ہوٹھاں
ہر گاہ بگوئی کہ" دیہی لیہو دیہی" — تیں مشری ٹپکے۔

بجھارت:

ایک نار ترور سے اُتری ماسو جنم نہ پایو
باپ کا نأوں جو اسے پوچھو آدھو نام بتایو
آدھو نام بتایو خسرو کون دیس کی بولی،
واکا نام جو پوچھا میں نے اپنے ناؤں نبولی
(نیم کی نمبولی)

کہ مکرنی:

اونچی اٹاری پلنگ بچھایو
میں سوئی میرے سر پر آیو
کھُل گئی آنکھ بھئی انند
اے سکھی ساجن نہ سکھی چند

شمس العشاق شاہ میراں جی

وفات:1496ء

میراں جی بہمنی دور کا مشہُور صوفی شاعر ہیں۔اُن کی پیدائش مکہ مکرمہ مانھ ہوئی۔ باراں سال تک مدینہ منورہ مانھ رہیا۔خواب مانھ ہندوستان آن کو اشارو ملیو۔ تے وہ یہ ات آ کے اباد ہو گیا۔اُنکا دور مانھ دکنی تہذیب ترقی پر تھی۔

شاہ میراں جی کی تخلیقات خوش نامہ،خوش نغز،مغز مرغوب تے شہادت التحقیق جیہی مختلف طویل نظماں کی صورت مانھ ہیں۔جنھاں وِچوں 'خوش نامہ' زیادہ مشہور ہے۔وہ اپنا تمام کلام مانھ ہندوی روایت کی پیروی کرتا سئی لگیں۔انھاں کی زبان بارے ڈاکٹر جمیل جالبی وی ایک جگہ لکھیں کہ ''شاہ میراں جی کی زبان گُجری زبان ہی کا ارتقاء معلوم ہوتی ہے''۔

میراں جی کی شاعری کو موضوع تصوف،اخلاق تے عوام کی تلکین ہے۔اُن کی باقی تصنیفات مانھ ''شہادت الحقیقت'' تے ''خوش مغز'' شامل ہیں۔

کلام کا نمونا:

توں رحمان رحیماں میرا مہر محبت بھریا
میں تو باندی بردا تیری،نہیں مُجھ ہاتھوں پھریا
میں بھی تیرا لاڈ چلایا، کبھو نہ ہوا اُداس
آپ سندیسا ٹور گسائیں، تیری مُجھ کو آس
خوش خوش حالوں خوشیاں، خوشی رہے بھر پُور
یہ خوش خوشیاں اللہ اکبر، نوراً علی نور

فخرالدین نظامی

وفات: 1420ء

نظامی بہمنی دور کا مثنوی نگار تھا۔ اُن کی مشہور مثنوی ''کدم راؤ پدم راؤ'' مانھ گوجری اثر نمایاں ہے۔ اُنہاں نے ایسا لفظ استعمال کیا ہیں جہڑا اج کی گوجری مانھ وی موجود ہیں۔ مثال کے طور: چت (دِل)، باس (بو)، ویل (وقت)، ہوں (میں)، کجات (کم ذات)، ڈیٹھا (دیکھا) تے دوس (قصور) وغیرہ۔ اُن کی اک ہور مثنوی ''خوف نامہ'' کووی تاریخ مانھ ذِکر آوے پر یاہ ہُن نایاب ہے۔ اُن کی زبان ناوی مشہور تاریخ دان جمیل جالبی گوجری تسلیم کریں۔

کلام:

بڑے ساچ کہ کر گئے بول اپڑک
ڈرہا دُود کا چھاچھ پیوے پھُوک
سُنیا تھا کہ ناری، دھرے بہت چھند
سو میں آج ڈیٹھا نری چھند پند
مُجھے مارنا مار کے گھال دے
ولے اج اکھر مارکے نکال دے
کیہا کدم راؤ، ہوں پھُول توں باس
نہ ہووے پھُول پیارا کدے بِن باس
بھلا بھی تُہیں منجھ، بُرا بھی تُہیں
ترے پائے ہوں چھوڑ جاسوں کہیں
جو کج کال کرنا سو توں آج کر
نہ گھال آج کا کام توں کال پر

شاہ باجنؔ

پیدائش: 1388ء وفات: 1506ء

ان کو پورو ناں بہاؤالدین تے تخلص باجنؔ تھو۔ وہ فارسی تے گوجری کا قادرالکلام شاعر تھا جنھاں نا ہندوستانی موسیقی نال وی دِلچسپی تھی تے غالبًا اسے نسبت نال باجنؔ تخلص رکھیو۔ اُنکا کلام مانھ دوصنف عام ملیں: اک خاص صِنف ''جکری'' ہے۔ تے دوجی دوہاں کی صورت مانھ۔ جکری اصل مانھ ذِکری ہے تے یاہ اصطلاح ذِکرتیں بنی وی سئی لگے۔ ڈاکٹر جمیل جالبی لکھیں شاعری کی یہ صنف گُجری کے ساتھ مخصوص ہے اور گُجری روائت کے ساتھ ہی ختم ہوجاتی ہے جدکہ حقیقت یاہ ہے جے گوجری لوک ادب مانھ اج وی ذکر کی صنف موجود ہے جہڑ و بیاہ شادیاں مانھ گایو جائے تے جس مانھ اج وی قدیم جکری کی طرح اللہ تے اسکا رسول ﷺ کو ذِکر کیو جائے۔

باجن کی شاعری مانھ مذہبی تبلیغ زیادہ سئی لگے۔ اکثر کلام عشقِ حقیقی تے تصوف مانھ رنگیو وو سئی لگے۔ اُنھاں نے موسیقی کو استعمال وی وجدان واسطے کیو ہے۔ وہ یہ وحدت الوجُود کا قائل سئی لگیں۔ وہ یہ قاضی محمود دریائی تے جیوگام دھنی کا پیش رو تھا۔ ان کو کلام ''خزائنِ رحمت اللہ'' کی صورت مانھ موجود ہے۔

کلام کا نمونا:

باجن، باجن باجن تیرا تُجھ باجھیں نہ جیون میرا
مسجد مسجد بانگاں دیوے ایسا تیرا زور
میخانہ بھیتر رنگ کرے ایسا تیرا شور

یوں باجن باجے رے، اسرار چھاجے رے
سندل من میں دھمکے، رباب رنگ میں جھمکے
صوفی ان پہ ٹھمکے

عشق را چوکڑہ برتن من آگ لگاوے رے
جلوں بلوں ہور بل بل جاؤں
تُجھ بن پل نہ ہوجاوے رے
شراب محبت بھر بھر پیالے
آتش عشق نقل نوالے
یہ رُوئے رسُول مالا مالی
نبی رسُول ﷺ کی چُموں جالی
محمد سرور پرم کا رحمت اللہ بھریا
باجنؔ جیوڑا وار کر سِر آگیں دھریا

دوہا:

بھنورا لیوے پھُول رس، رسیا لیوے باس
مالی سینچے آس کر، بھنورا کھڑا اُداس
سب رس پانی نیچے، جیوں جانے سب کوئے
جس رس نیچے پانی، وہ رس کیسا ہوئے
گور اندھیاری ڈاہڈا، باجن کھڑا مفلس
ہیڑا کانپے، جیو ڈرے یہ دُکھ آکھوں کِس
اللہ بیتیں جے کوئی ہووے اللہ اور جگ اسکا ہووے
من مراد گھر بیٹھے پاوے اسکو مار نہ سکھے کوئے

باجنؔ نے قران پاک کو جزوی ترجموی گوجری زبان مانھ کیو تھو اس بارے بابائے اُردو مولوی عبدالحق اپنی کتاب قدیم اُردو مانھ لکھیں:

شیخ بہاؤالدین الملقب بہ باجن حاجی معزالدین (۷۹۰ھ تا ۹۱۲ھ مطابق ۱۳۸۸ء) برہان پُور میں پیدا ہوئے۔ کامل اولیاء اللہ میں سے تھے، اکیس سال حرمین شریفین میں رہے۔ آپ نے قران مجید کی ایک منظوم تفسیر لکھی جو موجودہ تحقیق کے مطابق قدیم ترین جزوی ترجمہ وتفسیر گُجری زبان میں ہے۔ سورۃ اخلاص کی منظوم تفسیر بطور نمونہ بزبان گوجری:

نہ ان جنیا نہ وہ جایا نہ ان مائی باپ کلایا
نہ ان کوئی گود چڑھایا باجنؔ سب ان آپ بتایا

ترجمہ اُردو: ''نہ وہ کسی سے جنا گیا اور نہ اس سے کوئی جنا۔ نہ اسکا کوئی ماں باپ ہے اور نہ ہی اس نے کسی کو اپنا بیٹا قرار دیا۔ باجن یہ سب کچھ اسی نے خود بتایا ہے۔ وہ اکیلا ہے اور بے نیاز ہے اسکا کوئی شریک نہیں۔'' قدیم اردو (مولوی عبدالحق)

سید اشرف بیابانی

پیدائش: ۱۴۵۹ء وفات: ۱۵۲۸ء

اشرف بیابانی شاہ میرانجی کا ہمعصر شاعراں وچوں تھا۔ وہ شاہ سید ضیاالدین رفاعی بیابانی کا فرزند تے خلیفہ تھا۔ ان کی ترے کتاب، لازم المبتدی، واحد باری تے نوسر ہار مشہور ہیں۔ نوسر ہار مانھ کربلاء تے شہادت امام حسینؓ کو تفصیلی ذکر ہے۔ لازم المبتدی ان کی اک لمی نظم ہے جس مانھ ہر وقت کم آن آلا اسلامی مسائل بیان ہوا ہیں۔ مثلاً اسلام مانھ غسل کو طریقو اسطرح منظوم بیان کریں۔

سنت غسل کی بوجھیں پانچ
ہات اور فُرج کوں دھونا سانچ
پلیتی دور کر کپڑے سیں
وضو کرنا پہل غسل میں
تین بار سر میں پاؤں لگ دھونا
پچھوں نماز پر طیار ہونا

واحد باری امیر خسرو کی خالق باری کی طرز پر لکھی وی ان کی منظوم لغت ہے۔ مثال

بحر ہے دریا آب فراغ — کلام موزوں ہے ڈالی شاخ
نیم بیت کو تبصرہ بول — دو مصرع کی بیت ہے کھول
چند بیت کو قطعہ تو جان — از شعر و غزل سے کاٹ کے آن
ردیف بعد از قافیہ آر — ایک گھوڑے پر دو سوار

قاضی محمود دریائی

پیدائش: ۱۴۶۹ء وفات: ۱۵۳۴ء

محمود دریائی زبردست صوفی شاعر گذریا ہیں۔ویہہ گُجرات کا علاقہ بیر پور کا رہن آلا تھا۔اُنکا کلام توں ثابت ہوئے جے ویہہ عشق کی لذت تے عذاب تیں بچپن مانھ ہی واقف ہو گیا تھا۔ان کو سارو کلام عشق تے محبت مانھ رنگیوو وہے۔موسیقی کو خاص شوق رکھیں تھا،اسے گلوں اُن کی ساری شاعری سُر تال کے مطابق ہے۔ہندوی روائت پر مبنی ان کو سارو کلام تصوف تے وجدان آلو ہے۔قاضی محمود دریائی ہوراں نے عشق حقیقی تے مجازی یکجا کیا ہیں۔ اُنکے نزدیک عشق تیں بغیر زِندگی بیکار ہے۔قاضی صاحب گُجرات کا اُن بزرگ صوفیاں وِچوں ہیں۔جِن کو فیض اج وی جاری ہے۔اُنھاں نا گُجرات کا خواجہ خِضر وی کہیو جائے۔اُنھاں نے اپنو کلام مختلف راگ راگنیاں کے مطابق ترتیب دِتو تے مختلف عنوان وی رکھیا۔

آج سریجن گھر آیا کیوں نہ کروں مہمانی
نین رنگیلوں کے قربان نین چھبیلوں کے قربان
نین جنجالوں کے قربان نین سلونوں کے قُربان
جاگ پیاری اب کیا سووے رین کیسی، تیوں رون کیا کھووے
جس کے شہ کو اونگ نہ آوے سو دھن کیوں سو رین گنواوے
جاگ جاگ نینا نہ لاوے سوتے بیٹھے کیوں شاہ پاوے
محمود نہ جاگ نہ شاہ کو راوے سو کر مِیت پچھن پچھتاوے

اک ہور جگہ لکھیں:

جن دیکھے سورہ کر دھولے آپس کرے ندھان
دیکھت نیں مرک میں موئی جھیل ہوئی نسوان
پنکھی پنتھی دیکھت موئی کا لی کیتی جان

امیر کبیر (بھگت کبیر)

پیدائش: 1419ء وفات: 1518ء

وہ بنارس کا رہن آلا تھا، اک غریب جولاہا خاندان نال تعلق تھو۔ شروع توں ہی ذات پات کے خلاف تھا۔ وہ بھگتی تحریک کا اہم رُکن ہیں۔ توحید، عشق حقیقی تے تصوف نا بھگتی رس مانھ پیش کرن آلا شاعر تھا جنھاں نے آسان عوامی زبان مانھ شاعری کی جہڑی سُنن آلاں کا سینہ مانھ اُتر جان آلی تھی۔ اج تک اُنھاں کا دوہا ہر اک کی زبان پر ہیں۔ اُنکا کلام کا مجموعہ ''بیجک'' تے ''بانی'' ہیں۔

ان کی زبان اس دور کا عام آدمی کی زبان تھی جہڑی پورا شمالی ہندوستان مانھ بولی جائے تھی۔ انھاں نے اپنی زبان مانھ بھارا سنسکرت یا عربی فارسی لفظاں تیں احتراز کیوتے عام لفظ وی لغت کا اعتبار نال نہیں بلکہ عام بول چال کی صورت ہی لکھیا ہیں۔ مثلاً تکھت، کا گت، وجو، گریب نواج انداجا، وغیرہ۔ انھاں نا احساس تھو جے زبان واہی زندہ رہے جہڑی عوام کی ہوئے نہ کہ مشکل ادبی زبان۔ وہ آپ اس بڑی سچائی کو اعتراف کرتاں کہیں۔

ع: سنسکرت ہے کوپ جل، بھاشا بہتا نیر۔

کلام:

دین گمایو دُنی پچھے، دُنی نہ آئی ہتھ
پیر کوہاڑو ماریو گا پھل اپنے ہتھ
چلتی چاکی دیکھ کے دِیا کبیرا روئے
دوئے پٹ بھیتر آئے کے، ثابت گیا نہ کوئے

ماٹی کہے کمہار سے توں کیا روندے موئے
اک دن ایسا ہوئے گا، میں روندوں گی توئے
پاہن پُوجے ہری ملیں تو میں پُوجوں پہاڑ
تانے یہ چاکی بھلی، پیس کھائے سنسار
جیوں تِل ماہیں تیل ہے، جیوں چقمک میں آگ
تیرا سائیں تُجھ میں بسے، جاگ سکے تو جاگ
جو بچھڑے ہیں پیارے سے بھٹکتے دربدر پھرتے
ہمارا یار ہے ہم میں ،ہمن کو انتظاری کیا
صاحب میرا ایک ہے دوجا کہا نہ جائے
دوجا صاحب جو کہوں صاحب کھرا رسائے
ست نام کڑوا لگے میٹھا لاگے دام
دبدھا میں دونوں گئے مایا ملی نہ رام
ہاڑ جلے جیوں لاکڑی کیس جلے جیوں گھاس
سب تن جلتا دیکھ بھیا ہوا کبیر اداس
مالی آوت دیکھ کے کلیاں کریں پکار
پھولی پھولی چن لئے کال ہماری بار
کبیر سریر سرائے ہے، کیا سوئے سُکھ چین
سوانس نگارا باج کا باجت ہے دن رین

شاہ علی جیوگام دھنی

وفات:1565ء

جیوگام دھنی گُجرات مانھ سولہویں صدی کا مشہور صوفی شاعر گذریا ہیں۔عشق مانھ ویہ اُسے روایت کی پیروی کریں جس کی ابتدا امیر خسرو تے شاہ باجن ہوراں نے کی تھی۔ توحید تے وحدتالوجود اُنکا کلام مانھ جگہ جگہ دِسیں۔جِن نا انھاں نے بڑا پیار تے خوب صورتی نال بیان کیو ہے۔اُن کو سارو کلام ہِندوی طرز کو ہے۔لیکن اُن کا دور مانھ گوجری مانھ وُسعت آ گئی تھی تے فارسی قِصا تے اصطلاح استعمال ہون لگ گئی تھیں۔

جواہر اسرار اللہ کا دیباچہ مانھ شیخ الاحمدی تے سید ابراہیم اُنکا کلام نا گوجری تسلیم کریں۔[جواہر نشار بطریق نظم بہ الفاظِ گوجری بزبان حق وگاہے حق]اور[در بیان توحید واسرار بالفاظ گوجری بطریق نظم فرمودہ بود دریں مختصر آوردہ وجمع کردہ'

جیوگام دھنی ہور جدید تے قدیم شاعری کے بشکار لڑی کو کم کریں۔روایتی اعتبار نال ان کو کلام ہِندوی ہے مگر اُس مانھ فارسی کا چھاملا موجود ہیں۔اُن کا دور مانھ گُجرات سیاسی انتشار کو شکار تھو۔فارسی بلیں بلیں زور پکڑتی جائے تھی تے گوجری جہڑی اسو یلے توڑی عوام کی زبان تھی ہُن کمزور ہونی شروع ہوگئی تھی۔

ان کو کلام ''جواہر اسرار اللہ'' سارا کو سارو عشق الاہی مانھ رنگی وی نظماں کو مجموعو ہے۔جس مانھ ویہ اپنا محبوب حقیقی نا رنگ بدل بدل کے پچھانن کی کوشش کرتا سئ لگیں۔

چاؤ ہوا اس میرے ساتھی کی جگ کی بھیس ہو آؤں

کہیں سو راجا کہیں سو پرجا کہیں سو بندا آپ کہاؤں
کہیں سو عاشق ہو کر روں کہیں عارف ہوئے بچھانوں
کہیں موحد کہیں محقق کہیں سو جانوں کہیں نجانوں
بھیس بندو کے کروں سو بندگی اور بہا ہوہو نماز گزاروں
ہوں حاجی ہوں کعبا آہوں آپیں آپس اوپر واروں
ہوئیبندے ہور ہوئے لیتاں ایویں آپیں آپ کہاسوں
فرض کیاں ایہ باتاں تم پر پیار کروں گا کرسی تاسوں
اتنی بات نہ بوجھی لوگاں آپ نبھاتا کری سو کوئے
علم قدرت جس تھورا ہووے کی مجبور بچارا ہووے
دوئی وجود کوں موجود ہونا یہ تو بات محال ہے لوگا
ایک حقیقت ہے گی آہے جان نمانوں کاہے بھوگا
چھوڑو لوکا چہ لڑائی لڑائی کان کروں یہ پرم کہانیں
تمہوں تمہاری شیریں بھاوے مجکوں میری لیلیٰ سہانیں
جے تم لیلیٰ جویا لوڑو منجہ مجنوں کی نیسوں دیکھو
تمہوں تمہاری شیریں جوؤ لیلیٰ کوں کیوں پیکھو

کلام کا کجھ ہور نمونا:

جیوں پھُول کلی رنگ رلی وہی
جیوں نبی محمد ﷺ علی وہی
کہیں سوں مجنوں ہو بر لاوے

کہیں سوں لیلی ہوئے دکھاوے
کہیں سوں خسرو شاہ کہواوے
کہیں سوں شیریں ہو کر آوے
کہیں سوں عاشق ہو کر لاؤں
کہیں عارف ہوئے پچھانوں

یاجت گاجت سہیلی گاویں رے تجھ روپ اُجاگل کرے
آج ہماری عید یہی ہے نین سلونے دیکھے تیرے
جے تُم لیلیٰ جویا لوڑو منجہ مجنوں کے نینوں دیکھو
تُمہیں تمہاری شیریں جُوَ لیلیٰ کو کیوں پیکھو
مکھ پر بال بکھیر سو ساتھی جھب کر ہووے رات سنگھاتی
دل سنبھال سو بکھرے کیسا دن ہو آوے سورج بھیسا
میرا ناؤں منجھات بھاوے میرا جیو منجھے پرچاوے
میرا نیہ منجھے سوں مائے رہری اینیں روپ لبھائے

آدم آدمی ہور جن سارے، تُو رنبی تھے کہتے
بھیس بھرا کر آپ دکھایا ہم تم اوپر بول سودیتے
ڈونگر حیوان ہور نباتات، اے سب نور نبی کا جانوں
احمد، محمد نانوں احمد کے دُوجا من منہ کوئے نہ آنوں
تورات چلا خدا ایں کہیا مہتر مُوسا ہاتھ
محمد ﷺ رسول حبیب خدا کا ساروں کہ یہ بات

میاں محمد مصطفیٰ

وفات: 1576ء دکن

میاں محمد مصطفے کو تعلق وی گُجرات کا اک بوہرہ طبقہ نال تھو۔ ویہہ گُجرات کا اُن گوجری شاعراں وِچوں ہیں جہڑا اتوں ہجرت کر کے دکن مانھ گیا تھا۔ گوجری توں علاوہ اُنھاں نے فارسی مانھ وی شاعری کی ہے تے نال نال ریختہ مانھ وی جذبات کو اظہار کیو ہے۔ ''بقول جمیل جالبی'' اُن کا وہ ریختہ جب وہ خانِ اعظم کی قید و بند میں تھے، اُن کے جذبات و احساسات کا موثر اظہار ہے۔''

ولے چوکیں جو کہیں بُرا ہُوا
ہور ولیوں سوں بھی آئے اڑے
کیا ہوا جو ہم بہرنگ ہوئے
کیا ہوا جو بائے بہت بلے
جو پیو جی ہم سوں نہیں جُوا
اِت دھل جو بنوں سیسا ہُوا
ہم اس پنتھ چالیں کھڑا ہُوا
کوئی تر واراں کوئی بھُوکھ موئے
کیا ہوا جو ساتھی چھوڑ چلے
ولے چوکیں جو کہیں بُرا ہُوا

مثنوی ''فیضِ عام'' مانھ وی میاں مصطفے کی زبان ناگُجری لکھیو گیو ہے۔

''دِیا کھول کر جواب گُجری زُبان۔''

میاں مصطفے کی لکھتاں مانھ ایسا ریختہ وی لبھیں جنھاں مانھ، فارسی تے گوجری رلا کے استعمال ہوئی ہے۔ یاہ روایت امیر خسرؔو سمیت ہوروی کئی شاعراں نے استعمال کی ہے۔

اس لٹکے اُپرواری رے اس غمزے کے بلہاری رے

یا اک دو جی جگہ اس طرح کھیں:

روئے آں مہوش بر نا سو کدھیں بھی نہ بِسرتا
جان ز ہجرِ رُخِ زیبائش، نس دن ڈھکی بھرتا
جم جم شادیاں روزی سہیلیاں سازواری گاؤ
نت نت خوبیاں اوکیاں، خوشی کے تھال بھراؤ

جمیل جالبی اک ہور جگہ لکھیں: ''گُجرات میں سید مہدیؔ اور اُنکے پیرووں کی عِلمی زبان تو فارسی تھی لیکن اُن کی روزمرہ کی زبان گُجری اُردو تھی جِس میں وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے تھے، جسے ہِندی اور ہندوی بھی لِکھا ہے۔ قُرآن کا مطلب بھی اس زُبان میں بیان کِیا جاتا ہے''۔

میاں مُصطفے ہی لِکھیں:

ہندی پر نہ مارو طعنا سب بتاویں ہندی معنا
یہ جو ہے قرآن خُدا کا ہندی کریں بیان سدا کا
لوگوں کوں جب کھول بتادیں ہندی میں کہ کر سمجھا دیں
میاں مصطفےؔ نے بھی کہا اور کسی کی پھِر کیا رہی

شاہ برہان الدین جانؔم

وفات: 1582ء

جانؔم ہور میراں جیؔ کا فرزند تے خلیفہ تھا۔ اُنھاں نے ہندوی روایت برقرار رکھ کے تصوف کا موضوع پر شاعری کی ہے۔ اُنھاں نے دوہاتے غزل وی لکھی ہیں پر ہر جا اُنھاں نے عشق نا اُچو مقام دِتو ہے۔ میراں جی کی طرح انھاں نے وی دکنی زبان تے ہندوی روایت کی ترقی مانھ بڑو کم کیو ہے۔ ویہ خود وی بار بار اپنی زبان نا ''گُجری'' کہتار ہیا ہیں۔

اُن کی نظماں مانھ ''ارشاد نامہ''، ''جُحتہ البقاء''، ''کلمۃ الحقائق''، ''بشارت الذکر''، ''سکہ سہیلا''، ''وصیت الہادی'' تے ''منفعت الایمان'' شامل ہیں۔ اُنھاں نے اپنی عُمر کو زیادہ حصو بیجاپُور مانھ گذاریو تے ۱۵۰۲ء مانھ اُن کی وفات ہوئی۔

ویہ اپنی نظم بارے آپ لکھیں: سبب یوں زبان گُجری نام ایں کتاب ''کلمۃ الحقائق''۔

بن عشق تُجھ کو سوچ نہیں
اور بِن بُدھ عشق کی گوج نہیں
جے آپ کو کھوجیں پیو کو پاویں
پیو کو کھوجیں آپ گنواویں
یہ سب ''گُجری'' زبان
کریہ آئینہ دیا نہان
جے ہوویں گیان پُجاری
نہ دیکھیں بھاگا ''گُجری''

جحتہ البقاء مانھ ویہہ لکھیں:

یوں کہہ کر پکڑیا پانو

مجہ تیری ہونا چاہوں
اُن چھوڑیا جہل حرام
اور ملحد کیرا کام
پس جس کوں ایسا پیر
اس روشن سب زمیر
اس فہم بھر ادراک
و راہِ حقیقت پاک

چلو ری چال تو میں شہو کیری دھال
کھیلیاں باتاں بولیں اپنے رے خیال
بولے جانؔم نیں کس کا مجال
شعر چڑیا بات میرے کیوں لے جائیں کہا اتال

ڈاکٹر جمیل جالبی لکھیں: ''جانؔم کا سارا کلام دیکھ کر گجرات کے شیخ باجن، محمود دریائی، اور جیو گام دھنی یاد آجاتے ہیں۔ روایت کے اعتبار سے جانم کا خمیر گجری کی ادبی روایت و معیار سے اُٹھتا ہے جس کا اعتراف جانم نے بار بار اپنی نظم و نثر میں کیا ہے۔''

سید اسحاق سرمستؔ

وفات:1605بُرہان پُور

سرمستؔ ہور، سید محمد مہدی کی نسل وِچوں تھا۔ ویہ وی اُس دور کا اکثر گوجری لکھاڑیاں ہاروں گُجرات تیں ہجرت کر کے بُرہان پُور مانھ اباد ہو گیا تھا تے باقی عُمر اُتے گذار کے ۱۶۰۵ء مانھ فوت ہویا۔

سید اسحاق سرمست کا کلام توں ظاہر وہے جے اُس دور مانھ ہندوی روایت کمزور ہو کے فارسی روایت نے زور پکڑنو شروع کر لیو تھو۔ تے اس طرح قدیم گوجری شاعری بلیں بلیں اُردو کا دائرہ مانھ داخل ہونو شروع ہو گئی تھی۔ اُردو تاریخ داناں نے سرمست ناوی گُجری اُردو کا شاعر لِکھیو ہے۔ نمانہِ کلام:

میرے جیو کوں پیو باج آرام نئیں
بجز عشق بازی مُجھے کام نئیں
کلیجہ کے کیوں کھا سکے او کباب
کہ جے عشق کا لیا جام نئیں
کرے کیوں محبت کے کعبہ کا حج
بندھیا جے محبت کا احرام نئیں
ہوا گھر جُدائی کی کُلفت سوں گور
ولے کہیں بھی وصلت کا بِسرام نئیں
بچاروں کو ہے عقل سرمست سوں
بجز عبد ہی کُجھ اوسے کام نئیں

شیخ خوب محمد چشتی

پیدائش: 1539ء وفات: 1614ء

خوب محمد گُجرات کا سیاسی انتشار کا شاعر ہیں۔ اُنھاں نے گُجرات کی تباہی تے اکبر کی فتح اپنی اکھیں دیکھی۔ ویہ وی بھاویں صوفی شاعر تھا، مگر اُنکا کلام مانھ وہ سواد نہیں جہڑ وجیو گام دھنی کی شاعری مانھ لبھے۔ اُن کی شاعری خُشک سئی لگے۔ غالباً ویہ زمانہ کا حالات کی وجہ تیں انکی زبان عربی تے فارسی آمیز ہے جس نا ویہہ 'بولی گُجرات' کہیں لیکن مولوی عبدالحق تے ڈاکٹر جمیل جالبی خوب ترنگ مانھ استعمال ہون آلی زبان نا گُجرات مانھ بولی جان آلی گوجری ہی قرار دئیں۔۔ اُن کی مشہور تصنیف ''خوب ترنگ'' اک طویل مثنوی ہے جہڑی چھوٹی ہندی بحر تے وزن مانھ لکھی وی ہے۔ جس مانھ تصوف کو مضمون نمایاں طور پر بیان ہوؤ ہے۔

جتناں طالب کوں بس ہووے میں اس مانہ کہیا ہے سوئے
جیوں دل عرب عجم کی بات سُن بولے بولی گُجرات
میں مُرشد تھیں سُنیا بیان وے مُرشد صاحب عرفان
جِنھوں مِنجھے سکھایا دین جِنہ تھیں مِنجہ دل آیا یقین

بیلا تانبے کی تھی تب تانبا کھاتے تھے ویہ سب

میرابائی

پیدائش:1547ء کُڑ کی، مارواڑ (راجستھان) وصال:1614ء

گجراتی، راجستھانی، برج بھاشا تے ہندی مانھ اُچو مقام رکھن آلی صوفی شاعرہ میرا بائی کا کلام کو جائزو لیو جائے تاں ثابت ہوئے جے ان کی اس دور کی گھگتی رس مانھ رچی بسی شاعری کسے دو جی زبان توں زیادہ گوجری کے قریب ہے جس کو اس زمانہ مانھ چلن تھو۔ تے اس طرح حق گل یاہ ہے جے وہ قدیم گوجری کی معتبر شاعرہ ہیں۔ جنہاں نا ہندی ادب مانھ وی بڑی اہمیت دتی جائے۔

میرابائی کی پیدائش ۱۵۴۷ء مانھ، مارواڑ راجستھان کا گراں کُڑکی مانھ رأورتن سِنگھ ہوراں کے گھر ہوئی۔ ان کی طبیعت نکی عمر توں ہی باقی بچاں تے بکھ تھی تے اسکو انداز وان کی مانھ نا بچی میرا کی عادتاں توں ہو گیو تھو۔ اک بار کو اک واقعو بڑو مشہور ہے جے پنج سال کی میرا نے اپنا محل کی باری بچوں ڈولی لے کے جاتی اک جنج دیکھی تے مہراج نا دیکھ کے اپنی ماں کولوں پچھیو میرو مہراج کِت ہے۔ ماں اس سوال تیں پریشان تے ہوئی پر نکی میرا نا بھلان واسطے بھگوان کرشن کی مورتی دا راشارو کر چھوڑ یو۔ کہیو جائے جے اُسے وقت توں میرا کرشن بھگوان کا عشق مانھ ڈُب گئی تے ساری عمرا سے موضوع پر شاعری کی۔

اُس دور کا رواج کے مطابق نکی عمر مانھ ہی ۱۵۵۵ء مانھ میرا کی شادی چتوڑ کا شہزادہ تے رانا سانگا کا بڑا پُوت بھوج راج نال ہوئی پر میرا کی بھگتی چلہ کشی کی وجہ تیں یوہ سنگ زیادہ

خوشحال نہ ثابت ہوسکیو تے اس شادی شدہ زندگی مانھ کئی تلخ واقعات ہو یا جنکی مثال کشمیر کی مشہور شاعرہ لل دید کی زندگی نال میل کھائیں۔ ۱۵۶۵ء مانھ بھوج راج کی وفات تیں بعد میرا بائی نے سنیاس شروع کر لیو تے ساری عمر برندابن تے دوارکا مانھ گذارن تیں بعد وہ ۱۶۱۴ء مانھ کہیو جائے کی بھگوان کی مورتی مانھ ہی سمیا گئیں۔

میرابائی کا مشہور بھجن زباناں کی قیدتیں بغیر قدیم ہندوستانی ادب کو اہم سرمایو ہیں۔ جہڑا موضوع کی نسبت نال صوفی شاعری کو حصو ہیں۔ ان کی زندگی تے کلام کو مقابلو بجا طور پر کشمیر کی مشہور شاعرہ لل دید نال کیو جا سکے۔ میرابائی کی اس دور کی ہندوی شاعری مانھ گوجری کو روپ صاف باندے دِسے۔

کلام:

بسیو میرے نین مانھ نند لال
موہنی مورتی سانولی صورتی نینا ہے بھال
میں تو گردھر کے گھر جاؤں
گردھر مہارو سانچو پریتم، دیکھت روپ رچھاؤں

ق:

مہارو جنم مرن کو ساتھی، تھائے نئیں بسیرو دن راتی
تم دیکھیو بن کل نہ پرت ہے جانت میری چھاتی
اُچی چڑھ چڑھ پنتھ نہاروں، روئے روئے اکھیاں لاتی
یو سنسار سکل جگ جھوٹھو، جھوٹھو کلر انیاتی

نظم: مائے میں تولیو ہے سانوریو مول

جاکے سر مور مکھٹ میرو پتی سوئے
جاکے سر مور مُکھٹ میرو پتی سوئے

کوئے کہے چھانی، کوئے کہے چھوڑ لے
مائی رے میں تو لیو گوبند مول

کوئے کہہ ہلکو کوئے کہہ بھارو
میں تو لیو ہے ترازو تول

کوئی کہہ سوگو کوئی کہہ مینگو
میں تو لیو ہے امولکھ مول

کائی کہہ کارو کوئی کہہ گورو
میں تو لیو ہے اکھیاں کھول

میرؔا کے پربھو گردھر ناگر
مھارے پورب جنم کو قول

محمد قلی قطب شاہ

پیدائش: 1556ء وفات: 1611ء

وہ یہ قطب شاہی دور کا سب تیں زیادہ مشہور، علم دوست تے شاعر بادشاہ تھا۔ اسے دور مانھ بیجاپُور مانھ عادل شاہ ثانی کی حکومت تھی۔ اُنھاں نے سلطنت مضبوط بنان کے نال نال محمد نگر تے حیدرآباد جیہا شہر آباد کیا۔ مُج سارا تر قیاتی کم کیا تے علم وادب کی ہمیشاں خدمت کی۔ وہ یہ اُردو کا پہلا صاحبِ کتاب شاعر منیا جائیں۔ جن کو کلام کُلیاتِ قلی قطب شاہ ادب کی دُنیا مانھ بڑوا ہم تے سنگِ میل سمجھیو جائے۔ ان کو اسلوب سادہ تے عبارت سلیس ہے۔ اُن کی غزلاں مانھ لطافت تے عاشقانہ عنصر کافی ہے۔ انھاں نے مثنوی، قصیدا تے مرثیہ وی لکھیا ہیں۔ قلی قطب شاہ تے عادل شاہ ثانی کی ایک جیسی دِلچسپی، امن پسندی تے علم دوستی کی وجہ تیں اُن کا دورِ حکومت مانھ علم دوست حضرات کی خوب خدمت ہوئی۔

کلام:

تمہارا حسن سو قدرت تھی روشنی پایا
ہوراں کا حسن تیرے حسن اگے جیسے چراغ

معانی شُکر خدا کر، نہ کر توں غم ہر گز
نبی کے نانوؤں تھیں آتا تو مجھے خوشی مراغ

پیا باہج پیالہ پیا جائے نہ
پیا باہج اک پل جیا جائے نہ

اِبراہیم عادل شاہ ثانی عُرف جگت گُرو

پیدائش: 1580ء وفات: 1611ء

جگت گُرو بیجاپُور کا بادشاہ، علم دوست، ہندوستانی روایت کا شیدا تے عشق پرست شاعر تھا۔ اُن کا زمانہ مانھ ہندوستان پر اکبر کی حکومت تے گولکنڈہ مانھ اک ہور شاعر تے عادل بادشاہ قلی قطب شاہ کی حکومت تھی۔ موسیقی مانھ خوب مہارت کی وجہ تیں اُن کو ناں جگت گُرو مشہور ہو گیو تھو۔

اُنکا دربار مانھ علم و ادب تے موسیقی کی محفل ہوتی رہیں تھیں جِن مانھ عام لوک دوروں دوروں آویں تھا۔ وِیہ عشق بغیر زندگی نا بیکار جانیں تھا۔ اُن کی شاعری مانھ اکثر گیت شامل ہیں جہڑا راگ راگنیاں کے مطابق لکھیا وا ہیں۔ اُن کی طرز وی شاہ باجَن، جیوگام دھنی، محمود دریائی تے جانَم نال رلے صرف اتنو فرق ہے جے باقی شاعراں کو موضوع تصوف تھو جد کہ جگت گُرو کا گیتاں مانھ عشقیہ رنگ غالب سئ لگے۔

جگت گُرو کی کی مشہور کتاب نو رس مانھ ایسا ہی گیت شامل ہیں جِن مانھ حُسن و جمال، عشق کی رنگینی تے ہجر و وصال کی کیفیات کو خوب اظہار ہے۔ اُن کی زبان قدرے مُشکل ہے پر سُر تال مانھ ہون کی وجہ تیں گیتاں کو یوہ عیب چھپ جائے۔ اُن کو تخیل بے حد خوب صورت ہے تے انھاں کا گیت انھاں کا روح کی ترجمانی کرتا دِسیں۔

پیارے چاند آکھوں کنتھ دین و دئی دُکھ
من چاہے سونس بھئی، ہم تم کہ ہیں اب سُکھی
بجھانوں دیپک کوں ترا سوں دینکر آوے گا
گھر گھر چھپ رہ جاسوں، سب سُدھ پہنچاوے گا

مولانا افضل پانی پتی

وفات: 1625ء

وہ عہدِ اکبری تے عہدِ جہانگیری کا مشہور شاعر تھا۔ وہ اُردو مانھ بارہ ماہ کی روایت کا مؤجد سمجھیا جائیں۔ ان کی مشہور تصنیف ''بکٹ کہانی'' ہے۔ جس مانھ ہِندی تے فارسی اسلوب رلیا مِلیا واسئ لگیں۔ اُن کی شاعری مانھ قدیم گوجری کے نال نال برج بھاشا، کھڑی بولی، تے ہِندوی کو رنگ لبھے۔ اُن کی زبان اُردو کے قریب تر ہے۔

''بکٹ کہانی'' در اصل ہندوستانی موسماں سیال، برہیا، گرمی، سردی کا باراں مہیناں کی کیفیت کو بیان ہے جہڑو اک جُدائی کی ماری وی عورت، اپنا محبوب کا فراق مانھ سُناوے۔ واہ ہر مہینہ کا حوالہ سنگ اپنا اندرونی جذبات تے احساس نا نہایت درد کے نال بیان کرے۔ غور قابل گل یاہ ہے جے ''بارہ ماہ'' خالص ہندوستانی روایت ہے جس پر فارسی کو کوئے اثر نہیں تے دُوجی گل یاہ وی جے باراں مانہ اج کی گوجری زبان مانھ وی اُسے روح تے روایت سنگ بڑا خوب صورت انداز مانھ لکھیا تے گایا جائیں۔

کلام:

اری آساں نہ جانو عشق کرنا — تمن اس اگ ما ہر گز نہ پڑنا
ہماری بات کو ہانسی نہ جانو — محبت خانہ ماسی نہ جانو
سُنو سکھیو بکٹ میری کہانی — تھی ہوں عشق کے غم سوں دِوانی
اندھیر رات جگنو جگمگاتا — اری جلتی کے اوپر پھوس لاتا
چلا ساون مگر ساجن نہ آئیی — اری کن دیتوں نے تُو نے چلائے

امین گُجراتی

وفات:1697ء

امین گودھرہ گُجرات کا رہن آلا، تے مغل بادشاہ اورنگ زیب کا زمانہ کا گوجری شاعر تھا۔اس دور مانھ دکن کی فتح نال زبان مانھ ہورنکھار، معیار تے وسعت آ گئی تھی۔اُن کی مشہور مثنوی یُوسف زلیخا اسکی مثال ہے۔اس دور مانھ فارسی روائت شروع ہوگئی تھی تے اس کا آثار گوجری مانھ وی شامل ہون لگ پیا تھا۔امین گُجراتی کی زبان، ولّی دکنی کا ریختہ کے نیڑے تیڑے سئی لگے۔اُن کی مثنوی یوسف زلیخا مانھ چار ہزار شعر ہیں۔اسے مثنوی ''یوسف زلیخا'' کا آخرماں امین گجراتی لکھیں:

بیتاں ہیں چار ہزاراں اوپر ایک سو دیکر چار وہ بیت گُجری سنو

امین نے گوجری کی سو یوں کر
کہ آپیں تیئں رہے دنیا کے بھیتر
وجود اے ہے سو ہو جائے گا خاک
نہیں پاوے سو دھونڈا جیو اے پاک
نشانی تب رہے گی اے سُخن رے
جو کچھ بولا امین میٹھے سُخن رے

ے الٰہی تیں منجھے توفیق جو دی
تو میں بھی فارسی سیں گوجری کی

میرا مطلب ہے یوہ سب کوئے جانے
حقیقت اس کی سب کو پچھانے
پڑا ہووے جو کوئی فارسی کوں
وہی جانے حقیقت ای سو دلموں
انے جو نہ پڑا ہووے بچارا
سو کیا بوجھے انوں کا عشق سارا
امین اسواسطے کیتی سو گُجری
حقیقت سب عیاں ہووے انوں کی
کہ عشق اول انوں نے کیوں نپایا
انے آخر اسے کیوں کر نبھایا

زمانہ شاہ اورنگ زیب کے میں لکھی یوسف زلیخا امیں نے
تاریخ گیارہ سواوپر جب نوسال گذرے برس ہجرت محمد ﷺ کے
الٰہی توں ایسا عادل شہنشاہ رکھیں جب لگ رہے قائم مہر ماہ

سۄ مطلب رہے اب یوہ امین کا
لکھی گجری منے یوسف زلیخا
ہر ایک جگہ ہے قصہ فارسی میں
امین اِس کی اوتاری گوجری میں
کہ بوجھے ہر کدام اس کی حقیقت
بڑی ہے گوجری جگ بچہ نعمت

اک ہور جگہ لکھیں:

ے ارے ساقی وے شیشہ لے آرے
کہ جس اگے خجل ہو ویں ستارے

آنکھوں آگے خجل سارے ہرن تھے، کجل سُرمہ سوں پُر اسکے نین تھے۔
کہ اے موتی توں کہ کس کان کا ہے، کہ توں بے مثل اور بے شان کا ہے۔

ع: برہ میں تن جلایا ہے تیں میرا

اُن کی اک ہور مثنوی 'تولد نامہ، معراج نامہ، وفات نامہ' ہے جس مانھ ڈھائی ہزار شعر ہیں۔ اس مثنوی مانھ امین گُجراتی ہوراں نے آنحضرت ﷺ کا حالاتِ زندگی بیان کیا ہیں۔ اس طرح یاہ کتاب سیرت کا موضوع پر گوجری کی پہلی منظوم کتاب ہے۔

اور بھی خُدا نے تُم اوپر بھیجے درود اں سلام،
نبیوں کے سب تُم سردھنی ہو کے محمد نیک نام (ﷺ)

امین گُجراتی ہوراں نے قران پاک کا گوجری ترجمہ کی کوشش وی کی تھی اس بارے مولوی عبدالحق اپنی کتاب 'قدیم اُردو' مانھ لکھیں:

'سب سے پرانی کتاب جو مُجھے مِلی ہے وہ امین کی 'یوسف زلیخا' ہے جو کہ گُجری زبان میں ۱۱۰۹ھ میں گُجراتی اُردو میں لکھی گئی'' نمونہ: [قال رب السجن احب الی مما یدعوننی الیه] گوجری ترجمہ: ''یوسف نے کہا بار خدا ہوں بھا کسی کو دوس دھرتا ہوں اس کام تھیں کہ جسے کام مُنجھے اے فرماتی ہے'' قدیم اُردو (مولوی عبدالحق)

مُلا وجہی (مولانا وجیہ الدین)

وفات: 1659ء

وہ قطب شاہی دور کا شاعر تھا جنھاں نا بچپن توں شاعری کی شوق تھی۔ وہ محمد قلی قطب شاہ کا درباری شاعر تھا تے انھاں نے اپنا دور کی دکنی گوجری کے نال نال فارسی شاعری تے نثر وی لکھی ہے۔ اُن کی مشہور تصنیف مثنوی قطب مشتری ۱۶۰۹ء نثر کی کتاب ''سب رس ۱۶۳۵'' تے دیوان وجہی ہیں۔ سب رس مانھ انسانی جذبات تے تصوف کا مسائل قِصہ کی صورت مانھ بیان کیا گیا ہیں۔ دوسری تصنیف ''قطب مشتری'' مانھ مشتری (بھاگ متی) نال بادشاہِ وقت حمد قلی قطب شاہ کا عشق کی داستان بیان کی گئی ہے۔

جداں تیں جو پیدا ہوا ہے یو جگ
پرت کوئی چھپا نیں سکیا اج لگ
محبت لگیا ہے جسے پیوکا
نیں کوچ پروا اسے جیوکا
یہاں بادشاہی غلامی اہے
یو بدنامی نیں نیک نامی اہے
سوہاتی ہے رسوائی یاری منے
کہ عاشق کوں عزت ہے خواری منے

محبت میں ہوتا جہاں جگ اسیر
برابر ہے واں بادشاہ ہور فقیر

اس قصہ مانھ برتیاواگوجری لفظ اج وی اسے طرح استعمال ہوئیں مثال کے طور:
جدتیں، یو جگ، جیو، اہے، ہور، وغیرہ۔ اسے طرح اس قصہ مانھ اگے اک جگہ بادشاہ جد مشتری کی محفل مانھ مست ہو جائے تے کسے کا لفظ نصیحت کے طور درج ہیں کہ: تیرا مال ہے توں اتاول نہ کر۔

اسے مثنوی ماوجہی نے مہتاب پری کا حسن کو نقشوان لفظاں ما بنایو ہے۔

اچھین نین اس کیس کالے منے
کہ مچھلیاں دو سنپڑ یاں ہیں جالے منے

اچھلتیاں ہیں بجلیاں ابھالاں تلیں
کہ نیناں جھمکتے ہیں بالاں تلیں

سٹے لال ڈوریاں سوں پتلی کجل
کہ مریخ کے گھر میں آیا زحل

دسے یوں تل اس مکھ میدان میں
کہ حبشی بچے ہے گلستان میں

محمد نصرت نُصرتی

وفات:1674ء

نُصرتی عادل شاہی دور کا عظیم شاعر ہویا ہیں۔ان کو ابائی پیشو مرزا غالب ہاروں سپہ گری تھو پر بچپن توں علم تے ادب کی تعلیم نے ویہ شاعری آلے پاسے آن لایا تے انھاں نے اس دور کی شاعری ماوہی کمال دسیو جہڑ و بعد کا دور ما غالب کی پہچان ہے۔اُن کی زیادہ مشہور تصنیف ان کی پہلی مثنوی ''گلشن عشق ۱۶۵۷ء'' ہے۔جس مانصرت نے منوہر تے مدمالتی کا عشق کی داستان بیان کی ہے۔اُنھاں کی دوجیں کتاب 'تاریخ سکندری' ۱۶۷۲ء، 'علی نامہ ۱۶۶۶ء تے 'دیوان نصرتی' ہیں۔علی نامہ اک طویل رزمیہ مثنوی ہے جس مانھ انھاں نے علی عادل شاہ کی حکومت کا پہلا دس سالاں کی کرکردگی بیان کی ہے۔اک جنگ کا میدان کی منظر کشی کرتاں ویہ لکھیں: ۔

کھنا کھن تے کھڑکاں کے یوں شور اٹھے جیوں تن میں پہاڑوں کے لرزا چھوٹیا
بلا نیند میں تھی سو ہشیار ہوئی اجل خواب غفلت تے بیدار ہوئی
سلاحاں میں کھڑکاں جو دھسنے لگے اگن ہور رکت مل برسنے لگے
فرنگاں پہ لہو کے کھلائے دسیں ایناں پر تے دھاراں نپالے دسیں

اسے جنگ مانھ اک منافق کو حلیو بیان کرتاں لکھیں:

جو کوئی کار بد کا جو پاپی ہے بد ہوا ناؤں تس لعنتی تا ابد
خدا پاس نہ اس کو بہبود ہے خلائق کنے تو وہ مردود ہے
انا بات کوں کاڑ موذی کا نام کہ قائم ہوا فتنہ جس تھی تمام

میراں جی ہاشمی

وفات:1697ء

سید میراں میاں خان ہاشمی علی عادل شاہ ثانی کا دور کا مشہور شاعر گذریا ہیں۔ان کی اکھاں کی لونکا ہوتاں ہی ختم ہوگئی تھی فروی ان کی شاعری معیاری تے فنی پکئیت آلی ہے۔ انھاں نے مثنوی، قصیدہ تے غزل لکھی ہیں۔ان کی تصنیفات مانھ دیوان غزلیات، معراج نامہ، مثنوی عشقیہ، مخمس در مدح جونپوری، مثنوی یوسف زلیخا تے دیوان ہاشمی شامل ہیں۔

اُن کی مشہور مثنوی ''یوسف زلیخا'' ہے۔جس مانھ انھاں نے سلیس زبان مانھ عشق کی ابدی خاصیت بیان کی ہے۔ان کو یقین ہے جے عشق نہ ہوئے تے عرش فرش پریشان ہو کے بکھر جائیں ۔اگر عشق نیں ہے تے شبنم یو روئے، گگن نت کے پھرتا پریشان ہوئے۔ اک ہور جگہ لکھیں:

کہ جس عشق کا سب یو بستار ہے
وہی عشق معمور سب ٹھار ہے
نہیں عشق پیدا کیا آج کل
ہوا ہے یو پیدا ازل توں اول
تدھاں عشق تھا جو نہ تھا کچھ منداں
زمیں ہور زماں کا نتھا کچھ نشاں
اوسی عشق سوں یو سو آدم حوا
اوسی عشق سوں سب یو عالم ہوا
اوسی عشق سوں یو ملائک تمام
کھڑے رہے ہیں بندگی میں ہر صبح شام

ولی دکنی

وفات: 1720ء

ولی اورنگ آباد کا رہن آلا تھا۔ بچپن دکن مانھ گذاریو۔ احمداباد تے سُورت کو سفر وی کیو۔ شروع مانھ گجراتی تے ہندوی روائت پر قائم رہیا تے فر دہلی کا سفر توں بعد اس نا دکنی اُردو کا معیار تک لے گیا تے اپنوناں وی اُردو کے نال نال ہمیشاں واسطے امر کر گیا۔

گوجری کا حوالہ سنگ دیکھیو جائے تاں اُنھاں کو اُردو کلام گوجری توں زیادہ مُختلف وی نہیں تے یاہ حقیقت وی سب جانیں جے اُردو گوجری کی ہی ترقی یافتہ یا بدلی وی صورت ہے۔

ولی دکنی نے غزل توں علاوہ، قصیدا، مثنوی تے رباعی وی لکھی ہیں۔ ان کو کلام ''کُلیاتِ ولی'' اُردو کو اہم سرمایو سمجھیو جائے۔ اُن کی غزلاں مانھ تغزل تیں علاوہ اخلاقی مضمون تے تصوف اس انداز مانھ بیان ہویا ہیں جے غزل مانھ جان آ گئی ہے۔ انھاں ناتشبیہات مانھ خاص مہارت تھی۔ وہ اک جگہ اپنا محبوب نا ''بانکے پٹھان'' نال تشبیہ دئیں۔

نمونہ کلام:

تُجھ چال کی قیمت سوں نیں دل ہے میرا واقف
اے ناز بھری چنچل، ٹک بھاؤ بتاتی جا
مُجھ دل کے کبوتر کوں پکڑا ہے تیری لٹ نے
یہ کام دھرم کا ہے، ٹک اسکو چھڑاتی جا
تُجھ مُکھ کی پرستش میں گئی عُمر میری ساری
اے بُت کی پجن ہاری اس بُت کو پُجاتی جا

☆

دُوجو حصو

جدید گوجری شاعر تے ادیب

گوجری ماں کا عظیم سپُوت،
دانشور، مفکر، شاعر، ادیب، محقق تے محسن

مولانا مہرالدین قمر راجوروی کے نانویں

بابا جی صاحب لارویؒ

پیدائش: سنجوڑا بالاکوٹ 1863ء وفات: بابانگری وانگت 1926ء

تاریخ گواہ ہے جے دُنیا مانھ ہمیشاں اُسے زبان نے ترقی کی ہے جس نا سرکاری پُشت پناہی نصیب ہوئی۔ گویا بادشاہِ وقت کی زبان ہی سرکاری زبان کا درجہ تک پونچتی رہی ہے۔ گوجری زبان کا شاندار ماضی کے پچھے وی، یوہی راز تھو۔ صدیاں تک قائم رہن آلی گُجر حکومتاں کی وجہ تیں یاہ زبان عوام کی عام فہم زبان وی بنی تے اس مانھ تحریر تے اشاعت کو سلسلو وی قائم ہو یو۔ فِر سیاسی زوال کے نال ہی، زبان ناوی زوال آ گیو جس تیں اج توڑی وی گوجری پُوری طرح نہیں سنبھل سکی۔

بیہویں صدی کا شروع مانھ جموں کشمیر مانھ گوجری کا دو جا جنم کے پچھے وی اک بادشاہ کو ہتھ ہے، جس نے اپنی مادری زبان اپنا دربار کی سرکاری زبان بنا کے رکھی۔ اک اسو بادشاہ جس نے زمین کا بے جان ٹوٹاں پر نہیں بلکہ ہزاراں تے لکھاں دلان پر اج وی جس کی حکومت قائم ہے۔ اس بادشاہ نا دُنیا بابا جی صاحب لارویؒ کا مُبارک ناں نال جانے۔

میاں عبیداللہ لارویؒ المعروف بابا جی صاحب لاروی ۱۸۶۳ء مانھ گراں سنجوڑا تحصیل بالاکوٹ ضلع ہزارہ کا اک بجران خاندان مانھ پیدا ہو یا۔ پیدائش تیں پہلاں ہی کسے بزرگ نے والدین نا بشارت دتی تھی جے تھاری پُشت توں اک بڑا روحانی مقام کو مالک پیدا ہوئے گو۔ جی صاحب چار سال کی عمر مانھ ہی یتیم ہو گیا، تے بچپن کا دس پندراں سال انتہائی غریبی مانھ گذاریا۔ بچپن تیں ہی حضرت کو دھیان عبادت آلے پاسے تھو، وہ کٹیاں شریف کا اک روحانی بزرگ حضرت نظام الدین کیائیؒ تیں بیعت ہو یا تے فِر عبادت تے چلہ کو سلسلو شروع ہو گیو۔ اپنا مرشد کا حُکم نال ہی وہ کشمیر آیا تے اتے ہی تریٹھ سال کی عمر مانھ ۱۹۲۶ء

مانھ وصال ہوؤ۔ مواحدِ کامل تے شریعت کی پابند اس شخصیت نے پوری زندگی اپنا ملن آلاں نا راہِ ہدایت وی دسی تے اُن کے دربار شعروادب کیں جہڑ یں محفل ہوتی رہیں ویہی دراصل جدید گوجری ادب کی بنیاد بنی۔ گوجری کا پہلا دور کا تقریبا! سارا ادیب تے شاعر، روحانیت تے شعروادب کا اس غیر سرکاری ادارہ تیں فیض یاب ہویا ہیں۔

حضرت باباجی صاحب لارویؒ آپ وی پنجابی کا بڑا شاعر تھا۔ تے اُن کی تصنیفات مانھ اسرار کبیری تے ملفوظات نظامیہ مانھ تصوف کی باریکی، مذہبی معاملات، سوانح حیات تے درود تے وظیفا شامل ہیں۔ اس توں علاوہ سی حرفی کی صورت مانھ وی ان کو کلام موجود ہے۔ جس مانھ عشق حقیقی کو تمثیلی بیان موجود ہے۔ باباجی صاحب کی زندگی پر کئی ضخیم کتاب لکھی جاسکیں۔ اِت انھاں کو ذکر گوجری زبان تے ادب کا حوالہ سنگ کیو گیو ہے، جس مانھ اُن کی غیر سرکاری تے بےلوث خدمات کو اعتراف نہ کرنو میرے نزدیک کُفر کے برابر ہے۔

پنجابی کلام کا نمونا:

حال یتیماں رب نہ دسے جد مصیبت آوے
جھڑکاں دیون لوک تمامی تن من سب جل جاوے
وقت غریبی یار نہ کوئی نہ کوئی ساک قبیلے
وچ گلیاں دے پھرن نمانے، سر ننگے رنگ پیلے

ت:

تارسکی اوہناں ماہلیاں دی، ویکھو ماہلیاں تے بُوٹی لال ہوئی ہے
پھُل کھلیا بگو نمانیاں دا، ویکھو بھادرے دی کیسی چال ہوئی ہے
اسو نکلدے کتک دے جوڑ اندر، دھپ گھٹ تے ٹھنڈ کمال ہوئی ہے
عبدا گذری عمر تمام میری، روح بت دی اک مثال ہوئی ہے

عبدلؔ پُونچھی

بیہویں صدی کا شروع ماں ماں جدید گوجری ادب کا جہڑا سب تیں پرانا نمونا لبھیں ان ماں عبدلؔ پونچھی تے نونؔ پونچھی کو ناں نمایاں طور باندے آوے۔ ان حضرات کی زندگی کا پورا حالات تے معلوم نہیں پر عام خیال یو ہی ہے کہ یہ بابا جی صاحب لارویؒ ہوراں کا ہمعصر ہویا ہیں۔ عبداللہ عبدلؔ پونچھی ہور پونچھ کا گراں ڈینگلہ کا رہن آلا تھا، ذات کو ملیار دسیا جائیں۔ لاروی دربار نال بڑی عقیدت رکھیں تھا تے شاعری کی شروعات وی اسے تحریک نال ہوئی۔ زیادہ شاعری اس دور کا رواج کے مطابق پنجابی ماں کرتا رہیا پر بابا نظام الدین لارویؒ کی سنگت ماں رہ کے کجھ گوجری شاعری وی کی۔ بابا صاحب جس پاسے وی جائیں تھا ادب نواز لوکاں کی مجلس اتے لگتی جائیں تھیں۔ لسانہ پونچھ کا مقام پر بابا صاحبؒ کی اک مجلس کو گوجری ادب کا حوالہ سنگ اک بڑو اہم تے دلچسپ قصو بیان ہوؤ ہے:

لسانہ کی اک مجلس ماں خدا بخش زارؔ سمیت کئی شاعر موجود تھا۔ زارؔ صاحب اسو یلے توڑی صرف پنجابی شاعری کریں تھا۔ اس مجلس ماں عبدلؔ پونچھی ہوراں نے بابا صاحب کا فراق ماں لکھیا وا اپنا کُجھ گوجری بیت پڑھیا جہڑا بابا صاحبؒ نا مُنج پسند آیا۔

اک گوجری شعر اس طرح تھو:

خ:

خلق دیکھوں سارو مُلک دیکھوں نظر نہیں آتو وہ چمکار مِناں
ہر روز دیکھوں تھارا راہ بیٹھو، اکھ دُکھ گئی ہیں گن گن بار مِناں
آیا زور اس پونچھ ماں ولی بن کے قسم رب کی نہیں اعتبار مِناں
عبدلؔ زور ڈٹھا شکل دار بندا بھلتو نہیں وہ لار کو یار مِناں

اس بیت نا دوبارہ پڑھن کی فرمائش ہوئی پر عبدل ہوراں کی بار بار پڑھن تیں انکاری یا اکتاہٹ بابا صاحب ناں ناگوار گذری تے انہاں نے خدا بخش زآر ہوراں دا رمُڑ کے کہیو ''خدا بخش توں گوجرا شعر نہیں کہتو؟'' دسیو جائے کہ کُجھ وقفہ تیں بعد اتے بیٹھاں بیٹھاں زآر صاحب نے پہلو گوجری بیت لِکھیو تے فریوہ سلسلو حیاتی تک جاری رہیو۔

اس موقعہ پر لِکھیو جان آلو زآر صاحب کو گوجری سی حرفی کو پہلو بند جس تیں انکی گوجری شاعری کی شروعات ہوئی وہ اسطرح تھو:

ج:

جگ جہان خوشحال بسے اکو دور میرو دِلدار اڑیو
گھلوں کون دردی جہڑو جا اس نا میرا کہہ سنہیوڑا چار اڑیو
تیرا طُول فراق کو سُول سینے کھُلا بال گل ماں تار تار اڑیو
سُرموں پان تے پان حرام دِسے بھُلا زآر سب ہار سنگار اڑیو

اس مجلس تیں بعد کا کسے واقعہ ماں عبدل پونچھی ہوراں کو ناں نہیں آتو تے اسطرح انکا باقی حالاتِ زندگی، آخری سفر تے پسماندگان بارے وی صحیح تفصیلات نہیں معلوم ہو سکے البتہ گوجری کا پہل کرن آلا شعراں ماں شامل ہون کے ناطے انکو ذِکر مِنا عین مناسب سئ لگے۔

ا کُجھ لوکاں کو خیال ہے جے سائیں قادر بخش ہوراں نے ہی پہلاں ئُون پونچھی کا فرضی نال شاعری کی تھی۔ تے وہ عبدل پونچھی نا گوجری کو پہلو شاعر سمجھیں

نُون پونچھی[1]

نون پونچھی کو اصلی ناں چوھدری مہر علی تے نُون ذات تھی۔ ویہ ریاست پونچھ کا رہن آلا تھا۔ اُن کی صحیح تاریخ پیدائش تے تاریخ وفات کے نال نال اُنکا گراں یا آخری آرامگاہ بارے وی یقین نال کُجھ نہیں کہیو جاسکتو۔ ویہ عام خیال کے مطابق بابا جی صاحب لاروی کا ہمعصر سمجھیا جائیں تے تے نوں اُن کو دور غالباً ۱۸۵۰ء تے ۱۹۲۵ء کے درمیان کوسئی لگے۔ اگر جدید گوجری ادب کی تاریخ ڈھونڈی جائے تاں بیہویں صدی کا شروع مانھ گوجری شاعری کا جہڑا نمونا لبھیں اُن مانھ سب توں پہلوناں نُون پونچھی کو ہی آوے۔

نُون پونچھی اسطرح جدید گوجری کا پہلا شاعر سمجھیا جائیں جنہاں نے اس دور مانھ گوجری شاعری کی ہے جدلوک گوجری مانھ گل کرتاں وی شرماویں تھا۔ ان کو جتنو وی کلام سُنن مانھ آوے وہ سینہ با سینہ ہی پونچیو ہے تے اس توں یاہ گل وی صاف ہو جائے جے اُنکا کلام کو زیادہ حصو وقت کا دریا کے نال ہی رُڑھ گیو وو ہے۔ ابتک کئی کوششاں کے باوجود اُنکا کلام کو کوئے تحریری نُسخو نہیں تھا یو تے اس سلسلہ مانھ مذید تحقیق کی گنجائش تے ضرورت موجود ہے۔

نُون پونچھی کا کلام کا جہڑا نمونا لبھیں وہ سی حرفی کی صورت مانھ ہے جس مانھ محبوب نا مخاطب کر کے عشق تے ہجر و فراق کی کیفیت بڑا خوب صورت انداز مانھ بیان کی گئی ہیں۔ ان کو دستیاب ہون آلو کلام گھٹ سئی پر معیاری تے مثالی ہے۔ تے اس نال اُنکا پہلا شاعر ہون کی اہمیت ہر گز گھٹ نہیں ہوتی۔

کلام:(سی حرفی)

ج:

جان میری تیں کیوں ساڑ سٹی، ساڑو گھل مِنا کِت جائے گوتوں
گِنوں روز تیرا جا کے بیں رہیو، مِنا دس جایئے کد آئے گوتوں
اِتنا دُکھاں جوگی نہیں تھی جان میری، کے خبر تھی کالجو کھائے گوتوں
نُوں نہ غلام نا سٹ جایئے، مر جاؤں گی تے پچھوتائے گوتوں

ح:

حُکم تیرو گھر بار تیرو میری جان قُربان بساریئے نہ
چیتو نہ بساریئے جان گھولی،مرتا دم توڑی قولوں ہاریئے نہ
جس کو سنگ کریئے اسکے نال مریئے دغو دے پردیس مانھ ماریئے نہ
نُون سدے جے تِنا غلام تیری،مہیساں نال آیئے بھاویں چاریئے نہ

ق:

قید ہوئی غم کا پنجرہ مانھ، کی دُکھاں نے جان لاچار ایسوں
کھان پین بھُلو ہویو جین مُشکل، کتے نہیں ملیو دلدار ایسوں
نہیں تھی خبر پریت مانھ وہیں دھوکھا،نہیں تے چھوڑ جاتی گھر بار ایسوں
نُون زُلفاں کی گھل کمند گل مانھ مِنا مار گیو سِر کے بھار ایسوں

سائیں قادر بخش

پیدائش:1858 پونچھ وفات:1938 راجوری

سائیں قادر بخش جدید گوجری ادب کا پہلا تے سب توں بڑا اُستاد صوفی شاعر ہویا ہیں۔ ویہ ریاست پونچھ کا رہن آلا تھا۔ پر اُس دور کی تاریخ مرتب نہ ہون کی وجہ تیں اُنھاں بارے کئی اِختلاف ہیں۔ عام خیال یوہ ہے جے ویہ کٹاریہ گُوجر تھا تے گُورسائی مہنڈر کا رہن آلا تھا۔ پر کُجھ لوک کہیں جے ویہ ذات کا ملیار تھا تے ڈینگلہ پونچھ کا رہن آلا تھا۔

سائیں قادر بخش ہوراں کی تعلیم معمولی تھی پر طبیعت مانھ طنز و مذاح بچپن تیں تھو۔ پنجابی زُبان بڑی روانی نال بولیں تھا۔ ویہ ہس مُکھ، حاضر جواب تے فی البدیہ شعر کہن کی صلاحیت رکھیں تھا۔ ویہ نوجوانی مانھ راجہ پونچھ کا دربار مانھ ملازم ہوگیا تے اتے ہی عشق مجازی کی بھُوم ہوئی پر جد راجہ نا اس معاشقہ کی خبر ہوئی تاں اُس نے سائیں صاحب نوکری تیں کڈھ چھوڑیا۔ اس طرح پونچھ کو یوہ رانجھو شاہی دربار چھوڑ کے ہمیشاں واسطے عشق حقیقی کا سمندر مانھ ڈُب گیو۔ سائیں صاحب نے کُجھ عرصو شاہدرہ شریف کی زیارت پر گذاریو تے فر ہر سال برہیا مانھ بابا جی صاحب لاروی کا دربار مانھ موجُود رہیں تھا تے ات کی علمی تے ادبی مجلساں مانھ شامل ہوتا رہیا۔ سائیں صاحب نے بابا نظام الدین لاروی ہوراں سمیت کئی شاعراں کا کلام کی اصلاح وی کی ہے تے اس طرح ویہ گوجری کا پہلا اُستاد شاعر کہیا جاسکیں۔ اُن کی وفات فتح پور ایتی (راجوری) مانھ ہوئی تے اتے ہی اُن کی آخری آرامگاہ ہے۔

سائیں قادر بخش ہوراں کو زیادہ کلام پنجابی مانھ ہے تے ویہ ریاست جموں کشمیر مانھ پنجابی زبان کا منیا پڑمنیا شاعر ہیں۔ کہیو جائے جے چوہدری سر بلند خان گورسی ہوراں کی

فرمائش پر سائیں صاحب نے گوجری شاعری شروع کی تھی۔ گوجری مانھ ان کو کلام گھٹ ہے پر پُرمغز تے معیاری ہے۔ یاہ سب شاعری سی حرفی کی صورت مانھ ہے۔ اُنکا کلام مانھ عشق حقیقی تے مجازی کی کیفیات بڑی خوبصورتی نال اکٹھی کی وی ہیں۔ اُن کی شاعری لوک ڈھوکا بہکاں مانھ اکثر گاتا رہیں تے یاہ سینہ بہ سینہ چلن تیں بعد کُجھ اک تحریری صورت مانھ باندے آئی ہے۔ ان کو کُجھ کلام میاں بشیر احمد لاروی ہوراں نے نیر سمندر ناں کی کتاب مانھ شائع کروایو ہے۔ پر اس موضوع پر مزید تحقیق کرن کی بڑی گُنجائش تے ضرورت ہے۔

سائیں قادر بخش ہوراں نا کئی زباناں پر عبور تھو تے امیر خسروؒ ہوراں نالوں سائیں صاحب نے وی اس قسم کا شعر کہیا ہیں جن مانھ کئی زبان استعمال ہوئی ہیں۔ سائیں صاحب کی فنی صلاحیت نا سمجھن واسطے اُن کی مخلوط تے پنجابی شاعری کا نموناں کو جائز وضروری سئی لگے۔

مخلوط شاعری:

د:

دُکھی ہاں سجناں پہیں پرتیں، تُندے دِکھنے دی، انتظار بیٹھی
یلے گویا نان نہ تن ہاں میں رؤاں تڑفدی زارو زار بیٹھی
فارگٹ می ناٹ کم ہیر، بوٹی فُل درشن دِلوں دھار بیٹھی
قادر بخش چرتہ زئی دے خراشہ، وُچھ نبض مئون، ہوں بیمار بیٹھی

اس شعر مانھ انھاں نے ڈوگری، بنگالی، پنجابی، انگریزی، کشمیری تے گوجری ست زباناں کو استعمال کیو ہے۔ پنجابی سی حرفی کا کُجھ بند:

ک

کڈھ بھیجاں انھاں روندِ یاں نوں دونویں سجناندے روبکارا کھیاں
رورو دوالڑے پٹ سٹے، اپر بند نے وچ قندیل اکھیاں

الف:

اسمان جیہا سر پوش کیہڑا دسو زمیں جیہی کہڑی تھال ہوسی
بھار گناہاں جیہا بھارا بھار کہڑا، دسو لعنت جیہی کہڑی گال ہوسی
دولت جیہی مغرور ہے چیز کہڑی، دسو بھکھ جیہا کہڑا کال ہوسی
قادر بخش محبت جیہی قید کہڑی، بہتر اکھ کولوں کہڑا لعل ہوسی

الف:

اسیں وحشی یا ایہ لوک پاگل جہڑے چھیڑدے اساں دیوانیاں نوں
عاقل کدوں نادان نوں بھیت دیندے، پاگل دسدے راز بیگانیاں نوں
اصل دِلاں دے رازنوں کون جانے، دسے چورنوں کون خزانیاں نوں
قادر بخش میں مُفت بدنام ہویا، اساں لایا سی کدوں یارانیاں نوں

خ:

خُلق محبت دے تُسیں گُلشن اسیں بُلبلاں تے نالے بھور وی ہاں
تُسیں چن وانگوں دور وسدے ہو، اسیں سہکدے مثل چکور وی ہاں
تُسیں پیار دے خوب خزانچی ہو، اسیں اس خزانے دے چور وی ہاں
قادر بخش بھاویں جسم وچ ایتی، رضا مند میں دِلوں دھنور وی ہا

(قمر راجوروی ہوراں کے ناں منظوم چٹھی کا اس بند مانھ سائیں ہوراں نے اپنی آخری آرام گاہ واسطے راجوری کا گراں فتح پورایتی کے نال نال دھنور کی جگہ واسطے وی اپنی پسند کو اظہار کیو ہے۔)

د:

درزیا سیٹر کھاں زخم میرے، پُرزے ہوئے نی بے شمار دل دے
اندر چیر کیتا سینہ لیر کیتا، قینچی ہجر کر گئی لنگار دل دے
کُتر کتر شالا، ٹانکا لا بھلا، ٹکڑے ہوئے نی بے قرار دل دے
قادر بخش تڑفاں، ترساں ملاں سینہ، جان اک تے غم ہزار دل دے

(پونچھ مانھ جاگیردارانہ نظام کا ظُلم کو نقشو سائیں صاحب نے نوں پیش کیو ہے۔)

ک:

کسٹم پولیس جنگلات نالے، لُٹ کھاہدی ہے پونچھ پٹواریاں نے
خلقت لُٹ گئے نمبردار رل مِل، لوک تنگ کیتے زیلداریاں نے
سِنگی لائی ہے خوب دکانداراں، رت چُوس لئی شاہ بیوپاریاں نے
قادر بخش ہُن پونچھ دا بچن مُشکل، کیتے شروع شکار شکاریاں نے

ی:

یاریاں آپنے دیس لایئے، رج رج کے سدا دیدار کریئے
یاری وطن والی، پھُل رتن والی، ناہیں نال بیگانیاں پیار کریئے
پہلوں ہس ظالم دل کھس لیندے، ساری عمر کاہنوں انتظار کریئے
قادر بخش کلیجڑے نال رکھیئے، وار وار چھاتی ٹھنڈی ٹھار کریئے

گوجری کلام کا نمونہ:

الف:

اسو بے ترس نہ کوئے ڈِٹھو جِسو توں ڈِھولا میرے نال ہوؤ
سڑ بل گئی سینو ساڑ سٹیو، سارو لوک پُچھے یوہ کے حال ہوؤ
بھلا کے دسوں کہڑو روگ مِنا اندر بھکھ پھُرنو رتو لال ہوؤ
قادؔر یار اکوار توں گھل پھیرو، دیکھ درد میرو کِس تال ہوؤ

الف

آ اِنگا کِت بیس رہیو، نونہی ایکلی چھوڑ کے اِت مِنا
تِنا بِسر گیو چیتو جا اُنگا، اجکل تاہنگ تیری رہے اِت منا
تیرے باہج ہو یو میرو جین مُشکل، ڈِٹھے باہج آوے صبر کِت مِنا
قادؔر یار باہجوں کھان پین بھلو، ہوٹھے کِت لگے ایسوں چِت منا

الف:

اُڈ کاگا میرو یار آوے، بنڈے دُکھ کرے پُچھ بھال مِناں
ڈاہڈی ہوں ڈالی، گولی مر بولی، ڈِٹھا باجھ ہے جین محال مِناں
رات سوؤں تے خاب خیال آوے، دِنیں دُکھلاویں چھاتی نال مِناں
قادؔر یار باجھوں کھان پین بھلو، اینگا آ ڈھولا دے جمال مِناں

ب:

بُری سمجھے سارو لوک مِنا، تیرا عِشق نے کی بدنام ڈھولا
ٹھٹھا کریں تے ہسیں یہ لوک سارا گواہنڈی کہیں تِنا سرسام ڈھولا
پُچھے لوک ہوئی تِنا دُخل کِتوں رون پیش آیو صبح شام ڈھولا
قادؔر یار کارن میرا نین روئیں آوے صبر نہ مُول آرام ڈھولا

ت

تنگ تدکا سٹیاسنگ جد کا سٹیو کھوہ اندر سینے لامنّا
ہوئی جان حیران ویران میری لگی ہر اک آنؔ بلا منّا
ڈنگا زخم ہو یا کانؔجا ماں کاری لگے نہ کائے دوامنّا
قادؔرِ دل کھیا میری جان دکھیا درد کا لجہ گو گیو کھا منّا

ت:

تتی روئے تیرے باجھ اِنگا، چلیو کِت توں چھوڑ اس جا مِناں
پھُوک تاپ چڑھیو، دیکھ بانہہ میری، نبض دیکھ تے دے دوا مِناں
تیرا سنگ کو ڈاہڈو ارمان جانی، اڑیا نہ جایئے دُکھ لا مِناں
قادر یاؔر ہے نال پریت تیرے، کہوں جھوٹھ تے جانے خُدا مِناں

میاں فتح محمد درہالوی

پیدائش:1875 پلارنی راجوری وفات:1945 پلیارنی راجوری

میاں فتح محمد درہالوی گوجری کا پہلا دور کا بلند پایہ صوفی شاعراں بچوں ہیں جنھاں نے اپنی قلم کی مہار پنجابی تیں گوجری آلی پاسے موڑی۔ اُن کی پیدائش ڈوڈاج راجوری مانھ چودھری نور عالم گورسی ہوراں کے گھر ہوئی۔ بچپن مانھ کافی غربت دیکھی۔ جس سماجی نابرابری کا قِصا سُنتاں وی اج مل کم جائے، وہ سب کُجھ انھاں نے اپنی اکھیں ڈِٹھو تے اپنے تن جھلیو۔ معمولی اسلامی تعلیم توں بغیر زیادہ پڑھ لِکھ وی نہیں سکیا تھا۔

فتح محمد ہوراں نے جد ذرا سُرت سمہالی تاں بابا جی صاحب لاروی کے ہتھ بیعت ہوا۔ پڑھائی لکھائی تے شاعری کی ترغیب وی اِتوں ہی لبھی تے نوں فتح محمد تیں میاں فتح محمد کہوان لگا۔ وہ بڑا خوش اواز تھا تے اپنی شاعری نوں ترنم مانھ سُناویں تھا جس نال کلام کو لُطف دُونو ہو جائے۔ اُن کی ساری شاعری سی حرفی تے بیت کی صورت مانھ ہے جہڑی لوکاں نے زبانی یاد کی وی ہے تے اکثر ڈھوکیں بہکیں گاتا رہیں۔

اس دور کا باقی شاعراں ہاروں وہ وی پہلاں کافی عرصو پنجابی مانھ لکھتا رہیا ہیں پر بعد مانھ بابا جی صاحب کی ترغیب پر گوجری لکھنی شروع کی تے اخیر توڑی گوجری لکھتا رہیا۔ گوجری مانھ اُن کی سی حرفیاں مانھ تصوف تے عِشقِ حقیقی کا مضمون مجازی پردہ مانھ بڑی خوبی نال بیان کیا وا ہیں۔ گوجری زبان مانھ انھاں نے ہیر رانجھا کی علامت صوفیانہ خیالاں واسطے اُسے کامیابی نال برتی ہے جس طرح پنجابی مانھ وارث شاہ ہوراں نے برت کے یاہ داستان سدا بہار بنا چھوڑی وی ہے۔

میاں فتح محمد درہالوی ہوراں کوسی حرفی کی صورت مانھ گوجری کلام معیار کالحاذ نال وی گوجری زبان کو اہم سرمایو ہے۔ تے تصوف جیہو موضوع اسکی اہمیت نا دونی چُونی کر چھوڑے۔ ریڈیو کشمیر تیں نشر ہون تیں علاوہ کُجھ اک کلام شیرازہ گوجری مانھ وی شائع ہوؤ ہے تے ان کو کُجھ اک کلام میاں بشیر احمد لاروی ہوراں نے اپنی تالیف نیر سمندر مانھ وی چھاپیو ہے پر انھاں کا پورا کلام ناجمع کر کے عام طالب علم توڑی پوہچان کی ضرورت اجھاں وی اپنی جگہ ہے۔

میاں فتح محمد درہالوی آخر ستر سال کی عُمر مانھ ۱۹۴۵ء مانھ فوت ہویا تے ان کو خاکی جسم اتے پلیارنی راجوری مانھ اپنا ابائی قبرستان مانھ دفن ہے۔ پر اُن کا رسیلا تے پُر تاثیر بیت اج وی اپنا سُنن آلاں نایاہ دُوری محسُوس نہیں ہون دیتا۔ اُن کی سدا بہار شاعری صدیاں تک گوجری پڑھن سُنن آلاں نا متاثر کرتی رہے گی۔ کلام:

الف:

اٹھ ہیرے رانجھو ٹُر چلیو، تیرا عشق توں فیض کے بٹیو میں
چاکر ہو کے چاریو مال تیرو، نالے خویش قبیلڑو سٹیو میں
آیو تخت ہزارہ توں جھنگ اندر، تیری وچ پریت کے کھٹیو میں
فتح محمد ہو گیو جواب چھیکڑ، گھر اپنو بستو پٹیو میں

ب:

باہج تیرے دِستو کُجھ نہیں کیا سینے جُدائی نے سل رانجھا
کیوں آن تے جان ہی چھوڑ دِتو، کوئے لِکھ کے خط تے گھل رانجھا
مُنہ دس جایئے اکوار آ کے کراں بیں کے دُکھاں کی گل رانجھا
فتح محمد حیران دیدار باہجوں، دیکھے راہ تیرو پل پل رانجھا

ت:

تک جایئے میری نبض مُڑ کے ہویو عشق کو سخت بُخار ہیرے
چڑھیو تپ تندور کو سیک ساڑو، سینو پک کے ہویو انگار ہیرے
کیا بہت علاج نہ صحت ہوئی، ہویو سدا غمخوار بیمار ہیرے
فتح محمد دسوں دِل کو بھیت، کس ناڈاڈھی عشق کی مرض لاچار ہیرے

ج:

جٹی ہے جھنگ سیالاں کی توں، کھیڑاں نال کے ہے تیرو ساک ہیرے
جاں کُن فیکون کو قول ہوئ، میرے نال ہویا تیرا باک ہیرے
کراماً کاتبین دوئے شاہد میرا، ہویو عقد جد روز میثاق ہیرے
فتح محمد ہزارہ تیں جھنگ آیو، تاں ہی سدیو ہوں تیرو چاک ہیرے

ح:

حال تیں ہوں بے حال ہوئی، دیکھوں راہ تیرو صبح شام رانجھا
قلب طلب اندر پریشان تڑفے، تیرے باہج ہے نیند حرام رانجھا
نِت تیری جُدائی کا سل سینے، دِسے جگ اندھیر تمام رانجھا
فتح محمد اقرار توں ہارسوں نہیں، گولی نِت تیری بیدام رانجھا

ر:

رہ جایئے اک رات میرے، روٹی دیوں گی آپ پکا رانجھا
دُدھ کاڑھ کے دئے غلام تیری، نالے پلنگ وی دیوں گی ڈاہ رانجھا
پیر دھو کے کروں گی آپ مالش، نالے بستر وی دیوں بچھا رانجھا
فتح محمد جے وطن مانھ ٹُر چلیو، سنگ چلوں گی بھار اُٹھا رانجھا

ت:

تکوں ہمیش ہوں راہ تیرا مُنہ دس منا اکوار ہیرے
ہورلوک ساروسکھاں نال بسے کیوڈُکھاں نے ہوں لاچار ہیرے
گھولوں باپ مائی نالے بہن بھائی تیروسب تیں بدھ پیار ہیرے
فتح محمد جدائی وِچ جان تڑفے اکوار دے جا دیدار ہیرے

ن:

نکاح میرو رانجھا نال ہویو، اجھاں اک خدا تھی ذات مائے
اجھاں زمیں اسمان بنیاد نہ تھی، نہ دینہ تھوتے نہ رات مائے
نہ لوح محفوظ نہ عرش کُرسی، نہ صوم تے نہ صلواۃ مائے
فتح محمد، تھو آپ خدا پہلے، رانجھو تھو موجود حیات مائے

و:

واعدو میرو ہے نال تیرے سدو رہونگی وچ حضُور رانجھا
شربت آب حیات نہ لوڑ مِنا تیرو دید ہے اک منظور رانجھا
رات وصل کی لیلۃ القدر جیسی موسیٰ وانگ معراج کوہ طور رانجھا
فتح محمد جدائی نے ساڑ سٹی نِت سُولی ہے وانگ منصور رانجھا
جسکوسنگ کریئے اُس کے سنگ مریئے وقت نزع توڑی قولوں ہاریئے نہ
فتح محمد کو شعر یوہ عشق آلو میرو گوجرو لفظ بساریئے نہ

تے آخر مانھ اُنکا پنجابی کلام وچوں اک بیت نمونا کے طور:

ق:

قدر معشوق دا عاشقاں نوں یا قدر قُرآن علماً جانے
قدر یُوسف دا پچھ یعقوب کولوں، قدر پھُل دا صبح دی واجانے
درد دل دا پچھو جا عاشقاں نوں، چیہدی نبض حکیم دانا جانے
فتح محمد مجنوں جانے قدر لیلیٰ قدر عشق دا آپ خدا جانے

D:\Writers org\diwan.jpg not found.

چودھری دیوان علی

پیدائش:1883دھنورراجوری وفات:1967دھنورراجوری

چوہدری دیوان علی ہور ۱۸۸۳ء ماں راجوری کا گراں دھنور ماں چوہدری فضل داد کھٹانہ ہوراں کے گھر پیدا ہویا جہڑا ابنیادی طور پر اکھنور کا گراں ڈونگا انباراں کا رئیس تھا پر بعد ماں راجوری آ بسیا تھا۔ اس دور کا سماجی تے سیاسی حالات کو اثر نوجوان دیوان علی پر اسو ہویو جے انھاں نے اپنی ساری عمر راجوری کا مظلوم تے محکوم عوام کی خدمت واسطے وقف کر چھوڑی۔ وہ سودخور مہاجنا، محکمہ مال کا رشوت خور ملازماں تے ظالم پولیس اہلکاراں کو دور تھو۔ چوہدری صاحب نے ان تروہاں کے خلاف ایکلاں جہاد شروع کیو تے بے شمار مظلوماں کا حقوق بحال کرایا۔ تے اس دوران انھاں نارنگا رنگ مصیبت وی بھوگنی پئیں۔ بعد ماں جد گوجر جاٹ کانفرنس وجود ماں آئی تاں انھاں نے بابا نظامالدین لارویؒ، چوہدری غلام حسین لسانوی تے مولانا مہرالدین قمر کے سنگ رل کے اس تنظیم ماں جان گھلی۔ وہ عرصہ توڑی اس تنظیم کا نائب صدر وی رہیا تے پونچھ، راجوری تے جموں ماں ہون آلا اس کانفرنس کا جلسہ کامیاب کروایا۔

چوہدری دیوان علی ہور راجوری کا سیاسی تے سماجی حلقاں ماں اتنا لماں عرصہ توڑی اک گھنیرا رُکھ کیطرح چھایا رہیا ہیں جے گھٹ ہی لوکاں نا انکا شاعر ہون کو علم ہیو یہ اک پرجوش رہنما ہون کے نال نال اک درویش صفت انسان، دردمند حکیم تے پرخلوص شاعر وی تھا۔ دراصل شاعری انھاں نے اخیر عمر ماں ہی کی ہے جہڑی منظوم چٹھیاں تے سی حرفی کی صورت ماں انکی وفات تیں بعد ہی باندے آئی۔ جہڑی انھاں نے ذبیح راجوروی، قمر راجوروی تے رانا فضل ہوراں کے ناں لکھی تھیں۔

کلام کانمونا: منظوم چٹھی ذبیح راجوروی کے ناں:(اقتباس)

نال ادب دعا سلام لکھاں خیر خوبی ہور اطوار جتنا
بال بچو تے اہل عیال سارو بہن بھائی نالے دوست یار جتنا
کرے خیر خدا تے خیر ہوئے پڑھیں سنیں سنگی نالے یار جتنا
اللہ فضل کرے جیتاں فیر ملاں حالاں دور دراز لا چار جتنا
عالم علم اندر صادق صدق اندر خوش اخلاق تے نیک کردار جتنا
بسیں مل کے یار احباب سارا رشتے دار ارار تے پار جتنا
سب یاد آویں تیری مہربانی،کھول کے دسوں ہوں انبار جتنا،
شابا شاب ہیکرے یوہ جگ سارو دشمن سجن نالے دعویدار جتنا
حرف پریم کا تے گل گوجری بچ بیس لکھیا نال پیار جتنا
داستان پوری دل کا دفتراں کینالے دسیا کھول اظہار جتنا
لمی داستاں لکھن کو فائدو کے سخن راستی کا حرف چار جتنا
لفظ گوجرو طرز کلام سوہنی لکھے دیوان علی پڑھیں یار جتنا

نظم: تیروگراں:(رانا فضل ہوراں کے ناں)

ی: یاد پروڑی کی گلی تیری بھائی فیض کو جت گراں سوہنو
اُتے رہیو گلزار بہار لاتو،اتے چمکیو تھو فضل ناں سوہنو
گُجر جٹ کو ہو یو اجلاس پہلو، لگے تیروگراں وی تاں سوہنو
دیوان علی کی ہوئی دعا پوری، گُوجر جا گیا کریں نیاں سوہنو

نظم: دیوان خاص:(رانا فضل ہوراں کے ناں)

تیرا پریم پتر میں پڑھیا لہولہوا تھروں کیروں بانھل بانھل پانی تیرا تسبیح رولوں پھیروں
سانجھاڈُکھڑا دیکے ہمناں ریس چنگی تیں لائی اک دیوان لکھوں گو ہوں وی جے زندگانی پائی

D:\Writers org\zar.jpg not found.

چودھری خدا بخش زارؔ

پیدائش: 1888ء مڑھوٹ پونچھ وفات: 1982ء مڑھوٹ پونچھ

خُدا بخش زار بیہویں صدی مانھ گوجری کا عظیم ترین شاعر تھا جن کی شاعری تے تخیل کو جواب اج توڑی کوئے دُوجو شاعر نہیں دے سکتو۔ ویہ ۱۸۸۸ء مانھ پونچھ کا مڑھوٹ گراں مانھ حلیم دیدڑھ ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ لوہکی عُمر قضیاں بختاں مانھ گذاری تے معمولی تعلیم حاصل کر کے گھر بار کا کاروبار مانھ لگ گیا۔ عام گوجری زِندگی بسر کی تے ۱۹۸۲ء مانھ وفات ہوئی تے اُتے اپنا ابائی قبرستان مانھ دفن ہیں۔

شاعری کی شروعات عشق کی ٹھوکر نال ہوئی جس نا بعد مانھ لاروی دربار کی ہوا لگی تے شاعری کو یوہ بُوٹو گھونپھر وہی ہوتو گیو۔ بابا صاحب کی علمی تے ادبی مجلساں مانھ باقاعدگی نال شریک ہوتا رہیا جت سائیں قادر بخش ہوراں جیہا اُستاد شاعر پہلاں ہی موجود ہوئیں تھا۔ اپنا دور کا اکثر شاعراں ہاروں زار صاحب کو وی زیادہ کلام پنجابی مانھ ہے تے سی حرفی یا باراں مانہ کی صورت مانھ ہے۔ گوجری شاعری کی شروعات وی بابا صاحب کا کہن پر کی تے انھاں ہی نے زار تخلص وی تجویز کیو۔

گوجری شاعری کو یوہ سِلسِلو فِر ایسو چلیو جے مجلساں محفلاں مانھ جلساں میٹنگاں مانھ، چلتاں پھرتاں، ڈھوکیں بہکیں تے نویکلے بیٹھاں بیٹھاں بے شمار شعر کہیا۔ اُنھاں نے کُجھ نظم وی لکھی ہیں پر زار صاحب کو زیادہ کلام سی حرفی تے باراں مانہ کی صورت مانھ ہے تے معیار کا حساب نال انھاں کا مقام نا کوئے نہیں پوہچ سکتو۔ انکا کلام مانھ عشق تے تصوف کا مضمون بڑی اُستادی تے خوبی نال بیان کیا واہیں۔

خدا بخش زار ہوراں کی پنجابی تے گوجری شاعری کو اچھو خاصو مواد موجود ہے جس کی اجھاں توڑی اشاعت نہیں ہو سکی۔ اُن کی کُجھ اک سی حرفیں میاں بشیر احمد لاروی صاحب نے اپنی تالیف نیر سمندر مانھ شامل کی ہیں پر نواں گوجری لکھاڑیاں کی رہنمائی تے گوجری کا معیاری سرمایہ نا دُنیا کے باندے پیش کرن واسطے انکا کلام کی کتابی صورت مانھ اشاعت وقت کی اہم ضرورت ہے۔

کلام:

باراں مانہ:

چڑھیو چیت تیرو بھُلیو نہیں چیتو، تیری قسم بساکھ بساریو نہ
جیٹھ ہاڑ کی دھُپاں مانھ کھلی دیکھوں ساون بھادرے وی ہُو ہو ماریو نہ
اسواکھ پھر کے کتک کدآوے، کہڑی گھڑی میں کاگ اڈاریو نہ
منگھر پوہ تے مانہ مانھ رات جاگوں پھگن زآر آیو ہُو ہو ماریو نہ

چڑھیو چیت چڑوکنی چاہ میری گیا گذر بساکھ تے جیٹھ دوئے
ہاڑ ساون تے بھادرو راہ ملوں خبر دس جائے راہی آن کوئے
اسُو کتک تے منگھر مانھ کروں پُچھنا مانجھی آجڑی ملے کسان کوئے
پوہ ماہ پھگن سوتاں زآر گذریا تم نے نہیں کیو آن جان کوئے

چڑھیو چیت بساکھ بہار آئی باجھ سجنا کسنی رنگ اڑیو
جیٹھ ہاڑ ساون گیو بھادرو وی اسُو باجھ تیرے دل تنگ اڑیو
کتک منگھر تے پوہ مانھ یاد تیری بھُلا کم تے کاج کا ڈھنگ اڑیو
پھگن زآر روتاں گیو سال پُورو پوئے بھٹھ بیدرد کو سنگ اڑیو

چڑھیو چیت چوہیں پاسیں ڈُھونڈ تیری بساکھ بستیاں تے جیٹھ جنگلاں مانھ
ہاڑ ساون تے بھادرے محفلاں مانھ، جلساں میٹنگاں تے نالے دنگلاں مانھ
اسؤ کتک تے منگھر مانھ مرمُکی نہیں رہی جان اندام کرنگلاں مانھ
پوہ، مانہ پھگن آکے زآر تک لے پھاتھی جان ہے ہجر کی سنگلاں مانھ

باراں مانہ: ۲

چڑھیو چیت تے چِت اداس ہوؤ بستیں تیرے بغیر اجاڑ دسیں
تیرا پیار نے کی لاچار ڈاہڈی بیابان منا فلک پہاڑ دسیں
بیٹھی کروں جنون فغان اپنا بیدرداں نا میرا یہ راڑ دسیں
خدا بخش دسوں دل کو بھیت کس نا، کس نا تیرے باجھوں میرا ساڑ دسیں

چڑھیو ماہ بساکھ تے سنگناں نے لایا رنگ کے زری لباس ڈھولا
میرے دل حسرت بچوں یاہ کسرت کدے اج ہو تو میرے پاس ڈھولا
زیور لاویں تے کریں سنگار سو سومنا ہجر کا ٹھنڈا اُساس ڈھولا
خدا بخش تیرو متھو جھوٹھ ناہیں کہوں جا ملوں بن باس ڈھولا

جیٹھوں جیٹھ دیور دلوں تنگ دِسیں، جھلوں طعنا سخت جٹھانیاں کا
کرے روز نناں گھمسان ڈاہڈو صبح شام ہیں حال ویرانیاں کا
پوہچوں کول تے ڈھول نا کھول دسوں قصا سب سر برتیاں کہانیاں کا
خدا بخش نماں نماں نم ڈوہلوں ویلا یاد کر کے مہربانیاں کا

چڑھیا ہاڑ تے دُکھاں کا چاہڑ ہوا دسے کون لیکے میری سار تِناں
بسے دُور تے رہے مغرور کا نہ تیں، وہیں گا یاد وہ کُجھ قرار تناں
ہُن کیوں عیب قصور تک دور نسے لڑ لگی تھی سمجھ ستار تناں
خدا بخش گھولی اتنی کیوں رولی، مدے لوک کہ تھو وفادار تناں

ساون سُکھیا رکھ نہ رول اِتنی توڑے ہور ہیں لکھ ہزار تِنا
بٹو نہ لائیے وفاداریاں نا، بھاء پئی جے ہوں گنہگار تِنا
لہتا چڑہتا توڑی تیری اج شہرت چنگو کہ سب دُنی سنسار تِنا
خدا بخش اڑیا تیریں لکھ چنگیں، اکا ہوں لبھی بدکار تِنا

چڑھیو بھادرو بھس جُدائیاں نا تے تنہائیاں نا ہُن چھوڑ ڈھولا
دِلوں چھوڑ روسا بیس کراں گوشا، نالے سچ تے کُوڑ نا لوڑ ڈھولا
میریں سب بے قولیں بھُلا دِل تیں، قول اپنا چاڑھیئے توڑ ڈھولا
خدا بخش لِللہ بخش بھُل میری سینہ نال آ کے سینو جوڑ ڈھولا

اسُو اس گل مانھ تیرو کے گھاٹو گولی آپنی کدے سنوار چھوڑی
سگوں سوہنیا کم ثواب کوتھو، میری بھُل جے دِلوں بسار چھوڑی
منا کیوں شریکنیں دئیں معنا، گٹی گاں کے کہڑی میں مار چھوڑی
خدا بخش بھُلی اتنی تاں رُلی، تیرا حِلم نے بے مہار چھوڑی

کتنک کہڑی گلوں ٹُرے کنی کنی، کہڑو بھُل بغیر انسان ہوُ و
مُنڈوں بھُل کے آدم نے کنک کھاہدی، توبہ نال اُسکو کِتو شان ہوُ و
یوسفء نال زلیخا نے کے کی تھی، جھلی سختی تے قید حیران ہوُ و
خدا بخش پچھلی تِنا خبر ساری، رُستی دیکھ جس دن مہربان ہوُ و

منگھر موئی نہیں تے باقی رہی نہیں، میرا مرن مانھ نہیں کُجھ شک اڑیا
تتی رنگ لاوے توں نہ انگ لاوے، کپیں سوشریکنیں نک اڑیا
دلوں عیب بسار جے یاد ہے تے اک بار سِدھی نظروں تک اڑیا
خدا بخش برائیاں کی کمی نہیں، نیکی توں دیکھے نظر چک اڑیا

پوہ:

پیر تیرا جبھی مار پکڑوں جائے کدے نمیکلو لبھ مِنا
کدے نہ جریئے اُسے وقت مریئے کہیں یا ہی سہیلڑی سب مِنا
ہوں بھی صُبح تے شام دُعا منگوں دئے کدے ہُن ایکلو رب مِنا
خدا بخش یہ تیریں دلیل کُتیں، خبرے توں لاوے کہڑے ڈھب مِنا

مانہہ:

مرن جیون میرو نال تیرے، اللہ پاک کی قسم ہزار اڑیا
تیرا در پر اپنو سِر دھریو، بھاویں لکھ واری جُتیں مار اڑیا
جھلوں طعنا نت گماہنڈیاں کا، اکوار میرو سینو ٹھار اڑیا
دستگیر نا من ہوں دلوں تیری، خدا بخش توں شک بسار اڑیا

پھگن:

چڑھیو پھگن تے پھُلاں کی رُت آئی، بھوراں بُلبلاں نال وصال ہؤ و
گھریں جِنہاں کا کنت بسنت لاویں، نالے وصل تیں دل نہال ہؤ و
چنگا لیکھ جِن کا بغلگیر ہوویں، میرے بھاُ وصال کو کال ہؤ و
خدا بخش روتاں دھاتاں کٹ چھوڑی، مندے حال میرو پُورو سال ہؤ و

سی حرفی:

الف

ایتکی یاد ہمیش آوے نالے لگیں کُجھ مُچ ہُسیر اڑیا
رکھی اگے وی بھاویں تیں دُوریاں مانھ ایپر رہوں تھی کُجھ دلیر اڑیا
گل مِلن کی آس پر رہی جھلتی بھاویں تیں رکھی میر تیر اڑیا
بھجیا دند ظاہر ہویا مند سارا لئی زار ہُن غماں نے گھیر اڑیا

الف:

اکھ کہڑی گلوں بکھ رکھے میرو تکیو کے قصور اڑیا،
ڈیرا تیرا پر پھیرا ہمیش میرا نسے توں نت میرے تیں دور اڑیا
دل کھس میرے سِر بھس گھلی، پھُرنوں ساڑ کے کِیو تنور اڑیا
تیری بے پرواہی نا تک کے تے ہوں تے زآر ہوئی چُور چُور اڑیا

ب:

بہت باری میری ہوئی زاری تیں تے سِروں وفا بسار چھوڑی
سڑے یاہ یاری جس مانھ ایڈ خواری، جان سُولیاں کے اُپر چاڑھ چھوڑی
بے پرواہی کی وی کائے حد ہووے، دیکھ سیخاں نال تیں ہوں ساڑ چھوڑی
مُنصف اس نیاں کو زآر کوئے نہیں، دھر بچ چوراہاں لتاڑ چھوڑی

ث:

ثالثاں مانھ کدے گل لگی تناں پچھیں گا تیری وفا کِت ہے
انھاں درماں بغیر خریدیاں پر جائز اتنو جور جفا کِت ہے
اتنو ساڑنو کت روا رکھیو، میری عاجز کی ایڈ خطا کت ہے
مُنہ تیں کرے لارا دلوں بیر بھارا، انھیں گلیں توں زآر صفا کِت ہے

ج:

جگ جہان خوشحال بسے اکو دور میرو دِلدار اڑیو
گھلوں کون دردی جھڑو جا اس نا میرا کہہ سنہیو ڑا چار اڑیو
تیرا طُول فراق کو سُول سینے کھُلا بال گل ماں تار تار اڑیو
سُرموں پان تے پان حرام دِسے بھُلا زآر سب ہار سنگار اڑیو

ج:

جر جر کے، صبر کر کر کے ، بولی مر مر کے کِت ہے ترس تیرو
کدے ہس کے گل وی کائے کی ہے، ڈرتا رہیا کہتا ہر کم سرس تیرو
دھر دھر ہنڈیاں مانھ تڑکا تیں لایا، لیوناں نہیں کدے بے ترس تیرو
نہیں زآر نا خواب مانھ مُنہ دسیو، ہُن یوہ گذر گیو تیجو برس تیرو

ج:

جگ جہان نے تک لِیو تیرا دامن کے نال پلیتی نا
توں ہی سچ کہو ہاں کس نے نہیں ڈِٹھومنا تیرے اگے سدو نچتی نا،
تیرو کہ کے پھروں بدوکڑاں مانھ بھاوے کون اس گل ان پچتی نا
میرو زآر توں آپ ستار ہوکے پردو پایئے بدنام کو چجتی نا

ح:

حال ملال کو کہوں کس نا بہتا تک کے عیب بساریئے نہ
اپنا نیناں کی قسم ہزار تنا سروں ماریئے تے دلوں ماریئے نہ
ہُن کو ہجڑی تک کے کیوں تجے پہلاں آپ لائیں ہُن ھاریئے نہ
بار بار زاری میری زار ایکا رانجھا آ مہیسیں بھاویں چاریئے نہ

خ:

خوار بھاویں تاں وی ہاں تیری سارا جھنگ مانھ خبر بدنامتاں کی
رُٹھا باپ مائی نالے بہن بھائی منا سمجھ کے پنڈ ملامتاں کی
سنگن کہیں نامُوس کو ناس کیو بیلے سنگ جانو گل شامتاں کی
تیرا بیلڑا نا جنت عدن سمجھوں سچی گل نہ زآر خوشامتاں کی

خ:

خیریں سکھیں تنا رب رکھے، جھلوں دُکھ ہوں لگوں بلا تیری
بیسوں سنگناں مانھ تیری گل چھیڑوں مٹھی نچھ کہوں کروں ثنا تیری
مُڑ پیار کیں گل دہراؤں ساریں، کرتی یاد نہیں کائے جفا تیری
سر پر زآر تیریں منوں ہور ساریں، اکو جُدا رکھن کر بلا تیری

د:

دلوں گلا لاہما ہوں چھوڑوں توں وی چھوڑ دے بے پرواہیاں نا
ہوں یوہ آپنورون تے جھُرن چھوڑوں توں وی چھوڑ دے گنن خطائیاں نا
تک لے کیڈ بھنڈی ہر ہر نچ منڈی ہس ہس کھا کھ پاٹیں ہمسائیاں نا
جانے زار توں اسکو ہور کوئے نہیں فر کیوں دور سٹے ٹبر کھائیاں نا

د:

دیکھتی رہوں نت راہ تیرا روزیدار دیکھیں جیویں چن اڑیا
ہٹی ہوں ناہیں آیو توں ناہیں، سڑ بل گیو میرو من اڑیا
کدے رات اندھیری مانھ کیڈ آوے اُسے پاس لگیں میرا کن اڑیا
تیں ہوں تھک چھوڑی زآر سمجھ کوڑی، منا وہی پُرانو ہے ظن اڑیا

ذ:

ذکر تیرو ہر ہر جا مِنا بیسوں گھڑی جے کدے سہیلیاں مانھ
رستاں پانیاں پر تیریں گل ہوویں تیری گل تمام حویلیاں مانھ
موسم خشک مانھ بھُلیں نہ گل تیریں قصایاد آویں پھُل کھیلیاں مانھ
تیروناں نت زآر ہے لباں اُپر بھُلتو مُول ناہیں جوہاں بیلیاں مانھ

ز:

زرد ہے رنگ جدائیاں تیں جھلی کہیں کُجھ کُجھ ہمسائیں منا
ہوئی دُور ہوں جدکاں سجنا تیں، قسم رب کی کھائیں وہ یہ تھائیں منا
اُسے روز تیں رون نصیب ہویو، کئی کئی بار آ جائیں اُسائیں منا
کُجھ کُجھ زآر خفقان کا دئیں معنا، کئی آپنیں کئی پرائیں منا

ص:

صبر سارا ہوں وی رگن رکھوں رکھیئے یادتوں وی بے پرواہیاں نا
تیروناں لیکے ساری رات جاگوں، تک لے اپنی لحیف تلائیاں نا
صبح اتھروں پُوچھتی ہوں اُٹھوں، تکے جگ تیری انگڑائیاں نا
تِنا خوشی خیشی مانھ ہور محفل، ہوں زآر جھُروں اکھاں لائیاں نا

ض:

ضرب وچھوڑا کیں بہت جھلیں، جھلیں چوٹ ہزار جدائیاں گی
لگا بے وفائی کا تیر سینے، غم کی نزع تکیں تنہائیاں گی
تیری مگر ٹُروں توں نہیں مُڑ تکتو، کپے اندروں چھُری قصائیاں گی
تیں ہوں زآر رولی ککھوں ہوئی ہولی، ٹُٹی آس ساری بہنا بھائیاں گی

ط:

طلب اس قلب مانھ ہور کائے نہیں صِرف لوڑیئے تیرا دیدار مِنا
اس تیں جائے مت سیک جُدائیاں گو، لبھے کد یوہ عرق انار مِنا
کیوں نہ دفع ہوویں میریں مرض ساریں، دِسیں نین تیرا روبکار مِنا
دھیاڑی آن جے نہیں پسند تِنا، لِللہ خواب مانھ آ مِل زآر مِنا

ظ:

ظُلم سہنا پوئیں یاریاں مانھ، کد ہیں عشق مانھ خوشیں تے عیش اڑیا
نالے چوپڑیں ویں نالے چار پُوریں، آویں کد یہ ہتھ ہمیش اڑیا
کِس نا یار لبھیں سدا بُکلاں مانھ، پچھو آ مِنا جِس کے پیش اڑیا
کاڑھ ساڑ کے زآر کئی یار پرکھیں، پچھے کہیں ہُن نیل ہے نیش اڑیا

غ:

غماں کا کٹھا مانھ رُڑھ گئی ہاں، ہتھ مار تے کر لے پار مِنا
میرا روگ نا اج نہ مول تکیئے، صدقو سر کو آ کے تار مِنا
نہیں تھی خبر جے گِنے گو عیب میرا، تیری کہیں تھا لوک ستار مِنا
تیرو متھو ہوں عُمر غلام رہی ہاں، کہڑی گلوں ہُن سٹے توں زآر منا

ک:

کاگ اڈاؤں نالے فال گھلوں، روٹی چرے بھلاوڑا کھاؤں تیرا
پھر کے اکھ یا مکڑی چڑھیسر پر پیڑھا ڈاہوں تے پلنگ نچھاؤں تیرا
رات چانی بیس کے راہ تکوں، تا کی کھول چھوڑوں گیت گاؤں تیرا
کہڑی گل تیں زآر بسار چھوڑی وفاداری کا رنگ ازماؤں تیرا

ک:

کے دسوں معنا سنگنا کا میرا کالجہ مانھ ہوا سل ڈھولا،
انگلی ٹھوڈئیں رکھ رکھ ٹوک لاویں توں کیوں رول چھوڑی اجکل ڈھولا
دو جی کہ تنا پکو پتو ناہیں، سِدھے مُنہ نہیں کرتو گل ڈھولا
خبرے زآر تیرو اندروار کے ہے، ہوں تے مرنگی جھل جھل ڈھولا

ک:

کو ہجڑی تے کو چجڑی نا پہلاں کیوں کہ تھو چنگی بھلی ہے توں
سنے عیباں کے لئی تھی مدے تتی، ہُن کیوں چھپے گلی گلی ہے توں
تیرا اپنا مُنہ کی گل تھی یاہ، بھلو ہوؤ میری سنگت رلی ہے توں
کدے زآر توں وی ٹھنڈی ٹھار ہوئے گی، اج کے ہوؤ جلی بلی ہے توں

ل:

لگن کی پُچھ پتنگ کولوں، نِکلے وِچ طواف کے جان جِس کی
زِندہ مُڑن نا عیب کبیر سمجھے، زِندہ مُڑن دیتی نہیں آن جِس کی
سڑ کے خاک ہووے قدماں یار کاں مانھ، ہووے سامنے جان قربان جس کی
چھپی زآر نہیں گل یاہ جگ وِچوں، شاعر سُر خیاں مانھ لِکھیں شان جِس کی

ی:

یاریاں کی گل لکھیں اس مانھ قِصا عشق کا جُفت کُجھ طاق اُپر
زندہ کُجھ اسمان پر چاڑھ لیا، سِر کُجھاں کا تڑفیا خاک اُپر
کُجھ رون تے جھُرن کا بنے عادی، کُجھ خوش ہیں موت بے باک اُپر
زآر رب جانے حالت عاشقاں کی، گل آن آ کے کلمہ پاک اُپر

نظم: بڈھیموں

اک دِن وقت نماشاں کوتھو شخص اک بھِت ٹھکورے
میں پچھیوتوں کتوں آیو، تے دس اِتوں کے لوڑے
کہن لگو ہوں ات آیو، کم تیرے سنگ مِنا
تُحفا وی کُجھ لیکے آیو جہڑا دیوں گو تِنا
میرو ناں بڈھیمو ہے جی مساں مساں اج آیو
آ تنا ویہ تحفا دسوں جہڑا نال لیایو
کھانسی تے سر دردی لے لے میری یاہ نشانی
ہور نشانی وی اک میری سر کو چکر گھرانی
ہور وی تحفو ہے اک میرو آپے اُڑ جا بھائی
میں ویہ سب اُڑا کے دسیا جس گھر بھوری ڈاہی
دوہرا کرکے کتنا دسیا تھا سرواں کا سنگی
آکے فِر نہیں ہر گز جاتو ریت میری یاہ چنگی
جنگ میرا مانھ کوئے نہیں جتیو،لکھ پیا سِر ماریں
دھپھو میرو شیراں آلو، زآر جیہا سب ہاریں

D:\Writers org\SDM Punchi.jpg not found.

شمس دین مہجورؔ پونچھی

پیدائش:1892ء سیالاں سُرنکوٹ وفات:1984ء سیالاں سُرنکوٹ

حاجی شمس دین مہجورؔ گوجری کا پہلی صف کا لِکھاڑیاں بچوں ہیں۔ اُن کو جنم ۱۸۹۲ء مانھ سُرنکوٹ پونچھ کا گراں سیالاں مانھ ہویو۔ اُنکا والد عُمر دراز گورسی بڑا علمی آدمی تھا۔ تے اس طرح مہجور ہوراں نا بنیادی تربیت تے عربی فارسی کی تعلیم گھر مانھ ہی میسر آئی۔ اُس دور مانھ مُلک تے قوم ناجہڑا مسئلا درپیش تھا ویہ مہجُور نے اپنی اکھیں دیکھیا تے بھوگیا۔

مہجورؔ پہلاں پنجابی مانھ شاعری کریں تھا تے اُن کی نعتاں کو اک کتابچو گلزارِ مدینہ کا ناں نال شائع ہوؤ تھو۔ پر آزادی تیں بعد جدید گوجری کی چڑھت کے نال اُنھاں نے وی گوجری مانھ لِکھنو شروع کیو۔ ریڈیو کشمیر تے ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبا کھُلن نال جہڑی گوجری تحریک شروع ہوئی اُس مانھ مہجُور وی جوش جذبہ نال شامل ہویا۔

اُن کی گوجری شاعری 'گُوجر ہوش رُبا' کا ناں نال چوہدری احمد دین پوسوال نے جموں تیں شائع کروائی تھی۔ اُن کی شاعری مانھ سی حرفی، نظم تے نعت شامل ہیں۔ جن مانھ ہجر فراق تے تصوف توں علاوہ قوم نا دھُونگ جگان کا جتن نمایاں ہیں۔ سروری کسانہ مرحوم کا رسالہ گُوجر دیس تے کلچرل اکیڈمی کا شیرازہ گوجر یمانھ اشاعت تیں علاوہ ان کو کلام اجھاں وی گیت، بیت تے نعت کی صورت مانھ ریڈیو کشمیر تیں اِکثر نشر ہوتو رہے۔

حاجی شمس دین مہجُور گوجری کا سچا ہمدرد تے مخلص لِکھاڑی تھا جنھاں نے گوجری لِکھن پڑھن آلاں کی رہنمائی کے نال نال اُنھاں نا پُورو تعاون وی دِتو۔ ویہ آخر ۹۲ سال کی عُمر مانھ ۲۱ نومبر ۱۹۸۴ء نا فوت ہوگیا تے اتے اپنے گراں سیالاں مانھ دفن ہیں۔

☆ کُجھ لکھاڑیاں نے اُن کی پیدائش ۱۹۰۴ء دسی ہے۔ پر غلام حسین ضیاءؔ ہوراں کی تحقیق نا معتبر منتاں اِت یا ہی لکھی گئی ہے۔

کلام: نظم

آمِل شام نت دیکھتاں شام ہوئے ہوئیں کئی اڈیکتاں شام اڑیا
دتا گھول میں تیرے توں ڈھول میرا کئیں سنگ سوہنا گُلفام اڑیا
سد کول نہ رول کر قول پورا دس فیر ویہ شان اکرام اڑیا
میرا سنگ کیں لنگھ کے کول تیرے سالوسال دیکھیں باغ بام اڑیا
تیرا ملک توں ملک تمام گھولوں ہند سندھ نالے روم شام اڑیا
میرا چن تناں کئی چن ترسیں چن مصر کو کرے سلام اڑیا
بھُلی صوم صلواۃ تے نوم نالے تیرے باجھ نہیں رہیو آرام اڑیا
تیرا ملک کی خاک شفا آلی جس توں جائے سرسام جزام اڑیا
تیرے باجھ نہیں چین ارام رہیو بخشو فر وصال کو جام اڑیا
شمس دیؔن مہجور مجبور ہویو بخشو قدماں ہیٹھ مقام اڑیا

سی حرفی: الف:

اللہ کے واسطے قاصدا رے اجکل شہر بغداد گیلان جایئے
امرتسر کراچیوں لنگھ کے تے کابل ٹپ قندھار طہران جایئے
غزنی راہ شیراز تے شہر بصرہ فارس لنگھ کے بچ ایران جایئے
اُت آوے گو مُلک بغداد اگے شمس دیؔن بچ شہر جیلان جایئے

ت:

تِتر چکور تے مور بُلبل، بولیں کُکو بھی ماہلیاں مہاریاں مانھ
سنگی سنکیاں سنگ نہال ہویا، چاریں مہیس پنجال پہاڑیاں مانھ
ہوں تے سنگ کے باجھ ہُن تنگ ہویو، رہوں سجناں کی انتظاریاں مانھ
شمس دین کد دیکھوں فر جا سوہنو، چڑھ کے ریل جہاز تے لاریاں مانھ

ث:

ثانی نہیں سری مستان اجکل، جھلے صُبح کی بادنسیم دیکھو
بگیں کسیاں کا ٹھنڈا ٹھار پانی، شرمے دیکھ کے آپ نسیم دیکھو
بولیں بول سوہنا پنچھی جنگلاں کا، خوشبو پھُلاں کی مست شمیم دیکھو
شمس دین مانجھی مہیس چار موڑیں، لگیں سوہنی یہ سنگ سکیم دیکھو

خ:

خیر سنگ دیس مانھ مُڑیں سوہنا، خیراں نال مُڑیں مہارامال بہکیں
خیراں نال دیکھوں فر محفلاں نا ہوئے سنگیاں سنگ نہال بہکیں
آویں فر وصال کی رات خیریں رونق لگیں راہیں سالوں سال بہکیں
شمس دین نہ جائے بہار سوہنی پھلتا پھُل رہیں سبز تے لال بہکیں

ذ:

ذرا اک مار کے نظر اُچی یہ پہاڑ اُچا سبزہ زار دیکھوں
دیکھوں پونچھ راجور کشمیر سارو تا کُٹی توں چڑھ کے لار دیکھوں
گلگت لداخ گریس کنگن پہلگام نالے شالامار دیکھوں
شمس دین جے نیک نصیب ہوئے دیس سجنا کو عرب پار دیکھوں

م:

ماہی جے آن کے مِلتو توں چوری کُٹ کے تنا کھلا لیتی
جے توں رُس وی گیو ہے کسے گلوں پیریں پے کے تنا منا لیتی
کرتی عذر نہ کوئے غلامیاں مانھ تنا دیکھ کے گل سنگ لا لیتی
شمس دیؔن نہ مُڑتی پونچھ اندر قدماں تیراں مانھ جگہ بنا لیتی

D:\Writers org\nizam.jpg not found.

میاں نظام الدین لارویؒ

پیدائش:25مارچ،1896وانگت کشمیر وفات:10اکتوبر1972وانگت کشمیر

تاریخ گواہ ہے جے دُنیا مانھ ہمیشاں اُسے زبان نے ترقی کی ہے جس نا سرکاری پُشت پناہی نصیب ہوئے۔ ریاست مانھ بیہویں صدی کے نال ہی جدید گوجری ادب کی چڑھت کے پچھے وی اک بادشاہ کو ہتھ تھو جس نے اپنی مادری زبان اپنا دربار کی سرکاری زبان بنا کے رکھی۔ اس شہنشاہ نا دُنیا بابا جی صاحب لاروی کا ناں نال جانیں۔ میاں نظام الدین ہور جی صاحبؒ کا فرزند تے جانشین تھا۔

سلسلہ نقشبندیہ کا روحانی بزرگ ہون کے نال نال ریاستی سیاست تے ادب مانھ وی میاں نظام الدین لارویؒ ہوراں کو بڑو اُچو مقام ہے۔ گُجراں نا کس مپرسی کی حالت توں کڈھ کے عزت دار قوماں کی صف مانھ لیان مانھ بابا صاحب نے چوہدری غلام حسین لسانوی، چودھری محمد اسرائیل کھٹانہ، چودھری دیوان علی تے مولانا مہرالدین قمر ہوراں نال مِل کے جہڑی گُوجر جاٹ کانفرنس بنائی تھی اُسکو ریاستی گُجراں کی تاریخ مانھ بڑو اہم رول رہیو ہے۔ وہ یہ مُلک کی تقسیم تیں بعد قریب دس سال توڑی ریاستی قانون ساز اسمبلی کا ممبر وی رہیا ہیں تے نُوں عِلم کے نال نال قوم کی سیاسی خدمت وی کرتا رہیا ہیں۔

پہلا دور کا اکثر گوجری لکھاڑیاں ہاروں میاں نظام الدین لاروی ہوراں کو وی زیادہ کلام پنجابی سی حرفی کی صورت مانھ ہے جہڑو ''اشعار نظامی'' کا ناں نال شائع ہویو ہے۔ گوجری مانھ اُنھاں نے تھوڑو لِکھیو ہے پر معیاری تے مثالی لکھیو ہے۔ اُنکا کلام مانھ روحانی کیفیات تے تصوف کا پہلُو نمایاں ہیں۔ زِندگی مانھ اکثر روئیں ہوئیں تھا تے رون نا فخر نال

اپنی وراثت سمجھیں تھا۔ اُنکا دربار مانھ اکثر ادبی محفل لگیں ہوئیں تھیں جِن مانھ سائیں قادر بخش، خدا بخش زارؔ، مولانا اسماعیل ذبیحؔ، مولانا مہرالدین قمرؔ، اسرائیل اثرؔ تے اقبال عظیمؔ جیہا ناں قابلِ ذِکر ہیں۔ بلکہ کُجھ شعراں پر سائیں قادر بخش ہوراں کولوں اصلاح لین کا وی ثبوت لبھیں۔ جِس توں اُن کی علم کی قدر دانی کو انداز ولایو جا سکے۔

میاں نظام الدین لاروی ہوراں کو انتقال ۱۹۷۲ء مانھ بابانگری وانگت مانھ ہُوئے اتے جی صاحبؒ کا پہلو مانھ مدفون ہیں۔ اُن کی علمی ادبی تے سیاسی وراثت کو حق اُنکا صاحبزادہ میاں بشیر احمد لاروی ہوراں نے خوب نبھایو ہے تے یوۂ سلسلو اجھاں وی جاری ہے۔

ان کو سدا بہار کلام نمونہ کے طور پیش ہے:

اتھرواں نا پُچھے کوئے.....

اتھرواں نا پُچھے کوئے دسو کِتو آویں تم
کڈھ کے رت کلیجہ بچوں پانی کِیوں بناویں تم
موتی دُر مکنوں ہیں اصلی ، کوڈی مُل بکاویں تم
روئیں آپ شریکاں اگے اونویں جگ ہساویں تم
جھولی نا تم آلا بھولا، تر کریں کِس کاری
جان سُکاویں کپڑا بھیجیں، مُجرے کہڑے آویں تم
وزن تھارو نہیں گھٹ سمندروں، گھٹ کیوں آپ بناویں تم
جا کُجا نہ ڈوہلو موتی، اپنو مُل گھٹاویں تم
ندی وی سُک جائیں آخر، تم فِر کیوں نہیں سُکتا
کِت نظامؔ ہے چشمُو تھارو، کِتوں آویں جاویں تم

اتھرواں نا پُچھے کوئے.....

سی حرفی:

الف:

اکھ لائیں لبھے پیار مِنا، سگوں غماں نے کیو دلگیر دیکھو
آیا دُکھ تے سُکھاں نے کنڈ دِتی، اکھاں روتیاں گوبگتو نیر دیکھو
بنھ لیو پیار محبتاں نے قیدی جنڈڑی بنا زنجیر دیکھو
ڈاہڈی عشق کی اگ نے ساڑ سٹیو، بلتا کالجہ نا سینو چیر دیکھو

ب:

باجھ تیرے مندو حال میرو مُدت ہوئی میری رون نال اڑیا
کدے بھلوکر کے آیئے دیس میرے کیسی پکڑی ہے بُرے چال اڑیا
ساریں زمیں بھی میرے تیں رہ گئیں نالے بسر گیو سارو مال اڑیا
سارو خویش درویش نظام بھُلیو، تیرے باجھ ہے درد کمال اڑیا

پ

پہاجّی نہ پوچھیو خط تیرو جھب آ مُڑ کے ہن لوڑ تیری
بیٹھو چھپ کے کِت ہے تُوں خبرے لبھے کدے لیتو جوڑی جوڑ تیری
تیری مُنڈھ قدیم کی واقفی ہے، لا کے دوستی چڑھی نہ توڑ تیری
گیو حال نظامؔ کو یار اندر، کھلی لوڑ دِل ماں سو سو سوڑ تیری

ت:

تِناں کہوں کدے آ ڈھولا، میرو دیس بھی کدے بسا جایئے
میرو حال مندو تیرے باجھ ہویو، کدے اپنو درشن دکھا جایئے
میریں نماز بھلیں تیرے بغیر ساریں، کدے نماز کو سجدو کرا جایئے
نظام الدین نا علم تمام بھُلو، ذری قاعدو عشق پڑھا جایئے

ث:

ثانی نہ کوئے تیرا شان کو جی، مِناں بچ زمین کے ہور دِسے
جِنگا نظر کروں تیرو مُنہ دِسے، تیری چاہ کو بھی ڈاہڈو زور دِسے
ہر چیز بچ توں ہی نظر آوے، سبناں لوکاں نا وی تیرو نور دِسے
تیری تھپ نظآم نا ہو گئی ہے، تیری شکل تیں یوہی طور دِسے

ذ:

ذکر تیرو میرا دل اندر، ایسوں تیرو نہ یار خیال اِنگا
قسم رب کی ہوئی تباہ ڈھولا، تِنا واسطو دیکھ آ حال اِنگا
جے کر اُنگا جا کے خوش، چنگو !، دلوں رکھ تاں وی توں خیال اِنگا
اُنگا سن نہ سن نظآم مرضی، سُنو جا کن دھر خیال اِنگا

ع:

عشق کو لانو روا رکھیو تیر بھیڑ دِسے مِناں چج اڑیا
نویں نویں یاری دِسیں روز تیریں، پچھے خبرے جائے گو بھج اڑیا
مِناں یار کو کدے دیدار ہوئے سمجھوں ہوؤ منا اکبر حج اڑیا
چھوڑی مار ہسیر نظام تیری، بھکھی رہی تِناں دیکھوں رج اڑیا۔

ک:

کے بنی تِناں دوستا رے، ذری اپنو حال سُنا مِناں
خبرے عشق نے کی ہے تھپ تِناں، تیرا رنگ تیں دِسے صفا مِناں
رکھے کیوں توں بھیت چھپا کے رے سمجھ اپنو بہن بھرا مِناں
تیرو متھو نہ دغو نظام کوئے، حضرت پیر تے ضامن خُدا مِناں

ک:

کے لکھوں ڈھولا حال غم کو تیرو بُرو ہوئے بُرو کر گیو
تِناں ذری خیال نہیں عاجزاں کو، ہوں تے صاف جُدائی تیں مر گیو
تھاری خو بھیڑی نت چھپ رہنو، اندروں دِل جدائی نے چر لِیو
ہُن چھُٹے نہ جان نظام میری زوریں قید ماں پکڑ کے دھر لِیو

بیت:

کے ہے بس تے کروں علاج کہڑو، چارو کے ہتھوں ڈوراں چھٹیاں کو
کیا لکھ ترلا بنیو ککھ بھی نہ، داروں کے ہے قسمتاں پھٹیاں کو
رہ جا کول تے کراں کوئے آپ چارو، روکاں راہ ہی روزیاں اُٹھیاں کو
لایا غماں نے آن نظامؔ ڈیرا، ڈاہڈو چاء ہے خوشیاں رُٹھیاں کو

ج: میاں بشیر احمد لاروی

جا کے پُچھوں نجومیاں نا، ویہہ کہیں ات دِستو فال کُجھ نہیں
ویہہ کہیں جھلیا کے حیران ہویو، تِناں اپنی شائد سنبھال کجھ نہیں
دسیں ویہہ حساب ابجد سارا تیرا ڈھول نا تیرو خیال کُجھ نہیں
اُچی اسکی ذات بشیرؔ سچی، توں تے سوبھتو اسکے نال کجھ نہیں

و: میاں بشیر احمد لاروی

واسطا لکھ ہزار گھلوں میری عاجزی کر قبول جانی
تیرا ہجر کی ڈاہڈی ساڑ سینے پوئیں کالجے سو سو سُول جانی
دِتا سر نا کر قبول ماہیا تیری دید کو تحفو تمول جانی
تیرے باجھ کت صبر بشیرؔ مناں، روتوں رہوں تے رہوں ملول جانی

غزل:

اس جا مانھ وی لگیں ہوئیں تھا تھارا ڈیرا کدے کدے
خوشیاں کی کئیں رات گذاریں ہویا سویرا کدے کدے

کئی کئی روز اِت رل کے ہسیا کئی کئی روز اِت رُنا وی
وصلاں کا کئی دور لنگھایا، غم کا نہیرا کدے کدے

ہون شکاری روز ات رل کے باز تے تِتر اُڈیں تھا
میل ہوئیں تھا اس چمن مانھ، میرا تیرا کدے کدے

آس مِلن کی پاس امانت اج توڑی میں رکھی ہے
پر تم اس مانھ کیوں کر جائیں ہیرا پھیری کدے کدے

بھُل کے وی توں اج نظامؔی ناں نہیں لیتو میرو کیوں
نِت ہوویں تھا میرا مِلن نا تیرا پھیرا کدے کدے

مولوی عِلم دین بن باسّی

پیدائش:1899بارہمُولہ وفات:1969 کا چھون کشمیر

علم دین بن باسّی گوجری کا پہلا باقاعدہ لکھاڑی منیا جائیں جنھاں نے سیاسی، سماجی تے دینی مجلساں مانھ گوجری لکھنی تے بولنی شروع کی۔ ویہ بارہمولہ کے قریب رہن آلا اک کٹاریہ خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم اِتے لئی تے بعد مانھ پنجاب تیں دینی تعلیم حاصل کر کے مولوی علم دین بن باسی کہوان لگا۔

قوم کا اس قیمتی لعل پر جد حاجی محمد اسرائیل کھٹانہ ہوراں جیہا پارکھ کی نظر پئی تاں ویہ ہمیشاں ہمیش کی سنگت واسطے رضامند ہو گیا تے باقی ساری عُمر ان کے سنگ علم تے ادب کی خدمت مانھ گذاری۔ شادی تیں بعد حاجی ہوراں کے سنگ سیالے پونی بھارکھ تے بر ہیا کا چھون کشمیر جائیں ہوئیں تھا تے آخر ستر سال کی عُمر مانھ وفات ہوئی تے اُتے کا چھون مانھ مدفون ہیں۔

بن باسّی بڑا وطن پرست تھا۔ اُنکا زمانہ مانھ مُلک کے اندر افراتفری، جنگ تے مُلکی تقسیم کا منظر پیش آیا، انھاں نے ساری تباہی اپنی اکھیں ڈِٹھی، خود وی تکلیف برداشت کیں۔ پر اُن کی شاعری مانھ جگہ جگہ آپسی بھائی بندی، ایکا، پیار محبت، اتفاق تے دھرتی نال پیار کی جھلک لبھے۔ اُنھاں نا علامہ اقبال جیہا عظیم مفکر نال ملاقات کو وی شرف حاصل تھو تے انھاں کولوں بنباسی ہوراں نے متی سیاسی تے سماجی رہنمائی حاصل کی تھی۔ تے زبان تے ادب تیں علاوہ قوم کی سماجی تے سیاسی جدوجہد مانھ وی ویہ ہمعصر گوجر رہنماواں کے نال نال رہیا ہیں۔

مولوی علم دین بن باسی ہوراں نا گوجری نال بے حد محبت تھی تے گوجری کی ترقی واسطے اکثر بے تاب تے خواہش مند رہیں تھا جس کو اظہار انکا کلام مانھ وی نظر آوے۔ قمر راجوروی ہوراں کا کہن موجب بن باسی پہلا شاعر ہیں جنھاں نے نچھ گوجری مانھ شاعری کی ہے ورنہ باقی سارا شاعر پنجابی تیں گوجری مانھ داخل ہویا۔

بن باسی کو گوجری کلام، سی حرفی تے نظم کی صورت مانھ ہے جہڑو ریڈیو تیں نشر ہون تیں علاوہ اج وی ڈھوکاں بہکاں مانھ زبانی گایو جائے۔ غالباً جدید گوجری ادب مانھ قصیدہ تے مرثیہ کی صنف نا شامل کرن آلا وی وہ پہلا شاعر ہوئیں گا۔ حاضی اسرائیل کھٹانہ ہوراں کی وفات پر لکھیا وا اُنکا مرثیہ گوجری ادب مانھ اہم اضافہ ہیں۔

ان کو کُجھ کلام منزل کو نشان کا ناں نال زِندگی مانھ ہی شائع ہو گیو تھو پر اُنکا پورا کلام نا تلاش کر کے کتابی صورت دین کی ضرورت اپنی جگہ ہے تا نجے گوجری طالب علم نا تحقیق کرن مانھ اسانی ہو سکے۔ کلام: نظم: گوجری زبان

ہندوستان کا باغ کیں ہم بُلبُل، بولی گوجری ہے گُلزار مہاری
راکھی کرے وجُود کی نِت جہڑی، گُلشن وِچ بیٹھی پہریدار مہاری
کرے مجلساں وِچ تقریر جہڑی، ہر ہر سبھا اندر لیکچرار مہاری
جین مرن کا سب قانون اس مانھ، شادی غمی کی ہے گُفتار مہاری
بُلبل ہند کی ہور زبان بولیں، پچھے گوجری رہی لاچار مہاری
لِکھن پڑھن تے علم نہ ہُنر آیو، بولی دیس مانھ رہی بیکار مہاری
آئی نہ دستور آئین اندر، چھپ آئی نہ کدے اخبار مہاری
رسم الخط نہ حرف ایجاد ہویا، دِتی سب نے قوم بسار مہاری
ہو کے رہی غلام یاہ اج توڑی، دِتی ہون نہ کدے مختار مہاری
جیتی کرے بن باسیا گوجری نا، سُتی قوم یاہ ہوئے بیدار مہاری

مرثیہ بیاد حاجی محمد اسرائیل کھٹانہ

الف:

اوہ وی تھو کوئے وقت پہلو جد ہوئی تھی یار اشنائی تیری
لمی جس کی تھی امید ہم نا اچن چیت قضا کیوں آئی تیری
واعدو آپ ہوں عرب نا کروں ودعیا اُلٹی موت کی سُنی دُھائی تیری
بابل ملے بنباسیا کد ہم نا لمی عمر کی پئی جُدائی تیری

ج: جمعہ کی پڑھی نماز بابل گاندھی نگر کی جامع مسیت مانھ رے
جانو تھو جس رات یاہ چھوڑ دُنیا پوری شرع کی کرے پریت ناں رے
چلتا دم تک پڑھی نماز ساریں خادم ہو یو پابند شریعت مانھ رے
تابع نبی کو رہیو بن باسیا رے پیو کدے نہ شرک پلیت مانھ رے
تحفو عرب کو پیش حضور ہو یو دھو کے عرب تیں آئی پوشاک تیری
بنھ کے یثرب کو سر رومال چلیو چمکے جسم نوری صورت پاک تیری
قاصد بھیج کے رب نے سد لیو رہی پچھے قوم غمناک تیری
روح گیو بن باسیا جنتاں مانھ خالی گئی کشمیر نا خاک تیری
اک بج کے سدیو روح تیرو ترے بج کے چلی برات تیری
داخل ہو یو بن باسیا جنتاں مانھ آئی لیلۃ القدر کی رات تیری

D:\Writers org\qamar r.jpg not found.

مولانا مہرالدین قمرؔ

پیدائش1901 ڈھنڈکوٹ رجوری وفات1976 ایبٹ آباد

گُوجر قوم کا منیا پڑ منیا سماجی تے سیاسی رہنما، ادیب تے شاعر، مقرر تے مبلغ، مولانا مہرالدین قمرؔ ۱۹۰۱ء مانھ راجوری کا گراں مرگاں (ڈھنڈکوٹ) مانھ چودھری جعفر علی اوانہ کے گھر پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم پنجاب کا تعلیمی اداراں تیں حاصل کی تے کُجھ عرصو جمیعت علماءِ ہند کی طرفوں گُڑگاؤں پنجاب مانھ مدرس کے طوروی کم کیو۔

اپنا علاقا مانھ واپس آ کے اپنی قوم نال ہون آلی سماجی تے سیاسی ناانصافی تے نا برابری برداشت نہ ہوئیں تاں چوھدری غلام حسین لسانوی، میاں نظام الدین لاروی، چوھدری دیوان علی، چوھدری اسرائیل کھٹانہ تے جموں کا چوھدری عبداللہ ہوراں سنگ مِل کے گُوجر جاٹ کانفرنس جئی تنظیم شروع کی۔ ویہ زبردست مقرر تھا تے عربی، فارسی تے اُردُو سمیت کئی زباناں کا ماہر وی۔ اُن کی تقریر تے تحریر بڑی دمدار تے پُر اثر ہوئیں تھیں۔ قوم کی پسماندگی نا دیکھتاں اُنھاں نے ۱۹۳۹ء مانھ پیغامِ قمر کا ناں نال اک کتابچو شائع کیو۔ تحریر تے تقریر کو یوہ سلسلو ساری عُمر جاری رہیو تے اُنھاں نے نِکا موٹا ستائی (۲۷) یا بتری کتابچہ لکھیا تے شائع کیا جن مانھ اُردو، پنجابی، تے گوجری زباناں کا مضمون شامل تھا۔

۱۹۴۷ء مانھ مُلکی تقسیم کے نال ہی پاکستان ہجرت کر کے تے ایبٹ آباد ہزارہ مانھ بس گیا۔ اُت وی ذبیحؔ، مجبُورؔ، غلام احمد رضاؔ تے ڈاکٹر صابر آفاقی جیہا ادیباں تے شاعراں سنگ رل کے ۱۹۶۵ مانھ ادبی انجُمن بنائی تے ۱۹۶۷ مانھ نشریاتی اداراں تیں گوجری زبان کی نشریات شروع کروائیں۔ اس عرصہ مانھ اُنھاں کی گوجری تقریر وی ریڈیو تیں نشر ہوتی رہی ہیں تے اُنھاں نے پنجابی کے نال نال گوجری توں متعلق مضمون تے گوجری شاعری وی لکھی۔ اُنکا کلام

مانھ پختگی تے قوم کا درد کے نال نال تصوف کو رنگ وی نمایاں ہے۔ سچ تے یوہ ہیکہ گُوجر قوم پر مولانا مہرالدین قمرؔ کا سیاسی، سماجی، علمی تے ادبی احسان گِنیا نہیں مُکتا تے چُکایاں نہیں چُکتا۔ پنجابی منظوم چِٹھی کا کُجھ بند جہڑی انھاں نے گُوجر جاٹ کانفرنس کی مہار پکڑن واسطے میاں نظام الدین لاروی ہوراں نا لکھی تھی۔:

نفع سود آرام کی دس سانوں تینوں ہین شالا سرداریاں جے
سانوں رنج الم تے تے غم سوسو، گونا گون افلاس بیماریاں جے
ظلم ستم دا دور راجور اندر، ساڈے مگر مُنڈھوں ساہوکاریاں جے
جانے توں کی تیری بلا جانے، تنگ دستیاں تے مرضاں بھاریاں جے
اُٹھ قوم بیحال دی ڈھال بن جا، جیکر دل وچ درد بیماریاں جے
اُٹھ قمرؔ دی قوم دا پکڑ بازو، تیرے حال تے رحمتاں بھایاں جے

قمرؔ رجوروی ہوراں نے نکا بڑا لگ بھگ ستائی کتابچہ لکھیا جن بچوں کُجھ اکن کا ناں اس طرح ہیں:

۱۔ گوجری زبان (حصہ اول ۱۹۶۶، حصہ دوم: ۱۹۶۷)
۲۔ گوجر قوم کے جوانوں سے خطاب ۳۔ گُوجر اور راجپُوت
۴۔ ریڈیو سے گوجری نشریات کا پس منظر ۵۔ چوہدری دیوان علی
۶۔ تحریک آزادی کشمیر، ۷۔ کشمیر خون مانگتا ہے۔
۸۔ خون مسلم بہ رہا ہے ہر طرف کشمیر میں ۹۔ حُب الوطن (پنجابی)
۹۔ راجوری کا سود خوار مہاجن اور زمیندار ۱۰۔ سیف المومنین
۱۱۔ راجوری کے مہاجروں کے نام پیغام ۱۲۔ اخوت اور مساوات کا پیغام
۱۳۔ جناب باباجی صاحب لارویؒ ۱۴۔ شجرۂ نقشبندیہ
۱۵۔ سی حرفی۔ ۱۶۔ پیغام قمرؔ ۱۷ راجوری کے مہاجروں کے نام پیغام
۱۸۔ محفل دیوان ۱۹۔ چوہدری دیوان علی مرحوم، ۲۰۔ اخوت اور مساوات

گوجری کلام کانمونہ: سی حرفی:

الف:

آ سجناں تک تک تھکی، تیرا راہاں توں سر قربان ہوؤ
کائے گھل چٹھی لِکھ گل مِٹھی میرو دل ڈاہڈو پریشان ہوؤ
کئی سال ہوا مناں ترستی ناں، انگا نہیں تھارو آن جان ہوؤ
تیری انتظاری، میری ہوش ماری، سینو مِثل کباب بریان ہوؤ
گل دِلاں کی دلاں ماں رہی ساری، پورو نہیں دل کو ارمان ہوؤ
قمر دیکھ آ کے سینو پھاڑ اندروں، کِسو دل ماں درد نشان ہوؤ

ب:

بخت تاں میرا بیدار ہوتا، کدے ہوں اجکل وانگت لار ہوتو
چُم چُم کے درو دیوار روتو، کدے ہوں وِچ پاک دربار ہوتو
اچھا بل ہوتو، پہلگام ہوتو، حضرت بل ہوتو، شالیمار ہوتو
ہوتی شاہ نظام کی پاک مجلس، قمر ہوں اُسکو خاکسار ہوتو

ث:

ثابتی نال یقین کامل، دامن پکڑیو تیری جناب گو میں
کسے غیر کی طرف نہ فیر ڈِٹھو، یوہی سمجھیو کم ثواب کو میں
ہُن وقت پیری کر دستگیری، روتاں کٹیو عہد شباب کو میں
قمر گھل پھیرو، تک جا حال میرو، چکر کیو ہے غم گرداب کو میں

ج:

جنتر منتر اُت پھُریں کِتوں اکھاں تیریاں نے لیو ڈنگ جھڑو
عاشق اوہ جس کو صدق صاف سُچو، آوے شمع پر مثل پتنگ جھڑو
اسکا راہاں توں جان قربان کریئے لا کے دوستی تے پالے انگ جھڑو
سارا جگ ماقمر کم ذات اوہی دغے دار کو سنگ کو سنگ جھڑو

ح:

حال فر یاد فریاد کر کر لیایا اثر نہ آہ فغان اپنا
جاگیں اکھ تے دل دماغ سُتو، کیسی نیند سُتا بھائی جان اپنا
نہیں قوم نا کوئے علاج مِلتو، ڈانواڈول سارا کشتی بان اپنا
نہیں فناہ فیالقوم کوئے مرد ایسو، دسوں جس نا زخم نہان اپنا

د:

دُکھ تھارو سدا رہ دل ماں میری جان تھکی انتظار کر کر
تھاری انتظاری رہ رات ساری آیا تم نہ قول قرار کر کر
کیو لک دو ٹک جُدائیاں نے تھکی جیبھ نِت زار پُکار کرکر
آیو خط پتر سکھ ساں کوئے نہ، قمر تھک گئی ہوں یار یار کر کر

ق:

قوم ساری غفلت وِچ سُتی، نہیں قوم ماں خودی احساس باقی
مِٹیو جوش جذبات خودداریاں کو، نہیں خودی احساس کی آس باقی
چتنی کی زاری اُتنی ہوئی خواری، رہیو دلاں ماں نہیں اخلاص باقی
نو جوان اُٹھیں تازہ دم سارا، قمر بس اتنی التماس باقی

ق:

قوم ساری غفلت وچ سُتی بے احساس بِالکل نوجوان جس کا
سُدھ بُدھ ساری ہوش مت ماری، کنڈ دے بیٹھا ترجمان جس کا
شونق نہیں تعلیم تجارتاں کی، بھُلا پھریں درد رخاندان جس کا
لمی نیند کر پیر پسار لماں ہوکے مست سُتا پاسبان جس کا
آئی نہیں بہار دوبار مُڑ کے، خزاں دیکھ بیٹھا بوستان جس کا
جھون جھون تھکو قمر عُمر ساری نہیں جاگتا بخت نادان جس کا

ک:

کون محرم کس نا راز دسوں کون سُنے گو درد بیان اپنا
سُتی قوم نے اجے نہ لئی کروٹ، نہیں جاگیا نوجوان اپنا
لمی نیند تے پیر بسار سُتا، بچ غفلتاں کے پاسبان اپنا
بریاں غفلتاں تے خوشامداں نے ملیا میٹ کیا خاندان اپنا

ک:

کے دسوں کہڑو حال ہوؤ برو حال کیو انتظاریاں نے
پیڑ بل سینو رتو لال ہوؤ کھاہدی جان میری بیقراریاں نے
گجھو روگ اندر سُک ہوئی تیلو،خون چوسیوہجر بیماریاں نے
قمر نئیں کوئے درمان ملتو گھیری جان میری مرضاں بھاریاں نے

و:

وطن جاکے سُکھ ساں کہیئے میرا روز میثاق کا سنگیاں نا
جھب جھب آوے ڈھولا یار اپنو،لاوے رب مراداں منگیاں نا
بے قدراں نا قدر نہ یاریاں گو لگتا نہیں انار ٹنگیاں نا
اپنو آپ بھلو پانی سِروں ڈُلو،قمر چھوڑ دِتو گلاں چنگیاں نا

ل:

لوک آباد تے شاد بسیں، بھلا کیوں ہیں دل دلگیر تھارا
خستہ حال پامال بے حال تم ہیں، سُنا مست الست امیر تھارا
رہیا نہیں نشانچی، تم پہلا،لگتا نہیں نشان پر تیر تھارا
خستہ حال تے خاک درخاک ہوا، نُسخہ رہیا نہ قمر اکسیر تھارا

نعت:

اُس ذات پر ہوویں سلام لکھ لکھ، رب نے کیا اُچا اختیار جس کا
شافع امتاں کو، حامی عاصیاں کو، احسان ہیں بے شمار جس کا
جس کا باغ رضوان تے حوض کوثر، جنت باغ تحت الانھار جس کا
جس نا قاب قوسین کو شرف حاصل، درجہ عرش عظیم تیں پار جس کا

نظم: وطن کی یاد

سوہنا وطن کا باغ بہار سوہنا، پیارا وطن کی شان وی یاد مِنا
سارا کوہ جنگل بیابان بیلا، سارا باغ بستان وی یاد مِنا
ڈنی دھار، دھنور، پنہڈ سوکڑ، چنبی تاڑ، ریحان وی یاد مِنا
سالدھار، ترالو، دے بٹی، تمل بھونڈو نلو جھڑان وی یاد مِنا
لڑکتی سمیاج، دراج موہڑو، بُدھل گبھر، بتھان وی یاد مِنا
لتھی درمن، سموٹ تے کاندرو بھی پھلنی، کنڈھ ردھان وی یاد مِنا
چیچی گورسی ٹنج پسوال جیندڑھ، دہدڑ نون کھٹان وی یاد مِنا
ڈھینڈا چاڑ، بجاڑ، بھروال لادی، کولی کالس، چوہان وی یاد مِنا
پریہار، کٹاریہ، طور سانگو، دھکڑ، تانگ، بڈھان وی یاد مِنا
ہکلہ پھامڑہ، چھاوڑی پوڑ، کھاری، مونن پال، کلگان وی یاد مِنا

نظم ا:

ہم گُوجر گُجراتوں آیا، گذر کراں شاہانی
شاہی چتر چوہان کھشتری، مہاری بڑی نشانی
متھرو تے اجمیر، بدایوں میرٹھ تے ریواڑی
ان تھاہیاں کا بڑا بڈیرا، تھا سارا دریانی
تاج تخت کا مالک تھا کل، جہڑا راج دُلارا
اج نحوست ان کو حصو، رسوائی عریانی

میاں نظام الدین لاروی ہوراں کے ناں منظوم چٹھی کا کجھ بند:

کدے گھل پھیرو تک حال میرو، ہوئی جان لا چارا امیر صاحب
تیری انتظاری میری ہوش ماری، رہوں نِت بیمار امیر صاحب
خستہ حال بے حال نہ حال کوئے، رنگ زرد اکھ زار امیر صاحب
ہوں اِت مجبور معذور بیٹھو، تم ندیوں پار امیر صاحب

خوش رہو سرکار نظام غازی جھنڈا تیرا اقبال کا جھلتا رہیں
دل مانھ اگ وچھوڑا کی سلگتی ریہ نت اتھروں غماں کا ڈُلتا رہیں
سڑ سڑ سینو رتو لال ہویو میرا جگر کا ہوا لنگار کِتا
قینچی ہجر فراق کی کترتی ریہ سینے زخم فراق کا کھُلتا رہیں
تیرا وصل وصال نا نِت سہکوں نہیں ملن کو کوئے سبب بنو
کُجھ مست الست منصؔور نالوں اُپر سُولیاں کے سدا ٹلتا رہیں
بھلا ہوں دسوں سینو پاڑ کس نا برو حال کیو تا ہنگاں تیریاں نے
دور دیس کیاں گھُمن گھیریاں مانھ پھانڈا قہر ڈنڈول کا جھلتا رہیں

سائیں فقر دِین ترآبی

پیدائش: 1903ء پٹھانہ تیر مہنڈر وفات: 1987ء نیڑیاں پونچھ

پونچھ کا مشہُور صوفی بزُرگ تے شاعر سائیں فقر دین پٹھانہ تیر مینڈُھر کا رہن آلا تھا۔ ویہ مانھ اک گُوجر بڈھانہ خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بچپن تے جوانی اِتے گذاری۔ مہنڈر مانھ اُن کی دو شادیاں کوشبُوت وی لبھے۔ دُوجی بیوی کی وفات تیں بعد ہی اُنکا فقیری سِلسلہ کی شروعات ہوئی۔ تے ویہ گھر بار چھوڑ کے پنجاب آلے پاسے چلے گیا۔

1952ء مانھ واپس آ کے اُنھاں نے تحصیل حویلی کا دِگوار گراں مانھ تیجی شادی کی جس تیں واحد اولاد سکینہ بی پیدا ہوئی جہڑی احجاں باحیات ہے۔ سائیں ہوراں کی چوتھی شادی تحصیل سُرنکوٹ کا نیڑیاں گراں مانھ ہوئی تے آخری عُمر تک دِگوار تے نیڑیاں دوہاں گراواں مانھ رہتار ہیا ہیں۔ اُن کی وفات وی 24 مارچ 1987ء نانھ نیڑیاں گراں مانھ ہی ہوئی۔

سائیں فقر دین ہور پنجابی زُبان کا مستند شاعر ہویا ہیں۔ ریاست جموں کشمیر کا پنجابی شاعراں مانھ اُنھاں کو بڑو اُچو مقام ہے۔ تے ریاستی کلچرل اکیڈمی کا پنجابی شعبہ نے اُنھاں کی زندگی تے ادبی کارناماں پر کتاب وی شائع کی ہے۔ اُن کی اپنی کئی کتاباں کا حوالا آویں پر عام لوک اُن کی دو ہی کتاباں ''ضیاالقمر'' تے ''مدح رمُوز الگنج'' تیں واقف ہیں۔ یہ دوئے کِتاب پہلی بار لاہور تیں شائع ہوئی تھیں تے عوام مانھ بڑی مقبُول وی ہوئیں۔

گوجری مانھ سائیں فقر دین ہوراں نے گوجری مانھ بُہت گھٹ شاعری کی ہے۔ اسکی اک وجہ یاہ ہے جے اُنکا دور مانھ گوجری شاعری کو زیادہ رواج نہیں تھو۔ تے تقریباً سارا گُوجر شاعر پنجابی مانھ شاعری کریں تھا۔ 1965ء تیں بعد جدید گوجری کی تحریک چلی تاں

اُنھاں نے وی اک دو نظم گوجری مانھ لِکھیں جِن بچّوں اک نظم پنجابی کتاب مدح رموز الگنج کا آخر مانھ شائع ہوئی تھی۔ جِس مانھ اُس دور کا تقاضا کے مطابق مذہبی رواداری تے آپسی مہر مُحبت کو پیغام لبھے۔ نمُونہِ کلام:

الف:

اللہ جیہو بادشاہ کوئے نہیں، چن کوئے نہیں چودھویں رات جیہو
نبی کوئے نہیں پاک رسول جیہو، جلوو کوئے نہیں پہاڑ کوہ طور جیہو
ولی کون ہویو دستگیر جیہو، کوئے عاشق نہیں شاہ منصور جیہو
گنہگار نہیں ہے فقر دیّن جیہو، بخشنہار نہیں رب غفور جیہو

نظم:

ہم گل عجب یاہ کانہ تم نا
تم غیر پچھانُو نہ ہم نا
اللہ واحد مالک ساراں گو ہندو مسلم رب سرداراں گو
ہم رب کہاں پاک خدا ہم نا تم کہیں بھگوان روا تم نا
ہم گل عجب یاہ کانہ تم نا
تم غیر پچھانُو نہ ہم نا
اک باپ مائی انساناں گو اکو ہندو مسلماناں گو
تم رام پڑھو، لا الہ ہم نا مہاری قبر تے دئیں جلا تم نا
ہم گل عجب یاہ کانہ تم نا
تم غیر پچھانُو نہ ہم نا
تم پوتھی گرنتھ کا عالم رے ہم درس قران نا شامل رے
مہارو مکو حج روا ہم نا تھارو اصلی گنگو جل جمنا
ہم گل عجب یاہ کانہ تم نا
تم غیر پچھانُو نہ ہم نا

کیوں پاک بھارت نے جنگ لایو ساروہندو مسلم تنگ آیو
چنگی امن پسند صلاح ہم نا کرے نیکی طرف خدا تم نا
ہم گل عجب یاہ کانہ تم نا
تم غیر پچھاؤ نہ ہم نا

یاہ قوم گوجر کی سادی رے تانہی پیش آئی بربادی رے
کیوں تم کریں بدناں ہم نا کم کار نا ہم لگاں تم نا
ہم گل عجب یاہ کانہ تم نا
تم غیر پچھاؤ نہ ہم نا

بھیڈ بکری تاں ہم پالاں رے سارا دکھ سکھ وی ہم جالاں رے
تم کم لائیں ہر تھاں ہم نا ہم یوہ احسان جتاں تم نا
ہم گل عجب یاہ کانہ تم نا
تم غیر پچھاؤ نہ ہم نا

زمیں سخت ڈاہڈی ہم باہواں رے مک کنک جوار کماواں رے
راکھی کرنی بڑی سزا ہم نا آلو، کنک تے میتھی مانھ تم نا
ہم گل عجب یاہ کانہ تم نا
تم غیر پچھاؤ نہ ہم نا

راکھی گوشت کی ہم نت کراں نہ رچھ شیراں تیں ہم ڈراں
نہ کھائے شیر بلا ہم نا دیاں گوشت کھل چلا تم نا
ہم گل عجب یاہ کانہ تم نا
تم غیر پچھاؤ نہ ہم نا

مہارا نیک انسان جوان دیکھو دلوں سچا صاف ایمان دیکھو
دُدھ مکھن بے بہا ہم نا دیاں بچھو دُدھ جما تم نا
ہم گل عجب یاہ کانہ تم نا
تم غیر پچھاؤ نہ ہم نا

قاضی جلال الدین جلالؔ

وفات: اکتوبر 1994ء پنہڈ راجوری

قاضی جلال دین مرحوم بیہویں صدی کا مشہور شاعر ہیں جنھاں نے گوجری تے پنجابی مانھ شاعری کی ہے۔ وہ راجوری کا گراں پنہڈ کا رہن آلا تھا تے چوہدری فیض حسین انقلابؔ کا ہمعصر تھا پر اُن کی تاریخ پیدائش کو صحیح حوالو کِدے نہیں دستیاب ہوسکیو۔ اُنھاں نے بُنیادی تعلیم مکتب مانھ حاصل کی تے بعد مانھ کُجھ عرصو پنجاب تیں وی تعلیم حاصل کی جہڑو اُسو یلے علم کو مرکز ہوئے تھو۔ قاضی ہور بچپن مانھ انقلابؔ کا والد میاں حبیب اللہ دیدڑھ ہوراں تیں مستفید ہویا، مولانا مہرالدین قمرؔ تیں شاعری مانھ رہنمائی حاصل کی تے کُجھ عرصہ توڑی میاں فتح محمد درہالوی کی سنگت وی کی پر زیادہ مُدت چوہدری فیض حسین انقلاب جیھا قوم کا ہمدرد کے سنگ عُمر گذاری۔

اُس زمانہ کا حالات تے رواج کے مطابق قاضی صاحب نے وی زیادہ شاعری پنجابی مانھ کی تے بعد مانھ گوجری آلے پاسے مُڑیا۔ پر اک خاص گل جہڑی اُن کا کلام مانھ لبھے جے ان کی شاعری کو موضوع دوہاں زباناں مانھ اک ہی رہیو یعنی سماجی نا انصافیاں تے غلط رسم ورواج کے خلاف اواز بلند کرنی۔ اُس دور مانھ گُوجر قوم جِن عذاباں مانھ پھسی وی تھی وہ تھا، جاگیرداری، شاہوکاری، جھوٹھی پیر پرستی تے لاعلمی۔ قاضی صاحب نے ہمعصر حضرات نال مِل کے ان تمام بیماریاں تے بُرائیاں کے خلاف جدوجہد کی تے زبان تے قلم کے سنگ لوکاں نا دھونگ کے خبردار کرن تے تعلیم آلے پاسے لان کی کوشش کی۔

قاضی صاحب دینی طور پر وی چنگا پڑھیا لکھیا تھا تے اس طرح اُنھاں نے بے دینی

کا رسم رواج پر وی چنگی موثر قلمی چوٹ کی ہیں۔قاضی ہوراں نے ۱۹۴۶ء مانھ حالات زمانہ کا ناں نال اک کتاب (مفتاح المصائب) گُجرات (پاکستان) تیں شائع کروائی تھی جہڑی پنجابی زبان مانھ تھی تے اک کتاب مفتاح المصائب کا ناں نال وی وی چھاپی تھی۔مُلک کی ازادی تیں بعد وہ گوجری آلے پاسے مُڑ یا پر اُنکا گوجری کلام کو کوئے مجموعہ شائع نہیں ہوسکیو۔

قاضی جلال دین ہورا کتوبر ۱۹۹۴ء مانھ اپنے گراں پنہڈ مانھ فوت ہویا تے اتے اپنا وراثتی قبرستان مانھ دفن ہیں۔ کُجھ ہور بُزرگ شاعراں کی طرح اُنکا گوجری کلام نا وی تلاش کرن تے سمہالن کی سخت ضرورت ہے۔

نعتیہ کلام:

ربا کد مدینے جاؤں گو — جالی پاک سینہ سنگ لاؤں گو
فر رو رو حال سناؤں گو — فر یاد سنو گنہگار کی

منا تیرو اک وسیلو ہے — کول عمل نہ ذرو تیلو ہے
دہشت حشر کولوں رنگ پیلو ہے — صرف آس رکھوں دربار کی

منا عربستان پیاری ہے — ہوئی جمع جِت خلقت ساری ہے
اُت نہ کوئے روگ بیماری ہے — سوہنی زمیں میرا دلدار کی

روضہ پاک نبی تیں جِند قربان — سب خلقت تیں اُچی شان
سب کائنات کو رب رحمان — شفاعت ہوئے میری بدکار کی

گیت:

چن لے آیئے گرگابی
لا کے ٹروں گی چال شرابی
چن لے آیئے گرگابی

میرو حُسن مارے چمکارو
نالے لونگ مارے لشکارو
میری رگ رگ ماں بے تابی
چن لے آیئے گرگابی

میری مست جوانی ڈلکے
نِت پیار اکھاں تیں چھلکے
دند چِٹا ہوٹھ گُلابی
چن لے آیئے گرگابی

ٹُروں ٹور ہوں سپنی جیسی
میری شکل ہے ہرنی جیسی
مِناں بھاگن کہیں حسابی
چن لے آیئے گرگابی

ہیں میلا نا دن تھوڑا
میرا سب پرانا جوڑا
ہور اپروں اک خرابی
چن لے آیئے گرگابی

سی حرفی:

ر:

روتاں روتاں ساری عُمر گذری، دسوں کالجو اندروں پاڑ کِس نا
سُولی غماں کی پئی نصیب میرے، دیوں اپنی جگہ ہُن چاہڑ کس نا
رو رو کے اکھ یہ لال ہوئیں، میرا رون اُپر آوے ساڑ کِس نا
خالی ہتھ تے کنڈ جلال دِینا، قدم ہلیا پکڑوں آڑ کِس نا

ق:

قوم گُوجر بلا شک سادی ہر اک قوم کی یاہ خدمتگار رہی ہے
نہ ہی پڑھی تعلیم نہ گیا کالج نالے درس اسلام بسار گئی ہے
نہیں وسیع عقل گمانڈھیاں نے اگ حسد کی جنھاں نا مار گئی ہے
جلال دین جے کوئے پچھے کے ہوؤ کہیں ہائے مہاری قسمت ہار گئی ہے

ی:

یاد گاری میں وی لکھی ساری دکھ سکھ کجھ غم بیماریاں گا
ربط ضبط کو نہیں خیال رکھیو پردہ ڈھک دتا غلطی ساریاں گا
نہ ہوں شاعری گو کجھ دم رکھوں نہ میں پڑھیا سبق ہوشیاریاں گا
لکھی دل کی گل جلال دینا نت کروں ہاڑا قسمت ہاریاں گا

احمد دین عنبر

پیدائش دسمبر 1912ء جموں

گوجری ادب کا بڑ رگ شاعر چوہدری احمد دین عنبر دسمبر ۱۹۱۲ء مانھ جموں مانھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم مکتب مانھ حاصل کی۔ کُجھ عرصو محکمہ ریلوے مانھ ملازمت تیں بعد تعلیم آلے پاسے مُڑ آیا تے ۱۹۴۵ء مانھ مُنشی فاضل کو امتحان پاس کیو۔ مُلکی تقسیم نال ہجرت کر کے پاکستان کا ضلع گُوجرانوالہ کا گراں تمبولی مانھ اباد ہو گیا تے اِت کئی سکولاں مانھ فارسی کا اُستاد کے طور فرض نبھا تا رہیا ہیں۔

۱۹۶۰ء توں بعد شروع ہون آلی جدید گوجری ادب کی تحریک نال شامل ہو گیا تے شاعری کے ذریعے تعلیم کو سِلسِلو جاری رکھیو۔ ویہ پاکستان مانھ گوجری ادب کی ترقی واسطے قائم ہون آلا پہلا 'گوجری ادبی بورڈ' کا صدر وی رہیا ہیں تے اُنہاں نے مولانا اسماعیل ذبیح، مولانا مہرالدین قمر، ڈاکٹر صابر آفاقی، تے اسرائیل مجبور ہوراں نال رل کے پاکستان کا ریڈیو سٹیشناں تیں گوجری پروگرام شروع کروان مانھ بڑو اہم کم کیو ہے۔

گوجری شاعری مانھ اُنھاں نے سی حرفی، نظم، غزل تے گیت سب کُجھ لِکھیو ہے۔ اُنھاں کی شاعری کی دو کتاب (گوجری گیان عنبر کو دیوان) تے (رمُوز و اسرار، گوجری شاہکار) شائع ہوئی ہیں۔

نمونہِ کلام:

غزل۱:

وِرد تیرا ناں کو کروں گُفتی گُفتی — محبت مانھ تیری گُفتی گُفتی
خدا جانے کد تک ملاقات ہونی — خبر خیر پُچھتو رہوں گُفتی گُفتی
میرا کر ختم دن جدائی کا یا رب — دُعا دل ہی دل مانھ کروں گُفتی گُفتی
مصیبت کا دن میرا مُک جانا اک دن — وصل کی اڈیک ہوں کروں گُفتی گُفتی
غلطی میری کوئی دسو نا کہڑی — عنبر نا کیوں تنگ کروں گُفتی گُفتی

غزل۲:

نہ دِل دیتو تِناں نہ نالکام ہوتو — نہ لوکاں کی نظراں مانھ بدنام ہوتو
محبت نہ کرتو کدے نال تیرے — جے معلم محبت کو انجام ہوتو
دل میراں مانھ گھر نہ وہے آجے تیرو — وظیفو نہ تیرو صبح شام ہوتو
گیو سڑ ہے عنبر جُدائی مانھ تیری — عمر ساری نوکر وہ بیدام ہوتو

ق:

تیری زلف ہوتاں عطر نا کے کرنو — تناں تک کے حج کا سفر نا کے کرنو
مر جانو مٹی مانھ رُل جانو آخر — تیرو ذکر عنبر نہ اذکار کرنو

چوھدری مہر دین ڈوئی

پیدائش:1913ء بھلیسہ ڈوڈہ وفات :اپریل 1993ء بھلیسہ ڈوڈہ

چوھدری مہر دین ہور بھلیسہ ڈوڈہ مانھ ۱۹۱۳ء کے ال پل اک ڈوئی گھرانہ مانھ پیدا ہویا تے بنیادی تعلیم تیں بعد گھر کا ہی کم کاج مانھ مصروف ہو گیا۔ تھوڑو مچ شوق پہلاں توں وی رہیو ہوئے گو پر انھاں کو شماران بزرگ شاعراں مانھ رہیو ہے جنھاں نے کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبہ کے نال جوش جذبہ نال گوجری شاعری شروع کی تے گوجری مجلساں مانھ باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا۔ گوجری زبان تے ادب کی ترویض واسطے ڈوڈہ مانھ جھڑی انجمن بنی اس مانھ وی ویہہ خلوص نال شامل رہیا۔ مہر دین ڈوئی ہوراں نے تے فر اپنا کلام نا کتابی شکل دین مانھ ڈھل نہیں کی اپنی زندگی مانھ ہی ''نگارِ مہر'' کا ناں نال کتاب شائع کروائی۔ آخر اپریل ۱۹۹۳ء مانھ ۸۰ سال کی عمر مانھ ویہہ فوت ہویا تے اُتے بھلیسہ مانھ دفن ہیں۔

کلام کا نمونا:

گولی بن کے رب کا در گی، شہر مدینے جاؤں گی
نبی محمد ﷺ سرور اگے اپنی گل سُناؤں گی
علم تے عقل نہ ہر گز پلے، نہ رہی نظر جوانی
سِر پر موت اڈیکے ہر دم، ہونو اک دن فانی

الف: اللہ توں میری مدد کریئے میرا سفر نا توڑ پوہچایئے توں
جِن کا مِلن کی رکھی میں تاہنھ دِل مانھ، انکے سنگ ملاقات کرایئے توں
میری دل کی گل توں کریئے پُوری نال خیر کے مِناں ہٹایئے توں
کریئے دعا مہر دین کی قبول ربا، دین دنیا کی آس پوہچایئے توں

D:\Writers org\wazeer.jpg not found.

چودھری وزیر محمد ہکلہ

پیدائش ۱۹۱۴ء وفات ۱۹۷۷ء بانڈی چیچیاں پُونچھ

جموں کشمیر کا سیاسی، سماجی تے ادبی حلقا چوہدری وزیر محمد ہکلہ کا ناں توں چنگی طرح واقف ہیں۔ ویہہ ۱۹۱۴ء مانھ پونچھ کا بانڈی چیچیاں گراں مانھ پیدا ہویا۔ اس دور مانھ گوجر لوک جاگیرداری، شاہوکاری تے غلامی کی زنجیراں مانھ جکڑیا وا تھا۔ لوک گوجر کہوان یا گوجری بولن تیں شرماویں تھا۔ ان حالات مانھ گُجراں نا اپنی تاریخ تے زبان کی شناخت کران کی سخت ضرورت تھی۔ اس سلسلہ مانھ چوہدری غلام حسین لسانویؒ، چوہدری دیوان علی تے مولانا مہرالدین قمرؔ کی طرفوں میاں نظام الدین لارویؒ کی سربراہی مانھ کی جان آلی جدوجہد مانھ ہکلہ صاحب نے بڑا خلوص تے جذبہ نال حصولیو۔ اک اہم کم جہڑو انھاں نے کیو وہ تھو ریاست کا گُجراں نا ہندوستان کا باقی گُجراں نال تے اپنی تاریخ تے کلچر نال جانکاری۔

ہکلہ صاحب نے کئی سماجی تنظیماں نال رل کے قوم کی تاریخ تے زبان تیں متعلق کجھ بنیادی کماں کی بنیاد رکھی جن کو پھل اج کسے حد تک دیکھیو جا سکے۔ ویہ گُل ہند گُوجر سماج سدھار کا صدر رہیا، گُوجر جاٹ کانفرنس پونچھ کا سیکریٹری کے طور کم کیو تے ۱۹۴۷ء تیں بعد کجھ عرصو پونچھ مانھ کانگریس کا صدر وی رہیا۔ لیکن ان تمام مصروفیات کے باوجود گوجری زبان کو جنون ہمیشاں انکا ذہن مانھ رہیو۔ انھاں نے اپنے گھر اس دور کی بہترین لائبریری قائم کی جس مانھ قوم تے زبان تیں متعلق کتاب موجود تھیں۔ تاریخ تے زبان تیں متعلق انکا تحقیقی مضمون گُوجر ویر، نوائے قوم، تے گُوجر دیس مانھ شائع ہون تیں علاوہ ریڈیو تیں وی نشر ہوتا رہیا ہیں۔ ریڈیو کشمیر تے کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبہ قائم کروان آلی جدوجہد مانھ ویہ سروری کسانہ مرحوم کے سنگ ہمیشاں موہرے رہیا۔ افسوس کی گل ہے جے ۱۵ اگست ۱۹۷۷ء نا انکی اچانک موت نال، انکا شروع کیا وا گوجری ڈکشنری تے لوک ادب کی شیرازہ کا کم ادھورا رہ گیا۔ تے یاہ کمی اج کسے حد تک جاوید راہی ہوراں نے پوری کی ہے۔

D:\Writers org\zabih.jpg not found.

مولانا محمد اسماعیل ذبیح

پیدائش:۱۹۱۴ء ڈنڈوت راجوری وفات:۱۹۹۶ء نواں شہر پاکستان

قوم تے زبان واسطے مولانا محمد اسماعیل ذبیح ہوراں کی سیاسی، سماجی تے علمی خدمات کو اعتراف نہ کرنو کُفر کے مترادف ہے۔ ویہ راجوری کی بُدھل تحصیل کا ڈنڈوت گراں مانھ ۱۹۱۴ء مانھ پیدا ہویا۔ ان کا والد مولانا محمد عبداللہ چیچی اپنا دور کا اک جید عالم تھا تے نوں ذبیح صاحب نا علم وراثت مانھ مِلیو۔ انھاں نے تے انکا نکا بھائی اسرائیل مجبور ہوراں نے عربی فارسی کی بنیادی تعلیم اپنا والد صاحب تیں ہی حاصل کی۔ تے کُجھ عرصو مدرسہ نعمانیہ امرتسر مانھ وی پڑھیا۔ عربی تے فارسی مانھ فاضل تک کی تعلیم پنجاب یونیورسٹی تیں حاصل کی تے ۱۹۳۸ مانھ معلم کے طور ملازمت شروع کی پر یوہ سلسلو زیادہ دیر تک نہ چل سکیو تے ویہ سرکاری نوکری چھوڑ کے ۱۹۴۸ مانھ پاکستان چلا گیا۔ اُت ویہ نواں شہر ایبٹ آباد کا بسنیک ہو گیا۔ ذبیح صاحب نا اللہ نے علم، دولت، شہرت تے اولاد سب کُجھ نصیب کیو۔ تے آخر نواں شہر مانھ ہی اُن کی وفات وی ہوئی۔

گوجری کا ویہ پہلی صف کا لکھاڑیاں مانھ شامل ہیں جنھاں نے اپنی تخلیقی صلاحیت کے نال نال قوم تے زبان کی ترقی واسطے مخلص سیاسی تے سماجی کوشش وی کیں۔ پاکستان مانھ گوجری زبان نا نشریات تے اشاعت کو ادبی لباس لوان آلاں مانھ وی ذبیح صاحب موہرے رہیا ہیں۔ اپنا ہمعصر لکھاڑیاں نال مل کے کی جان آلی سانجھی کوشش نال ہی پاکستان کا ریڈیو سٹیشناں تیں گوجری پروگرام وی شروع ہویا تے ادارہ ادبیات تے گوجری ادبی بورڈ قائم ہویا جن کے ذریعے پاکستان مانھ مقیم گوجری لکھاڑیاں کی کتاب شائع ہوتی رہی ہیں۔ یوہ سلسلو

جموں کشمیر کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبہ تیں مُچ پہلاں شروع ہو گیو تھو۔اس شروعات مانھ جن لکھاڑیاں نے فارسی، اُردو تے پنجابی تیں ہٹ کے اپنی ماں بولی گوجری مانھ شعوری طور پر طبع آزمائی کی ان مانھ ذبیح راجوروی کو ناں سب توں نمایاں ہے۔

۱۹۴۷ء کی پاکستان ہجرت تیں بعد انھاں نے گوجری مانھ لکھنو شروع کیو تے خوب لکھیو۔۱۹۶۵ء مانھ اُن کی سی حرفی 'نالہ دل' کا نال شائع ہوئی۔ ۱۹۶۶ء مانھ 'یاد وطن' تے ۱۹۷۲ء مانھ 'آثار' کا ناں نال کتابچہ شائع ہوا۔جہڑا بعد مانھ ''گلدستہ ذبیح تے انتظار'' کا ناں نال ۱۹۸۷ء مانھ شائع ہوا ہیں۔ذبیح راجوروی کی گوجری شاعری مانھ، سی حرفی، باراں مانہ، نظم، دوہا، گیت تے غزل سب کُجھ شامل ہے۔موضوع کا اعتبار نال ان کی شاعری مانھ ہجر فراق، تے بے وطنی کا جذبات توں علاوہ، اخلاقیات تے انقلابی مضمون وی شامل ہیں۔ویہ بنیادی طور اک عالم ہون کے ناطے شاعری مانھ مقصدیت کا قائل ہیں تے ان کی ہر صنف کی شاعری مانھ سوز مانھ ڈھلیا وا عالمی دلچسپی کا مضمون موجود ہیں۔نوں انھاں نے ہر حال انسانی قدراں نا زندہ رکھن کا جتن کیا ہیں۔

گوجری شاعری تیں علاوہ ویہ اُردو، فارسی عربی تے اسلامیات کا وی ماہر منیا جائیں۔اُن کی تصنیف یتیم پوتا کی وراثت تے قتلِ مرتد، اپنا موضوع کا اعتبار نال مثالی کتاب ہیں جہڑی پاکستانی عدالتاں مانھ حوالہ کے طور پیش کی جائیں۔اک عظیم عالمِ دین ہون کے نال نال گوجری ادب مانھ جہڑ و مقام ذبیح راجوروی نا حاصل ہے وہ اپنی زندگی مانھ ہی ہر کسے نا نصیب نہیں ہوتو۔مِنا صابر آفاقی ہوراں کا اس بیان نال پُورا اتفاق ہے کہ:

'' ذبیح راجوروی پیر پنچال کے دیودار کی طرح تنہا اور گھمبیر بھی ہے، بلند وپُرسکون بھی اور پُر وقار اور سدا بہار بھی''

کلام کا نمونا:

سی حرفی:

الف:

اللہ کو واسطو جا قاصد میرا یار نا میرو پیغام دے آ
میری روح تے جان دلگیر طرفوں بنھ کے ہتھ سلام کلام دے آ
کہنو رکھنو یاد پردیسیاں نا قسم واسطو رب کے نام دے آ
ذبیح یار نا اک حقیر تحفو، میری زندگی عمر تمام دے آ

ب

بسار بیٹھا تم پردیسیاں نا، مھارا دل ماں نقش ہے یاد تھاری
بھاویں اُجڑیا ہم بے وطن ہویا بستی دیس ماں ہے آباد تھاری
مُدت ہوئی آیو تھارو خط کوئے نیہہ، نہ کوئے خبر پتو روئیداد تھاری
انتظار اڈیک ماں عمر گذری، بھلی ذبیح نا کدے نہ یاد تھاری

ب:

بسار یئے نہ نہ میری جان منا میری زندگی تے میری جان توں ہے
میرا دل کو چین سکون سب کُجھ، میرو مان تے روح روان توں ہے
توں ہی اک میری کائینات ساری، دُنیا آخرت دوئے جہان توں ہے
میرو نہیں کوئے جگ مانھ باہج تیرے سب کُجھ ذبیح کو دین ایمان توں ہے

ج

جسم میرو پاکستان بسے روح وطن کی ماہلیاں ماہلیاں ماں
پھرے جان رنجان حیران میری شنگراں اُچیاں خالیاں خالیاں ماں
پُھل پُھل بوٹے بوٹے دل بسے پتر پتر تے ڈالیاں ڈالیاں ماں
ذبیح رہے خیال ہر حال میرو اپنا دیس کی نالیاں نالیاں ماں

د:

دل مانھ رہے خیال تیرو، رہیں لباں پر تیری گُفتار وطنا
تیرے باہج آرام حرام میرو، آتو دل نا نہیں قرار وطنا
تیری یاد مانھ طبع ناشاد ڈاہڈی، ہوئی جان رنجان دُکھیار وطنا
بھاویں ہے آرام تے عیش سب کُجھ، تیرے باہج ہے سب حرام وطنا

ذ:

ذرا خیال نہیں انھاں مھارو، جن کو رہ ہمیش خیال ہم نا
کیا یاد نہ جنھاں نے بھُل کے بھی، بھُلنو انھاں کو ہوؤ محال ہم نا،
نیہہ تھی گھڑی منظور جدائی جن کی، ان تیں بچھڑیان ہوا کئی سال ہم نا
اللہ سُنے ذبیح دعا مھاری، ملیں یار سوہنا خیراں نال ہم نا

ع:

عمر گذری تکتاں راہ تھارا، رہی سدا تھاری انتظار ہم نا
ہم رہیا اڈیکتا یاد کرتا، تم دلوں ہی گیا بسار ہم نا
مہارو حال بے حال ہے باہج تھارے، آتو کدے نہیں صبر قرار ہم نا
تھارا ملن کو ذبیح ارمان ڈاہڈو، دسو وہیں گا کد دیدار ہم نا

ل:

لوک بھی ہیں بے درد کِتا، سمجھیں جُرم محبت جیہی چیز نا بھی
رُخصت ہوئی جہان تیں مہر اُلفت، دُنیا بھُل گئی ادب تمیز نا بھی
خودغرض ہو گیو جہان سارو، تکتو نہیں کوئے کِسے عزیز نا بھی
لکھ شُکر محبت جیہی چیز مِٹھی، دِتی رب نے ذبیح ناچیز نا بھی

باراں مانہ: بساکھ:

آیو فیر بساکھ تے رُت بدلی، آئی جیتاں نا فِر بہار مُڑ کے
کھِلیا پھُل ہر دُل پھلواریاں کا، لایو بناں نے ہار سنگار مُڑ کے
بن ٹھن کے بنی زمین بوہٹی، بیٹھی زلف بنا سنوار مُڑ کے
انتظار مانھ ذبیح بہار گذرے، سوہنی رُت ہے آ اکوار مُڑ کے

دوہا:

۱۔ ذاتاں پاتاں مانھ کے رکھیو اک بُوٹا کیں ڈالیں
عربی، عجمی، رومی، شامی، گوریں، چٹی، کالیں

۲۔ آدمیاں کو چمڑو لاہوے چُونڈے ان کو ماس
فِر وی توں جنت کو وارس، واہ واہ تیرو قیاس

۳۔ جنس اپنی کو ماس نہیں کھاتو کدے کوئے درِندو
توں لوکاں کیں ہڈیں، رڑکے، فِر بندہ کو بندو

نظم: دیس کی واء

(اختر شیرانی کی نظم: اودیش سے آنے والے بتا ذہن مانھ رکھ کے فِر پڑھن جوگی)

کس رنگ تے ڈھنگ مانھ وطن سوہنو، بسیں وطن کا لوک کس حال وائے
کدے مہاری وی کسے نا یاد آوے، کرے مہارو بھی کوئے خیال وائے
دس اُسی ہی ہے کشمیر اج بھی، جموں پونچھ راجور درہال وائے
بُدھل کُنڈ ردھان جملان دیول، تھرو ساہڑ اکھنور سلال وائے
اج وی وطن مانھ آوے بہار پہلی، برہیا آوے تے شرد سیال آوے
اج بھی بنجلی مارتا پھِریں مانجھی، پھریں چارتا مہیس مہینوال وائے
اج بھی سیف ملوک نا لوک گائیں، گائیں جا جا سوہنی مہینوال وائے
مرزا صاحباں قصص تے سسی پُنوں، گائیں رانجھا تے ہیر سیال وائے

نظم: مناں دسو کِت انسان بسیں

مناں دسو کِت انسان بسیں اک دوجا کا دل جان بسیں
جِت آدمی آدمی بن کے رہیں جِت سارا بھائی جان بسیں
منا دسو کِت انسان بسیں

جِت بندہ کو بیری بندو نہیں کوئے کسے کا حق مانھ مندو نہیں
جِت ٹھگی گُوڑ کو دھندو نہیں جِت نیک تے پاک انسان بسیں
منا دسو کِت انسان بسیں

یاہ بستی جہڑی مہاری ہے یاہ حسد کی ساڑی ماری ہے
یاہ بستی مُچ نکاری ہے اس بستی مانھ نادان بسیں
منا دسو کِت انسان بسیں

یاہ بستی ہے بھگیاڑاں کی یاہ نگری ہے خونخواراں کی
یاہ جا،مدام آزاراں کی اِت وحشی تے حیوان بسیں
منا دسو کِت انسان بسیں

انسان کا بُت مانھ سُوروی ہیں بھگیاڑ وی ہیں لنگُور وی ہیں
کُجھ آدمیت تیں دُور وی ہیں بچ کنیں فرعون ہامان بسیں
منا دسو کِت انسان بسیں

ہائے ڈھونڈو کِت انسان گیو اوہ گیو تے امن امان گیو
ذبیح جگ کو اطمنان گیو اس نال زمیں اسمان بسیں
منا دسو کِت انسان بسیں

گیت ا:

آجاؤ موڑ مہار کدے

کِت مہر گئیں کت پیار گیا
کیوں سجنا دلوں بسار گیا
بھُل اپنا قول اقرار گیا نہیں آیا مُڑ اکوار کدے آجاؤ موڑ مہار کدے
فِریاد سجن کی آئی ہے
فرجھڑی اکھاں نے لائی ہے
فر دل ہو گیو سودائی ہے کیو یاداں نے دُکھیار کدے آجاؤ موڑ مہار کدے
ہم اُرار تے سجن پار بسیں
ویہ جموں پونچھ تے لار بسیں
کشمیر تے بُدھل دھار بسیں کیوں ہمنا گیا بسار کدے آجاؤ موڑ مہار کدے
ہوں کس نا اپنو حال دسوں
دُکھ درد تے رنج ملال دسوں
اس دل کو جوش ابال دسوں نہیں دستو کوئے غمخوار کدے آجاؤ موڑ مہار کدے
یاہ دُنیا آخر فانی ہے
دو دن کی یاہ زندگانی ہے
ہر کو ہے اس جا سیلانی ہے نہیں اسکو ذبیح اعتبار کدے آجاؤ موڑ مہار کدے

گیت۲:

اِن لمیاں ہجر جدائیاں نے
ان راتاں کی تنہائیاں نے
میرو ساڑ کے دل انگار کیو مِناں ڈاہڈو بے قرار کیو
ان چمکن آلاں تاراں نے
ان چاننیاں کا نظاراں نے
میری جان نا مُچ دُکھیار کیو مِناں ڈاہڈو بے قرار کیو
ان ڈھوکاں مرگاں ماہلیاں نے
ان شِنگراں خالیاں خالیاں نے
میرو دل لنگار لنگار کیو مِناں ڈاہڈو بے قرار کیو
ان ٹھنڈا ٹھنڈا پانیاں نے
ان چٹیاں چٹیاں مانیاں نے
مِناں مار کے ٹھنڈو ٹھار کیو مِناں ڈاہڈو بے قرار کیو
ان بنجھلی کی آوازاں نے
ان بُلبلاں کا سازاں نے
مناں شاعر گلوکار کیو مِناں ڈاہڈو بے قرار کیو

D:\Writers org\mahjoor 1.jpg not found.

چودھری محمد اسرائیل مہجور

پیدائش:1916ء ڈنڈوت راجوری وفات: 1995ء نواں شہر ایبٹ آباد

گوجری کا پہلی صف کا ترقی پسند تے انقلابی شاعر مہجور راجوروی مشہور عالمِ دین تے شاعر اسماعیل ذبیح ہوراں کا نِکا بھائی تھا۔ اُنکا والد مولانا عبداللہ چیچی ڈنڈوت راجوری کا رہن آلا تھا تے اپنا وقتاں کا بڑا دینی عالم تھا۔

مہجور ہوراں نے وی عربی فارسی کی بنیادی تعلیم اپنا والد کولوں حاصل کی تے بعد مانھ پنجاب توں مُنشی فاضل کی سند لئی۔ ۱۹۴۷ء توں بعد وہ وی ہجرت کر کے نواں شہر ایبٹ اباد مانھ مقیم ہو گیا۔ اُت منشی فاضل کرن تیں بعد فارسی کا استاد مقرر ہوا تے محکمہ تعلیم مانھ مُدت تک مدرس کے طور فرض نبھا تا رہیا۔ پہلاں فارسی تے اُردو مانھ شاعری کرتا رہیا پر آخر ۱۹۶۲ء کے نیڑے تیڑے ذبیح صاحب تے صابر آفاقی ہوراں کی سنگت انھاں نا ماں بولی آلے پاسے موڑ لیائی۔ انھاں نے گوجری مانھ زبردست معیاری تے انقلابی شاعری کی تے طویل عرصہ تک گوجری کی خدمت تیں بعد ۱۹۹۵ مانھ اُن کی وفات ہوئی تے وہ اُتے نواں شہر ایبٹ آباد مانھ دفن ہیں۔

۱۹۴۷ء مانھ وطنوں بے وطن ہو جان کو حادثو، مہجور جیسا حساس ذہن واسطے انقلابی ثابت ہو یو۔ قوم نال سماجی ظلماں تے پردیسی ہو جان کا غم نے مہجور صاحب کے ہتھیں نوں قلم تھمائی جے وہ ہر دُکھ تے اوکھت کی داستان اپنا شعراں مانھ چِتر تا گیا۔ پاکستان مانھ ہجرت تیں بعد وہ وی ذبیح، قمر تے صابر آفاقی ہوراں نال رل کے گوجری ادب کی ترقی مانھ لگ گیا۔

ریڈیو پاکستان تیں گوجری پروگرام شروع کران تیں علاوہ کئی ادبی تنظیم تے گوجری اشاعت کا ادارہ وی قائم کروایا۔

مہجور راجوروی ہوراں نے پہلاں فارسی تے اُردو شاعری کا کتابچہ، ''سازِ درد'' ''افکارِ مہجور'' تے ''پیغامِ آزادی'' شائع کیا تھا۔ پر جلدی ہی انھاں نا اپنی ماں بولی واپس بلا لیائی تے ۱۹۶۲ء تیں اُراں وہ خالص گوجری شاعری کرتا رہیا ہیں۔

اُن کی گوجری شاعری کی پہلی کتاب نغمہ کہسار ۱۹۶۸ء مانھ ادارہ ادبیات کراچی نے چھاپی تھی تے فِر جموں کشمیر کلچرل اکیڈمی نے یاہ کتاب ۱۹۸۰ء مانھ دوبارہ چھاپ کے گوجری پڑھن لکھن آلاں کی رہنمائی واسطے مفت تقسیم کروائی۔

گوجری شاعری مانھ مہجور ہوراں نے سی حرفی، باراں مانہ، نظم، غزل، گیت ہر صنف مانھ لِکھن کی کوشش کی ہے۔ پر نظم تے سی حرفی مانھ اپنے واسطے گوجری ادب مانھ اُچو مقام پیدا کیو ہے۔ انکا شعری کلام مانھ ہر قسم کا مضمون لبھیں پر اُن کی نظماں کا انقلابی، طنزیہ تے ترقی پسند قسم کا مضمون ان کو خاص وصف ہیں۔ اس توں علاوہ اُن کی شاعری مانھ ہجر فراق تے بے وطنی کا جذباں کے نال نال سماجی تے اخلاقی مضمون وی شامل ہیں۔

کلام: سی حرفی:

الف:

اللہ کی حمد تعریف پہلے جس کو ہور شریک ہمراز کوئی نہ
قائم ازل تیں ابد تک شان اُسکی جس کو ملے انجام آغاز کوئی نہ
خالق اوہی تے کُل مخلوق اُسکی جسکی قدرتاں کو ملے راز کوئی نہ
جیا جون مہجور محتاج اُسکی، اُسکے جیہو بھی بے نیاز کوئی نہ

ب:

بعد تعریف خدا کی تیں لکھاں لکھ تعریف حضور کی ہے
آئی صفت سراج منیر جن کی جگ مانھ روشنی انھاں کا نور کی ہے
جنھاں دلاں مانھ آئی ہے حُب اُن کی حُب انھاں مانھ رب غفور کی ہے
طاعت انھاں کی ہوئے نصیب میرے خواہش دل مانھ یاہی مہجور کی ہے

ح:

حال اپنو دساں کھول کس نا،تھارے باجھ دِسے محرم راز کوئی نہ
رنگا رنگ مخلوق موجود بھانویں،کسے نال پر راز نیاز کوئی نہ
کرتا یاد جے کدے پردیسیاں نا،اس جیہو تھو ہور اعزاز کوئی نہ
تم ہو دیس مہجور پردیس ہم ہاں، پوہچے دیس ماں مھاری آواز کوئی نہ

ر:

رُس کے میرے تیں کیوں تم نے کیو کدے وی خط ارسال کوئی نہ
تھارے نال تھی دوستی مُدتاں گی رکھیو فر وی دلوں خیال کوئی نہ
دعوو ہوئے زبان تیں دوستی گو چاڑھے توڑ پر کسے کے نال کوئی نہ
سُکھ چین کا یار مہجُور سارا دُکھ درد کو ہوئے بھیال کوئی نہ

س:

سخت ہے دل اُداس میرو دِسے جموں کشمیر راجور کوئی نہ
تھنو،لاہ،بھروٹ،درہال نڈیاں، ڈنی دھار ،پنہڈ دھنور کوئی نہ
حُمی کنڈی دراج سموٹ پھلنی بُدھل کُنڈ ردھان سنگور کوئی نہ
طولی بنہ ڈنڈوت سرسوت باگن دیول سر جملان مہور کوئی نہ

ش:

شام تیں لیکے صبح توڑی سویو تج نہ رون ہے کم میرو
رہیو چھڑو کلبوت ہے ہڈیان کو، سُکو جسم کو ماس تے چم میرو
دیکے واسطو رب کو کہوں تِنا، دیکھ آ کے دم مانھ دم میرو
تِنا نہیں مہجؔور پرواہ میری،دس ہوئے گو کہڑا نا غم میرو

ط:

طرف تھاری لکھیا خط کتنا تم دِتو پر کدے جواب کوئی نہ
انتظار مانھ دِن تے رات گذریں،اس کے جیہو بھی ہور عذاب کوئی نہ
تم نا سُکھ آرام ہزار بھاویں، میرا دُکھاں کو حد حساب کوئی نہ
لُطف نہیں مہجؔور کوئے زندگی کو، ہوویں نال جے یار احباب کوئی نہ

باراں مانہ: چیت

چڑھیو چیت تے بھُلیو سب چیتو، رہی سروں نہ کوئے حواس مِنا
وطن یار احباب تیں دُور رہ کے،آوے چیت بہار کد راس مِنا
صبح شام پردیس کی زندگی مانھ، کرے ہور بہار اُداس مِنا
آیو چیت مہجؔور تے سجناں کو ہویو دل مانھ سخت احساس منا

نظم: پہلا لوک تے زبان

بولی گوجری ہِند کا گُجراں کی، رہی نہیں ہُن جنہاں کی شان پہلی
انھاں گلاں نا کدو یہ لوک سمجھیں نہیں جنھاں کی جان پچھان پہلی
پتو کسے وی گل کو لگے تاں ہی، دیکھے جد تاریخ انسان پہلی
رہیا جگ تیں اج مہجؔور پچھے پہلا لوک تے نال زبان پہلی

دسوں حال احوال ہُن گوجری کو، مرکز مُنڈھ اس کو راجستھان مانھ ہے
نام اس کو اک برج بھاشا، گنگا جمنا کا درمیان مانھ ہے
راجستھان برج تیں پھیل کے ہُن، ہماچل کشمیر کا غان مانھ ہے
اباسین تیں پار مہجور ہو کے، اگے سوات تیں یاغستان مانھ ہے

نظم: سید ہووے یا سید کو بال ہووے

دوھتاں پوتاں کی لگے نہ تھوڑ منا کسے چیز کو کدے نہ کال ہووے
لگے کنڈ نہ عمر مانھ کدے میری، تیری مدد امداد جے نال ہووے
میری مہیس تے گاں تے گھر کُلو، دھی پُوت وی تیرو ہی مال ہووے
تیری داڑھی تیں جاؤں قُربان پیرا، اُٹھتاں بیستاں تیرو خیال ہووے

ہتھیں بدھیں رہوں کھلو ہوں پیرا گے، برہیا ہووے تے بھاویں سیال ہووے
شیرنی پیراں گی دیوں ہوں گھر لے کے، تنگی ہووے یا وقت خوشحال ہووے
رکھوں جمعہ کو دُدھ ہمیش سُچو، انھاں گلاں کو ڈاہڈو خیال ہووے
دیوں یا رہویں، چن تیں چن مانھ ہوں سید ہووے یا سید کو بال ہووے

پیرا تیریں گل پتھر پر لیک:

ہنڈُو پالیو تیرے ہی واسطے میں، دِن رات ہے تیری اُڈیک پیرا
تیرا گٹاں تعویزاں تے باتیاں تیں، میرا کم تے کاج ہیں ٹھیک پیرا
شِرنی واسطے کر نہ فِکر کائے، مال دیوں گو کھِد تے شیک پیرا
لگیں تیریں دُعا، بد دُعا ڈاڈھیں تیریں گل ہیں پتھر پر لیک پیرا

گیت: مہجور راجوروی

اج نہیں ہے قرار مِنا
دُکھ گیا ہیں مار مِنا
کیوں گیو ہے بسار مِنا پردیسیا مِل جایئے !
نہیں کوئے غم خوار میرو
نہیں کوئے بھی یار میرو
گیو صبر قرار میرو پردیسیا مِل جایئے !
اج سُکھ کو ساہ کوئے نہیں
اس ساہ کو بساہ کوئے نہیں
تِنا کیوں پرواہ کوئے نہیں پردیسیا مِل جایئے !
منا کوئے وی ارام نہیں
سُکھ صبح تے شام نہیں
تیرو پتو پیغام نہیں پردیسیا مِل جایئے !
پردیسیا مِل جایئے !

D:\Writers org\asar.jpg not found.

چودھری محمد اسرائیل آثر

پیدائش:1916ء لمبیڑی راجوری

اسرائیل آثر اس دور مانھ گوجری ادب کی سب توں گھونپھری شخصیت ہیں۔ویہ لمبیڑی راجوری کا رہن آلا ہیں۔ ہر سال برہیا ڈھوکیں بہکیں آن کو معمول بچپن توں لیکے اج توڑی جاری ہے۔شروع مانھ دسمی تک تعلیم حاصل کی تے عرصہ توڑی محکمہ تعلیم مانھ اُستاد کی ذمیداری نبھان تیں بعد اجکل ذاتی تے ادبی مصروفیات مانھ لگاواہیں۔

شاعری کی شروعات بابا جی صاحب کا دربار مانھ لگن آلی مجلساں تیں ہویو، جت اُنھاں ناسائیں قادر بخش تے خدا بخش زار جیہا شاعراں کی صحبت نصیب ہوئی۔ پہلاں اُردو تے پنجابی مانھ وی لِکھتا رہیا پر جد قلم کی مُہار گوجری آلے پاسے موڑی تاں ادب کا میدان مانھ پچھاں مُڑ کے نہیں دیکھیو۔گوجری تخلیق کاراں مانھ ویہ خاص کر لکیر کے ارار لے پاسے کا سب توں بزرگ لکھاڑی ہیں بلکہ نُوں کہنو چاہیئے جے اسرائیل آثر ہوراں کا ناں توں بغیر گوجری شاعری یا کِسے وی مشاعرہ کو تصور نہیں کیو جاسکتو، جِس طرح اسرائیل اثر تے گوجری شاعری اک ہی کیفیت کا دوناں ہوئیں۔

اسرائیل آثر نے گوجری شاعری کی ہر صِنف مانھ لِکھن کی کامیاب کوشش کی ہیں تے غالبًا جدید گوجری غزل، گیت تے دوہا کی شروعات انھاں نے ہی کی ہے۔انکا پورا کلام کو تجزیو کیو جائے یا اُن کی کائے وی تحریر کِسے وی زبان کا بڑا توں بڑا شاعر کے مقابلے رکھی جائے تاں اُڑتی نہ ہوئی تے برابر ضرور ہوئے گی۔غزل تے سی حرفی تیں علاوہ اُنکا معیاری، رسیلا تے درد یلا گیتاں کی مثال کسے دُوجا گوجری شاعر تیں نہیں سرتی۔

اسرائیل آثر کی شاعری کی پہلی کتاب ''دھکھتیں آس'' انھاں نے ۱۹۸۰ء کے قریب شائع کیو تھو جس پر انھاں نا ریاستی کلچرل اکیڈمی نے بہترین کتاب کو ایوارڈ دِتو تھو۔ تے دو سال پہلاں کلچرل اکیڈمی نے انھاں کی ساری شاعری ''کلامِ آثر'' کا ناں نال شائع کی ہے۔ گوجری مانھ مثالی خدمات واسطے انھاں نا مرکزی ساہتیہ اکیڈمی نے Life time Achievement اعزاز دِتو ہے جس کا وہ بجا طور پر مستحق ہیں۔

کلام کا نمونا:

نعت ا:

رحمت جھلے رحمت ڈُلھے رحمت کی بڈیائیں
رحمت تیں کونیں مانھ رحمت واہ رحمت کا سائیں
عرش منور فرش منور تیرو نور دلاں مانھ
جے بخشے تاں لال بھی بخشے نیلی سرب سِلاں نا
رازاں کی واہ رات سُلکھنی شب معراج کہواوے
دھن محبوب الٰہی جس نا مالک آپ بُلاوے
آپ ہرنی کی پھاہی پھس کے دُدھ پیالن آلا
انگلیاں تیں پانی کڈھ کے فوج رجاون آلا
پاپ میرا بے انت ہو یا ہیں، رحم کا انت نا سوروں
جے کُجھ ڈِٹھو دینہ نے اتنی نذر درود ہوں ٹوروں

نعت۲:

الٰہی مدینہ کی گلیاں نا دیکھوں ہوں رحمت دوعالم کی بلیاں نا دیکھو

فرشتہ بھی جس بارگاہ کا سوالی گئی کائے جھولی نہیں اس در تیں خالی
مراداں شہنشاں کی کھلیاں نا دیکھوں الٰہی مدینہ کی گلیاں نا دیکھوں

کدے عرش اعظم کا کنگراں مانھ پھیرو اُحد مانھ بدر مانھ بھی ماہی کو ڈیرو
ہوں اُن سوہنی ڈھیریں تے گلیاں نا دیکھوں الٰہی مدینہ کی گلیاں نا دیکھوں

تیرا در تیں بد لے گیا پارسائی فقیراں نا تھائی جِتوں بادشاہی
ہوں اس نور کی رنگ رلیاں نا دیکھوں الٰہی مدینہ کی گلیاں نا دیکھوں

جِت اُمت کا والی نے بکریں بھی چاریں تے پڑیاں مانھ کُجھ رات رورو گذاریں
ہوں اس پاک مٹی کی تھلیاں نا دیکھوں الٰہی مدینہ کی گلیاں نا دیکھوں

خطا لے کے آیو گدا تیرا در پر نظر ایک رحمت کی مولا آثر پر
جے فضلاں کا پھلاں تے پھلیاں نا دیکھوں الٰہی مدینہ کی گلیاں نا دیکھوں

سی حرفی:

الف:

اُجڑ کے ہوئیں آباد بستیں،کیا دل ویران آباد کِس نے
ج ہڑایار نے منوں بسار چھڑیا،رکھی انھاں کی دِلاں مانھ یاد کِس نے
پُچھے کون نصیب کی ماریاں نا،سُنی انھاں کی کُوک فریاد کِس نے
دردمند کوئے اثر کا درد جانے ،دُکھیا دِل اِت کیا پھِر شاد کِس نے

س:

سارنہ دلاں کی میت جانے کتنا پریت کا روگ وی روگیا میں
ڈُبتی خوشی کیں بار ہا دحوک جھلیں،اُجڑی رُت کا سوگ وی سوگیا میں
غم نم بھکم جدائیاں کا درد سوگ کا بھوگ وی بھوگیا میں
آثر بس وصال کی چس خالی، بِنا رس کے پھوگ وی پھوگیا میں

چ:

چانن شب برات کی توں، میرو اُس دربار پیغام لے جا
میرا پیار کی کسک چھُپا رکھنی،غم دُکھ بھاویں سرِ عام لے جا
لے جا حُسن کی کُل سعادتاں نا، میری آہ کو سوز سلام لے جا
میری سہکتی آس کی جھولیاں نا،لگی پریت کو شوق انجام لے جا
لے جا میریاں کُل بیتابیاں نا، چنا لے جا صبر ناکام لے جا
ہستی صبح اُس در پر کئیں پوہچیں، یہ کُجھ میریں اُداس جیہی شام لیجا
اُسکا راہاں نا جا ترونک آیئے،آثر اتھرواں کا بھر بھر جام لے جا

د:

دل اداس تے روح ڈولے شاید درد کو کوئے مقام آیو
شنگرو اُچیو سُچیو خیر تھاری، دسیو کس کو اج سلام آیو
زخم ہجر کا کیوں فر ہویا تازہ،تھاری خاک لے کے پیغام آیو
کس کی یاد نے کیو ناشاد منا کس کا پیار کو آثر انجام آیو

س:

ساویئے مست الست رُتے میرو دیئے سلام اُن پانیاں نا
ناگا پہاڑ کا چھاڑ مانھ کھیڈ کھیڈ یں، پتر پھُل جانے میراہانیاں نا
چوئیں اج بھی اتھروں شنگراں کا کر کر یاد دلشاد جوانیاں نا
کہیئے باورا آثر کی آس چھڑکیں، دے جا کائے امید نمانیاں نا
کسک سوز تے درد ہوں لے چلیو، لیئے دیکھ پھلور نشانیاں نا
دسیئے کدتک سام سمہال رکھوں تیرا غماں کی چادراں تانیاں نا
قول پالیئے بول تیں ہاریئے نہ، لگے داغ مت پریت پرانیاں نا
یاری لان تے آثر اسان بھاویں، جانے کوئے کوئے توڑ نبھانیاں نا
رکھیئے یاد ان راہاں کا پند سارا، کریئے فاش نہ رمزاں جانیاں نا
لایئے داغ نہ بے وفائیاں کا میری اُلفتاں چھٹیاں چھانیاں نا
بھُلن آلیا کر منظور جایئے، کھری چاہت کی نچھ قربانیاں نا
قدر پیار کو پیر کنعان سمجھے،آثر پچھ بھا مصر کی رانیاں نا

غزل ۱ :

بیتی عمر توں دل میرا ماں درد کا دیا بالن گئی
جت تک غم کی لو لگے تھی، تاہنگ اک میرے نال گئی

پت جھڑ کی بے رحمی اُپر اُڈتا پنچھی روئیں تھا
پتر پھُل نہ چھوڑیو کوئے جت یاہ ظالم بال گئی

دل کا جانی ٹرگیا ہانی، جا ملاپ کی خالی ہیں
خبرے ٹھنڈیاں مرگاں تیں کیوں اجھاں نہیں میری بھال گئی

دل کی دھڑکن پر اج شاید نظر کسے کا پہرا ہیں
حسن کی شوخی طلب میری نا ہستاں ہستاں ٹال گئی

چیر سمندر دھرتی بندو چن مریخ اُلاہنگ گیو
اثر دماغاں کی یاہ قیمت دل نا کر کنگال گئی

غزل ۲:

کجھ راز چھپا کے رکھیا تھا ویہ اکھاں نے سمجھا چھڑیا
کجھ درد تھا دل کیاں گٹھاں ماں ویہ گیت بنا کے گا چھڑیا

ویہ لکیاں تیں نامحرم تھا تے مناں جھلیو کہیں وہیں تھا
میں سیک محبت اپنی کا ان لوکاں مانھ برتا چھڑیا

دُکھ اپنا بھور پیپیہا نا تیں ہولیں ہولیں دسنا تھا
اوہ پنچھی یوہ کے ظلم کیو راہ جاتاوی تڑفا چھڑیا

تاثیر دعا کی ہوگئی کسے چنگے بیلے منگی تھی
میں اس کا آون تیں پہلاں ارمان اپنا بدلا چھڑیا

وہ بچیو ہر شکاری تیں ہر وار پراں کا زوراں پر
اُت اثر نے ہستاں ہستاں اج بھر پُور نشانا لا چھڑیا

غزل۳:

ترٹف کے کریا نیناں بچوں موتی تھا جے تارا دو
عشق کو سیک انوکھو یارو اکو سوز اشارا دو

زندگی اک بجھارت اس نا برتیں سارا بُجھے کون
اتوں لیکے اس جا توڑی پیہنگ ہے اک اُلارا دو

درد میرا نا سُن کے ات کی پڑی بھی رُٹھی میرے نال
میری اک فریاد تھی لوکو، بجتا رہیا نقارا دو

ٹبر تیر سمہال ات سارو اُت کی چھٹ بھی بھر بھر بدھ
لکھیا لیکھ نا پچھے کہڑو، ایکن سر پر آرا دو

پیار کو گاہک تے تناں شاید ڈھونڈن نال بھی تھاسیں نہیں
اثر نا پچھیئے لے گیو کہڑو، دل تے جگر ادھارا دو

غزل۴:

گراچھاں کی رت ہے سہانی سہانی ہوں ڈھونڈوں وہ سنگت پرانی پرانی
توں پچھیئے نویں بن کیاں ڈالیاں نا، تھیں اس جا کسے کی نشانی نشانی
پئی ہوتی رہیں جھڑی ہونی ہیں باندے واہ اک رمز من کی چھپانی چھپانی
میری زندگی ماں بڑا پھیر آیا یہ کس موڑ کی ہیں گھرانی گھرانی
آثر عرش اعظم کا کنگراں مانھ دیکھی پیاراں کی بکھری کہانی کہانی

غزل۵:

تیرا غم ماں آکے میں دنیا بساری میرا ماہی کد تک کروں انتظاری
میرا نقد اتھروں تھا لعلاں کا مُل کا تیری اک ملاقات اج تک ادھاری
ہوں دیکھوں تھو دل کیاں ویرانیاں نا تیرا پیار کا غم نے فر کوک ماری
ادلتی بدلتی وی دنیا کا مالک میرا دکھ کا بدلن کی دس کد ہے باری
چلو راہیو اگلی منزل نا دیکھاں نبھی جس قدر نبھ سکی تے گذاری۔

ق

آیا بھور پھُلاں نا چمن گھگی اڈ اڈ شاد گئیں
پُچھ پپیہا میت میرا نا، میریں کت فریاد گئیں
پتر جھڑ کے فر نہیں جُڑتا پت جھڑ کو دستور سہی
سجن چل گیا توں دس کا گا، کیوں نہیں اُن کی یاد گئیں

؎ کس نے دِل کی دولت سامی کس نے سامی دُنیا کی
کون مسافر جِتیو راہیا بول خسارا کس کا تھا

؎ اُن گلیاں ماں آثر دیوانو یاہ گل کہتو جائے تھو
سانوریا رے تیرا سِر پر تیرا عہد پیان کی پے

؎ ساون کی دھُند اسُو کو چن کے کے موسم بیت گیا
آثر کا دل کیں دل مانھ رہیں قسمت نال نہیں چلیو زور

؎ غم کی بولیں مِٹھیں مِٹھیں اِس کا شعر سلونا
بے درداں کیں گل وی لُکھیں سُخن کلام الونا

؎ ویہ پتھر وی دھوئیے تے بیلا وی چُمیئے
تنا تھائیں سجناں کی جِت جِت نشانیں

؎ خوشیاں نا لیکے نہیں غم اپنو دیتو
یاہ تن کی کہانی وہ من کو فسانو

باراں ماہنہ:

چیٹ مُڑن کا چیتا بھُلیا آیو بساکھ تے نہیں گل مِلیا
کُوک رہی سووار نہیں آیا ڈیکوں پئی دِلدار نہیں آیا
جیٹھ سیاپا ہو گیا دُونا ہاڑ مانھ ہاڑا اُس تیں چُونا
سِک رہی غم خوار نہیں آیا ڈیکوں پئی دِلدار نہیں آیا

گیت ا:

چناں تیری چانی مانھ پیا نا بُلاؤں گی
سدھراں سلونیاں کا گھُنگرو بجاؤں گی

چناں تیری چانی مانھ.....

ساویا کبوترا توں اُڈ اُڈ بولیئے
ریجھ کیاں چٹھیاں نا ات جاکے کھولیئے
ڈھول کیاں گلیاں مانھ بنگ چھنکاؤں گی

چناں تیری چانی مانھ.....

پھُلاں کی ہے بستی تے دل مجبور ہے
کلیاں نا بھور چمیں ماہی میرو دور ہے
اُس کی نشانیاں نا سینہ سنگ لاؤں گی

چناں تیری چانی مانھ.....

اڈ اڈ کاگا رے گھلیئے توں پھیرو
شنگراں کے کول ہوئے سجناں کو ڈیرو
سن سن بنجلی ہوں دل پرچاؤں گی

چناں تیری چانی مانھ.....

ڈبتا وا تاراں کا دیکھوں نظارا
کالی کالی راتاں کا دُکھڑا ہیں بھارا
لکیاں کی بپتا ہوں کس نا سناؤں گی

چناں تیری چانی مانھ.....

گیت۲:

اُڈ رے کبوترا توں چن میرو لوڑیئے
کہیئے میرا بالما نانھ لگی نہ تروڑیئے
اُڈ رے کبوترا توں چن میرو لوڑیئے
ہجر مانھ کھان آویں کالی کالی رات رے
پل بھی نہیں سون دیتی غم کی آفات رے
پیار کیا ضامنا توں راہ مانھ نہ چھوڑیئے
اُڈ رے کبوترا توں چن میرو لوڑیئے
اتھروں تے سوز کوتوں لے جا پیغام رے
زنگی گھمائی میری مٹی بھی غلام رے
آس کیاں جھولیاں نا سکھنی نہ موڑیئے
اُڈ رے کبوترا توں چن میرو لوڑیئے
مُدتاں تیں پُچھیو نہیں دور جاون آلیا
چنگی بھلی زندگی نا روگ لاون آلیا
پریت آلی ریت گھولی فیر آ کے جوڑیئے
اُڈ رے کبوترا توں چن میرو لوڑیئے
نویں نویں بھاند آئی پھُلیا رتّل رے
پتناں کی گل جایئے واسطو نہ بھُل رے
غم کیاں بھجیاں نا آ کے نچوڑیئے
اُڈ رے کبوترا توں چن میرو لوڑیئے

چودھری محمد علی بیتابؔ

پیدائش:۱۵اپریل1916ء وفات:۱۱جولائی1998ء(نڈیاں راجوری)

چوہدری محمد علی بیتابؔ ہوردرہال (راجوری) کا گراں نڈیاں ماں ۱۹۱۶ء مانھ پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم راجوری ماں حاصل کی تے اسے دوران ملکی تقسیم کی ہلچل وی دیکھنی تے بھوگنی پئی۔امن قائم ہون تیں بعد ویہہ ریاستی محکمہ سماجی بہبود ماں ملازم ہوگیا۔سماجی خدمت کے نال نال ۱۹۷۰ء کے قریب شروع ہوں آلی گوجری زبان تے ادب کی تحریک ماں وی شامل ہویا تے گوجری شاعری شروع کی جہڑی شیرازہ گوجری ماں شائع ہوتی رہی ہے۔ویہ محکمہ سوشل ویلفیئر تیں ریٹائر ہون تیں بعد اپنا گراں نڈیاں ماں ہی مقیم رہیا تے اتے ہی ۱۱جولائی ۱۹۹۸ء مانھ وفات ہوئی۔

کلام: نظم:

کُتی رن تے چور کو سنگ مندو،جُتی تنگ نالے چُڈو مرد مندو
دھی پُغل بھیڑی لوفر پُوت بھیڑو،کانی اکھ تے دند کو درد مندو
ھُچل گھوڑو تے لُنڈی مھیس مندی،کونگل گاں نالے بھکل داند مندو
ہلکیو کُتو تے جھوٹو مارن آلو،خونی ہاتھی تے سپ کو ڈنگ مندو
سود کھتری کو گھاٹو کھیتری کو،دھکو یار کو تیل دیار مندو
گھٹ تولنو تے وعدو جھوٹھ کرنو،دینو ہٹی کو باہر ادھار مندو

سمک کوٹھا نا تے سہی زمیں بھیڑی،فصل ہوئے نہ محنت کو ساڑ مندو

ڑنو رات اندھیری کو بہت مشکل،کھڈاں بچ لگے پٹکار مندو

قرض اک پیسو مرض کاے ہوے،ہر ویلا کو رہنو بیمار مندو

دھی رحمت ہے رب کی سچ کہیں تم،خود غرض اپر رشتے دار مندو

لارو موچی کو تے جھوٹھ کا سبی کو،آکڑ خان ہووے کسب دار مندو

چھوٹا منہ بچوں گل بڑی بھیڑی،کرنو نچ کے نال بپار ،مندو

بڈھی خور حاکم،چوکیدار چاتر،کمزور ہوے نمبردار مندو

بڈھا جناں کی عورت جوان بھیڑی،لسو داند تے جب کو سہاڑ مندو

اڑو ڈوگی ماں تے گڑو فصل اُپر،نالے زمین کو ہے لتاڑ مندو

گھراٹی چور تے چوہا کو مور بھیڑو،گھاٹو دانا کو ہوئیآخر کار مندو

اللہ پاک نے بچ قران کہیو،لینو دھی کو مال حرام مندو

دینی دھی تے لینو مُل اس کو،برو فعل تے نالے بدنام مندو

بے نماز تے رکھے نہ کدے روزہ،بے دین تے وہ نادان مندو

دولت ہوئے دئے زکوٰۃ ناہیں،کرے حج نہ وہ مسلمان مندو

خفا ہوئے نہ کوئے میری گل اُپر،بندہ بدلتا کو ہوے طور مندو

دُنیا سب چنگی،سارو لوک چنگو،محمد علی جیہو نہ کوئے ہور مندو

نظم: غریبی

خدایا نہ دے توں غریبی کسے نا غریبی نہ دے بدنصیبی کسے نا
غریبی ہے دنیا ماں ذلت خواری دردرکادھکامصیبت ہے بھاری
غریبی کی زندگی توں بہتر ہے مرنو
غریباں کو جینو وی ہے کوئے جینو

محنت مشقت کریں رات دن یہ دیکھیں نہ گرمی نہ سردی تھکن یہ
بھریں دم امیری کا ظالم یہ جھڑا کمائی غریباں کی کھا گیا لٹیرا
غریباں نا رہ گیو پینو ہی پینو
غریباں کو جینو وی ہے کوئے جینو

گورا گیا ہن کالا ہیں آیا غریبی ہٹاؤ کا پرچم چڑھایا
زبانی زبانی غریبی ہٹاؤ اندروں غریباں کا کالجاوی کھاؤ
کیسو یوہ آیو ہے یارو زمانو
غریباں کو جینو وی ہے کوئے جینو

غریبی ماں ہم تم غرقاب سارا ظالم کا چُنگل ماں بیتاب سارا
ظالم تے مظلوم کی جنگ ہویگی دیکھے گی دنیا تے دنگ ہوئے گی
میسر نہ کپڑو نہ کھانو نہ پینو
غریباں کو جینو وی ہے کوئے جینو

D:\Writers org\hasan.jpg not found.

چودھری حسن دین حسنؔ

پیدائش 1915ء ہاڑی پونچھ

چوھدری حسن دین حسنؔ پہلا پُورکا گوجری لکھاڑیاں وچوں ہیں جنھاں نے قلم کی مُھار پنجابی تیں گوجری آلے پاسے موڑی۔ وہ 1915ء مانھ پونچھ کا ہاڑی گراں مانھ چوہدری بُلند خان گورسی ہوراں کا خاندان مانھ پیدا ہویا جن کولے مُدتاں تیں گراں کی نمبرداری ہوئے تھی۔ اُس دور کا دستُور کے مطابق اُنھاں نے وی بُنیادی عربی فارسی کی تعلیم مکتب مانھ ہی حاصل کی تے فِر جوانی تیں لیکے مدت توڑی اپنا گراں کی نمبرداری کی ذمے داری وی نبھائی۔

چوہدری حسن دین اُن خوش قسمت لوکاں وچوں ہیں جنھاں نا نہ صرف چوہدری غلام حسین لسانوی مرحوم کی صحبت نصیب ہوئی بلکہ تاحیات دستِ راست بن کے اُن کے سنگ رھیا۔ ۱۹۴۷ء کی افراتفری مانھ مانھ جدلسانوی صاحب پاکستان گیا تاں یہ وی اُنکے سنگ تھا تے ردوئے بل ۱۹۵۴ء مانھ وطن کی محبت نے واپس چھک آنیا۔ اس طرح قوم کی بھلائی بہتری واسے لسانوی صاحب نے جہڑا منصوبا بنایا اُن مانھ چوھدر حسن دین ہوراں کی ان تھک کوشش وی شامل تھیں۔

پاکستان مانھ مُختصر قیام کے دوران وہ مولانا اسماعیل ذبیح، قمر راجوروی تے مہجورؔ ہوراں کے سنگ رہیا تے غالبًا اسے دور مانھ اُنھاں نا گوجری مانھ لِکھن کی تحریک وی مِلی۔ جہڑی انھاں نے خوب نبھائی۔ اس سنگت کی پاسداری تے لج نبھان کو ثبوت انھاں کی وہ

منظوم چٹھی ہیں جہڑی اُن کی کتاب پیامِ حسن مانھ پنجابی تے گوجری زباناں مانھ شامل ہیں۔ اُن کی یاہ تصنیف ۹۲۔۱۹۹۱ء مانھ شائع ہوئی تھی تے اس پر انھاں ناریاستی کلچرل اکیڈمی کی طرفوں ۹۴۔۱۹۹۳ء کو بہترین کتاب کوایوارڈ وی ملیو۔

چوہدری حسن دین ہوراں نے ساری عُمر جس اعتماد تے مضبوطی نال سوٹی تھم کے رکھی ہے اُسی گرفت قلم پر وی رکھی تے یاہ خاصیت شاید ہی کسے دُوجا لکھاڑی نا نصیب ہوئی ہوئے۔ ان کو رعب اُن کی تحریراں مانھ وی محسوس کیو جا سکے۔ حسن دین حسنؔ کی تمام تحریر شاعری کی صورت مانھ ہیں جن مانھ سی حرفی، بیت، نعت تے ہمعصر لکھاڑیاں کے ناں منظوم چٹھی شامل ہیں۔ وہ ذاتی طور پر زبردست مواحد ہیں تے ان کو یوہ نظرِ یو شاعری مانھ وی باندے باچھڑ نظر آوے۔ کسے نمبردار یا مقدم کی زبانی توحید کی گل کتنی موثر ہو سکے اسکو اندازو اُنکا کلام تیں کوئے وی لا سکے۔ بھاویں اج گوجری کا مُچ لکھاڑی تھک کے بیس گیا ہیں پر چوہدری حسن دین حسنؔ اج (۲۰۰۶ء) اکانوے سال کی عُمر مانھ وی ہرویلے ادب کی تخلیق مانھ رُجھیا وا لبھیں۔ کلام:

نعت:

جمیو نہیں نہ جمے گو کدے جگ ماں نبی پاک جیہود ہور انسان کوئے
ہوئی نہیں نہ ہوے گی ایڈ ہستی اتنی محترم ایڈ ذی شان کوئے
اتنا بڑا اخلاق کو ہور دوجو جمیون کون ہے بچ جہان کوئے
اتنا ظرف کو کون جے دشمناں پر کرے ایڈ عظیم احسان کوئے

حسن دین حسنؔ

سی حرفی

الف:

اللہ ملاوے تے فِر مِلیئے، کرے فضل جے رب رحمان سجنا
رج رج ملیئے گل لگ تم ناں کریئے دلاں گا دور ارمان سجنا
تھارے باجھ نہ دیس مانھ دِل لگے، ڈانواں ڈول تے پھراں حیران سجنا
حسنؔ رب جانے کد ملاں گا ہم، ہوویں دور کد ہجر طوفان سجنا

س:

سِکتاں سکتاں عمر گذری راہ تکتاں تکتاں سال ہویا
گھڑی گنتاں گنتاں تھک مُکا سال گذریا نہیں وصال ہویا
گذری عمر اُڈیک جدائیاں مانھ، دن ہجر کا سال مثال ہویا
حسنؔ بدن تیں جان حیران چلی، انتظاریاں مانھ بھیڑا حال ہویا

غ:

غلطی ہوگئی مُج بھاری، تھارے نال محبت میں لائی کیوں تھی
دِتی تم نے یاد بسار مہاری، اتنی سجنا بے پرواہی کیوں تھی
نہیں تھی خبر تھاری بے وفائیاں کی،، میں پیار یا جان پھسائی کیوں تھی
ہم نا دس تمام قصور مہارو، ہوئی حسن سنگ بے وفائی کیوں تھی

ہ:

ہر گھڑی ہم نا یاد تھاری، تھاری تاہنگ نے جان ستائی وی ہے،
مِلن جُلن کو نہیں کوئے ڈھنگ بنتو، اس گل توں جان گھبرائی وی ہے
پیا تنگ ہاں سخت جُدائیاں مانھ، حالت نزع کا وقت کی آئی وی ہے
حسنؔ دل کی گل ہوں دسوں تمنا، ہم نے مِلن کی آس مکائی وی ہے

بیت

بیت۱:

بھُل نال تیرے ہم نے لائی سجنا غلطی ہوئی کِتوں گیا بھُل خاصا
دُشمن لوک نہیں لین آرام دیتا تھارے باہج پرناں گیا بھُل خاصا
صبح شام بے چین دو نین روویں گیا اکھیا تیں اتھروں ڈُل خاصا
حسن قدر تھاری ہم نا اج آئی گلاں تھاریاں کا پے گیا بھُل خاصا

بیت۲:

سنگ کا یار تیرا گیا چڑھ ڈھوکیں مرگاں ٹھنڈیاں سرد پنجالیاں مانھ
اجکل پونچھ کا لوک سب ڈھوک چڑھ گیا، گیا اُچیاں اچیاں ماہلیاں مانھ
توں بھی آ ہم وی چلاں رل ڈھوکیں چھوڑ گرمیاں سڑیاں مُنہ کالیاں نانھ
حسنؔ سجناں باجھ ویران دِسیں کروں کے ڈھوکاں بہکاں خالیاں نانھ

بیت۳: (منظوم چٹھی کو بند)

چڑھ کے اُچیاں اُچیاں ماہلیاں توں، دیکھوں روز اُنگا تھارے دارا اجکل
گھُمن گھیر دریاواں کا پھیر دِسیں، نالے دھُند اندھیر غبار اجکل
پھِر تو رہوں پنجالاں تے ماہلیاں پر، کرتو رہوں نِت سوچ بچارا اجکل
خبرے کِچر توڑی دن زندگی کا، مِلیں کد ویہ یار غمخوار اجکل

D:\Writers org\baidar.jpg not found.

چودھری محمد حسین بیدارؔ کھٹانہ

پیدائش:۱۵مئی 1917ءاوموناڑ (کشمیر)

حاجی محمد حسین بیدارؔ کھٹانہ پہلی پُور کا ان گوجری لکھاڑیاں ماں شمار ہوئیں جنھاں نے خالص اپنی مادری زبان گوجری ماں پڑھن لکھن کی ریت شروع کی۔ انکو تعلق پونی، ریاسی کا مشہور کھٹانہ خاندان تے بابا جمال دینؒ کی نسل نال تھو۔ انکا خاندان کا لوک سیال ماں گاندری رام بن کا علاقہ ماں رہیں تھا تے برہیا اپنا مال سمیت کشمیر کا علاقہ حالن شاہ آباد ڈُورو ماں آ بسیں تھا۔ اسے سفر کے دوران ویہہ مئی ۱۹۱۷ء ماں جواہر ٹنل کے قریب کا اک گراں اوموناڑ ماں پیدا ہویا۔ ان کا والد کوناں ملاں حبیب اللہ کھٹانہ تے ماں کوناں زینب بی بی تھو۔

بیدارؔ ہوراں نے ابتدائی تعلیم اپنا والد تیں حاصل کی جہڑا اپنا قبیلہ کا بچاں نا قُران پاک کی تعلیم دئیں ہویں تھا۔ بیہہ سال کی عمر ماں سیالکوٹ چلا گیا تے جِت انھاں نے پیر جماعت علی ہوراں تیں بیعت وی حاصل کی تے فارسی کی تعلیم وی حاصل کی۔ واپسی پر مشہور قومی رہنما حاجی محمد اسرائیل کھٹانہ ہوراں کی صحبت ماں سیاسی تے سماجی زندگی کی بھوم وی حاصل کی تے شعر و شاعری وی شروع کی۔ ویہہ مدت توڑی گُجر اصلاحی کمیٹی کا ممبر وی رہیا۔ تے انکی اصلاحی سوچ نظم

تے سی حرفیاں کی صورت ماں عوام کے باندے وی آئی۔ انھاں کی پہلی سی حرفی 'گُلو ارکبری' ۱۹۵۴ء ماں چھپی تھی۔، دوجی 'روحانی سی حرفی' تیجی ۱۹۶۰ء ماں حاجی اسرائیل کھٹانہ ہوراں کی وفات پر لکھی وی 'ضربِ جگر' تے چوتھی پیغام حجاز تھی جہڑی ۱۹۶۳ء ماں شائع ہوئی۔ ویہہ مولوی علم الدین بن باسی ہوراں کا ہمعصر وی تھا تے حاجی اسرائیل صاحب کی نسبت نال انکی محفل ماں اکٹھا وی رہیا ہیں لہٰذا ان دوہاں شاعراں کا کلام ماں سانجھا مضمون تے معیار وی پڑھن آلاں نا بھلیکھا ماں پا چھوڑیں۔ انھاں نے سروری کسانہ ہوراں کے سنگ رہ کے گُجر اصلاحی کمیٹی کے ذریعے کئی سماجی کماں ماں وی شمولیت کی تے گوجر قوم تے زبان واسطے جدوجہد کرتا رہیا۔ انھاں کو گوجری کلام سروری مرحوم کا 'نوائے قوم' اخبار تے رسالہ 'گُوجر دیس' ماں وی شائع ہوتو رہیو ہے۔ تے فرِ ریاستی کلچرل اکیڈمی ماں گقوجری شعبو کھُلن تیں بعد 'شیرازہ گوجری' ماں وی انکی نظم شائع ہوتی رہی ہیں۔ ۸۳-۱۹۸۲ء ماں انکو کلام '' جلوونورکو'' کلچرل اکیڈمی کا تعاون نال شائع ہویو جس نا بعد ماں اکیڈمی تیں انعام وی ملیو۔ انھاں نا اللہ پاک نے جوانی ماں ہی (۱۹۵۴) ماں حج کی سعادت وی نصیب کی۔ تے آخر رام بن ماں ہی انکو انتقال ہویو۔

کلام کا نمونا:

باراں ماہ:

بساکھ بس رس گیا بساکھ ماں سنگی، رُت بسنت بہار سئیو
رنگا برنگا پھُل چمن ماں بنیا گل کا ہار سئیو
چن نہ آیو من ستایو، تھکی کر انتظار سئیو
یاد ہزار بیدآر ہیں تیری، ملیو نہ دلدار سئیو

جیٹھ جیٹھ آیو جیٹھانی ہسیں، پہنے ہار سنگاراں نا
سبز پری بن چمکے دھرتی، رس چڑھے گلزاراں نا
صحت جوانی رُت مستانی، پُچھے کون بیماراں نا
چنگا عمل بیدار نہ تیرا، دیکھے بیگانیاں ناراں نا

اسو آس خدا کی رکھنی، کم سولا سارا
بانڈیاں ماں بن باسی مُڑیا، لگا رہ گیا ڈھارا
دھائیں مکی پکی ساری، لپیں ہر جا کھلیاڑا
خوش بیدآر زمیندار ہیں سارا، بھریں کٹھار تے کھارا

کتک کتک سوانی کتیں چرکھا، گیت پریم کا گائیں
سُرمو کجلو، بٹنو مہندی،زُلف سیاہ چمکائیں
حُسن بے ترس ہمیشاں رہیو، عاشقاں نا ترسائیں
گُجھا راز بیدآر سجن کا پڑدا فاش ہو جائیں

D:\Writers org\hakim.jpg not found.

سید حاکم شاہ قمر

پیدائش 1920ء سنئی پونچھ وفات 1985ء کھڑک پنجاہ رجوری

سید حاکم شاہ قمر گوجری تے پنجابی کا ریاستی سطح کا شاعر تھا۔ وہ 1920ء مانھ سُرنکوٹ پونچھ کا سنئی گراں انھ سید نور شاہ ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ عربی فارسی کی تعلیم گھر مانھ ہی حاصل کی۔ گھر آلاں کی خواہش انھاں ناخاندانی روایت پر چلاں کی تھی پر اُن کی طبیعت شاعری تے ہاسی مخول آلے پاسے زیادہ لگے تھی۔ وہ بڑا خوش اخلاق تے حوصلہ آلا تھا۔ ہستاں ناروانو تے روتاں ناہسانو انھاں ناخوب آوے تھو۔

۱۹۴۷ء کے قریب کُجھ عرصو جیل مانھ وی رہیا جِت انھاں کی تُک بندی شاعری مانھ بدل گئی۔ وہ دُنیا کا دُکھ درد مانھ آپے شامل ہو جائیں تھا۔ اور قضیاں بختاں کا قِصا شاعری مانھ بڑی خوبصورتی نال کرلیں تھا۔ اُن کا ہتھ کی لِکھے وی شعری داستان اجاں وی کئی گھراں مانھ موجود ہیں۔ جنھاں نا تلاش کرن تے چھاپن کی ضرورت ہے۔ اُس دور کا رواج کے مطابق انھاں نے وی زیادا شاعری پنجابی مانھ کی ہے۔

۱۹۷۰ تیں بعد جدید گوجری کی تحریک کے نال انھاں نے وی جوش جذبہ نال گوجری لِکھنی شروع کی۔ ریڈیو کشمیر تے کلچرل اکیڈمی کی طرفوں کیا جان آلا مشاعراں تے مجلساں مانھ شامل ہوتا رہیا۔ ان کو کلام گوجری رسالاں مانھ وی شائع ہوتو رہیو ہے پر زیادا شاعری اجھاں چھاپے نہین چڑھ سکی۔ اُن کی شاعری مانھ سی حرفی تے باراں مانہ کا روائتی مضمون تیں علاوہ عام آدمی کا دُکھ درد تے بدلتی انسانی قدراں کو ذِکر وی ہے کیونجے عام شاعراں ہاروں وہ وی دُکھی تے تنگ دست رہیا ہیں۔

سید حاکم شاہ قمرؔ اپنی زِندگی کا آخری سالاں مانھ پونچھ تیں ہجرت کر کے رجوری کا گراں کھڑک پنجاہ مانھ اباد ہو گیا تھا۔ تے اتے مئی ۱۹۸۵ء مانھ اُنھاں کی وفات ہوئی۔ (اللہ بخشے) کلام:

باراں مانہ:

چڑھیو جیٹھ مہینو ہوں سڑوں تتی بھکھیں دھُپ وچھوڑو دلدار کو ہے
موسم گرم فراق کی اگ دوزخ منا دُکھ اُس وچھڑیا یار کو ہے
پہلاں لا پریت فر کیوں بسری ڈٹھو چنگو طریقو یوہ پیار کو ہے
سید حاکم شاہ قمرؔ ہوں سڑوں ہر دم شوق نت تیرا دیدار کو ہے

سی حرفی:

ج:

جان میری تیرے باجھ چلی سجنا لائی پریت نا توڑیئے نہ
منا دیکھ کوچجی نا تجیئے نہ لارو دے ادھ راہوں منہ موڑیئے نہ
کر کے رحم تے لے سمہال مناں اللہ واسطے رد کے چھوڑیئے نہ
تیرا پیراں کی خاک غلام ہاں ہوں میری تاہنگ امید نا توڑیئے نہ

مولانا غلام قادر رازؔ

پیدائش:1920ء چک ارن بانڈی پورہ وفات1997ء بانڈی پورہ

مولانا غلام قادر رازؔ گوجر برادری ماں ریاست کی اک منی پڑمنی علمی، ادبی، سیاسی تے سماجی شخصیت کو ناں ہے۔ اُنکی پیدائش ۱۹۲۰ء ماں بانڈی پور کشمیر کا گراں چک ارن ماں مولانا امام دین جھارا ہوراں کے گھر ہوئی جت انکے بڑا بڈیرا مہاراجہ گلاب سنگھ کا دور ماں دینی تبلیغ کا مقصد نال آکے اباد ہو گیا تھا۔ یوہ دور غربت تیں علاوہ سیاسی تے سماجی بدحالی کو دور تھو جس کو حصو گُجراں نا کجھ حدوں بدھ ہی نصیب ہویو۔ راز صاحب کی تعلیم، تربیت تے طبیعت پر بھی اس کو اثر ہویو۔ انھاں نے عربی فارسی کی بنیادی تعلیم اپنا والڈ صاحب مرحوم تیں حاصل کی تے فر کجھ عرصو بانڈی پور سکول تے سرینگر کا اور بیئیٹل کالج تیں وی روائتی تعلیم حاصل کی پر یوہ سلسلو توڑ نہ چڑھ سکیو تے ویہ اپنی قوم کی خدمت واسطے اپنا علاقہ بانڈی پورہ ماں واپس چلے گیا۔ ات انھاں نے اپنی قوم کی نویں نسل واسطے دینی تعلیم تے تبلیغ کو سلسلو شروع کیو جہڑو آخر عمر تک جاری رہیو۔ اپنا علاقہ کا مسائل حل کران واسطے ۱۹۷۴ء تیں اراں گوجر ایڈوائزری بورڈ کا ممبر وی رہیا تے وقتی ضرورت کے مطابق انھاں نے سماجی تے سیاسی خدمات ماں وی اپنو حصو گھلیو۔ اپنی دینی، دنیاوی، سیاسی سماجی، تے علمی ادبی خدمات تیں بعد ویہ سال ۱۹۹۷ء ماں بانڈی پورہ ماں ہی فوت ہویا تے اتے اپنا گراں ماں دفن ہیں۔

علمی روائت تے انکا خاندان ماں پہلاں تیں تھی پر جد ۱۹۷۸ء ماں ریاستی کلچرل

اکیڈمی ماں گوجری شعبو کھلوتاں انھاں نے گوجری ماں شاعری کو سلسلو وی شروع کیو۔ انکی شاعری شیرازہ گوجری تیں علاوہ ریڈیو کشمیر تیں وی نشر ہوتی رہی ہے۔ شاعری ماں انھاں نے بیت، نظم، غزل سب کُجھ لکھیو ہے پر ہجر وصال، دُکھ ملال تے ظرافت ت جیہا روایتی مضموناں تیں علاوہ دین، سماج سدھار تے اخلاقیات کا مضمون انکی شاعری ماں جا جا نظر آویں۔ انکی ساری شاعری انکی وفات تیں بعد انکا صاحبزادہ محمد شفیع ہوراں نے اکٹھی کر کے کتابی شکل دتی ہے جسکا جلدی ہی شائع ہو جان کی امید ہے۔ نمونہ کلام:

ر:

روکے پچھیو اس ماہی نا میں دس سجناں تیرو پیار کیسو
بے پرواہی کو تیرو اصول کیوں ہے ایسو یار پھر یار دلدار کیسو
آوے ترس نا حالت یاہ دیکھ میری واہ واہ یار توں ہے غمخوار کیسو
رکھوں وصل کی تاہنگ ہوں کچر توڑی ملاقات کو راز ادھار کیسو

ہ:

ہس کے دتو جواب اس نے دعویدار ہیں جھوٹھا اقرار تیرا
مثل بھوراں کے پھُلاں پر پھرے ہر جا دوست اک نہ مچ ہیں یار تیرا
شمع واہ پر وہ پتنگ توں نہ پکا دل کا نہیں تکرار تیرا
سستا ہوئیں نہ راز دیدار ایسا، وعدہ ٹُٹیا کئی ہزار تیرا

D:\Writers org\mian .jpg not found.

میاں بشیر احمد صاحب لاروی

پیدائش:۲۱ اکتوبر 1922ء پہلناڑ وانگت

حضرت بابا جی صاحب لاروی کا پوتا تے حضرت میاں نظام الدین لاروی ہوراں کا صاحبزادہ، میاں بشیر احمد صاحب لاروی ہور ریاست جموں کشمیر کا سیاسی، سماجی تے علمی ادبی حلقاں ماں کسے تعارف کا محتاج نہیں۔ پچھلی اک صدی تیں زیادہ عرصہ تک اس خاندان نے قوم کی علمی تے سیاسی رہنمائی تیں علاوہ ادبی میدان ماں نمایاں رول ادا کیو ہے تے صحیح معناں ماں لاروی دربار کی ادبی خدمات پر اک مکمل تحقیق کی گنجائش تے ضرورت ہے۔

میاں بشیر احمد ہوراں کی پیدائش علاقہ وانگت کا پہلناڑ گراں ماں جی صاحبؒ کا وصال تیں چار سال قبل ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۲ء نانھ ہوئی۔ تے انھاں کو بچپن جی صاحب کی روحانی شفقت مانھ گزریو۔ بنیادی تعلیم وانگت ماں ہی حاصل کی تے فر دربار ماں موجود استاداں تیں علاوہ گھر کا علمی ادبی ماحول تیں مچ کچھ سِکھیو۔ نوجوانی کا دور تیں ہی اپنا قبیلہ تے علاقہ کا سماجی معاملاں مانھ دلچسپی شروع کرلئی۔ ۱۹۶۵ء ماں حج کا فریضہ تیں بعد جد بابا نظام الدین لاروی ہوراں نے سیاست تیں کنارہ کشی کرلئی تاں سیاسی ذمے داری وی میاں بشیر صاحب نا قبول کرنی پئی تے وہ ۱۹۶۷ء تیں ۱۹۸۶ تک برابر ریاستی سیاست مانھ اسمبلی کا رکن وی رہیا تے عرصہ تک ریاستی وزیر کے طور وی ذمہ داری نبھائی۔ ۱۹۷۲ء مانھ بابا نظام الدینؒ ہوراں کا وصال تیں بعد روحانی گدی وی سنبھالنی پئی تے یاہ ذمے داری وہ یہہ اجھاں تک بخوبی نبھاویں لگا وا۔ اس نسبت نال ان کا مریداں تے محبتیاں کی اک بڑی تعداد ریاست تے ملک تیں باہر تک وی ہے۔ ۱۹۸۶ء تیں بعد سیاسی ذمے داری اپنا سپوت تے ریاستی وزیر میاں الطاف احمد ہوراں نا سونپ کے پوری طرح روحانی علمی تے ادبی کماں مانھ مصروف ہوگیا۔

لاروی دربار ماں ہون آلی علمی تے ادبی مجلساں کی تاثیر بچپن تیں ہی ان کا دل پر تھی۔ جِت کئی بلند پایہ پنجابی تے گوجری شاعراں کو آن جان برابر لگور ہے ہوئے تھو۔ اسطرح

انھاں نا بچپن تیں ہی کئی شاعراں کا شعر زبانی یاد ہو گیا تھا جہڑا او یہہ اکثر مجلساں ماں سناتا رہیں۔ آپ گھٹ شاعری کی ہے پر جی صاحبؒ کی سی حرفی، ملفوظاتِ نظامیہ، تے ''اسرار کبیری'' تیں علاوہ بابا صاحبؒ کو کلام انھاں نے ''اشعار نظامی'' کا ناں نال ترتیب دیکے شائع کروایو ہے۔ اجکل او یہہ دربار نال متعلق شاعراں کو کلام جمع کر کے ''نیر سمندر'' کا سلسلہ کے تحت شائع کرن ماں مصروف ہیں تے اج تک اس کی پنج جلد سامنے آ گئی ہیں۔ یوہ اک شخص نہیں بلکہ برابر اک ادارہ کو کم ہے۔ انھاں نے اپنی ذاتی زندگی کی سخاوت ادب ماں وی کھُل کے برتی ہے تے ادیباں تے شاعراں کی سرپرستی تے رہنمائی کی روائت قائم رکھی ہے۔ مھاری یاہی دعا ہے کہ اللہ اس سلسلہ نا تادیر قائم رکھے۔

گوجری کلام کا نمونا:

ج:

جا کے پُچھوں نجومیاں نا، ویہہ کہیں ات دِستو فال کُجھ نہیں
ویہہ کہیں جھلیا کے حیران ہو یو، تِتاں اپنی شائد سنبھال کُجھ نہیں
دسیں ویہہ حساب ابجدِ سارا تیرا ڈھول نا تیرو خیال کُجھ نہیں
اُچی اسکی ذات بشیر سچی، توں تے سوبھتو اسکے نال کُجھ نہیں

د:

دُکھاں کا دسوں حال کس نا، محرم دلاں کا کرتا خیال کُجھ نہیں
دسوں ہجر کا کھول کے ماجرا کے، جانی سُنتا میرا سوال کُجھ نہیں
کہوں معاف کر میرا عیب سارا، اپر سٹتا دلوں ملال کُجھ نہیں
دھوکھا ہجر کا لگا بشیر مِنا، آتا یار میرا پچھن حال کُجھ نہیں

و:

واسطا لکھ ہزار گھلوں میری عاجزی کر قبول جانی
تیرا ہجر کی ڈاہڈی ساڑ سینے پوئیں کالجے سو سو سُول جانی
دِتا سر نا کر قبول ماہیا تیری دید کو تحفو تمول جانی
تیرے باجھ کت صبر بشیر مناں، روتوں رہوں تے رہوں ملول جانی

D:\Writers org\nadeem 2.jpg not found.

مولانا عبدالرحیم ندیؔم

پیدائش:14 نومبر 1923ء گوہاڑی مظفرآباد

گوجری کا شاعر، ادیب، محقق تے محسن ڈاکٹر صابرؔ آفاقی کا بڑا بھائی مولانا عبدالرحیم ندیؔم مظفرآباد کا رہن آلا ہیں۔ وہ ۱۹۲۳ء مانھ مولانا محمد علی پھامڑہ کے گھر پیدا ہویا، بُنیادی تعلیم اسلامی مدرساں مانھ حاصل کی۔ ملازمت تیں گھر بار کو کم بہتر سمجھیو تے تمام عُمر خالص گوجرا ماحول مانھ رہیا۔

ندیؔم صاحب ۱۹۶۵ء توں بعد شروع ہون آلی گوجری تحریک نال شامل ہویا تے نظم، غزل، گیت، سی حرفی تے مرثیہ کی صورت مانھ شاعری کی۔ جہڑی ریڈیو توں نشر ہون تیں علاوہ گوجری ادبی بورڈ مظفرآباد نے ''سدو بہار'' کا ناں نال کتابی صورت مانھ وی شائع کی ہے۔

مولانا عبدالرحیم ندیؔم ہوراں نے گوجری شاعری تیں علاوہ جہڑو زیادہ اہم کم کیو وہ قُران پاک کا گوجری ترجمہ کو ہے، جس کا حوالہ سنگ ان کو ناں انشاءاللہ صدیاں تک زندہ رہے گو۔ گوجری مانھ یوہ بڑو فریضو انجام دین آلا غالباً پہلا عالم ہیں، جد کہ اس سلسلہ مانھ ابوالعطا فقیر محمد سعید چشتی، مولانا عابد صاحب، مولانا فیض الوحید تے مولانا محمد امین مدنی ہوراں کا ناں انھاں تیں بعد آویں۔ دُعا ہیکہ اس نیک کم مانھ پہل کرن واسطے اللہ انھاں نا اجر عظیم دئے۔ (آمین)

کلام:

حمد:

نیلی سِل بچ چِٹا تارا قُدرت تیری ربا پاکا
تیں چمکایا جنگل جنگل تیں لشکایا ڈھیریں ڈھاکا

غزل۱:

تیرا غم کو کنڈو اڑکے کہڑو ہیرے اندر بڑھ کے
دُنیا سوٹی نالوں مِناں مٹھا غم کی اگ مانھ تڑکے
چھپ کے بیٹھاں گُجھ نہیں بنتو حق تھاوے میدان مانھ لڑکے
مرد میدان کے اندر نکلیں بُزدل بیسیں گھر مانھ دڑ کے
خامی کھاسیں نہیں توں کدے گل ندیمؔ کی رکھیئے مڑھ کے

غزل۲:

زُلف کو قیدی چھُٹے نہ دل پیو جکڑُٹے نہ
کُوڑی یاری توڑ نہ پوہچے یاری سچی ٹُٹے نہ
عشق بھی ہے بیماری لیکن یوہ بیمار نکھُٹے نہ
جاگ کے راکھی دل کی کریئے کوئے خزانو لُٹے نہ

ق:

پانی پئیں جد اوہ رنکے چنگا شعراں مانھ دِل بنکے
مُنہ چھپاتو چلے کُوڑو سچو چلے چھاتی تن کے

ق:

کیوں کسے کی ماڑی تکوں ہوں اپنی جھگی جاڑی تکوں
سوکڑ کسی اکھ کو دھوکھو گھر کی بگتی ناڑی تکوں

ق:

ہے چنگو کاج جوانی کو مُل کے ہے لیر پرانی کو
نیتاں باجھ اجر نہیں کوئے یوہ ہے گھُونکار مدھانی کو

گیت:

کدے آکے مُنہ تے دس مِترا
ہُن آکے گھر مانھ بس مِترا
میرے بہڑے آکے ہس مِترا
کدے آکے مُنہ تے دس مِترا

پھُل کھِلیا دیکھ بہاراں مانھ
بُلبل بولیں گُلزاراں مانھ
پئی ڈالی ڈالی رس مِترا
کدے آکے مُنہ تے دس مِترا

چن چڑھیو خوشیاں ہاساں کو
ہُن ویلو نہیں یوہ ساساں کو
مت میرے کولوں نس مِترا
کدے آکے مُنہ تے دس مِترا

مت سمجھے سچ روائی ہے
نوں رورو جان سُکائی ہے
لو اکھاں کی نہ کھس مِترا
کدے آکے مُنہ تے دس مِترا

مولوی عبدالکریم پرواؔز

وفات:1982 جموں

عبدالکریم پرواؔز پہلا پُورکا گوجری لکھاڑیاں مانھ گِنیا جائیں۔اُن کا بزرگ کاغان توں ہجرت کر گے پہلاں راجوری آیا تے فِر جندراہ جموں مانھ بس گیا۔ اُن کو تعلق بکروال قبیلہ کا اک بوکن خاندان نال تھو جہڑا سیال مانھ جندراہ تے بر ہیا اپنا مال چوکھر نالے کے چندن واڑی پہلگام آلے پاسے جائیں ہوئیں تھا۔ پرواؔز ہوراں کی پیدائش وی جموں کے قریب ایسا ہی سفر کے دوران 1925ء کے ال پل ہوئی۔

عبدالکریم بوکن ہوراں نے پنجمی تک کی سکُولی تعلیم تیں بعد کُجھ عربی فارسی کی دینی تعلیم وی حاصل کی تے اس طرح مولوی کہوان لگ گیا۔ اُنھاں کو بابا نظام الدین لاروی ہوراں کی روحانی تے ادبی مجلساں مانھ بڑو آن جان تھوتے اِتے انھاں نا پنجابی شاعراں کی صحبت مانھ شعر کی بھوم ہوئی۔ تے نوں وہ عبدالکریم بوکن تیں مولوی عبدالکریم پرواؔز بن گیا۔

مولوی عبدالکریم پرواؔز ہوراں نے وی اپنا دور کا باقی لکھاڑیاں ہاروں زیادا شاعری پنجابی مانھ کی ہے جِس مانھ پیر مُرشد تے تصوف کو موضوع نمایاں ہے۔ فِر جدُوجا سنگی گوجری آلے پاسے مُڑ یا تاں پرواز ہوراں نے وی قلم کی مہار گوجری دار موڑتاں کُجھ مُچ ہی سوہنی تے دردیلی سی حرفی گوجری ادب کے حوالے کی ہیں۔ گوجری مانھ اُنھاں نے نظم، غزل تے گیت وی لکھیا ہیں پر رُجحان تے معیار کے مطابق وہ سی حرفی کا ہی شاعر سئی لگیں۔

کلچرل اکیڈمی کا شیرازہ گوجری تیں علاوہ ریڈیو کشمیر تیں وی انھاں کو کلام اکثر نشر ہوتو رہے۔ مختصر بیماری تیں بعد 1982ء مانھ مولوی عبدالکریم پرواز ہوراں کی وفات ہوگئی۔ اُن

کا رشتے داراں کا کہن موجب اسو یلے اُن کی عمر ۵۵ تے سٹھ سال کے درمیان تھی۔ پہلا دور کا باقی گوجری شاعراں ہاروں انھاں کا کلام ناوی تلاش کے کتابی صورت مانھ چھاپن کو کم اجھاں کسے مہربان کو اڈیکوان ہے۔

کلام:

نعت:

صلے علیٰ کو ورد کماؤں
پڑھ صلوٰۃ درود پہچاؤں

جان اپنی نا گھول گھماؤں مرحبا مرحبا اُچی شان آلیا
اللہ کو حبیب پیارو شب معراج کو ہوؤ چمکارو
عربی مدنی تاج دُلارو ملیو قُرب دوعالم کا کا سردار ن
مرحبا مرحبا اُچی شان آلیا

نظم: وطن

گلشن وطن جموں کشمیر مہارو ہندوستان سارو گلستان بسے
بسیں پیر فقیر ابدال کتنا اجمیر خواجہ عالیشان بسے

سی حرفی:

الف:

اللہ کو آسرو اک منا ہور کسے کی نہیں امداد کوئے
گھُمن گھیر اندر چوفیر غم کو سُنے مول نہ میری فریاد کوئے
گھیرو دُکھاں کی فوج نے آن پایو بنیو آن سالار جلاد کوئے
کراں چل پرواز اپیل وانگت جتوں ملے پیغام دلشاد کوئے

ج:

جگ مانھ تاں مشہور ڈٹھو جام وصل کو وہ بیمار دل نا
ہر پاسے تیں طعن مخول آویں، ماریں ہٹ کے پھٹ دُکھیار دل نا
قسمت خواب تیں آن جگا میری، بیدار کردے بیزار دل نا
بگڑی کون پرواز کی توڑ چاڑھے، ملتو نہیں دردی غمخوار دل نا

ق:

قسمتاں کا ہوویں سب لیکھا آئی بہار تے پکڑ مہار بیٹھی
پھرے ڈُبتا دینہ کو رنگ پیلو، جاتی خوشی وی رنگ بسار بیٹھی
جسم روح تیں بِنا بے آس ہویو، گئی عیش تے بِند دُکھیار بیٹھی
اوہلے خوشی کو چن پرواز ہویو، رات ہجر کی پیر بسیار بیٹھی

باراں مانہ

چڑھیو چیت تے باد صباء جھلے پئی ہر بیجان مانھ جان دیکھو
کریں آلنا تیار ہُن پیا پکھو ہوئیں بسن کا سب سامان دیکھو

گیت ا:

ہس ہس کے چناں آیا کر آون مانھ چرنہ لایا کر
مُدتاں تک نہ تڑفایا کر ہس ہس کے چناں آیا کر

گیت ۲:

بن کے پکھنواں سامنے آکے بول
گیو کت بول کے کد آوے میرے کول
لنگھ گیو چلے کلاں جیتاں نا آوے گو نوروز
بن کے پکھنواں سامنے آکے بول

حاجی قطب الدین عارفؔ

پیدائش: ۱۹۲۵ء نوتن، دھندراٹ رام بن

حاجی قطب الدین عارف ہور، حاجی محمد حسین بیدارؔ کھٹانہ تے مولوی غلام رسول ڈوئی ہوراں کا ہمعصر تے ہم وطن شاعر ہویا ہیں جن کو شمار گوجری لکھاڑیاں کا پہلا قافلہ ماں ہوئے۔ انھاں نے ۱۹۷۵ء تیں بعد شروع ہون آلی گوجری تحریک ماں بڑھ چڑھ کے حصولیو تے اپنی گوجری شاعری نال اپنی سُتی قوم نا دھونگ جگان کی کوشش کی۔

عارفؔ ہوراں کو تعلق رام بن کا علاقہ دھندراٹ نوتن نال ہے جت ویہہ ۱۹۲۵ء کے ال پل پیدا ہویا۔ انکا بچپن تے زندگی کا حالات کی تفصیل کوشش کے باوجود نہیں لبھ سکی۔ البتہ انھاں کی ۸۰۔۱۹۷۹ء ماں شائع ہون آلی کتاب ''کلامِ عارف'' تیں معلوم ہوئے جے ویہہ نوتن، دھندراٹ رام بن کا رہن آلا تھا تے شیخ محمد عبداللہ ہوراں کا دورِ حکومت ماں ہون آلی گوجری تحریک کے سنگ انھاں نے شاعری شروع کی۔ ویہہ ذاتی طور پر مادرِ مہربان بیگم اکبر جہان بیگم تیں کافی متاثر سئی لگیں تے انھاں نے اپنی کتاب کو انتساب وی انھاں کے ناں ہی کیو ہے۔ انکا کلام ماں نظم، غزل، گیت سی حرفی تے حمد نعت سب کجھ شامل ہے۔ کلام ماں بے وزنی جا جاسئی لگے جہڑی گوجری کا ابتدائی دور کی گواہ ہے۔ اپنی کتاب ''کلامِ عارف'' کا شروع ماں اپنو تعارف ویہہ آپ اسطرح کراویں:

> دسوں حال احوال کجھ آپنو، جہڑی یاد کجھ گل دو چار اپنی حلقو ہے دھندراٹ میرو، نوتن جگہ ہے خاص اپنی ریاست جموں کشمیر میری، ضلع ڈوڈہ تے رام بن تحصیل اپنی حاجی نور دین میرو مرحوم والد، مِلیو ان تیں فیض ہزار عارف قطب الدین ہے اصلی ناں میرو، لودھا ذات، عارف تخلص میرو رام بن تیں چھ میل مشرق، آوے راہ ماں ندی چناب میرو دیسہ دھار کا پہاڑ ہے سِر اُپر، ویری ناگ کو چشمو سیر گاہ میرو وفاداری ملک کی خدمت قوم کرنی، یوہ پیشو ہے آبا اجداد میرو۔

کلام کا نمونا: سی حرفی

الف:

اس پریم کا نگر اندر، ڈٹھا بستا اس جہان آلا
چوفیرے عشق کے بیس کے کریں پُوجا، ڈٹھا ہم نے خاص قران آلا
سولی چڑھ کے سر پر پہاڑ چکیں ڈٹھا یار کو بھیت چھپان آلا
کُجھ خوک چاریں عارفؔ عشق پچھے، ڈٹھا ولی کمال کہان آلا

ج:

جا ڈٹھو سوہنو بُت خانے، متھے تلک تے بغل قران ڈٹھو
کیو یار کو مذہب قبول میں بھی، اسے مانھ اسلام ایمان ڈٹھو
ایک ہتھ مالا ایک ہتھ تسبیح، نہ اوہ کافر تے نہ مسلمان ڈٹھو
چمکیو عارفہ وہ ہر پاسے، جس نے یار ڈٹھو سب جہان ڈٹھو

س:

سوہنا یار تیں ہوں قربان جاؤں، کالی اکھ سوہنی سارا جہان تیں نی
جلوو لیلۃ القدر کا نور آلو، کالی زلف مثال مشال کی نی
بیٹھو دور توں نیڑے آ جانی، راہِ دل اپروں لنگھ جا جانی
شاہ رگ تیں عارفہؔ ہے نیڑے، ڈھونڈے کیوں جنگل جاڑ مانی

ہ:

ہر پاسے دسے ماہی مِناں کنڈ پھیروں تے گناہگار ہوؤں
حاصل ہوئے مراد دل کی، جے ہوں یار کی خدمت گار ہوؤں
کرے کرم نگاہ جے اک واری، سُکا کلروں پھر گلزار ہوؤں
موئی عارفہؔ یار کی خاک اُپر، لکھ وار قربان نثار ہوؤں

غزل:

میرا دل کا بہڑہ ماں اج خوشیاں نوں پلن دیو
شام چروکنی ہوئی وی ہن دیوا نوں بلن دیو

سرد سرد موسم ماں ہن دل نہیں لگتو
دھُپ نکلن دیو، برف گلن دیو

پھُل ہسیں گا کِھلیں گی کلی سب
شام نون آون دیو دھُپ نوں ڈھلن دیو

پھُل توڑن دیو ہمنوں امیداں کا
وقت نکو بچو ہے حسن اس نوں پلن دیو

دل کی تِس بجھاویں گا یہ جفا کش
ہن بدلاں کا مونڈھاں پر پانی نوں چلن دیو

گیت ہم بھی گاواں گا، آمد بہار پر
موسم کی رنگت نوں ہور کجھ بدلن دیو

ہم ہی کم آواں گا اندھیر صحرا ماں
ہم نوں بھی قافلہ آلیو نال چلن دیو

D:\Writers org\sarwari 2.jpg not found.

چودھری فتح علی سروری کسانہ

پیدائش: موالی سانبہ جموں 25 مارچ 1927ء وفات: جموں 12 مارچ 1987ء

سروری صاحب کو ناں لیتاں ہی اک بیباک صحافی، اک مخلص سیاسی تے سماجی کارکُن، تے اک معتبر شاعر تے ادیب کو حُلیو اکھاں اگے آ جائے۔ انھاں کو پُورو ناں چودھری فتح علی تھوتے اُن کی پیدائش سانبہ جموں کا گراں موالی مانھ چوہدری شکر دین ہوراں کے گھر ۱۹۲۷ء مانھ ہوئی۔ اُس دور کی سیاسی تے سماجی اوکھتاں کی وجہ تیں صرف ہائی سکول تک کی تعلیم حاصل کر سکیا۔ کُجھ عرصو اوقاف مانھ ملازمت وی کی۔ پر قوم کا درد نے ویہ زیادہ عرصو سیاسی تے سماجی خدمت مانھ مصروف رکھیا۔

سروری کسانہ ہور گُجر اں کی تاریخ تے گوجری کی تاریخ پر گہری نظر رکھیں تھا۔ گُجر اں کی بہبود واسطے پُورا خلوص نال کوشش کرن آلاں مانھ چوہدری غلام حسین لسانوی، قمر راجوروی تے سروری کسانہ کو ناں ہمیشہ امر رہ گو۔ سروری صاحب نے پوری زندگی قوم تے زبان کی بے لوث خدمت کی۔ سماجی خدمات کا سلسلہ مانھ ویہ گُوجر جاٹ کانفرنس کا رُکن رہیا تے ۱۹۵۱ء مانھ گوجر اصلاحی کمیٹی جموں کی بُنیاد رکھی۔ جموں کشمیر کا گُوجراں مانھ صحافت کی بنیاد رکھن آلا وی سروری کسانہ تھا جنھاں نے قوم تے زبان کا مسائل اپنی تحریراں مانھ باندے آنیا۔ اک مُدت توڑی ماہیا مہور گڑھیا کا قلمی ناں نال مضمون لکھتا رہیا۔ فر دسمبر ۱۹۵۵ء مانھ اپنی اخبار 'نوائے قوم' شروع کی تے پہلو گوجری رسالو 'گُوجر دیس' ۱۹۶۴ء مانھ شروع کیو۔ ویہ اپنی تحریراں کے ذریعے ہمیشاں گوجر نوجوان کے ہتھیں سوٹی کی جگہ قلم تھمان کی کوشش کرتا رہیا ہیں۔ جموں کا گُجر اں واسطے سروری کسانہ کی خدمات بے مثال ہیں۔ گُوجر نگر کو ناں تے جموں

مانھ گُوجراں کی موجودگی سروری صاحب کی کوششاں کونتیجو ہے۔انھاں نے قوم نا متو کُجھ دِتو پر قوم انھاں نا کُجھ وی خاطر خواہ نہ دے سکی۔

سروری صاحب نے گوجری زبان کی ترقی واسطے انتھک کوشش کیں۔ انھاں کا زبان تے تاریخ پر کئی مضمون اج وی گوجری ادیباں کی رہنمائی کریں۔گوجری زبان ناسب تیں پہلاں نوائے قوم تے گوجر دیس کے ذریعے اشاعت کوسہرو سروری صاحب نے اپنے ہتھیں لوایو تھو۔ اگست ۱۹۷۸ء مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبہ کا کھُلن نال سروری صاحب وی گوجری ایڈیٹر کی حیثیت نال اس شعبہ مانھ شامل ہویا تے کئی سال یاہ ذمے داری وی نبھائی پر زندگی کا آخری سالاں مانھ صحت خراب رہن داروں وہ یہ اکیڈمی تیں الگ ہوگیا تھا۔

سروری صاحب کا ادیب تے شاعر ہون کو ثبوت رانا فضل حسین ہوراں نال اُنھاں کی دس پندراں سال کی سنگت ہے جہڑی ۱۹۶۵ء مانھ بچھڑ جان تیں بعد وی چٹھیاں پتراں کی صورت قائم رہی۔سروری صاحب نے گھٹ شاعری کی ہے پر معیاری شاعری کی تے ان کا کلام مانھ جموں کی گوجری کو خاص لہجو گوجری کا خزانہ مانھ مُچ مُچ بادھو کرے۔اُنکا گیت،غزل، نعت تے منظوم چٹھیں گوجری ادب کو قیمتی سرمایو ہیں۔ صحافت مانھ ماہیا مہور گڑھیا کا قلمی ناں کی طرح شاعری مانھ کافی عرصو کڑک گُوجر نگر یو تخلص رکھ کے لکھتا رہیا ہیں۔

بے مثال خلوص رکھن آلا اس اس گُوجر صحافی،ادیب تے شاعر کو انتقال گوجر نگر جموں مانھ مارچ ۱۹۸۷ء مانھ ہویو تے وہ یہ اج وی توی کے کنڈے دفن ہیں۔ واہی توی جہڑی سروری کسانہ کی پچھان ہے،جس طرح پیر پنجال رانا فضل کی پچھان ہے۔قوم بھاویں سروری صاحب مرحوم نا بھُلا چھوڑے پر توی انھاں نا صدئیں یاد رکھے گی۔

ع: توی کنڈے آن کے مناں کدے لوڑیئے

رانا فضل سرورؔی بارے لکھیں:

اوکھ پسند طبیعت تیری سوکھ نہ تنا بھاوے
لیلکڑی تے لابھ کی گوگی تنا راس نہ آوے
فتح علی منصور ساں گو بن کے جیتاں رہنو
سروری تاں ہی سوبھے یارا ہر پِتا نا سہنو

نعت۱:

نبیاں کا سردار نبی میں دُکھیو لاچار نبی
میں گردابیں ڈُبن لگو لاؤ بیڑو پار نبی
تھارو گولو رُلیو رُلیو بُٹھو توی کنار نبی
منجھ کا چیتا رکھنا تم یا سوہنا دلدار نبی
میں دکھیو وو دکھڑا بھوگوں غم بنڈو غم خوار نبی
اُتے آکے عرض کروں جے اپڑوں اک بار نبی
سرورؔی کا تم داتا او سد کرو دربار نبی

نعت۲

تم صاحب لولاک محمد ﷺ تم سچا تم پاک محمد ﷺ
پاپی کِکن جیوں ناں لگے ڈاہڈی جھاک محمد ﷺ
تم رحمت کا بنڈن ہارا میں رحمت کو گاہک محمد ﷺ
اوکھ سمے فریادو ہویو میں بندو غمناک محمد ﷺ
چِنتا اوکھ مدال نہ چھوڑے اوکھ نا چھوڑو ٹھاک محمد ﷺ
تھارو ناں سر میرے چھاں تاں ایڈو بیباک محمد ﷺ
سروری لبھی فتح علی نا تھارا در کی خاک محمد ﷺ

غزل۱

رات کلکھنی بال رکھوں میں — من کو دِئیو جال رکھوں میں
رُت نا رنگن دین کی خاطر — رت کو چھل اُچھال رکھوں میں
کُوڑ اگے میں جھک نہیں سکتو — سچ کو پلے مال رکھوں میں
سُکھ اپرادھ کو نہ منجھ بھاوے — دُکھ نا واقف حال رکھوں میں
رت کے اکھریں لکھن کو پیشو — کانو قلم کو نال رکھوں میں
چن کو دیس جاگیر بنا کے — فضلؔ کو دیس پنجال رکھوں میں
فتح علی کد مِلے پریمی — اُس کی یاد سمہال رکھوں میں

غزل۲:

لمڑا راہ ادھ مانے قدمیں — تُرنو پے نمانے قدمیں
انھیاں اوپریاں گلیاں بچ — جھلیو پھرے اُباہنے قدمیں
سب سنسار تلاشن ٹریئے — زخمی چال اباہنے قدمیں
میری گور سرہانے آیئے — بان کی ٹور پچھانے قدمیں
کڑکؔ وفا کے اوکھے پینڈے — لوڑ نشان پرانے قدمیں

غزل۳:

دل کی جھگی انجھ آیو — میں سوچوں جے کنجھ آیو
دُکھ پرایا جے سہنا تھا — میں دنیا پر نچ آیو
مریاں نوں تیں مار مکایو — رحم نہ اڑیا تجھ آیو
میں مریو تے قبر سرہانے — سنجھن کڈھتو سنجھ آیو
دھُنکی ڈاھڈی یاد کی تندی — کڑکؔ کلیجو پنج آیو۔

غزل۴ (رانا فضل راجوروی کے نانویں)

منجھو سنگوں دور تجھو کون لے گیو — منجھو تیرا دکھڑا کون دے گیو
لیکھاں نے بچھیڑیا ہم دوئے سنگیا — منجھو رے شریک پچھیں تجھو کے گیو
دوئے کدے کول ہوتا رول بھول لگتی — آیو تھو خیال تیرو لاتو ڈھے گیو
ساہ کو بساہ نہیں ہونی ہو کے رہے — کون میرو پچھے گو کنگا رہے گیو
میں تجھو بھُل جاؤں منجھڑو نہ بھُلیئے — یاداں بچ رکھیئے ہوں پہلاں جے گیو

آزاد نظم: ''توی''

کھنڈیا بٹا گول توی کا،
تکوں رُڑھتی ریت نمانی
پانی کی لہراں کا ہلا،
اکھیں تکوں
تک تک سوچوں
سُنوں اکھاں ''پتھرا پنی تھائیں بھارا''
کھسک نہ ٹھہریں، لہریں لہریں
جا اپڑیں پردیس
مریا گلیا گیا گواچا پہن فقیری بھیس

کس نے تکیا، مُڑ کے آتا دیس!!!

منظوم چٹھی (رانا فضل کے ناں)

تیری بھنک اپڑی رانا جی نال پیار پڑھی رانا جی
مڑھکی ماندی جندڑی میری نہ دے ایڈ تڑی رانا جی
دردی تنجھ بنا دس کہڑو منے کون اڑی رانا جی
گھی شکروں وی مِٹھی لگے تیری گل اکڑی رانا جی
تیری مت نہ موڑن جوگی تیری قدر بڑی رانا جی
توبہ توب ہُن ضِد نہیں کرسوں موت قریب کھڑی رانا جی
تیرے بن ہر اوکھت میرے جھُگے آن بڑی رانا جی
جے میں تیری گل نہ منوں ہتھیں گھوٹ نڑی رانا جی
تناں تکن آتو اگے رت کی توی چڑھی رانا جی
گُجر نگر اڈیکن ہاری ہر اک اکھ ڈڑھی رانا جی
بابا گوجریا لکھنو رہو خدمت کر تگڑی رانا جی
ماں بولی تنجھ مہابے پنگری اِکھے ماں امڑی رانا جی
ہر گُجرانی بولن لگی مولی جیہھ سڑی رانا جی
کڑک حیاتی کو تھکیامو بھاری پیڑ ہڑی رانا جی

گیت ا:

سنگی میرو مُدتاں کو ربا تیں وچھوڑیو سنگوں ہوں وچھوڑیو تے توی کنڈھے چھوڑیو
ربا توں مسافراں نا موڑ کے جے آنتو سنگی پردیسیاں نوں ہوں کدے جانتو
ٹُٹو ہویو سنگ جِندے لبھے کِت لوڑیو
سنگی میرو مُدتاں کو ربا تیں وچھوڑیو
چناں او راجوریا چانی رے موڑیئے توی کنڈے آن کے مناں کدے لوڑیئے
جوڑ کے پروڑیا تیں ساتھ کِنجو توڑیو
سنگی میرو مُدتاں کو ربا تیں وچھوڑیو
کون دلگیریاں مانھ پُچھے مِنجھو آ کے مان رے تروڑیو تیں دور دور جا کے
توی کنڈے آ تک رب کدے موڑیو
سنگی میرو مُدتاں کو ربا تیں وچھوڑیو
دُکھڑا بنڈان میرا آیئے کدے چھپ کے دور کدے جا بیٹھو کالجا نا کپ کے
ٹُٹو ہویو پیار کو تندو نہ تیں جوڑیو
سنگی میرو مُدتاں کو ربا تیں وچھوڑیو
ریزہ ریزہ مان میرا آتھروں نہ سمیاں سجنا کے پاس چل دِلا رے نکمیا
ریت ہار میں تناں توی لہریں روڑھیو
سنگی میرو مُدتاں کو ربا تیں وچھوڑیو

گیت۲:

رانگلو پیڑھو ڈاہ رکھیو رے تنجھ کو ڈاڈھو چاء رکھیو رے

میں مریو تے ذمے تنجھ کے

جیتو صدقے تیری سنجھ کے نک بچ روکیو ساہ رکھیو رے

ایویں کوڑو میت کو مانو

تنجھ سنگ اوکھو پریت کو لانو اپنے گاٹے پھاہ رکھیو رے

جموں توی میریں اکھ روئیں

کنجھ دُکھڑاں کی کالکھ دھوئیں منجھ دل منجھ کو راہ رکھیو رے

پیار نپیری پالوں پوسوں

میں ہن بے وفا نہیں ہوسوں ضامن جیون شاہؒ رکھیو رے

منگلے میاں محمدؒ جی کے

پیر پنجال کو پانی پی کے میرو ساہ بساہ رکھیو رے

یاد کرے تے یاد وی آوے

دور بسے رے مان بدھاوے کرکؔ غریب سراہ رکھیو رے

رانگلو پیڑھو ڈاہ رکھیو رے

گیت۳:

اُتر پہاڑوآیئےتویئے منوں درد سنایئے تویئے
باہو باغ قلعہ نوں تکے
توں تویئے نہ بگنو تھکے
کون تیری لہراں نوں ڈکے شونکے راگ جگایئے تویئے
کنڈھے تجھ کے ڈیرو لایو
جھگو تجھ کے کول بسایو
جموں گُجر نگر بنایو میرو دل تڑفایئے تویئے
باوا جیون شاہؒ کی ندیئے
ستواری کا راہ کی ندیئے
ابراہیم باوؒا کی ندیئے گیت پیار کا گایئے تویئے
تیرے کنڈھے میری ڈھاری
تکوں تیری ٹھاٹھ نیاری
فتح علؔی نوں جند وی پیاری رویئے پیڑ پرایئے تویئے
اُتر پہاڑوں آیئے تویئے

D:\Writers org\g. rasool.jpg not found.

مولوی غلام رسول ڈوئی

پیدائش:1927 سومبڑ رام بن وفات: مارچ2001ء

مولوی غلام رسول ڈوئی ہوراں کو شمار گوجری لکھاڑیاں کا پہلا قافلہ ماں ہوئے۔ جنھاں نے ۱۹۷۵ء تیں بعد شروع ہون آلی گوجری تحریک ماں بڑھ چڑھ کے حصولیو تے اپنی گوجری شاعری نال اپنی سُتی قوم نا دھونگ جگان کی کوشش کی۔ انکا بڑا بڈیرا لورن پونچھ تیں ہجرت کر کے سومبڑ رام بن ماں آبسیا تھا جت ۱۹۲۷ء ماں مولوی غلام رسول ہور پیدا ہویا۔ بچپن ماں معمولی تعلیم گھر ماں ہی حاصل کی تے زمیداری تے سماجی کماں ماں لگ گیا۔ ویہ دیر تو ڑی اپنا گراں کا سرپنچ وی رہیا تے فر ۱۹۸۷ء تیں بعد گُجر تر قیاتی مشاورتی بورڈ کا ممبر وی رہیا۔ آخر ۷۴ سال کی عمر ماں ۷ مارچ ۲۰۰۱ء نا انکی وفات ہوئی تے اُتے اپنا علاقہ سونبڑ ماں مدفون ہیں۔

گوجری شاعری انھاں نے سروری کسانہ مرحوم کا مشورہ پر ۱۹۷۵ء تیں بعد شروع ہون آلی گوجری تحریک کے نال ہی شروع کی۔ ریڈیو کشمیر تیں نشر ہون تیں علاوہ انھاں کو گوجری کلام شیرازہ گوجری ماں وی شائع ہوتو رہیو ہے ''آس کی باس'' انکی شاعری کی پہلی کتاب تھی جہڑی ۱۹۸۰ء ماں شائع ہوئی جس ماں سی حرفی باراں مانہہ تے نظم شامل ہیں۔ اس تیں بعد ان کا دو کتابچہ ''انقلابی سوچ ۱۹۸۷ء'' تے ''شنگراں کی لو ۲۰۰۰ء'' کا ناں نال شائع ہویا تھا۔ اپنی کتاب ''آس کی باس'' کا پیش لفظ ماں 'ثبوت نامو' کا عنوان نال اپنو تعارف ویہہ آپ اس طرح کراویں:

''گوجری میری ماں بولی ہے تے شاعری کو میرو چسکو پرانو ہے۔ منا یوہ فخر بھی ہے کہ میرو تعلق گوجر ڈوئی کا ایک علمی گھرانہ سنگ ہے۔ میرو پڑدادو میوں سُلطان ڈوئی لورن پُونچھ توں سومبڑ رام بن آبسیو تھو جہڑو اپنا بیلا کو بڑو دینی عالم تھو۔ دادو میوں تاج، ولی اللہ ہویو ہے تے باپو میوں عبدالکریم عالم فاضل خدا پرست تھو تے میرو اک بھائی مولوی سراج الدین

ڈوئی اپنا بزرگاں کا راہ پر چلن آلو اک دیندار تے منیو پڑمنیو چوہدری تھو (خدا اس نا بخشے)۔ میں زیادہ نہ پڑھ لکھ سکیو مگر اپنا بزرگاں کا تھاں کی پچھان جگو ضرور ہوں۔ زمینداری کروں، مھیس پالوں تے آپناں حلقہ کو سرپنچ بھی ہوں۔ پر جے سچ پچھو تاں پڑھن لکھن، کتاباں کا مطالعہ کا شوق تے گوجری شاعری کا ٹھرک نے منا شاعری جگو ہی کر چھوڑیو ہے۔'' کلام:

ے یاہ دنیا نہیں میت کسے گی، دیکھ لئی ازما کے
سمجھ اس کی چرکیری آوے کافی دھکا کھا کے

ع

عشق کی نہیں دُکان کائے، بھاویں لوڑ لیو سب جہان ماں رے
تارا بسیں نہ اس زمین اپر، قبر بنی نے کدے اسمان ماں رے
ہڈی لبھتی نہیں زبان اندر، جھوٹھ لبھتو نہیں قران ماں رے
شاہ رگ ماں جگہ غلامؔ اُس کی، لوڑے اللہ نا کیوں آستان ماں رے

ل

لاج رکھیئے رب پاک میری، زیادہ میرے توں ہے گناہگار کہڑو
توبہ کروں جے کرے قبول میری، زیداہ تیرے توں ہے بخشنہار کہڑو
گُزری عمر تے سب بیکار میری، وقت آخری دئے اُدھار کہڑو
منگیئے خیر غلامؔ اس ذات کولوں، باجھ رب تیں ہور شاہبکار کہڑو

م

مار گئی اک گل مناں، جہڑی گزر گئی عمر بیکار میری
چیتو آیو ہُن وقت کھڑا مِناں، کدے بخشے آمِناں سرکار میری
ہوئے کون دردی محرم راز میرو، جہڑو موڑ دئے غمی ہار میری
آوے رمز کی سمجھ غلامؔ اُس نا، جس نا دئے سچی سرکار میری

عبدالقیوم سوز ہزاروی

پیدائش 15 جون 1930ء بالاکوٹ

عبدالقیوم سوز گوجری کا پرانا، سوہناتے قدآور شاعر ہیں۔ وی ۱۹۳۰ء مانھ ضلع ہزارہ کی تحصیل بالاکوٹ مانھ جناب حمیداللہ ٹھیکریہ کے گھر پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم عربی فارسی مانھ حاصل کی تے فِر میٹرک توں بعد ۱۹۵۵ء ماں محکمہ تعلیم مانھ اُستاد کے طور ملازمت شروع کر لئی۔ سرکاری ملازمت کے دوران ہی انھاں نے اپنی تعلیم وی جاری رکھی تے پنجاب یونیورسٹی تیں بی اے تے فِر ایم اے اسلامیات تے ایم اے ایجوکیشن کی ڈِگری وی حاصل کرن مانھ کامیاب ہویا۔

جدید گوجری کی شروعات مانھ سوز ہزاروی ہوراں نے وی لکھنو شروع کیو تے ان کی تحریر سروری کسانہ مرحوم کا رسالہ گُوجر دیس تے اخبار نوائے قوم مانھ وی شائع ہوتی رہی ہیں۔ ۱۹۷۸ توں بعد ریاستی کلچرل اکیڈمی کا شیرازہ گوجری کا ابتدائی شماراں مانھ وی ان کو کلام نظم تے سی حرفی کی صورت مانھ شائع ہوتو رہیو ہے۔ پر کتابی صورت مانھ انکا کلام کی اشاعت بارے کوئے خبر نہیں لگ سکی۔ ان کی شاعری مانھ گوجری دُکھ درد تے اخلاقیات کا مضمون بڑا فنی پکیئت کے نال بیان ہویا ہیں۔

کلام کا نمونا:

گیت (ماہیو):

چنا لکڑی ناچیر آ کے

سجناں کی یاد آویں.....لگیں سینہ مانھ تیر آ کے۔ (سوز ہزاروی)

سی حرفی:

ح:

حال تیں ہوئی بے حال ایسوں، سجنا عشق تیرو منا مار گیو
ملنو یار کو ہن کوئے کال دسے،جہڑو لنگھ سمندروں پار گیو
کیا اپنا سُکھ قربان اُس تیں،جہڑو بھُل کے قول قرار گیو
سُکھیا جگ پر سوؔز نصیب میرو، اس جگ مانھ جتیو ہار گیو

ف:

فکر کر کجھ سفر اپنا گوڑ چلیا یار سامان لیکے
منزل وار تے راہ اجاڑ تیرامشکل دسے یاہ جان پہچان لیکے
چھوڑ مُڑیں گا یار اشنا تیرا،رہنو اُت ہے ایکلی جان لیکے
سوؔز جہڑا وی درد تیں دل خالی،نہیں جائیں گا کدے ایمان لیکے

بیت۱:

دُکھ درد مانھ ہووے شریک جہڑو، سکا بھائیاں تیں وہ انسان چنگو
اُچی کوٹھیاں محل تے منزلاں تیں، لگے اپنو بُرو مکان چنگو
پیرس قاہرہ تے ہانگ کانگ کولوں، مِنا اپنو شہر ویران چنگو
ترکستان ایران تے روم تیں بھی، لگے سوؔز نا دیس کاغان چنگو

بیت۲:

کسے مُلک کا شاہ سُلطان کولوں، بھنگی وطن کو اتے چمیار چنگو
کسے دیس کا امب انگور کولوں، اپنا دیس کو ترش انار چنگو
کسے مُلک کا باغ گلزار کولوں، اپنا دیس کا بن کو ہار چنگو
دجلہ نیل فرات تے سِندھ تیں بھی، لگے سوؔز کنہار لکھ وار چنگو

D:\Writers org\rana.jpg not found.

رانا فضل حسین راجوروی

پیدائش:3 اگست 1931ء پروڑی گُجراں راجوری

رانا فضل حسین راجوروی کی پیدائش راجوری کا گراں پروڑی گُجراں مانھ مقدم فیض محمد ٹینچ ہوراں کے گھر ۳ اگست ۱۹۳۱ء مانھ ہوئی۔ میٹرک تک کی تعلیم راجوری ہائی سکول تیں مکمل کر کے اپنا ہی علاقہ مانھ تجارت کو پیشو شروع کیو پر قدرت ناشاید کجھ ہور ہی منظور تھو۔ ۱۹۴۷ء کی ملکی تقسیم کے نال ہی خاندان وی تقسیم ہوا تے رانا ہور وی کئی رشتے داراں سمیت پاکستان چلے گیا پر جلدی ہی وطن کی محبت واپس چھک لیائی۔ گُوجر قوم کی سیاسی تے سماجی بدحالی کو احساس کرتاں نویں سر اپنی تجارت تے سماجی سیاسی سرگرمی شروع کی تھیں جے ۱۹۶۵ء کو حادثو ہوؤ تے رانا ہور وطنوں بے وطن ہو گیا۔ خاندان کا کئی آدمی شہید ہو گیا۔ ان گو سارو کُجھ بے دردی نال کھسے گیو۔ پر گوجری زبان کو دامن ان کے ہتھوں نہ چھٹیو۔ سگوں اپناں کا وچھوڑا تے بے وطنی کا غم نے اُن کی تحریراں مانھ سوز تے درد بھر چھوڑیو۔ جہڑو باقی لکھاڑیاں نالوں انھاں نا ممتاز کرے۔

پاکستان جاتاں ہی انھاں ناذ بیخ، قمر، مہجور، تے صابر آفاقی جیہا گوجری لکھاڑیاں کی سنگت نصیب ہوئی تے وہ گوجری ادب واسطے کی جان آلی شعوری کوششاں مانھ شامل ہو گیا۔ دِن بدِن انکا جوہر کھُلتا ہی گیا۔ پاکستان مانھ گوجری ادب کی نشر واشاعت مانھ رانا فضل ہوراں کو اہم رول ہے۔ وہ ۱۹۶۷ء تیں ۱۹۹۰ء تک بدستور ریڈیو تراڑکھل کے ذریعے گوجری کی خدمت کرتا رہیا تے اجکل سبکدوش ہو کے گوجری کی خدمت مانھ مصروف ہیں۔

اقبال عظیم چوہدری تے رانا فضل حسین بلا شبہ بیہویں صدی کا سب توں زیادہ

کامیاب گوجری تخلیق کار ہیں۔ جنھاں نے گوجری ادب کی ہر صنف مانھ خوبصورت اضافا کیا ہیں۔ رانا نے گوجری مانھ ڈراما، آزاد نظم، غنائیا تے غزل کی جاگ اپنے ہتھیں لائی ہے۔ رانا ہوراں نے گوجری ادب مانھ نواں نواں سِلکا کڈھیا ہیں۔ جنھاں نال نواں مسافراں ناخاص طور پر سوکھل ہوئے گی۔ رانا ہوراں کو کمال یوہ ہے جے انھاں نے اپنی دھرتی پر پیر رکھ کے تاراں نا ہتھ لان کی کوشش کی ہے۔ تے گوجری لکھاڑیاں مانھ قلم پر جتنی مضبوط گرفت انھاں کی ہے اتنی ہور کسے کی نہیں۔

گوجری ادب کی کائے وی صنف ہوئے گیت غزل، نظم یا نثر، رانا فضل نے ذاتی تے سماجی، دل کا تے دنیا کا درداں مانھ انچھویا تے ٹھیٹھ گوجری لفظ خوبصورتی نال پرویا ہیں۔ اُن کی منظوم تحریر تے دُنیا کے باندے ہیں پر نثر خاص کر اُن کی چٹھیں پڑھتاں نوں لگے جس طرح انسان چُوری کھا تو ہوئے۔ ہجر و چھوڑا تے دیس کی گلیاں کا غم نے نے ہی رانا کی شاعری مانھ سوز بھریو ہے۔ تے مُڑ مُڑ کے پیر پنجال کا ہاڑاں نے رانا فضل ناوی گوجری ادب مانھ واہی بلندی تے عظمت بخشی ہے جہڑی کشمیر مانھ پیر پنجال نا حاصل ہے۔

رانا فضل ہوراں نے بے شمار گوجری ڈراما لکھیا ہیں تے اُنکا مشہور ڈرامہ ''روشنی'' نا قومی ایوارڈ وی ملیو ہے۔ اُن کی شاعری کی کتاب ''بانچھل بانچھل پانی'' اک بار ادارہ ادبیات تے دو جی بار جموں کشمیر کلچرل اکیڈمی نے شائع کی ہے۔ یاہ کتاب صنف تے مضمون کی وسعت کے نال نال معیار کا اعتبار نال وی گوجری زبان کی اک مثالی تے بہترین کتاب ہے۔ اُن کی منظوم چٹھیاں آلی کتاب ''سانجھا دُکھڑا'' کا ناں نال پچھلے ہی سال ریاستی کلچرل اکیڈمی نے شائع کی ہے۔ تے اُنکا گیتاں کی کتاب ''ماہل'' شنگراں کا گیت کے تحت شوئع ہوئی ہے۔

کُجھ جانکاراں نا کھوج تیں بعد اُنکی تخلیقات کی ترتیب کُجھ اس طرح سامنے آئی ہے:

۱۔ نعت ۱۹۶۸ء ۲۔ رت کا نشان ۱۹۶۹ء (نثر کی پہلی کتاب)
۳۔ بانہھل بانہھل پانی (شاعری) ۴۔ لہو پھوار (شاعری)
۵۔ سانجھا دُکھڑا (منظوم خط) ۶۔ ماہل (گیت) ۷۔ دتھ گگن پاتال کی (کہانیں)
۸۔ پریم پتر (نثری خط) ۹۔ گوجری لوک ادب ۱۰۔ بکھڑی کونج اڈار (شاعری)
۱۱۔ مثنوی پیر پنچال ۱۲۔ گوجری ڈرامہ۔

افسوس کی گل ہے جے وقتی حالات کی مجبوریاں تیں انھاں کی تازہ تخلیقات ہم نا میسر نہیں ہوسکیں۔ اللہ جی نے اِن حشر بروبر پاڑاں نا کدے ملن کی ٹا کی لائی تاں انھاں بارے ہوروی متو کُجھ لکھیو جا سکے گو۔

اُنکا کلام کا کُجھ نمونا:

نعت:

چڑھتل چناں چانن چانن، چانن لایا سارے
لاٹ سچی لو روشن روشن، روشن عرش منارے

چناں عرش کی چوٹی چڑھ کے تم نے نُور کھِنڈایا
چن اسمانی ٹُٹ جُڑے ہوئے، انگلی نال اشارے

کُفر کی بند مُٹھی ماں گیٹیں کلمو پڑھتی بولیں
لاج غریباں کی رکھ چھوڑی رب نے صدقے تھارے

تم سنگ پارس ہوں اک پتھر، گیٹی گیٹی بھریو
کرم کی نظر کرو بن سونو، لاٹ سچی لشکارے

چڑھتل چڑھتل آس کا چناں، چانن چانن کرنا
کرم کرو تم بھرم رکھو فِر، فضل فقیر نہ ہارے

نظم: گجرانی:

رانگلیئے دُدھ رِڑک مدھانی مکھن سجرو منگے ہانی
جاتک سُنے جھلنگے لوری مغری چاٹی دھوئے گوری
نیلی پیڑ سواری آنی حسن چٹو مکھنا کو پیڑو
بھر کے نظر تکے گو کہڑو
سچو روپ تیرو گُجرانی رب نے آپے شکل بنائی
سیرت تیرے ہتھ پکڑائی رکھئے رے بے داغ جوانی

نظم: لہولہوعید

بول پیاریا عید کا چنا اوہ دُکھیاریا عید کا چنا
تیں کِت میرو میت چھپایو موتاں ماریا عید کا چنا
لہولہوعید خوشی تیں کرکے درد ابھاریا عید کا چنا

نظم: پیرپنجال کوچن

یوہ چن عید شوال کو چن رے مُڑ آوے ہر سال کو چن رے
آکے میرا مان تروڑے درداں کا مانجال کو چن رے
انگلی کی اک سینی توڑے نیل گگن کا تھال کو چن رے
سب کو چن اک گگناں کو چن میرو پیر پنجال کو چن رے
فضلؔ نہ بنیو رب ہتھوں کوئے میرا چن کے نال کو چن رے

غزل:

پیر پنجال راجوری کا پھُل چُن چُن پویو ہار غزل کو
خابیں آوے گو نِت سوہنو گاٹے گھلوں ہار غزل کو

نال ادا رسیلی گاؤں،چھیڑوں گو سُرتال رسیلی
مِٹھڑا مِٹھڑا بال سُناؤں، جے لبھے کوئے یار غزل کو

آتھرواں نے چُغلی کھاہدی،عشق تے مُشک چھپان نہ ہویا
ہومڑ ہومڑ کے سدھرایو، چارے کونٹ ہُبکار غزل کو

مہر محبت پیار کے اکھریں اک سوغات بنائی میں
ہوں جانو تھو ہاڑا ہتہ دکا یار کرے بڈیار غزل کو

عرش کا باسی کہتا سُنیا شعر فضلؔ کا سُن سُن کے
سُندر سوہنا رُوپ کو سائیں، ہو گیو تابعدار غزل کو

غزل ۲:

اوہ خبرے کس حال بسے رے اس بن ہوں رنجور اتیراں
یاد کچے برچھی مارے دل میرے ناسور اتیراں

توڑ دتو رے بے پرواہ نے پاج نہ لگے جوڑ نہ پوئے
جس شیشا مانھ دیکھ سکوں تھو،ہو گیو چکنا چور اتیراں

درد نے ترکھی کھنبر چوبھی دردی اکھ پرت نہ دیکھے
دل کا زخم دکھاوے چھلے لُون برور برور اتیراں

آپ ہنڈاوے جرگا جرگا منا رکھے پرے پریڑے
ہے کس کاری سانجھ سنجھیالی ہوں ترسوں اکلور اتیراں

بے پرواہ نا بھلی بسری میری بیتی درد کہانی
دل تیرا تیں ہو گیو اڑیا فضل نمانو دور اتیراں

غزل۳:

پھلاں کی رت فر مڑ آئی مڑیو اپنوں یار نہ ایسوں
خوشبو چٹی چوسی دکھ نے پھلاں مانھ ہبکار نہ ایسوں

رکھ رکھ ڈالی ڈالی دکھ دکھ مچ مچ سوگ بہاراں نا
آس کا بوٹا چھانگ کے چھوڑی چھاں کائے ٹھنڈی ٹھار نہ ایسوں
بے پروائیاں کی دنیا مانھ کون کسے کو کرے خیال
پے گیو کال وفا کو سارے ان کے نگر پیار نہ ایسوں

ہجراں کا سنگھیٹ نہ لانا سوہنیا میری ہے درخاس
مہارے پاسے آپے آیئے زندگی کو اعتبار نہ ایسوں

عشق ہوراں کے مہابے جیئے فضل ہمیش اڈیکاں مانھ
یاد کا بھانبڑ سڑتا بلتا لگیں تتڑا تار نہ ایسوں

غزل۴:

پیر پنجال کی ٹھنڈی مٹھڑی چانن رات بسار نہ چھوڑوں
روح نت حاضر ناظر اُتے ہوں سوہنو سنسار نہ چھوڑوں

سندر سوہنا روپ رتاں گا حسن کا پھُل گواچ گیا
پت جھڑ سموں کلکھنو فر وی آس اڈیک بہار نہ چھوڑوں

جندڑی کو نذرانو دے کے لاج وفا کی رکھتو رہوں
کل جگ بھاویں چھوڑ دیوں پر اپنو سوہنو یار نہ چھوڑوں

یاد اچیچی آوے مترا مرتاں مرتاں جین سکھاوے
توں وی رکھیے میرو چیتو ہوں زندگانی ہار نہ چھوڑوں

گل مانھ باہ غماں کو پھندو ریت پریت نبھانی پئی
نگری نگری پھروں تپوشوں لوڑوں فضل پیار نہ چھوڑوں

غزل۵:

غزل سلونی چھیڑ رکھی میں پیڑ پرائی سہیڑ رکھی میں
سانجھو درد خمیر کے پیڑے مٹی آپ اکھیڑ رکھی میں
صبر کا تندو توڑ تروپا دل کی سیڑ ادھیڑ رکھی میں
پھڑنے مٹھڑا لاڈ پھُلیں گا دور ہوتاں مچ نیڑ رکھی میں
آس فضل پگرے گی اوڑک اوکھت آپ چمیڑ رکھی میں

غزل۶:

نوروز کی سیمی جھڑیاں جئ دو نیناں کی بدلار وی ہے
فر گیت سنایا بلبل نے پھل اتھروں کری بہار وی ہے

جے درد کا منتر پھُو کے گو دلگیر نا جھانبا دے دے کے
تاں تیری پیڑ پچھانوں گو توں بن میرے لاچار وی ہے

کیوں چیتا میرا آتا نہیں کے ہو گئی شوخی سجنا رے
کیوں پیار کا لارا لارا ماں توں آپے یار بسار وی ہے

تھی کھری کھری بڈیار کی گل یا ہاں کہتو یا نہ کہتو
دل توڑ کدے دلدار بنے اقرار وی ہے انکار وی ہے

نامید نہ ہوئیے عشقا رے ہن فضل کی باری آوے گی
بے مہر سجن بٹ مہرا کے دل بسیو میرو پیار وی ہے۔

گوجرا شعر:

ق بے پرواہی کا دھواں ماں
ساڑے نیلا ککھاں ہاروں
ہوں ترسوں کدے ہال نہ پُچھے
دل مانھ رہ کے بکھاں ہاروں

؎ لاج رکھی میں عشق ہوراں کی پال رواج وفا کا
ہوں یہ رسم نہیں ٹُٹن دیسوں بھاویں میت نہ جانیں

؎ گوریا چٹیا چاندی چنا، ڈاہڈیا باٹیا پتھرا
رُٹھیاں چاننیاں کے بٹے پیس منا کے تھایو

؎ کُٹھو ہجر کو خبرے کانہ نا موتِ سرہانے زِندو ہاں
اوہ سجنا اس موت کے ہتھوں مچ ڈاہڈو شرمِندو ہاں

؎ آپ ہنڈاوے جرگا جرگا منا رکھے پرے پریڑے
ہے کس کاری سانجھ سنجھیالی ہوں ترسوں اکلورا تیراں

؎ پھُلاں کی رُت پھر مُڑ آئی، مُڑ یو اپنو یار نہ ایسوں
خوشبو چٹی چُوسی دُکھ نے پھُلاں ماتھ ہُبکار نہ ایسوں

؎ لاج رکھی میں عشق ہوراں کی پال رواج وفا کا
ہوں یہ رسم نہیں ٹُٹن دیسوں بھاویں میت نہ جانیں

؎ گوریا چٹیا چاندی چنا، ڈاہڈیا باٹیا پتھرا
رُٹھیاں چاننیاں کے بٹے پیس منا کے تھایو

؎ کُٹھو ہجر کو خبرے کانہ نا موتِ سرہانے زِندو ہاں
اوہ سجنا اس موت کے ہتھوں مچ ڈاہڈو شرمِندو ہاں

گیت ا:

میرا محرم محرم گھڑیا رے
کدے ڈھاک کدے سر چڑھیا رے
تِنا مانجوں کُوچوں دھوؤں
خورے کِن یاداں مانھ روؤں
بے نیند ہمیش ہوں سوؤں کوئے یاد آوے نِت اڑیا رے
میرا محرم محرم گھڑیا

تِنا مار کلاوا رجوں نہ
سِر مُونڈھے چاؤں تجوں نہ
کوئے راز تیرے تیں کجوں نہ کِسے یاد کے آوے سڑیا رے
میرا محرم محرم گھڑیا رے

اک مٹی توں اک مٹی ہوں
جند سانجھی اگ سڑے لوں لوں
میری جیبھ تے دل مانھ توں ہی توں اک عشق مدرسے پڑھیا رے
میرا محرم محرم گھڑیا رے

توں ساتھی گھڑیا تنگیاں کو
توں میل کراوے سنگیاں کو
توں سنگی چنگیاں چنگیاں کو کوئے راز تیرے من وڑیا رے
میرا محرم محرم گھڑیا رے

گیت۲:

کائے گل امڑی کی دس گھڑیا فِر پانی بھرتاں ہس گھڑیا

اُت ٹھنڈی ٹھنڈی چھاں ہوئے تھی
اُت پانی کی اک باں ہوئے تھی
اُت میری پیاری ماں ہوئے تھی تھی نال اُسے کے چس گھڑیا
کائے گل امڑی کی دس گھڑیا

اُت بابل کی سِر چھاں چھتڑی
اُت لاڈ کرے تھی ماں تتڑی
ہوں اُتوں دور گراں اپڑی رہی دیس پرائے بس گھڑیا،
کائے گل امڑی کی دس گھڑیا

اُت نِکی ہوتی کھیڈوں تھی
سنگ بہناں چرخو کتوں تھی
تند یار کی اڑیا سٹوں تھی گئی عُمر نِکی جئی نس گھڑیا
کائے گل امڑی کی دس گھڑیا

دو کنگن پے گیا بانہیاں مانھ
ہُن بسنو پیو پرایاں مانھ
کُجھ لوکاں بے ازمایاں مانھ مُچ کھوہری بولے سس گھڑیا
کائے گل امڑی کی دس گھڑیا

گیت۳:

اوہ سوہنا کشمیر کی مکھیئے

کے پھرتی پردیسن لوڑے
پھُلاں کی ہر دوڈی توڑے
سدھراں کی باساں نا سُونگھے پھُلیں پھِرے مکھیر کی مکھیئے
اوہ سوہنا کشمیر کی مکھیئے

سوہنی گدری پھُل چُنے کائے
خبرے تیرا گیت سُنے کائے
دُکھڑا درد پھلورے جھورے تڑفے روح دلگیر کی مکھیئے
اوہ سوہنا کشمیر کی مکھیئے

مِٹھا پھُل پیار تپوشے
اپنو سوہنو یار تپوشے
کِس بن زہر کرے زندگانی بھوگے روگ سریر کی مکھیئے
اوہ سوہنا کشمیر کی مکھیئے

کدے راجوری پھرے ہوئے تھی
سیل سفا مُچ کرے ہوئے تھی
لمیاں قیداں ماں راہ تیرا بے دوسی تقصیر کی مکھیئے
اوہ سوہنا کشمیر کی مکھیئے

وزیر محمد عاصؔی

پیدائش:1931ء پھامڑہ ناڑ مہنڈر

وزیر محمد عاصؔی گوجری کا بڑ رگ شاعر ہیں۔ وہ ۱۹۳۱ء مانھ پونچھ کا گراں پھامڑہ ناڑ مہنڈر رمانھ اک جاگل خاندان مانھ پیدا ہویا۔ اُس زمانہ کا دستُور مطابق بُنیادی تعلیم گھر مانھ ہی حاصل کی تے گھر بار کو کم سمہال لیو۔ وقتی حالات تے ضرورت کے مطابق سیاسی تے سماجی خدمت وی شروع کی تے یوہ سلسلوا جھاں وی جاری ہے۔

۱۹۷۵ء کی گوجری تحریک کے نال ہی گوجری شاعری شروع کی تے گوجری مجلساں مانھ شامل ہون لگا۔ ان کو کلام ریڈیو کشمیر تیں نشر ہون تیں علاوہ شیرازہ گوجری مانھ وی شائع ہوتو رہیو ہے۔ کلام کا نمونا:

گیت:

رب میرے سنگو سنگ سجنا — تک دنیا کا یہ رنگ سجنا
اج ہو گئی مُج بے شرمی رے — گئی چھٹ دلاں کی نرمی رے
گیا ٹُٹ زخماں کا انگ سجنا — تک دنیا کا یہ رنگ سجنا
کُجھ تنگئیں دن گذاریں رے — کُجھ خوشیاں نالت ماریں رے
کُجھ کُرسی کا ہیں جنگ سجنا — تک دنیا کا یہ رنگ سجنا
کُجھ جج کی خوشی مناویں رے — کُجھ مویاں نادفناویں رے
چھٹیں عاصؔی مٹھا سنگ سجنا — تک دنیا کا یہ رنگ سجنا

باراں ماہ مسافر:

پھگن

آیو پھگن گیو سیالو، نالے ٹھنڈ تے پالو
چٹھی برہیا لے کے آیو سوہنو کرماں آلو
ہر اک بوٹو چنجی کڈھے، لگیں پھُل رنگیلا
ہر ہر پاسے رونق لگی، نیلا پھُل تے پیلا
عاصیؔ قاصد برہیا آلو اج آیو اج آیو
دھرتی سُتی جاگ اُٹھی تے، بوٹاں نے رنگ لایو

چیت

آیو چیت تے چیتو آیو ہل تھو ہم نے باہنو
کمیں کاجیں خلقت لگی، کما کے دانو کھانو
لگی امید نویں کھیتی کی، مونڈر بنوں چایو
اپنی اپنی ڈوگیں ملیں، ہر کوئے کھیت ماں آیو
عاصیؔ بھائیا ہالی بیچارو جان سکا کے ساری
اس راہ چنگا عمل کماناں،آخر آئیں کاری

بساکھ

آیو بساکھ بہار خوشی کی، جیتاں کا ہیں میلا
سوہنی رُت بساکھی آئی، تلا ہویا نیلا
کُکو بولیں پکھنو بولیں، سوہنا اواز رسیلا
بلبل باغ ماں بولیں سوہنی، بھور پھرین رنگیلا
گوجر سارا ڈھوکیں چلیا، خالی چھوڑ کے بہڑو
پانی پئیں ٹھنڈا عاصیؔ گھر ماں رہ ہن کہڑو

چودھری غلام احمد رضاؔ

پیدائش: 1932ء دھنور راجوری وفات: 1977ء میر پور

غلام احمد رضاؔ (مرحوم) نا دُنیا پاکستانی مقبوضہ کشمیر کا سابقہ وزیرِ تعلیم کے طور جانیں۔ چوہدری سر بلند خان (اکھنور) تے چوہدری دیوان علی (راجوری) کا خاندان کو یوہ سپُوت ۱۹۳۲ء مانھ دھنور راجوری مانھ پیدا ہوؤ۔ تعلیم کے دوران ہی ملک تے قوم کی تقسیم مانھ سارا خاندان سمیت رضاؔ صاحب وی میر پُور (پاکستان) چلا گیا تے چوہدری محمد شریف طارقؔ کی سنگت نال سیاست مانھ شامل ہو گیا۔ کافی عرصو وزیرِ تعلیم کے طور عوام تے قوم کی خدمت توں بعد ۱۹۷۷ء مانھ اُن کی وفات ہو گئی۔

غلام احمد رضاؔ صاحب مانھ قوم تے زبان کو جذبو حد درجہ تھو۔ مُلک کی تقسیم تیں بعد گوجری زبان کی ترقی واسطے کی جان آلی ہر کوشش مانھ وہ ہمیشاں موہرے رہیا ہیں۔ جس کو اعتراف ذبیح راجوروی، قمر راجوروی تے صابر آفاقی ہوراں نے اپنی اپنی تحریراں مانھ کھُل کے کیو ہے۔ خاص طور پر تراڑکھل تے مظفر آباد کا ریڈیو سٹیشناں تیں گوجری نشریات شروع کروان تے گوجری ادبی بورڈ جیہا ادارا قائم کروان مانھ ان کو اہم تے بُنیادی رول رہیو ہے۔ پاکستاں مانھ گوجری ادب کی تاریخ مانھ ان اداراں کو کم کسے تیں او ہلے نہیں۔

اِن قربانیاں کے باوجود گوجری ادب مانھ رضاؔ مرحوم کی اصل پچھان پہلا نثر نگار کی حیثیت نال ہے۔ اُنھاں نے ۱۹۶۲ء کے قریب گوجری ڈراموٗ "مہار و پیر" لِکھ کے اُس ویلے کا گوجر اسماج کی عکاسی تے اصلاح کی جہڑی کوشش کی تھی واہ گوجری ادب مانھ پہلی نثری تحریر کے طور ہمیشاں واسطے محفوظ ہو گئی۔ اس ڈراما کا کُجھ اک حصا ۱۹۶۵ء مانھ گوجر دیس مانھ شائع ہویا تھا۔ پُورو ڈراموٗ پاکستان کا ریڈیو سٹیشناں تیں نشر ہون تیں علاوہ کئی جگہ سٹیج پر وی فنکاراں نے پیش کیو تھو جہڑو عوام نے مُچ پسند کیو۔ اس ڈرامہ کا مزاحیہ مکالمہ جدید گوجری ادب مانھ طنز و مزاح کی وی بنیاد منیا جائیں۔

D:\Writers org\nazir.jpg not found.

چودھری نذیر احمد نذیرؔ

پیدائش 1933ء بندش گریز (کشمیر) وفات 2003ء دھرمسال کالاکوٹ

گوجری کا منیاپڑ منیا مذاحیہ شاعر چوھدری نذیر احمد نذیرؔ کالاکوٹ راجوری کا رہن آلا تھا۔ان کو تعلق گوجراں کا خانہ بدوش بکروالاں کا سواتھی سرخیلی قبیلا نال تھو۔ پر بعد مانھ اپنوابائی پیشو چھوڑ کے بسنیک ہو گیا تھا۔ان کو جنم قبیلا کا روائتی سفر کے دوران تلیل گریز کا علاقہ بندش ماں ۱۹۳۳ء مانھ چوہدری شمس دین کے گھر ہوؤ۔ ماں باپ کی ایکلی اولاد ہون کی وجہ تیں بچپن لاڑ پیار مانھ گذاریو تے پنجمی تک کی تعلیم وی حاصل کی۔خانہ بدوش زِندگی کا سارا پہلو اُنھاں نے بڑا نیڑے تیں اکھیں دیکھیا، جن کا چھاملاتے جنکی اصلاح کا جتن اُن کا کلام مانھ وی نظر آویں۔

نذیر احمد نذیرؔ جوانی مانھ بابا نظام الدین لاروی ہوراں کی علمی تے ادبی مجلساں تیں مستفید ہویا جت سائیں قادر بخش، خدا بخش زارؔ، اسرائیل اثر تے اقبال عظیم جیہا گوجری شاعر موجود ہوئیں تھا۔شاعری کو رُجحان شروع تیں تھو۔ پہلاں پنجابی مانھ کجھ سی حرفی وغیرہ لکھیں تے فر جدید گوجری کی تحریک نال جُڑ کے گوجری لکھنی شروع کی۔ کجھ عرصو فِدا تخلص کرتا رہیا تے فر نذیرؔ ہی شاعری مانھ وی لکھن گیا۔کلچرل اکیڈمی کا اکثر مشاعراں مانھ شال رہیں تھا۔ اُن کی شاعری گوجر دیس تے شیرازہ گوجری تیں علاوہ ریڈیو تیں وی نشر ہوتی رہی ہے۔ بڑی جاندار تے معیاری شاعری ہے۔

نذیرؔ کالاکوٹی ہوراں نے گوجری مانھ چنگی سوہنی غزل تے سنجیدہ نظم وی لکھی ہیں لیکن گوجری ادب مانھ اُن کی اصل پچھان اُن کی مذاحیہ شاعری ہے۔ وہ جدید دور کا سب توں کامیاب مذاحیہ شاعر ہیں۔بلکن سادالفظاں مانھ کجھی گل کہن کا اعتبار نال وہ جدید گوجری کا اکبرالہ ابادی کہیا جاسکیں۔ اپنا مذاحیہ کلام نال اُنھاں نے سماج مانھ ظُلم زیادتی کرن آلاں پر گُوڑھو طنز وی کیو تے نال ہی لاعلمی تے سماجی بُرائیاں ناجڑوں کڈھن واسطے اثر دار پیغام وی

دِتو۔ اُن کی اصلاحی تے مذاحیہ شاعری عوام مانھ اِتنی مقبُول ہوئی جے لوک شہر گرائیں تے ڈھوکیں بہکیں آپ مہارا اُن کی شاعری کو لُطف لیتا رہیں۔ بھاویں ویہہ مذاحیہ تے عوامی شاعر سمجھیا جائیں پر سی حرفی کی صورت مانھ انھاں کی سنجیدہ شاعری کسے تیں گھٹ نہیں۔ انھاں کا کلام کو مجموعوا سے سال کلچرل اکیڈمی تیں شائع ہو جان کی امید ہے۔ جسکی تحقیق، تالیف تے ترتیب تے کتابت کی ذمیداری مشہور گوجری لکھاڑی حسن پرواز ہوراں نے خوب نبھائی ہے۔

نذیر احمد نذیرؔ لمی بیماری تیں بعد ۱۵ اگست ۲۰۰۳ء نا اس دُنیا توں رُخصت ہو گیا لیکن گوجری لِکھن پڑھن تے جانن آلاں واسطے مذاحیہ شاعری کو جہڑو تحفو چھوڑ گیا ہیں اُس مانھ صدیاں تک زِندہ رہن کی صلاحیت ہے۔ کلام کا نمُونا:

نعت شریف:

نبی کا روزہ کی جالی کو صدقو
سوہنی شان نرالی کو صدقو ﷺ کی کملی کالی کو صدقو
ہوں وی فیض پاتو آ
رو رو حال سناتو آ جے پاک مدینے جاتو آ
میرا روشن کر دے سینہ نا
با مقصد کردے جینا نا ہوں جاؤں مکہ مدینہ نا
تے کل گناہ بخشاتو آ
رو رو درد سناتو آ جے پاک مدینے جاتو آ
میری سُن لے گریہ زاری نا
کر دور میری غم خواری نا اس جند دُکھاں کی ماری نا
سُنو یا ﷺ عرضی نا
کرو پوری دل کی مرضی نا اس پاک دیدار کی عرضی نا

غزل

گیو چھوڑ پردیس مانھ منا آ دلدارا کدے کدے
یاد آویں تے خوشی نہیں رہتی یار پیارا کدے کدے

تھک گئی یاہ جان بچاری پھر پھر کے ان گلیاں مانھ
جن گلیاں مانھ ہوئیں ہوئیں تھا تھارا نظارا کدے کدے

بولیں تے کئی طعنا جھلیا، جھلیا بول شریکاں گا
دکھاں مانھ کئی رات گذاریں ہویا سویرا کدے کدے

اُجڑ گیو وہ میلو ربا گئی بہار بیساکھی وی
کنگا گئی واہ پیہنگ وصل کی کھاں تھا لارا کدے کدے

اجکل سنیو تھارے پاسے گا ہک پھریں گُل لالاں کا
مہارے دیس وی آویں ہوئیں تھا وہ بنجارا کدے کدے

سی حرفی:

الف: آ اِنگا دیکھ نبض میری، سارو لوک ہی تیری سدا دسے
علی جان نا پچھیو کے کھاؤں وہ تے دید مفید غذا دسے
فر ڈاکٹر نصیر نے بانہہ دیکھی وہ تے سروں ہی وصل شفا دسے
بھلا دس نذیر ہن جاؤں کِنگا، ڈاکٹر شنگلو بھی یاہی دوا دسے

الف: اُڈ کاگا کھبے اُڈیئے نہ، سجے اُڈ جے بچھڑیا یار آویں
نالے مٹھی زبان تیں بول کاگا جھب بول جے جھب دلدار آویں
کھبے رہیو توں بولتو اج توڑی، سجے بولتاں کیوں نخرا بھار آویں
خبرے سجن نا یاد نذیر آیو، تو ئیں نچھ منا ٹھنڈی ٹھار آویں

الف:

آ توں صلاح سلوک کر لے نہیں تے کوٹ مانھ تیرو چلان ہوئے گو
ہائی کورٹ وی تیرے تیں اوپرو ہے تیرو دردی اُت کون انسان ہوئے گو
نہیں باجھ وکیل اپیل چلسیں، اڑیا دس توں کیڈ حیران ہوئے گو
منصف سچی سرکار نذیر ہوئے گی اُت فیصلو رڑہے میدان ہوئے گو

ج:

جا رے قاصدا خط لے جا میرا یار کے وچ دربار جایئے
تیرا راہ مانھ چن کو خاص ڈیرو میری طرفوں یاہ عرض گذار جایئے
کہیئے بیڑی گرداب مانھ ڈول گئی ہے، چپُو وصل کو مار کے تار جایئے
تناں واسطو رب غفور کو ہے، پھیرو دیس نذیر کے مار جایئے

د:

دیس پردیسیا مار پھیرو گھڑی گھڑی گذرے بے قراریاں مانھ
گن گن دن تے رات بسار چھوڑوں چناں تیریاں انتظاریاں مانھ
دِتھ پے گئی زِمیں اسمان جیڈی، کیوں مہر محبتاں تھاریاں مانھ
ہوئی رحم کی نظر نذیر کیوں نہیں میری عُمر گذری منتاں زاریاں مانھ

د:

درد جانے میرو کون ڈھولا رازدار نالے محرم حال توں تھو
تیرے نال امید تھی وابسطہ سارا جگ مانھ ہم خیال توں تھو
اجکل ایڈ خورے لاپرواہی کیوں ہے، صبح شام پہلاں نالو نال توں تھو
گِن گن دُکھ نذیر سُناؤں کس نا دکھاں درداں کو اک پیہال توں تھو

س:

سب کُجھ گھول گھما چھوڑیو، پلے رہ گئی گل ہُن چار باقی
اک تے ملن کی رہی اڈیک پلے دوجے رہ گئی رون کی کار باقی
تیجے رہ گیا داغ جدائیاں کا چوتھے رہ گئی انتظار باقی
میرو جین نذیر دشوار ہوؤ میرا مرن مانھ کے ادھار باقی

ش:

شہر توں جا کے ہویو شہری، کیوں پہاڑ کی یاد بسار چھوڑیں
اچھو میں وی ہجر کی رات لمیں تناں کر کر یاد گذار چھوڑیں
بوہا کر کے بند محبتاں کا تا کی وصل کی کیوں تیں مار چھوڑیں
لکھاں کاگ نذیر اڈار بیٹھی، بلکہ کاگنی کئیں اڈار چھوڑیں

ک:

کے دسوں دردی کون میرو، سُنے کون فریاد تے غم ڈھولا
اُنگا خوشیں تے عیش بہار تیراں اِنگا رون کُرلان کو کم ڈھولا
ہجر درد وچھوڑا نے رت چُوسی خالی رہ گیو ہے سُکو چم ڈھولا
اِچر کدے نذیؔر بسارسوں نہیں، بچر میرا وجود مانھ دم ڈھولا

ک:

کتیو تمیو گیو میرو سوتر گھٹ گیو تول میزان بچوں
نالے جرک گئی ماہل محبتاں کی صرف دو پھراٹیاں لان بچوں
الغرض جے تیری اڈیک اندر بھاویں روح وی چلے گو جان بچوں
محشر تیک نذیؔر بسارسوں نہیں تیرا نام کو ورد زبان بچوں

طنز مزاح:

بچو جد پرائمری پاس ہویو فوراً تُرت سکول چھڑا دِتو
پنڈ ماں بڑو کوئے چوہدری ہوئے جہڑو، مانجھی اس کے سنگ لا دتو
اگے پچھے جا تکیو ساک ناطو، چھوٹی عمر ماں پُوت بیاہ دتو
کٹی عمر ساری گھر دامادگی ماں، ہتھیں چوہدری نا لِکھ کے چا دتو
ہتھیں لکھ جد باپ نے آپ دتو اس نا فر سکول پڑھائے کہڑو
کہڑے طور زمانہ کو دور چلے، تِناں دس توں دھونگ جگائے کہڑو

تِناں اپنا گھر ماں چھوڑسوں نہیں بچیا کدے سکول ماں جائے گوتوں
اے بی سی کا حرفاں نا پڑھ کے تے بچیا اپنو آپ گمائے گوتوں
نمبر دار نا جناں کی لوڑ ڈاہڈی، بہتر اس کی مھیس چرائے گوتوں
بنجھلی مارے گوٹھنڈیاں مرگاں ماں، نالے ٹوکریں رج کے چائے گوتوں
روزی رہیو کھاتو مھارو باپ دادو، ایویں کالجیں مغز کھپائے کہڑو
کہڑے طور زمانہ کو دور چلے، تِناں دس توں دھونگ جگائے کہڑو

بچیا عمر ساری کسے نے کد رہنو میری چار وصیت بھلایئے نہ
دیکھیئے تناں ماسٹر کتے ٹھگ لیں گا اک تے نیڑے سکول کے جائے نہ
دوجے مقدم نا نہ ناراض کریئے، تیجے پینٹ پتلون پھسایئے نہ
چوتھی چیز کو ناں نہیں یاد مرنو ایپر گل ماں واہ لٹکایئے نہ
یوہ حال جس قوم کو ہوئے اس نا فر دس نذیر اٹھائے کہڑو
کہڑے طور زمانہ کو دور چلے، تِناں دس توں دھونگ جگائے کہڑو

D:\Writers org\sabir afaqi.jpg not found.

ڈاکٹر صابر آفاقی

پیدائش:1933ء گوہاڑی مظفرآباد

جدید گوجری ادب کا عظیم ہمدرد تے محسن، محقق، نقاد، ادیب تے شاعر چوہدری احمد دین پھامڑہ نا ادبی دُنیا ڈاکٹر صابر آفاقی کا ناں نال جانے۔ پہلاں صابر تخلص کیو تے فِر سوچ کے نال نال ناں مانھ وی آفاقی شامل ہوگیو۔ وہ یہ ۱۹۳۳ء مانھ مظفرآباد کا گوہاڑی گراں مانھ پیدا ہویا۔ اُنکا والد مولانا علی محمد پھامڑہ بڑا علمی آدمی تھا تے انھاں نے یاہ وراثت اپنی اولاد کے حوالے کرن کو پُورو حق ادا کیو۔ بُنیادی تعلیم تیں بعد انھاں نے صابر آفاقی ہور اُچی تعلیم واسطے پنجاب ٹور چھوڑیا تھا پر اس خواب ناپورا ہوتاں دیکھن تیں پہلاں ہی اکھ میچ لئیں۔ صابر ہور گوجرا ماحول کا ساراں دُکھاں درداں کی پنڈ وکلی لیکے ہمیشاں دنیا کے نال قدم ملا کے چلتا رہیا ہیں۔ بُنیادی عربی فارسی تعلیم توں بعد انھاں نے ۱۹۵۲ مانھ محکمہ تعلیم مانھ عربی کا اُستاد کے طور ملازمت شروع کی۔ صابر آفاقی ہوراں نے علم کی وصیت کی پوری لاج رکھی تے تمام مشکلات کے باوجود تعلیم کو سلسلو ٹُٹن نہیں دِتو۔ انھاں نے ۱۹۵۶ء مانھ ایف اے، ۱۹۶۰ء مانھ بی اے ۱۹۶۲ء مانھ تے فر ۱۹۶۵ء توڑی اُردو تے فارسی مانھ ایم اے کرلئی تھی۔ ۱۹۶۷ء مانھ وہ مظفرابادمانھ کالج کا لیکچرار مقرر ہویا تے اگلے ہی سال فارسی مانھ پی ایچ ڈی واسطے ایران چلا گیا۔ جہڑی انھاں نے راج ترنگنی کا فارسی ترجمہ کا موضوع پر ۱۹۷۲ء مانھ مکمل کی۔ واپسی پر مدت توڑی کالج پروفیسر کے طور ذمہ داری نبھائی تے اس عرصہ مانھ انھاں نا ملازمت کا وہ سارا عذاب بھوگنا پیا جہڑا اک سنجیدہ، مخلص تے خوددار انسان کو مقدر ہوئیں تے نوں انھاں نے آخر نوکری اپنا گل تیں پاٹی لیر ہاروں لاہ سٹی تے آپ تن من نال گوجری ادب کا ہو کے رہ گیا۔

خالص گوجرا ماحول کی وجہ تیں گوجری زبان نال شروع تیں ہی پیار تھو۔ گوجری شاعری کی شروعات ۱۹۵۴ء مانھ کی تے یوہ سلسلو بلیں بلیں جاری رہیو۔ ۱۹۶۵ء مانھ گوجری کا دیگر لکھاڑیاں کی ہجرت نال اُنکے اندر کو گوجری فنکار ہور تکڑو ہو گیو۔ انھاں ذبیح، مہجور، قمر تے مہجور ہوراں جیہا سنگیاں نال رل کے گوجری کی نشر و اشاعت واسطے پر خلوص کوشش کیں، ریڈیو توں گوجری پروگرام شروع کروایا تے اشاعت واسطے ادارہ ادبیات تے گوجری ادبی بورڈ قایم کیا۔ اس دور مانھ گوجری لکھن کی شعوری کوشش کرن آلاں مانھ صابر آفاقی پہلی صف مانھ تھا تے ان کو یوہ جذبو تے خلوص ایران مانھ جا کے وی ٹھنڈو نہیں ہو یو، و یہ اُت وی گوجری شاعری کرتا رہیا۔

صابر آفاقی ہوراں کی گوجری شاعری مانھ، سی حرفی، غزل، رباعی تے نظم توں علاوہ مسدس حالی کو گوجری ترجمہ وی شامل ہے۔ صابر آفاقی پوری دُنیا خاص کر اسلامی دنیا نا اک وجود تصور کریں تے اُن کی زبان تے انکا دُکھاں درداں نا سانجھا سمجھیں۔ اُن کی یا ہی آفاقی سوچ ان کی تحریراں مانھ وی جھلک دسے۔ و یہ شاعری مانھ مقصدیت کا قائل سئ لگیں تے اکثر علمی سماجی، انقلابی تے اصلاحی مضمون ان کی شاعری مانھ نمایاں ہیں۔

گوجری مانھ ان کو ۱۹۷۶ء تنک کو سارو کلام ''پھُل کھیلی'' کی صورت مانھ گوجری ادبی بورڈ مضفر اباد نے چھاپ کے دُنیا کے باندے رکھیو تھو۔ یاہ کتاب گوجری کا ادبی حلقاں مانھ کافی مشہور ہے تے ۲۰۰۲ء مانھ اُن کی اک ہور کتاب ''کیسر کیاری'' کا ناں نال شائع ہوئی ہے۔ انھاں نے گوجری گرائمر تے گوجری لکھاڑیاں بارے وی اک کتاب ''گوجری ادب'' پنجابی زبان مانھ لکھی تھی جہڑی لکیر کے ارار لے پاسے دستیاب نہیں ہو سکی۔ تے و یہ گنتی کا اُن گوجری لکھاڑیاں مانھ سر فہرست ہیں جنھاں نا اللہ تعالیٰ نے تقابلی لسانیات کا علم تیں علاوہ تخلیق، تحقیق، تنقید تے ترجمہ کی صلاحیت تے مہارت وی بخشی۔

گوجری زبان تے ادب تیں علاوہ فارسی تے اُردو کے نال نال عالمی تاریخ پر وی صابر آفاقی گہری نظر رکھیں تاریخ کشمیر تے راج ترنگنی کا ترجمہ سمیت دوسری زباناں مانھ وی

اُن کی کئی تخلیقات موجود ہیں جن کی وجہ تیں صابر آفاقی دوجی ہمعصر زباناں کا ادبی حلقاں وی اک معتبر ناں ہے۔ ڈاکٹر صابر آفاقی ہوراں کی تصنیفات:

۱۔نجم دُری اُردو (بہائی فرقہ بارے) ۱۹۶۳ ۲۔اتھروں تے ہاڑ ۱۹۶۶

۳۔شہر تمنا ۱۹۸۰ ۴۔گلہائے کشمیر ۱۹۷۴ ۵۔راج ترنگنی (ترجمہ) ۱۹۷۴

۶۔حسین بن منصور حلاج (فرانسیسی کتاب کو اردو تے گوجری ترجمہ) ۱۹۷۵

۷۔پھُل کھیلی (گوجری) ۱۹۷۶ ۸۔سانجھو کھلاڑو ۱۹۸۵

۹۔پیغام انقلاب (گوجری) ۱۹۹۷ ۱۰۔کیسر کیاری (گوجری) ۲۰۰۲

۱۱۔گوجری ادیب تے شاعر (پنجابی) ۱۲۔گوجری قواعد ۱۳۔شہر تمنا (اُردو)

۱۴۔پھُلیں بسریں یاد ۱۵۔مسدس حالی (گوجری ترجمہ)

۱۶۔تاریخ کشمیر (اُردو) ۱۷۔اقبال اور کشمیر (اُردو)

کلام کا نمونا: سی حرفی:

ص

صبر ہے ڈھال مصیبتاں کی آویں دُکھ تے صبر نا چھوڑیئے نہ
وعدو کیو ہے یار کے نال جہڑو مر جایئے تے دلوں توڑیئے نہ
آوے خوف ڈران ہزاروں اری، مُنہ یار کی یاری تیں موڑیئے نہ
صابؔر سدا حبیب کے طابع رہیئے گا ٹو حکم تیں کدے مروڑیئے نہ

و:

واسطو رب رسول کو ہے کر منا غمگین نا شاد کا گا
جا کے بیں توں یار کی بلی اپر رو رو کے کر فریاد کا گا
بچا جیئیں تیرا لمی عمر ہووے رہے آلنو تیرو آباد کا گا
آوے دوڑ کے باہر توں یار صابؔر کر منا ناشاد نا شاد کا گا

نعت:

دُنیا ماں ہی رونق نہیں کُجھ اُس کا نور ظہوروں
دوئے جگ لشکارا ماریں پاک نبی کا نوروں

دُور دوراڈے بسن آلا ہور بھی نیڑے دِسیں
تھارا روضہ اُپر پوہچے خلقت دوروں دورون

تھاری اگ ماں ہولیں ہولیں دھُکھے میرو سینو
تھارا غم نے کانی لائی بیٹھو پیو جھوروں

کوہ طوراں پر جاکے کانہہ نا اگ بیگانی منگئیے
دِل میرو کوہ طور ہوؤ میں کے لینو کوہ طوروں

میرے اُپر کرم ہمیشاں کرتا رہیو صدقے
مِناں وی چھٹکارو لبھے درداں کا ناسوروں

میرا دل کی گل کہہ گیا' میاں محمدؐ صابر
'سمجھو نور اسے دے نوروں،اس دا نور حضُوروں

نعت۲:

ذرہ ماں تھارا نور کو لشکار یا نبی ﷺ
تاراں ماں تھارا رُوپ کو چمکاریا نبی ﷺ

مُشکل ہر ایک کم کرو آسان یا رسول ﷺ
لنگھوں ہر ایک مرحلو دشواریا نبی ﷺ

دن رات تھارا عشق کو غم مِل گیو مِناں
جاتو نہیں ایک ساہ میرو بیکاریا نبی ﷺ

تھارے حضور پیش کروں عاجزی کے نال
منی تھی میں منوت یہ اشعاریا نبی ﷺ

صابؔر ہے کس شمار ماں دیوانو جے ہوؤ
عاشق ہے تھاری ذات کو سنسار یا نبی ﷺ

غزل۱:

سینو زخمی روز ازل تیں مُنڈوں ہی دِل یار غزل کو
پیار کو پھل دے سکتو نہیں تاں تیر ہی کوئے مار غزل کو

لفظ کی سُچی ڈور مانھ پویا معنا کا ان ڈِٹھو لعل
جے توں پھیرو گھلے اِیاں، گھلوں تِتا ہار غزل کو

فن کی جڑ مانھ ٹیپو ٹیپو خون چوانو پوئے گو
آپے جھڑو ڈُبیو اُس نے بیڑو دِتو تار غزل کو

موسم مٹی وچوں کڈے، رتا نیلا پیلا پھُل
گرمی کی رُت آئی تے فِر گرم ہُؤو بازار غزل کو

اگلیں ویلیں مِیر ہوئے تھو، جس نے گھلی جان غزل ماں
اجکل چلے آفاقی کا سِر پر کاروبار غزل کو

غزل۲:

اک جذبو لے کے جلیاں مانھ — فر جوگی آیو گلیاں مانھ
ہتھ مل مل گھسیا نوں میرا — اک لیک نہ رہی تلیاں مانھ
تک تک کے دیدا ساڑ نہ توں — نہیں بارش ہوتی ملیاں مانھ
کے ڈٹھو سیانف آلی نے — جا شامل ہوئی جھلیاں مانھ
کے جینو موا ماضی نے — کے ہمت ہڈیاں گلیاں مانھ

غزل۴:

ہوں غماں کی پنڈ لے کے آیو توڑوں کے کروں
اے دلا دس عشق نا چھوڑوں نہ چھوڑوں کے کروں

لہو کی لذت ہے میرا شعراں ماں نہیں شیر کی
مغز کی دن رات ہوں اوڑھی نچوڑوں کے کروں

عشق کے مہابے میرو دل شیر ہے بے خوف ہے
سینہہ کی ہوں اے سنگیو نلہڑی مروڑوں کے کروں

ہوں کھلو ں تاں قافلو نکھڑے چلوں تاں تم ہٹو
تم ہی دسو سنگیو بیسوں کہ دوڑوں کے کروں

گم گیو قوماں کا بن ماں لال صابؔر قوم کو
بوٹا بوٹا کے تلے پھر پھر کے لوڑوں کے کروں

غزل۵:

لنگھیاویہ دن مہارا یارا ہن کت ویہ لشکارا یارا
بن بھی بسیو شہر بھی ڈٹھو دوئے جگ کوکارا یارا
چا نہیں سٹو سٹ نہیں سکتو بھار پیا سر بھارا یارا
تیرے باجھ کرے گو کہڑو میرا غم کا چارا یارا
کنیں دیسیں بسیو جاکے آفاقی سردارا یارا

اُٹھیں گا ہن جواں پر ہوں نہیں ہوسوں
مڑے گو کارواں پر ہوں نہیں ہوسوں

ترس کھائے گو اوڑک اک دھیاڑے
یوہ ظالم آسماں پر ہوں نہیں ہوسوں

بدل جائے گو ہے امید پکی
گوہاڑی کو گراں پر ہوں نہیں ہوسوں

بنڈیں گا لوک مٹھّیائیں کے بدلے
میری مٹھی زباں پر ہوں نہیں ہوسوں

کوئے ہووے تھو صابؔر لوک کہیں گا
میرو جیئے گو ناں پر ہوں نہیں ہوسوں

ق

تیریں چھیڑیں کس نے میلیں نو نہی ٹھگاوے مِنا
تیرا آتاں آتاں مٹی ہو جاؤں گو سڑ کے
رو رو ہسوں، ہس ہس روؤں پاگل ہوؤ ایسو
جس رہیا بدل چیت کی رُت مانھ برہتورہ اڑاڑ کے

ق:

جد صورت دس کے یار گیو بھُل ہوں سارو سنسار گیو
ہم جس نا بھولو سمجھاں تھا اوہ آخر ہم نا چار گیو

گوجرا شعر

یوہ بھیت ہے میری خوشیاں کو مُج کھاتو نہیں غم کرتو نہیں

میرا نواں خیال نہیں قید ہوسیں اُچی کرو تم ہور دیوار کانہہ نا

نکل آوے گو کوئے انگار صابؔر ذری سُسر نا ہور پھلور سنگی

لگیں سُولی تے کالجو کھان ہوئے گھولی چھیڑ نہ ہور توں یار کی گل

کیسا کیسا ان اکھاں نے منا دتا دھوکھا دوروں کھوڑی نظر آوے تھی پر نکلی ترکنی

دِین نا دے کے دُنیا لینی چنگو نہیں یوہ سودو
سِنگاں آلی مہیس کے بدلے لوک نہیں لیتا کھنڈی

گیت:

آ دِل میرا ماں بس گھولی

دل کھسیو گلاں گلاں ماں
سٹ دِتی ڈُنگھا چھلاں ماں
دل لیکے جے نہیں مُڑنو ہُن تاں رُوح بھی آ کے کھس گھولی
آ دِل میرا ماں بس گھولی

کِس دیس گیو پردیسی رے
کیوں ہوں مسکین ہُن بِسری رے
راہ تک تک سڑ گئیں اکھ میریں ہُن مُکھڑو آ کے دس گھولی
آ دِل میرا ماں بس گھولی

ہوں صدقو تیرو لگ جاؤں
اس جندڑی نا قُربان کروں
اکھ رستو تیرا بیراں کو مت میرے کولوں نس گھولی
آ دِل میرا ماں بس گھولی

یوہ رُسنو تیرو نہیں چنگو
دل کانہہ نا ساڑ کے خاک کِیو
اک واری رج کے دیکھ مِناں اک واری کھل کے ہس گھولی
آ دِل میرا ماں بس گھولی

چودھری فیض اللہ جوشی

پیدائش:1934ء کلائی پونچھ وفات ۱۹۹۵ء میر پور

فیض اللہ جوشی ہوراں نا دنیا اک جوشیلا تے جذباتی، سیاسی تے سماجی کارکن تے گوجری پنجابی شاعر تے ادیب کے طور جانیں۔ویہ ۱۹۳۴ء ماں پونچھ کا گراں کلائی ماں چوہدری دین محمد چیچی ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔اسویلے کا حلات کے مطابق بنیادی تعلیم نزدیکی گراں کھنیتر کی اک مسیت ماں حاصل کی۔۱۹۴۷ء کی ملکی تقسیم کے نال ہی ویہ پاکستان چلا گیا تے میر پور ماں مقیم ہو گیا۔سیاسی تے سماجی مسلاں ماں دلچسپی انھاں نا بچپن ماں ہی ہو گئی تھی تے میر پور جا کے وی انھاں نے سماجی تے سیاسی خدمات کو سلسلو جاری رکھیو۔

۱۹۶۵ء تیں بعد اٹھن آلی گوجری زبان تے دب کی تحریک ماں وی شامل ہویا تے پنجابی تے پہاڑی کے نال نال گوجری ماں وی جذباتی شاعری کی۔بعد ماں صحافت آلے پاسے وی توجہ دتی تے ''للکار'' کا ناں نال اک ہفتہ وار اخبار شائع کرتا رہیا۔آخر طویل عرصہ کی سماجی خدمات تیں بعد میر پور مانھ ہی دسمبر ۱۹۹۵ء مانھ وفات ہوئی۔

پنجابی کلام:

ط:

طرف اسمان دی نظر کر کے،آہیں ماردا ماردا تھک گیا واں
سوہنے یار پیارے دے مُکھڑے توں جند وار دا وار دا تھک گیا واں
چرخہ ڈاہ کے غماں دی پا پونی،تند چاڑھدا چاڑھدا تھک گیا واں
پئی تند نہ مول ترکلے تے،جوشی بانہواں الاردا تھک گیا واں

غزل کا شعر:

قہر قہاروں بدل بُٹھو، کانگ ندی ماں آ گئی ہے
آجڑیاں کو پتو نہیں چلتو چٹی کالی رُڑھتی جائے
نہ ویہ پھُل تے نہ کھیاریں، نہ ویہ کُپا ماکھیں کا
بھونڈی بھونڈ کی باغاں اندر، دیکھو محفل جُڑتی جائے

گیت: (۱۹۳۱ء کی تحریک آزادی کا حوالہ سنگ)

رنگ پھِکو رُکھاں کو
ویلو ڈٹھو دُکھاں کو
تے گیو ویلو سُکھاں کو
دھرتی پے گئی تنگ
ڈٹھو پھُلاں کو وہ رنگ
نالے کلیاں کے سنگ
آساں کی ہی آس اڑیا
گل امن کی راس اڑیا
جے وعدہ کو ہے پاس اڑیا
پھر کدے نہ ہووے جنگ
ڈٹھو پھُلاں کو وہ رنگ
نالے کلیاں کے سنگ

مِلکھی رام کشانؔ

(ہریانہ بھارت)

گوجری کا مایہ ناز لکھاڑی، ملکھی رام کشان کو تعلق شمالی بھارت کی ریاست ہریانہ نال ہے، تمام تر کوشش کے باوجود انھاں کی زندگی کا مکمل حالات معلوم نہیں ہوسکیا یا بڑی دُکھ کی گل ہے پر فروی خبرے کیوں دل انھاں نا اس کتاب مانھ شامل نہ کرن واسطے نہیں منتو جہڑی پہلاں اک شرط رکھی گئی تھی۔

ملکھی رام کشان گوجری ماں کا واحد سپوت ہیں جن کو تعلق بھارتی ریاست ہریانہ نال ہون کے باوجود انھاں نے جدید گوجری ادب کی چڑھت مانھ بھرپور حصو لیو تے اس سلسلہ مانھ جموں کشمیر مانھ ہون آلیہر معتبر کانفرنس تے مجلس مانھ شامل ہوتا رہیا ہیں۔ ہریانہ تے بھارت کا گوجراں تیں متعلق انکا تحقیقی مضمون شیرازہ گوجری مانھ شائع ہوتا رہیا ہیں جن مانھ انکا لوک ورثہ تے لوک ادب تیں متعلق کئی تحریر موجود ہیں۔ انھاں نے گوجری مانھ گھٹ مگر معیاری تے خوبصورت شاعری وی کی ہے۔

غزل:

چنبو چمن کو بہاراں نے لُٹیو — یوہ کلو کلاپو ہزاراں نے لُٹیو
رہیو دشمناں توں میں چوکس بہتیرو — میرو قافلو میرا یاراں نے لُٹیو
منگھتا کا راکھا یا دھرماں کا آگا — ہم بھولا بھالاں نوں ساراں نے لُٹیو
مِنوں ہریاں باغاں کا دیکے بھلیکھا — کئی مہرباں ظاہر داراں نے لُٹیو
کشانؔ دم بھریں تھا پیاراں کا جہڑا — ان بھروسہ شکن سیوادراں نے لُٹیو

گیت:

پنڈ میرا کو سوہنو ناں پنڈ میرا کی سوہنی چھاں
اِیکھا پیپل بوہڑاں تھلے ٹھنڈی ٹھنڈی گوہڑی چھاں پنڈ میرا کو سوہنو ناں
گبھرُو ایکھا چھیل چھبیلا ہمت آلا تے پھُرتیلا
دین دُکھی کو ہتھ بٹاویں سُکھیا اُن تیں گُل گراں پنڈ میرا کو سوہنو ناں
دس نُحواں کی کریں کمائی ہس کے جھلیں ہر کرڑائی
ہن ہتھ اڈیں لوکاں اگے ہوئے دھُپ یا ہوئے چھاں پنڈ میرا کو سوہنو ناں
فصلیں بھریو چار چوفیرو داتو بخشے ان بہتیرو
ان کی محنت کو ہے سِٹو منجھ مھیس تے سوہنی گاں پنڈ میرا کو سوہنو ناں
کھیتاں ماں ہیں پُورا ہالی ڈنگراں ماں ہیں پُورا پالی
جُسے بھریا گبھرو ایکھا جے جے ہوئے جِدھر جاں پنڈ میرا کو سوہنو ناں
دیس کی خاطر جان ونگاریں کلا کلا دس نوں ماریں
شترو ان تیں تھر تھر کمیں لُکن جوگی لبھیں تھاں پنڈ میرا کو سوہنو ناں
سُندر سرُو ایکھی چھوریں سروں کی گندل، گنے پوریں
سیتا اتے ساوِتری ورگی اُچو ان تیں پیکو ناں پنڈ میرا کو سوہنو ناں
دیا رام کی اس پر ہووے بچو بچو سُکھ ماں سووے
ذات کُشان اس ذاتا دیسیں جیکھو سب تیں اُچو ناں پنڈ میرا کو سوہنو ناں

D:\Writers org\ram p khatana1.jpg not found.

ڈاکٹر رام پرشاد کھٹانہ

پیدائش:8 فروری 1938ء گُڑگاؤں ہریانہ

گوجری زبان تے گُوجر قوم تیں متعلق تحقیق کرن آلاں مانھ رام پرشاد کھٹانہ کو ناں بڑو اہم ہے۔اس کو انداز و اس گل تیں وی لایو جا سکے جے اُن کی تخلیق'' گوجر، گوجری زبان و ادب'' کا حوالا سنگ اس ویلے تو ڑی کوئے پنج محقق پی،ایچ، ڈی کرر ہیا ہیں۔

رام پرشاد کھٹانہ ۸فروری ۱۹۳۸ مانھ پنجاب کا گُڑگاؤں علاقہ مانھ پیدا ہو یا جہڑو اجکل ریاست ہریانہ مانھ شامل ہے۔ بُنیادی تعلیم اتے حاصل کی۔کوروکشیتر یونیورسٹی تیں جغرافیہ مانھ ایم اے کرن تیں بعد اسے شعبہ مانھ ہمالیائی قبیلاں (Himalayan Tribes) کا موضوع نا لے کے گوجری تے گُجراں تیں متعلق تحقیق کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری لئی۔ اس موضوع پر اُنھاں کو بُنیادی کم ہے جس کا حوالہ Tribal Geography تیں متعلق تمام لٹریچر درسی کتاباں مانھ موجود ہیں۔

اُن کی اس تحقیقی کتاب''گوجر، گوجری زبان و ادب''مانھ گوجری زبان پر وی اتنی تحقیق تے بحث موجود ہے جے لسانیات تے ادب پر کم کرن آلاں نے وی انھاں تیں پوری رہنمائی تے حوالہ لیا ہیں۔ اُنھاں کی یاہ کتاب لِکھن پڑھن تے تحقیق کرن آلاں واسطے اجھاں وی Must یا Indispensable have کو درجور کھے۔

1970 تیں بعد ریاست جموں کشمیر مانھ گوجری کا پُنر جنم تے گُجراں مانھ جاگرتی لیان واسطے جہڑی کوشش ہوئیں اُن مانھ ویہ جوش جذبہ نال شامل ہوتا رہیا۔ اس نظریہ نال شروع مانھ کُجھ گوجری شاعری وی کی جہڑی گوجر دیس تے شیرازہ گوجری کا ابتدائی رسالاں مانھ شائع ہوتی رہی پران کو زیادہ دھیان تحقیق آلے پاسے ہی رہیو۔ ویہ ایسا مخلص محقق ہیں کہ گوجری زبان تے ادب تیں علاوہ ریاستی گُجراں کی بہتری واسطے اُن کی ہمدردی تے محنت کدے وی نہیں بھُلائی جاسکتی۔

گوجری ادب تیں علاوہ جغرافیہ کا میدان مانھ وی انھاں کو ناں بڑو احترام نال لیو جائے۔ ویہ گورنمنٹ کالج گُڑگاؤں تیں جغرافیہ کا پروفیسر کی حیثیت نال ریٹائر ہوں تیں بعد اجکل بنگلور مانھ بس گیا ہیں۔

D:\Writers
org\khadim.jpg
not found.

ماسٹر خادم حسین قمرؔ

پیدائش:1939ء کلائی پونچھ

ماسٹر خادم حسین قمرؔ گوجری کا ہمدرد تے مخلص لکھاڑی ہیں۔ وہ ۱۳۔ جولائی ۱۹۳۹ء نا پونچھ کا کلائی گراں مانھ چوھدری راج محمد کسانہ کے گھر پیدا ہویا۔ ۱۹۶۰ء مانھ دسویں کو امتحان پاس کرن سات ہی اُستاد کی حیثیت نال محکمہ تعلیم مانھ ملازم ہوگیا۔ تے پوری نوکری کرن تیں بعد اجکل سرکاری ذمے داری کی ڈگی سروں لاہ کے کھُلا ڈلا ہوگیا ہیں۔

گوجرا سماج مانھ ظُلم تے زیادتیاں کے خلاف اواز بلند کرن آلا جدید گوجری لکھاڑیاں مانھ ماسٹر خادم ہوراں کو ناں موہریاں مانھ آوے۔ اُنھاں نے ۱۹۶۵ء تیں بعد مٹھی مٹھی شاعری شروع کی جس مانھ ریڈیو کشمیر تے کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبا کھُلن کے نال تیزی تے باقاعدگی آتی گئی۔ انھاں نے زیادا سی حرفی تے نظم کی صورت مانھ انقلابی شاعری کی ہے جس پر کم تنخاہ آلا ملازماں کا جلساں کا حوالہ نال کیمونزم کو اثر سئی لگے۔ نثر مانھ ریڈیو کشمیر واسطے لکھی وی کُجھ طنز تے مزاح آلی لکھتاں تیں علاوہ شیرازہ گوجری واسطے وی کُجھ تحقیقی مضمون لکھیا ہیں جن مانھ چوھدری شمس دین مہجورؔ، حاجی حسن دین حسنؔ، چوھدری عبدالغنی تے چوھدری فضل دین مہیسی پر لکھیا وا مقالا شامل ہیں۔

کلام کو نمونو:

پتو نہیں اِن پہاڑاں اندر کیونکر قسمت مھاری ہے
مچ کماواں بھکھا بھانا کھانْ کی قسمت تھاری ہے
اِک ہی دھرتی اُپر بیٹھا جدا جدا مقسوم ہیں مھارا
انگا پھٹا کپڑا، لانواں انگا باغ بہاری ہے

خادم حسین قمرؔ

D:\Writers org\shabaz r.jpg not found.

شاہباز راجوروی

پیدائش:24 فروری 1940ء بہروٹ راجوری

غلام نبی شاہباز راجوروی اُردو، کشمیری تے گوجری کا منیا پڑمنیا اُستاد شاعر تے ادیب ہیں۔ ویہ ۱۹۴۰ مانھ راجوری کا علاقہ بہروٹ مانھ اک کشمیری نائک خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بچپن توں ذہین تے حساس تھا۔ وقتی حالات تے افراتفری کے باوجُود اُردو مانھ ایم اے کی ڈگری لئی تے اُستاد کے طور ساری زِندگی نسلاں کی خِدمت کر کے سبکدوش ہویا۔

شاہباز راجوروی ہوراں کا اپنا شاگرداں کی تعداد کئی سو تک ہے جِن مانھ بڑا بڑا افسر وی شامل ہیں۔ سچا پکا تے محنتی اُستاد کے طور اُن کی سماج مانھ اک الگ پچھان، قدر تے اُچو مقام ہے پر ریاستی سطح پر لوک اُنھاں نا اک شاعر، ادیب تے عالم کے طور پر جانیں۔ ویہ مطالعہ کا بے حد شوقی ہیں خاص کر اسلامیات تے ادبیات کا ماہر ہیں۔ کشمیری مادری زبان تھی اس گلوں وی اس مانھ اظہارِ فطری تھو پر ماحول کا اثر نال اُردو، گوجری تے پہاڑی مانھ وی کافی ادب تخلیق کیو ہے۔

۱۹۷۵ء توں بعد شروع ہون آلی جدید گوجری کی تحریک نال انھاں نے پُورو تعاون کیو۔ گوجری تیں متعلق مُچ سارا تحقیقی مقالا لکھیا تے گوجری مجلساں، مشاعراں تے کانفرنساں مانھ شامل ہوتا رہیا۔ ان کو کلام ریڈیو کشمیر تے شیرازہ گوجری کا ذریعہ نال لوکاں توڑی پجھتو رہیو ہے۔ گوجری ادب اک لحاظ نال اُنھاں کی اک بکھری تے اُچی جا ہے۔ اُنھاں نے گوجری مانھ نعتیہ شاعری کی ہے تے ویہ غالباً گوجری کا پہلا شاعر ہیں جنھاں نے نعتیہ کلام نا الگ کتابی شکل دِتی ہے۔ اُن کی یاہ کِتاب انشاءاللہ جلدی ہی شاہباز راجوروی تے گوجری زبان کا سانجھا محبتیاں کا ہتھاں مانھ آجائے گی۔

کلام:

نعت:

اللہ اللہ مدینہ نظر آ گیو
اکھ نیویں ہوئیں ان کو در آ گیو

باب جبریل جاگے سلامی ہووے
اپنا آقا کا قدماں مانھ سر آ گیو

سبز گنبد نا چموں کہ جالی دھوؤں
اتھرواں کو تقاضو بسر آ گیو

وے خدا کا خدائی کا محبوب ہیں
ذکر جنکو اے خیر بشر آ گیو

اپنی جھولی مانھ عیباں بجن کجھ نہ تھو
یوہ کرم ہوں بھی رحمت کے گھر آ گیو

اج شہباز نستیں گھڑیں جے رُکیں
میرے متھے بھی ہے والفجر آ گیو

نعتیہ شعر:

دِیا ہیں دِل کے بہڑے عقیدت کا بالیا
اکھاں نے دھرت چُم کے، اتھروں یہ پالیا

آقا ہوں تا ہنگ لے کے مدینے تھو پوہچیو
یاداں مانھ بیقرار و یہ منظر سمہالیا

مِنا تے بھاکھ نہیں تھی محبت کا شہر کی
تھاری نوازشاں نال متھا اُجالیا

غزل ا

روتی رات کے متھے لکھیو
سجرو پر ان دیکھ تماشو

شہر تے سارا تڑفیں کُوکیں
کوئے کدے انسان وی دِستو

منا لوڑو جاڑ بناں مانھ،
ہوں تے اپنا آپ تیں گُمیوں

کل مکلو رہ کے سوچے
اس نا لوڑے روز تماشو

میرا وس کی گل جے ہوتی
پلو پاٹو ہوں کیوں لیتو

لفظ کی صورت اِت وی اُت وی
دُنیا کو شہبازؔ تماشو

غزل۲

بستیاں کا گیت رُٹھا فر بہاراں نا بُلا
لُٹ گیا ہیں نہیر یاں مانھ راہکاراں نا بُلا

دیا دیو کد ہسے گو ڈیکتی یاہ رات ہے
میں بلایو اتھرواں نا توں ککاراں نا بُلا

وقت کا سارا سمندر ریت مانھ ہیں سوگیا
پچھ ڈُنگا ہور منگیں لہو دھاراں نا بُلا

تِس اتنی پتھراں کے ہتھ ہے ساری تریل
ہے کہڑو درداں کو سانجھی رازداراں نا بلا

گل کائے، لفظ ہے شہبازؔ مُنہ مانھ پا گئی
کے پھرولیں لوک سارا ڈھیر ساراں نا بُلا

غزل۳

سوت سمر کے سینے لاکے ہوں وی ہسوں ککھ جلاکے
بے سُکھ تلا چھمر سارا رکھوں اپنو آپ چھپا کے
اُن کی رمز انجانی ہوئیں ہم کے نکلاں سیس نوا کے
ہر کوئے ہرجائی ملیو گل مانھ پھاہی منا پاکے
میرے بھانے رات اجیں تھی سُتو دِن کو مان بھلا کے

غزل۴:

ہستا سکھر رُنے بدل کس کے ناں
بکتو دریا ڈاہڈی ہلچل کس کے ناں

گاتی وائے بہلی چلیئے دسیئے راہ
سجری سانوی لشکے منزل کس کے ناں

آتا رہین گا ویل کویلے ان سدیا مہمان
جِندے سب کجھ خواب کو چھل بل کس کے ناں

شیشو دیکھ کے ہوں بھی ڈریو ادھی رات
دیکھ پچھان ہے اپنی مشکل کس کے ناں

ننگو نیزو بچا تارے بھولی سوچ
ٹھِر کے ڈھٹھا اِت اُت پاگل کس کے ناں

ق:

نواشیں میرے بوہے پکھنو اڈارے
کہڑو آکے خواباں کا لتا اتارے
واہ سجری سویلی بناں کی جوانی
یوہ شہراں کا زہراں نا کہڑو ہلارے

D:\Writers
org\azeem.jpg
not found.

اقبال عظیم چودھری

پیدائش: وانگت 1940ء

بابا جی صاحب لارویؒ کا دوہترا تے میاں محمد اکبر بجران ہوراں کا فرزند میاں محمد اقبال نا ادبی دُنیا اقبال عظیم کا ناں نال جانے۔ اُن کی پیدائش بابا نگری وانگت مانھ ہوئی تے اُتے ہی بُنیادی تعلیم حاصل کی۔ عِلم تے ادب اُن کی چار چوفیری کھِلر یوو دتھو۔ اس گلوں وی وہ متاثر ہونو نہیں رہ سکیا۔ پر نال ہی گوجر اماحول کی تنگدستی، سماجی نا انصافی تے سیاسی حالات وی اس جذباتی نوجوان نا برداشت نہین وہیں تھا۔ تے یوں مُدت توڑی اُنکے اندر چھپیا وا اک دردمند شاعر تے سیاسی جِن کے بشکار جنگ ہوتی رہی پر آخر کار معجزاتی طور پور اس شاعر نے سیاسی جِن قابُو کر لیو تے اس طرح گوجری زبان نا اس سپُوت کی خدمات میسر آ گئیں جِس پر بلاشُبہ گُجری ماں صدیاں تک مان کرے گی۔

بابا نگری وانگت مانھ مقیم ہون نال اُنھاں نا لاروی دربار مانھ ہون آلی اکثر علمی تے ادبی محفلاں مانھ بابا نظام الدین لارویؒ، سائیں قادر بخش، خدا بخش زارؔ، اسرائیل اثرؔ تے پنجابی کا کئی بلند پایہ شاعراں کی صحبت وی نصیب ہوئی تے حاجی جُنید نظامؔی جیہا عالم کی داد تے رہنمائی وی۔ اس طرح بابا نظام الدین لارویؒ ہوراں کے ہتھیں لگی وی بُوٹی اج دیکھ دیکھتاں گوجری ادب کی سب توں گھونپھری، سدا بہار تے معتبر شخصیت بن گئی وی ہے۔

اقبال عظیم نا وی زمانہ کی وہ بے دردیں تے بے رحمیں جھلنی پئیں جہڑی اس دور کا

گُجراں کومقدر تھیں یا ہیں۔اس نے زندگی قریب توں دیکھی تے دل مانھ اضطرابی کیفیت رکھن آلو یوہ بظاہر پُرسکون شخص بھاویں دُنیا نا اپنا دل مانھ اوکڑ کے نہیں دیکھن دیتو پر قلم تیں وہ اپنا راز تے جذبات نہ چھپا سکیو۔اُس نے اپنی شاعری مانھ جو گُجھ لکھیو سچ لکھیو تے سچ تیں سوا گُجھ نہیں لکھیو۔یوہ دردمند تے آزاد طبیعت شہزادو پہلی بار ۱۹۶۹ء مانھ ریڈیو کشمیر سرینگر کی زنجیراں مانھ پابند ہو گیو۔اُسو یلے گوجری زبان کی نشری خدمات واسطے انھاں تیں بہتر شخص کوئے تھووی نہیں پر نسیم پونچھی کے سنگ سال کھنڈ گوجری نشریات چلان توں بعد ریڈیو کو بہڑو چھوڑ دِتو۔ور اِت کی ادبی سنگتاں کی تاثیر دل کی تختی توں نہ ملچن ہوئی۔گُجھ عرصو ''گوجر دیس'' جموں کی اشاعت کے ذریعے گوجری کی خدمت کرتا رہیا۔آخر جد ۱۹۷۸ء مانھ کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبو کھُلو تاں اک بار فرزمانہ کی ادب شناس نظر اقبال عظیم تے نسیم پونچھی پر پئیں۔تد توں بیہ بائی سال توڑی متواتر گوجری کی خدمت کر کے یہ دوئے شخصیت اِتوں ہی سبکدوش ہو گئیں تے اجکل گھر بار کی ذمے داریاں کے نال نال ادب کی خدمت وی جاری ہے۔

کلچرل اکیڈمی کی طرفوں شائع ہون آلی ہر اشاعت اُن کی کارکردگی کی ترجمان ہے۔گوجری ادب تے لوک ادب کی شیرازہ بندی ماں انھاں کو اہم رول رہیو ہے۔پر خاص کر گوجری ڈکشنری، تے بانھل بانھل (رانا فضل) نغمہ کہسار (مہجور راجوروی) کلام اثر (اسرائیل اثر)، مدینی قافلو تے خیام کی رباعیں (ترجمہ: نسیم پونچھی) تے گوجری ادب کی سنہری تاریخ (ڈاکٹر رفیق انجم) جیہی کتاباں کی اشاعت اُن کی عظمت تے ادب شناسی کی گواہ ہیں۔

اقبال عظیم نا گوجری ادب توں علاوہ اسلامیات، تصوف تے عالمی ادب پر وی عبور حاصل ہے جہڑو ہر کسے کا بس کو کم نہیں ہوتو۔وہ گوجری توں علاوہ اُردو تے پنجابی کا وی اُچا قد

کا شاعر ہیں تے کدے گوجری آلے پاسے نہ لگا ہوتا تاں بلا شبہ اُردو کا بین الاقوامی معیار تے شہرت کا شاعر ہوتا۔ اُن کی گوجری شاعری کی پہلی کتاب ''ریجھ کولیں'' کا ناں نال شائع ہوئی تھی جس نا اکیڈمی کی طرفوں بہترین کتاب کو اعزاز حاصل ہے۔ تے اجکل وہ گوجری تے پنجابی شاعری کی دونویں کتاباں کی ترتیب مانھ مصروف ہیں۔ گوجری کہانی تے افساناں کی کتاب شائع ہون مانھ ضرورت توں زیادہ دیر لگی ہے پر امید ہے جے یاہ کتاب آ جان نال نواں لکھاڑیاں کی رہنمائی کے نال نال تنقید کرن آلاں کی زبان وی بند ہوئے گی۔

گوجری زبان مانھ اقبال عظیم نے ہر صنف مانھ معیاری تے مثالی تخلیقات پیش کی ہیں۔ نثر مانھ اُن کی علامتی کہانیں تے ناولٹ 'توں آوی جائے دم ہی نہ آئے تے کے کروں' گوجری ادب مانھ اہم اضافو ہیں جد کہ شاعری مانھ گیت، غزل، نظم تے نعت سب کُجھ لکھیو ہے پر گوجری غزل اقبال عظیم کی پچھان بن گئی ہے تے عظیم گوجری غزل کی پچھان۔ بیہویں صدی کی گوجری غزل مانھ اقبال عظیم کا قد کو کوئے دُوجو شاعر نہیں تے اُن کی غزلاں کو رنگ گیتاں تے نظماں مانھ وی ڈُلیو ووسئی لگے۔ اقبال عظیم کا تحقیقی مضمون وی اپنا اپنا موضوع پر حرف آخر کو درجو رکھیں تے نواں تحقیق کرن آلاں کی رہنمائی کو کم کریں۔

اس خوب صورت گوجر اجوان کی بارعب شخصیت، طبیعت کی نرمی تے خلوص ہر اک ملن گلن آلا نا پہلی ملاقات مانھ ہی اپنی عظمت کو احساس دوا چھوڑے۔ میں بھاویں زندگی کا کئی سال ضائع کیا وہیں پر اقبال عظیم کی سنگت مانھ گذاری وی ساعتاں پر بڈیار کرن کو حق بجا سمجھوں۔ رانا فضل راجوروی تے اقبال عظیم بلا شبہ گوجری زبان واسطے بیہویں صدی کو اک عظیم تحفو ہیں۔ ع : خُدا کرے کہ یہ پودا ہرا ہرا ہی لگے۔

نعت پاک:

وہ سچو سچیار اسے کا وہ اُچو اُچیائیں اُس کیں
سچ کی مہار ہے ہتھ اُسے کے وہ سچو سچیائیں اُس کیں

شہر علم کا اک اُمی کے ہتھوں بسیا روشن روشن
وہ عالم وہ عاقل شاعر جس نے گوریں گائیں اُس کیں

ویہی رب کا سچا عاشق،ویہ اُسکی مخلوق کا خادم
ویہ دانا ہیں جہڑا برتیں حرف حرف دانائیں اُس کیں

نام محمد ﷺ لکھتو رہیئے،پڑھتو رہیئے،روتو رہیئے
اُس تیں سب کُجھ گھول گھمایئے چُم لیئے دُرساہیں اُس کیں

درویشی سر صدقو اُسکو اُسکا سر کی خیر ولایت
کھیتی دل کی ساوی رکھیں جہڑیں اکھ تسائیں اُس کیں

نظم: سوداگر

یہ ٹُٹیا وا دِلاں کی آواز سُن کے یہ اتھروں یتیماں کا ہارا مانھ پُن کے
اُمیداں تے آساں کی قبراں ناکھُن کے یہ سب حال دیکھے تے دِل میرو جھُنکے
میرا دل کا زخماں کا وارث توں ہی دس
ہوں اتھروں نہ بیچوں تے کے لیکے بیچوں
خوشیں مہنگی مہنگی تے ارمان سستا بکیں گلیں گلیں یہ ایمان سستا
امیراں کی خوشیاں کا سامان سستا خریدو بکیں جسم بے جان سستا
میرا دل کا زخماں کا وارث توں ہی دس
ہوں اتھروں نہ بیچوں تے کے لیکے بیچوں
یہ لُکھاں کا دُشمن تے تِھنداں کا پیارا غریباں کا دِلاں مانھ کھُبیاوا آرا
یہ بھگیاڑ ہیں میری نظراں مانھ سارا دِسیں جِن نا مظلوم راہاں کا گارا
میرا دل کا زخماں کا وارث توں ہی دس
ہوں اتھروں نہ بیچوں تے کے لیکے بیچوں!
سوداگر ہوں احساس کی بستیاں کو ہوں گاہک بھی نہیں عزتاں سستیاں کو
تے نوکر بھی نہیں بے وفا ہستیاں کو ہاہی گل ہے مُلوم بھی ہوں مستیاں کو
میرا دل کا زخماں کا وارث توں ہی دس
ہوں اتھروں نہ بیچوں تے کے لیکے بیچوں!

غزل۱:

لُکھیں لُکھیں رات ہجر کیں پھِکا سنجھ سہیلا
یاد کسے کیں آس کسے کیں، کیوں اج موڑ مہار گئیں

کچیئں تندیں لمیں لاریں، چکنا چُور جوانی
میریں آس کوراس کوچجیں، جتی بازی ہار گئیں

اتھروں پینو مر مر جینو اوکھت رنگ برنگیں
پر میریں اکھ بھار یہ بھارا لکھاں وار سہار گئیں
ڈاروں بچھڑی ربا میرو میل محال ہمیشاں
سنگن ساریں مار اڈاریں، میرو درد بسار گئیں

ہوں گھر آیا شرد کو لِیو چھوڑ نہ سکیو ورنہ
مار کے جھاتی میرے بُوہے کِتنی وار بہار گئیں

غزل۲:

شرد کا جھکھڑ گیت ہجر کا گاویں گا ڈھیتا پتر سینے کانی لاویں گا
کیوں انہونی گل کی فر تصدیق کروں نین سمندر ڈنگا بھیت چھپاویں گا
بستی بستی قصا جس کا بکھریں گا بگتا دریا سوہلا اس کا گاویں گا
درد نستا ہو جائیں گا سرگی نا شام پئی فر سجرا ہو کے آویں گا
اتھروں کیروں اکھ دھوؤں دل صاف کروں ان راہیں مت مڑ بنجارا آویں گا

غزل۳:

تج آئے بہار ایسی فر زخم دکھا چھڑیا
برساں کا سُتا وا کجھ درد جگا چھڑیا

قربانی کے دیتو میں تیریاں خوشیاں تیں
امید گھما دتیں ارمان گھما چھڑیا

ارمان وصالاں کا تے درد جدائیاں کا
اس دل کیاں گٹھاں مانھ لوکاں تیں لکا چھڑیا

وہ یہ ریت کی ڈھیریں تھیں تیلاں کا بنگلا تھا
تیں ٹھیک کیو بھُل کے سب نقش مٹا چھڑیا

انگ آیا زخماں نا تیزاب دوا دسے
اس نیم حکیمی نے او یار مرا چھڑیا

غزل۴:

تیرا خیال نے جے ہسایو تے ہس پیو
ہوں اپنی بے بسی نا غماں نا بسار کے

دل کی لگی بجھا کے نہیں جینو سواد کو
اتھروں میں جتیا کدے ہاساں نا ہار کے

غیرت کو روگ بن گیو غم روزگار کو
ہوں سر پیو رہیو سدا پروردگار کے

میں گگن تے پاتال کی دُوری منی سدا
اک رات غم کی دیکھ لے توں بھی گذار کے

میری دعا ہے شرد نہ آجائے دو گھڑی
ہوں ہار گھل لیوں زری آتی بہار کے

غزل۵:

جھوٹھا قول قرار نہ کریئے
سکھنے ہتھ بپار نہ کریئے

رب نا رب کر منیئے ہر دم
اس گل مانھ بڈیار نہ کریئے

آتی برہیا فر مُڑ آیئے
دل نا فر بیمار نہ کریئے

جے نہیں لانی بازی سر کی
سوکھو رہیئے پیار نہ کریئے

نقدیں کریئے دل کو سودو
اس مانھ نیس ادھار نہ کریئے

ق:

پہرو تاراں کو بدلا تو رات کی رات میری بستی چن آجا تو رات کی رات
ست سمندر پی جائیں گا نین میرا یار نبھا میرو جگرا تو رات کی رات

ق:

نہ ہو جاؤں مُلزم ہوں ناشُکر یاں کو عنایت کسے نا قضا کہتاں کہتاں
ذری دُنیاداری ناتج رل کے بیساں اِتے رہ گو سب کُجھ یرار ہتاں رہتاں

ق:

دھرتی تیں اُتھ میرے کولے رازاں کا سوداگر آیا
درداں کو کے چارو کرتا دھوڑ بٹیلی زخم دُکھایا
جا چکور نا طعنا دتا تیرو چن اک ویرانو ہے
تیرو پیار وی کُوڑ ہے شاید چن کو سوہج اک افسانو ہے

ق

کوڈیاں کے مُل نہیں بکسیں وفا کا شہر مانھ
یار کو نقشو دھیاناں تیں گُما بیٹھا کدے
نُوں شریکاں مانھ نہ ہولا کر گناہ بھارا سہی
دو گھڑی تیری گلی مانھ یار آ بیٹھا کدے

ق:

اس درد کو خبرے کے ناں ہے پر جان تیں چوکھو پیارو ہے
اک مُدت گذری سینہ مانھ اک اک مِٹھو مِٹھو درد پلے
ویہ یار تھا آتی برھیا کا رُت بدلی سارا بدل گیا
پر آس کو دِیو سرگی تک ہر موسم مانھ ہر رات بلے

گوجرا شعر

ہٹی اُپر رکھن جوگی میلی شے نہیں ہوتی
نیلامی پر شہر تیرا مانھ بِک جاتی جِند کھوتی

اتھرواں کی عام معافی ہونی تھی
ہوں قیدی پر قیدی گویا چھوڑوں تھو

منا ڈیرو جاتاں تھوڑی دیر لگی
یاد رکھوں تھو آس مِلن کی چھوڑوں تھو

سینہ کو داغ درد کی لذت کسے کی یاد
ہوں کے رکھوں تے کے دیوں غم کا بھیال نا

میرا دل کی دنیا نا اوہ جھونی لاون آلیا ربا
تیری دنیا اک دن ہوئے گی ڈھاکا ڈھیری میرے باندے

اُداس رستاں کا کنڈا پلو پکڑ کے اکثر سوال پُچھیں
توں اِیکلو کیوں ہے ساتھی کت ہے بے حال دیکھیں تے حال پُچھیں

یہ دُنیا آلا سوداگری تیں کدے نہیں رجیا کدے نہیں رجسیں
رکھیں زلیخا کا دل کا مالک نا کھوٹیں سِکیں چُکا چُکا کے

بھاویں فتویٰ لیکے آؤ بھاویں پھانسی چاہڑو
ہوں تے عرش عظیم کہوں گو یار اپنا کی بلیاں نا

چر تک ہوا مانھ درد کی سیجل کو بھار تھو
چُپ نال اُٹھ گیو کوئے اتھروں نچوڑ کے

کے دسوں ہوں جینو کے ہے خاب مانھ ڑُنو کھُلیں راکھیں
لکھیں چکنو شہرِ وفا مانھ فِر بِک جانو کوڑیں لکھیں

گیت ا:

خیراں نال رب آنے میری جان مِل جا
سوٹھا دِل کا تے پیار کا ایمان مِل جا
خیراں نال رب آنے میری جان مِل جا
کدے دل مانھ چھپایا وا خزانا ڈھونڈتا
کدے کھسیا بساریا، زمانا ڈھونڈتا
تِس اکھاں کی بجھاؤں کدے آن مل جا
خیراں نال رب آنے میری جان مِل جا
میں تے سڑیاں نصیباں کا سہاگا دیکھیا
کدے کھسیا بِساریا زماناں دیکھیا
تِس اکھاں کی بُجھاؤں کدے آن مِل جا
خیراں نال رب آنے میری جان مِل جا
لائی دل نا پرائی آپے اگ آن کے
نالے پالیا خیال تیرا جِند جان کے
سانبھ سانبھ رکھوں تیرا دھیان مل جا
خیراں نال رب آنے میری جان مِل جا
میری ترستیاں اکھاں نا تسائیں چھوڑ کے
کِت جائے گوتوں اپنی بنائیں چھوڑ کے
رب کرے بڑی اُچی تیری شان مِل جا
خیراں نال رب آنے میری جان مِل جا

گیت۲:

سوہنی چال ہے موراں کی بے پرواہ چن توں میری پریت چکوراں کی
پیا اتھروں بکتا رہیا تیں مِنا درد دِتا، مِنا مٹھا مٹھا لگتا رہیا
بگے پانی چھمراں کو رب تِنا سُکھیا رکھے،رونو گھل گیو عُمراں کو
ندی پانی کی بگتی رہی رات جدائیاں کی،لمی صدیاں تیں لگتی رہی
گل پیار نا لا بیٹھی اینویں کیویں روگ لِیا،سُکھ چین گُما بیٹھی
اینویں دھوم مچا چھوڑی دِل تیں کھس کے تے مظلوم بنا چھوڑی

گیت۳:

ٹُر چلیو تھو غم لا کے فر حال وی نہیں پُچھیو، بے دردا تیں آ کے
کوٹھا پر دانا تھا چنگی بھلی جِندڑی نا یہ روگ نہیں لانا تھا
پھُل کِھلیو بہاراں گو آ کے تے پُچھنو تھو کدے حال بیماراں کو
سُکھ یاریاں لائیاں کو طعنا سنگناں کا نالے درد جدائیاں کو
باغاں بچ پانی ہے داغ جدائیاں کو سجناں کی نشانی ہے
چن لمیاں راتاں کو اُچے چڑھ پئی دیکھوں راہ سجناں آتاں کو

D:\Writers org\F Mushtaq.jpg not found.

چودھری فضل حسین مُشتاق

پیدائش:17اپریل1941ء کلر کٹل پونچھ

فضل مُشتاق جدید گوجری ادب کا باقاعدہ تے معتبر لِکھاڑی ہیں۔ویہ ۱۹۴۱ء مانھ سُرنکوٹ کا گراں کلر کٹل مانھ اک کولی خاندان مانھ پیدا ہویا۔دسویں تک کی تعلیم سُرنکوٹ ہائی سکُول تیں حاصل کی تے فر محکمہ تعلیم مانھ مدرس کے طور ملازمت شروع کرلئی۔اسے دوران تعلیم وی جاری رکھی تے بعد مانھ پرائیویٹ طور پر اُردو مانھ ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ ملازمت مانھ ترقی کر کے ہیڈ ماسٹر بنیا تے فر اسے حیثیت نال سال۱۹۹۹ء مانھ ریٹائر ہویا۔

۱۹۷۵ء کے نیڑے تیڑے شروع ہون آلی جدید گوجری کی تحریک مانھ جوش جذبہ نال شامل ہویا۔گُجراں مانھ سماجی تے تعلیمی حالت نا بہتر بنان واسطے جہڑا جتن ہویا ہیں ان مانھ فضل مشتاق کی قربانی وی شامل ہیں۔نویں نسل نا تعلیم آلے پاسے لان واسطے اُنھاں نے طنز ومزاح کی صورت مانھ کُجھ چنگی گوجری نظم لکھی ہیں جہڑی ریڈیو تیں نشر ہون تیں علاوہ شیرازہ گوجری مانھ وی شائع ہوتی رہی ہیں۔گوجری ادب مانھ فضل مُشتاق ہوراں کو اصل مقام اک سنجیدہ محقق تے مقالا نگار کی حیثیت نال ہے۔اُنھاں نے گُوجر شخصیات تے گوجری ادب بارے کئی تحقیقی مضمون لکھیا ہیں جہڑا آئیندہ ریسرچ کرن آلاں واسطے مضبُوط بنیاد کی حیثیت رکھیں۔

نمونہِ کلام: غزل

جتنی طاقت کا ویہ وار کرتا رہیا تیر کھا کے زخم دل کا بھرتا رہیا

راہ کی مٹی وی چا کے ملی اکھاں پر جاں وی ان کی گلی تیں گذرتا رہیا

دیکھ سکیو نہ مجنوں کی اکھیں کوئے گیسو لیلی کا اکثر سنورتا رہیا

کدے بھُل کے نہ تکیا گناہ آپنا شکوہ ان کی وفا کا ہی کرتا رہیا

جذبا دل مانھ دبایا بہتیرا مگر مسئلا ارمان کا نت ابھرتا رہیا

نظم: ہمت

کئی منزل مکان یہ سڑک یہ دکان یہ
ناز نخرا شان یہ شیخی تے گمان یہ
تھارا دم توں کے نہیں
تم ہیں تے یہ نہیں
قلی تم تے ہالی تم مانجھی تم تے مالی تم
بہادر لا مثالی تم وطن کا رکھوالی تم
اک اک سو پر بھارو ہے
پر بھکھو ٹبر تھارو ہے
مہیس منگی تے چا دِتی لوئی منگی تے لاہ دتی
دولت سب لُٹا دتی خوب نیاز پکا دِتی
مسیں کڈھایا بھوت پچھاواں
فِر وی پیر کہ کدوں آواں
تُرک کا افغان کا ہند کا پاکستان کا
لندن تے ایران کا زمیں تے اسمان کا
ظلم تم سہتا رہیا
فَر وی چُپ رہتا رہیا
زندگی تھاری روتاں لنگھی پیریں پُول تے گل مانھ انگی
کدے نہ نکلی تھاری تنگی سُستی ایڈ نہیں ہوتی چنگی
ہمت کر کے مارو ہلو
تاں ہووے گو کم سبلو
رہیا اج تک تم دبایا سب نے اپنا پھال چنڈایا
جاگو تھارا ویلا آیا اگلا ویلا گیا گوایا
ہمت نال شباب لیاواں
اُٹھو انقلاب لیاواں

نظم: راجو کا ٹھہلا

راجو پکڑ سکول چلایو قاعدو منکو دُوجی لایو
گھر مانھ تھوڑو جیہو کم آیو راجو موڑ مہیساں پر لایو
سکولوں باپ ہٹاتو نہ
راجو ٹھہلا کھاتو نہ

باپ نا چسکو دُدھ کو آوے پھرڑی بیچے لائری لیاوے
کمی لگی تے قرضو چاوے نہ مُکے تے زمیں بکاوے
اینویں چسکا لاتو نہ
راجو ٹھہلا کھاتو نہ

گھر کو دولت مال مکایو نکا جیا کو بیاہ کرایو
جس دم شیرو ہوش مانھ آیو واہ چھوڑی تے ہور لیایو
بیاہ پر مال اڈاتو نہ
راجو ٹھہلا کھاتو نہ

باپ راجو کو بڑو پکھنڈی بولیو کوئے تے چالئی ڈنڈی
ننھی عدالتاں وچ ترنڈی پئی تماشا دیکھے منڈی
وکیلاں کول لٹاتو نہ
راجو ٹھہلا کھاتو نہ

گھر نہیں آٹو گھا تے اوکھر اڈ پڈ گیا راجو کا چوکھر
اج اسکو کل اُسکو نوکر کھانی پئی در در کی ٹھوکر
ہتھوں وقت کھڑاتو نہ
راجو ٹھہلا کھاتو نہ

ڈاکٹر غلام حسین اظہر

پیدائش: بانیاں بھمبر (پاکستان) یکم جولائی 1941ء وفات: 2004ء بالاکوٹ

غلام حسین اظہر ہند پاک کا ادبی حلقاں مانھ اک معتبر ناں سمجھیو جائے، خاص کر تحقیق تے تنقید کا میدان مانھ۔ بھاویں وہ ذاتی طور پر اُردو ادب نا اپنو میدان سمجھیں پر جموں کشمیر کی علاقائی زباناں نال اُن کی دل چسپی نے کشمیری، گوجری، پنجابی تے پہاڑی زباناں مانھ وی اُن کی پہچان اک ہمدرد تے رہنما کے طور کرا چھوڑی ہے۔

ڈاکٹر اظہر ہور یکم جولائی ۱۹۴۱ء نا تحصیل بھمبر (پاکستان) کا بانیاں گراں مانھ چوہدری احمد خان ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ وہ آپ وی بڑی علمی تے ادبی شخصیت کو درجو رکھیں تھا۔ اظہر ہوراں نے بنیادی تعلیم گھر مانھ ہی حاصل کی تے فر ۱۹۴۷ء کی افراتفری مانھ ہجرت کر کے گھر آلاں سمیت گجرات مانھ اباد ہو گیا تے اِتے بی اے تک کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۳ء مانھ اورئنٹل کالج لاہور توں اُردو مانھ ایم اے کی سند لئی تے تے ۱۹۶۷ء توں لے کے پروفیسر کے طور ذمے داری سنبھالی۔ اسے دوران انھاں نے ۱۹۷۶ء مانھ اُردو افسانے کا نفسیاتی مطالعہ کا موضوع پر تحقیق کر کے ڈاکٹریٹ کی ڈگری وی لئی۔

اُنکا علمی ادبی تحقیقی تے تنقیدی مضمون اکثر رسالاں مانھ شائع ہوتا رہیں۔ صابر آفاقی ہوراں کا کہن موجب تنقید، نفسیات تے کشمیر کی تاریخ انھاں کا پسندیدہ موضوع ہیں۔ تے وہ برِ صغیر کا اُچا پایا کا تنقید نگاراں مانھ شمار ہوئیں۔ انھاں نا کشمیر کا علاقائی لوک ادب نال وی گوڑھی دلچسپی ہے تے کئی تحقیقی تے تنقیدی مضموناں توں علاوہ ''گوجری پہاڑی لوک گیت'' تے 'میاں محمد بخش، شخصیت اور فن' کا ناں نال اُن کی دو کتاب وی شائع ہوئی ہیں۔

گوجری مانھ تخلیقی ادب آلے پاسے ویہ بھاویں تھوڑا چِر کا مُڑ یا پر اس نال انھاں نا اُن مرحلاں توں نہیں گذرنو پیو جہڑا عام گوجری لکھاڑیاں نے دیکھیا یا بھوگیا۔ اس طرح انھاں کا تجرباں تے فنی پکیئت کو ثبوت انھاں کا شعری کلام مانھ دیکھیو جا سکے۔ اس توں علاوہ تحقیقی تے تنقیدی میدان مانھ وی انھاں نے اپنی ماں بولی کو حق ادا کرن کی کوشش کی ہے۔ شیرازہ گوجری مانھ شائع ہون آلا گوجری غزل، گوجری ڈرامہ تے گوجری افسانہ پر انکا تنقیدی مضمون میرا اس دعویٰ کا ثبوت واسطے کافی ہیں۔ گوجری واسطے اپنی ان صلاحیتاں کا بھرپور اظہار تیں پہلاں ہی ویہہ دسمبر ۲۰۰۴ء نا اللہ نا پیارا ہو گیا پر آن آلی نسلاں واسطے رہنما خطوط ضرور چھوڑ گیا۔

گوجری کلام کا نمونا: غزل:

جس کی خاطر دُنیا چھوڑی، رُلتو گیو بن کے
اج اوہ میرے کولوں لنگھے اُچو گاٹو تن کے
اوہ بے مہرو میت نہ بنیو، نیت نہ میری پرکھی
پیار کے بہڑے جھوروں بیٹھو، گل ہوں دِل کی من کے
جس کی خاطر جھگو سڑیو، اُس نا دھوڑ نہ لگے
سڑکے جان سہاگو ہوئی، لانی نام سجن کے
دل کی دھڑکن بن کے تِنا سدا حیاتی بخشے
روح میرو ہے روپ سجن کو، من کے شیشے چھن کے
اوہ نظراں توں اوہلے اوہلے بھاویں مُنہ نہ دسے
میں تے درشن کرنا اظہر، چڑھ کے سنگر چن کے

نظم: کدتک تِنا سوچ آوے گی

کدتک اڑیا بھکڑ رہے گو بے سمجھوتے اکھڑ رہے گو
ظُلم کو جھلتو جھکھڑ رہے گو اُٹھ کے اکھ ملہو کے دیکھ
کدتک تِنا سوچ آوے گی

D:\Writers org\qaiser 2.jpg not found.

چودھری قیصر دین قیصؔر

پیدائش:1942ء گُنڈی گُجراں کرناہ

ریاستی حکومت مانھ اک ایماندار ڈپٹی کمشنر تے سیکریٹری رہن کے نال نال زبان تے ادب مانھ چوھدری قیصر دین قیصؔر کی گجھی دِلچسپی کسے تیں اوہلے نہیں۔ویہ ۱۹۴۲ء مانھ کرناہ، کپواڑہ کا گراں گُنڈی گُجراں مانھ پیدا ہویا۔اس گوجرا ماحول مانھ بی اے کی تعلیم حاصل کرن آلا ویہ غالباً پہلا شخص ہوئیں گا جنھاں نے تحصیلدار کے طور سرکاری ملازمت شروع کی تے فر ترقی کرتا کرتا سکریٹری کا عہدہ تک پوہچیا۔اسطرح ویہ ریاستی گُجراں مانھ I.A.S. کو عہدو لین آلا وی پہلا شخص ہیں۔سرکاری ملازمت کے دوران مختلف عہداں پر کم کِیو: تحصیلدار، ڈپٹی کمشنر، ڈائریکٹر رہن تیں بعد ویہ ریاستی پبلک سرسوس کمیشن کا ممبر وی رہیا ہیں تے پسماندہ قبیلاں بارے ریاستی کمیشن کا رُکن وی۔

ادب نال انھاں کی دل چسپی چروکنی ہے تے گوجری تیں علاوہ انگریزی تے اردو مانھ وی مضمون لکھتا رہیا ہیں پر ادبی دنیا مانھ ان کی پچھان گوجری کہانیاں کی وجہ تیں ہے۔

۱۹۷۵ء تیں بعد کی جدید گوجری ادبی تحریک نال ویہ بڑا خلوص تے باقاعدگی نال جُڑیا رہیا ہیں تے اُنھاں نے سرکاری عہدہ کی ڈگی کدے وی ادب مانھ رکاوٹ نہیں بنن دِتی۔جدکہ انھاں کا کئی ہمعصر نوکری کی نِکی نِکی پنڈ وکلی لے کے وی ادب کی گہل مانھ قدم دین تیں قاصر ہوتا دیکھیا ہیں۔

ادب مانھ انھاں نے ڈراما، کہانی تے افسانہ لکھیا ہیں تے گوجری مانھ سب توں زیادا کہانیں لکھن کو سہرا وی انھاں ہی کے سر جائے جد کہ ڈرامہ کا میدان مانھ رانا فضل ہورانھاں تیں اگے سہی لگیں۔ اُن کی پوری تحریراں کو جائزو لین واسطے تے افسانہ نگاری کا کسے ماہر کی ضرورت ہے پر میرا مطالعہ کے مطابق گوجری کہانیاں مانھ سماجی نابرابری تیں علاوہ تعلیم آلے پاسے رغبت دوان پر انھاں نے زیادہ توجہ دِتی ہے۔ تے سماجی اصلاح نا موثر بنان واسطے انھاں نے طنز و مزاح کو وی ایسو شاندار استعمال کیو ہے جے پڑھن سُنن آلا اپنا آس پاس دار دوبارہ دیکھن تے سوچن پر مجبُور ہو جائیں۔ ذرا دیکھو چوہدری قیصر دین قیصؔر اپنی کہانی نواں بُوٹ نا اسطرح ختم کریں:

''میں بڑی عاجزی نال سو پر کا موچی نا کہیو کہ دھا گاں نال سیڑ چھوڑ تانجے کجھ گزارو ہو جائے۔ موچی کہن لگو جے چلن نال دھا گو گھس جائے گو پر ہوں اپنی دھڑ توں نہ ہٹیو۔ موچی نے تنگ آ کے کہیو، موچی کو پوت ہوں ہاں، توں تے نہیں۔ اسیطر ح انکی کہانی گوجر بستی تے قسمت کا لیکھ وی پڑھن جوگی ہیں۔ گوجری کہانی کی اک بڑی خوش قسمتی یاہ ہے جے اسکی بنیاد حقیقت نگاری پر ہے''

چوھدری قیصر دین قیصر کی تحریر کہانی، ڈرامہ تے تحقیقی مضمون کی شکل مانھ ریاستی اکیڈمی کا گوجری شعبہ کی کتاباں مانھ شائع ہوتی رہی ہیں پر اجھاں تک کتابی صورت مانھ چھپ کے باندے نہیں آسکی۔ جد یاہ کھڑی ٹپن ہوئی تاں قیصر ہوراں کی تحریر یقینی طور گوجری کا طالب علماں تے ریسرچ کرن آلاں واسطے بڑی دلچسپی کو مضمون ثابت وہیں گی۔

D:\Writers org\tariq 2.jpg not found.

چودھری سرور حسین طارقؔ

پیدائش:1942ء ڈھنڈکوٹ راجوری وفات:2000ء راجوری

سرور حسین طارقؔ اُن خوش قسمت لکھاڑیان بچوں تھاد جھاں ناز بان تے ادب وِرثہ مانھ لبھی۔ وے ۱۹۴۲ء مانھ ڈھنڈکوٹ رجوری مانھ مولانا مہرالدین قمرؔ اوانہ کے گھر پیدا ہوا۔ یوہ وہ دور تھو جد مُلکی ازادی کے نال نال سماجی ناانصافیاں کے خلاف گُجراں کی جدوجہد زوراں پر تھی۔ تے چوہدری غلام حسین لسانوی، چوہدری دیوان علی، قمرؔ رجوروی تے میاں نظام الدین لاروی ہوراں جیہا گُوجر سپوتاں کو قافلو سُستی قوم نا دھونگ جگان مانھ لگو ووتھو۔ اِن حالات کو اثر طارق ہوراں کا ذہن پر قدرتی تھو۔ پر ۱۹۴۷ء کی مُلکی تقسیم کے نال ہی یاہ تحریک وی کھِنڈ پھُٹ گئی۔ قمرؔ رجوروی تے لسانوی صاحب پاکستاں چلا گیا تے اِت رہ جان آلاں مانھ وہ جوش جذبواج تک دوبارانہ آسکیو۔

سرور حسین طارقؔ بنیادی تعلیم توں بعد محکمہ تعلیم مانھ اُستاد کے طور ملازم ہوگیا پر ۱۹۶۵ء کی افراتفری مانھ جلاوطن ہو کے ایبٹ آباد، پاکستان چلا گیا۔ جِت قمرؔ رجوروی ہور پہلاں توں موجود تھا۔ اسطرح انھاں نا اپنا باپ کی شفقت تیں علاوہ اک عظیم مفکر، ادیب تے شاعر کی سنگت تے رہنمائی وی نصیب ہوئی تے اِتے اُن کے اندر کا فنکار نے قلم کو کانو سمہالیو۔ گوجری تے گُجراں تیں متعلق قمرؔ رجوروی کی تحریراں کو اثر سرور حسین طارق کی شاعری تے نثر مانھ وی محسوس کیو جاسکے۔

۱۹۷۶ء مانھ مولانا مہرالدین قمرؔ کی وفات تیں بعد طارقؔ ہوراں کی روح ہور بے چین ہوگئی تے آخر ۱۹۸۰ء مانھ وطن کی محبت تے دانہ پانی کی چِھک اُنھاں نا واپس رجوری لے

آئی۔جت اُنھاں نے اپنی زِندگی کا باقی سال گذاریا۔راجوری مانھ واپس آ کے ابرار احمد ظفرؔ ہاروں انھاں کا کِتنا خواب تے ارمان پورا ہویا، وہ آپ یا اللہ پاک ہی جانے پر گوجری ادب واسطے اُن کو آنو مبارک ہی رہیو۔ گوجری زبان تے ادب واسطے دوہاں کا خلوص مانھ کسے نا کدے کوئے کھوٹ نہیں لبھو تے آخر عُمر تک دوئے بل، لاروی دربار کی ادبی مجلساں تیں علاوہ ریڈیو کشمیر تے ریاستی کلچرل اکیڈمی کا ہر مشاعرہ تے کانفرنس مانھ جوش جذبہ تے باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا۔ پرخورے کس نظر نے دوئے موتی جلدی چُن لیا۔

سرور حسین طارقؔ نے گوجری مانھ کئی خوب صورت گیتاں تیں علاوہ سی حرفی تے غزل وی لِکھیں جہڑی مہار وادب تے شیرازہ گوجری مانھ شائع وی ہوتی رہی ہیں۔ تے اکثر ریڈیو کشمیر تیں وی انھاں کو کلام اکثر نشر ہوتو رہے۔انھاں نے پنجابی مانھ وی چنگی خاصی شاعری کی ہے جہڑی کدے شائع نہیں ہوسکی۔شاعری تیں علاوہ انھاں کا کئی تحقیقی مقالا تے ریڈیو فیچر وی نشر ہوتا رہیا ہیں۔

اپنا ادبی سرمایا نا کتابی صورت مانھ دیکھن سمیت کئی ارمان سینہ مانھ چھُپا کے ہی سرور حسین طارقؔ ۲۵ اگست ۲۰۰۰ء نا دِل کی حرکت بند ہون نال اِس دُنیا توں رُخصت ہو گیا۔ تے اس طرح قمرؔ راجوروی نالوں اُن کی ادبی خِدمات وی اجھاں تک تحقیق کرن آلاں کی اڈیکوان ہیں۔ کلام کا نمونا:

بیت:

تیرا دید کی منگی تھی بھیکھ رب تیں، تیرو ہجر تے مِناں منظور نہیں تھو
میری اکھاں تے ہوؤ کیوں دور اتنو، جیکر دل تیں توں ایڈو دور نہیں تھو
کرے وفا تے ملے جفا سجنا، اس تیں پہلاں تے یوہ دستور نہیں تھو
طالب تڑفتا رہیا بے حال طارق، جچر یار کو ہوؤ ظہور نہیں تھو۔

سی حرفی:

الف:

آیو بساکھ بہار آئی، بولیں پکھنو ذکر گھونکار کر کے،
رنگ رنگ کا پُھلیا پھل سوہنا، چمے پھلاں نا صبا پیار کر کے۔
گلی برف تے ہوئی ہیں مرگ نیلی، پانی چلیو تیز رفتار کر کے
طارق دس جامُنہ پردیسیاں نا، بھاویں مُڑ جایئے گل چار کر کے

ب:

بانکیا ڈھول سپاہیا رے، صبح شام تیرو انتظار منا
آ دس جا ہس کے مُکھ نوری، نہ تیر جدائیاں کا مار منا
جایئے نس نہ کھس کے دل میرو، تیرے باجھ نہ صبر قرار منا
طارقؔ ہجر نے جگر کباب کیو، تیری یاد نی کیو لاچار منا

ت:

تاہنگ بہار کی مُج مِنا، آئی جیتاں نا فِر بہار مُڑ کے
پھُلا پھُل ہر دُل پھُلواڑیاں کا، تازہ ہوا ہیں فِر گلزار مُڑ کے
پھیلیں دھُند پنجال کی ماہلیاں پر، شُونکیں فرنویں آبشار مُڑ کے
باغاں بناں مانھ آئیں بہار طارقؔ، اجے نہیں آیو میرو یار مُڑ کے

ک:

کِت پیاریا جا بیٹھو، لاکے ہجر فراق کی لیک منا
ہر گلی کُوچے پھروں ہوں کملی، طعنا دیں اج لوک شریک منا
ساری عمر تیرو انتظار کیو، رہ گی چھِک تیری حشر تیک منا
طارقؔ نہیں جاسیں تیری دلوں اُلفت، قبر وِچ وی تیری اڈیک منا

غزل۱:

اک پیاری نظر پیاراں گی کر دل کا ٹوٹا چار گئی
اک بجلی دل پر آن پئی تے ساڑ میرو سنسار گئی

اس پیت نگر کی بستی مانھ، ہر شخص منا مجبور دسے
کت آن پھسایا ہم دل نے جت قسمت بازی ہار گئی

یہ نازک تندو اُلفت کا، گیا اُلجھ پیار بھلیکھاں مانھ
واہ صورت دل مانھ آن بسی فِر چیتا ہور بسار گئی

اس عشق بپار کی منڈی مانھ، مُچ مہنگو دل کو مال یکے
جس نگری مانھ دلدار بسیں، اکھ اُس پاسے ہر بار گئی

غزل۲

رات ہجر کی مُچ ستاوے دس ہن کیاں جاؤں
دسوں پاڑ کلیجو کس نا کس نا گل سناؤں

دل مانھ اگ بچھوڑا آلی بھانبڑ نت بھکھاوے
آوے یاد تیری جد سجنا بلیں بلیں گاؤں

ہمت کرکے آ اکواری تک جا زخم دلاں گا
تک لیوں رج کے مُکھڑو تیرو فر بھاویں مر جاؤں

کول میرے اج توں نہیں بھاویں دل مانھ یاد بسائی
پھُل کلیاں مانھ لوڑوں تنا خواباں وچ بلاؤں

طارقؔ تیری خاطر ہم نے تن من ساڑ مکایو
ساری دُنیا بھیت یوہ جانے کس تیں راز چھُپاؤں

غزل۳:

دل پر غم نا چھاپ گیو ہے پہلو اتھروں برہیا گو
اکھ میری تیں اج بگیو ہے پہلو اتھروں برہیا گو

چن تارا تے جگنو شبنم پھُل ست رنگیا تے خوشبو
کتنی بولیں بول رہیو ہے پہلو اتھروں برہیا گو

دُکھیا چھوڑ کے جاتا سجنا،چھپ کے دل بانھ بستا راہیا
یاد تیری نے تحفو دتوہے پہلو اتھروں برہیا گو

ساون کی اج دھند ہے چھائی ان دناں کی فر یاد آئی
دل میرا پر آن پیو رے پہلو اتھروں برہیا گو

ہر دکھ طارقؔ یاد آیو رے اکھ ہوئی ہیں رتیں رو رو
میرا دکھیا دل کی صدا رے پہلو اتھروں برہیا گو

غزل۴:

سُکھ خوشی کو مُنہ نہیں تکیو گذر گیا دن روتاں روتاں
جھونس گئی رے دل کی کونپل نظر کرم کی ہوتاں ہوتاں
اکھ جھپکتاں گئی جوانی بہار گذر گئی سوتان سوتاں
اتھروں سُکیا اکھاں بچون من کا پاپ نا دھوتان دھوتان
طارقؔ کانگ چڑھی ہے غم کی خون اکھاں کو چوتاں چوتاں

D:\Writers
rg\naseem.jp
not found.

چودھری نسیم پونچھی

پیدائش: 1942ء گُورسائی مہنڈر

گوجری کا نامور شاعر، ادیب تے محسن محمد بشیرالدین نسیم پونچھی کو تعلق ادبی پاجا آلی دھرتی پونچھ کا سب توں بڑا گراں گُورسائی نال ہے۔ اس علاقہ نے پچھلی صدی مانھ نور و چیچی تے موجودہ صدی مانھ نسیم پونچھی پیدا کر کے بے شک قوم پر احسان کیو ہے۔ یوہ شریف تے سادو مگر ذہین، حساس تے جذباتی شخص ۱۹۴۲ء مانھ اک کالس خاندان مانھ پیدا ہویو۔

اُس دور مانھ گُوجر قوم واسطے جہڑا ٹھہلا مقدر مانھ وہیں تھا اُن وِچوں نسیم پونچھی نے اپنو حصو جھولی بھر بھر کے لیو۔ قسمت نے یاہ ہولی جئی چند سُر نکوٹ ہائی سکُول (۱۹۶۲) تیں لیکے خیبر میڈیکل کالج پشاور (۱۹۶۴)، گُوجر دیس جموں (۱۹۶۵)، محکمہ تعلیم جموں (۱۹۶۸)، سول سکریٹریٹ، ریڈیو کشمیر سرینگر (۱۹۶۹) تے جموں کشمیر کلچرل اکیڈمی (۱۹۷۸) تک پھیری تے آخر اِتے کی ہو کے رہ گئی۔ کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبو کھُلن کے نال ہی ویہ گوجری ایڈیٹر کی حیثیت مانھ اِت آیا تھا تے سال ۲۰۰۲ء مانھ ڈِپٹی سکریٹری کے طور ریٹائر ہو کے اجکل گاندربل کشمیر مانھ اباد ہو گیا ہیں۔

گوجری زبان نا کاغذ قلم تھمان مانھ نسیم پونچھی کی بڑی قُربانی ہیں۔ سچی گل تے یاہ ہے جے گوجری واسطے سب توں زیادہ کم کلچرل اکیڈمی نے کیو ہے تے اس حوالہ سنگ وی نسیم پونچھی تیں بغیر کلچرل اکیڈمی کو ذِکر ہمیشاں نامکمل رہ گو۔ نسیم پونچھی نے شاعری کی شروعات

جموں تیں کی ''یوہ شہر میرا ارمانا گو'' تے فِر یاہ تخلیقی کوشش ۱۹۷۵ء مانھ گوجری کی پہلی کتاب ''نین سُلکھنا'' کی صورت مانھ دُنیا کے باندے آئی جہڑی اج توڑی وی گوجری کی بہترین کتاباں مانھ شمار ہوئے۔

نسیم پونچھی ہوراں نے نظم، غزل، گیت سب کُجھ لِکھیو ہے۔ لوک گیتاں کی طرز پر لکھیا وا اُنکا گیت مُج رسیلا تے درد یلا ہیں۔ اُن کی شاعری مانھ سچا عِشق کی مِٹھی مِٹھی چوبھ وی ہے تے سماجی ظُلماں کے خلاف دندکیڑ وی۔ دُنیا پر جد جد ظُلم ہویو تاں دُنیا آلاں نا نسیم پونچھی کی ''چھنڈی'' تے کہر سِنگھ مدھوکر کی ڈوگری نظم ''گھانی'' ضرور یاد آویں گی۔ نسیم صاحب نے خیام کی فارسی رُباعیاں کو گوجری مانھ منظوم ترجمہ تے مولانا ابوالحسن ندوی کی کتاب ''کاروانِ مدینہ'' کو ترجمہ ''مدینی قافلو'' کا ناں نال کر کے گوجری کا قد تے وقار مانھ جہڑ وا ضافو کیو ہے اس نال اُن کی شخصیت وی ہورا ہم ہوگئی ہے۔

شاعری تیں علاوہ نسیم پونچھی صاحب نے 'گُجرانی' سمیت کئی شاندار کہانیں وی لکھی ہیں، تے ایڈیٹر کی حیثیت اُنکا لکھیا وا اداریاتے چٹھی پتر وی سرکاری خدمات کے نال گوجری ادب مانھ اہم اضافہ ہیں۔ اس عرصہ مانھ انھاں نے جتنا نواں گوجری لکھاڑیاں نا انگلی پکڑ کے ادبی زمین پر ٹُرن کی جاچ دی انھاں کو شمار ہی نہیں ہوسکتو۔ ملازمت تیں بعد انھاں نے اپنا لکھیا وا انشائیہ وی جمع کیا ہیں جنھاں نا ''کھچکیل'' کا ناں نال شائع کرن کی تیاری مانھ ہیں۔ اللہ انھاں کی عُمر مانھ برکت دئے تا نجے وہ گوجری کی مزید خدمت تے گوجری لکھاڑیاں کی رہنمائی کر سکیں۔

کلام کا نمونا:

نعت:

اُچیری محمد ﷺ کی شان اللہ اللہ

مدینے ہوں جاؤں نہیں سمیان کو لے
ہے کھوٹی جے بس اک جند جان کو لے
ہے آقا کو ڈاہڈو گمان اللہ اللہ اُچیری محمد ﷺ کی شان اللہ اللہ

غریبی ہے کوئے وی نہیں سنگ کرتو
کوئے میرے بہڑے قدم وی نہیں دھرتو
ہوں آیو درد کُل سنان اللہ اللہ اُچیری محمد ﷺ کی شان اللہ اللہ

سلاماں درود اں کے صدقے ہوں جاؤں
ہوں بے نور اکھاں نا مُڑ مُڑ گھماؤں
ویہ آیا تھا رحمت برہان اللہ اللہ اُچیری محمد ﷺ کی شان اللہ اللہ

کلکھی اندھیرو ہر اک پاس ہے آقا
ترن کی نہیں لگتی کائے آس ہے آقا
ہوں اُمتی ہاں دیئو امان اللہ اللہ اُچیری محمد ﷺ کی شان اللہ اللہ

نظم:

سرمایا داراں کا توڑو یا اپنا دند تڑوا چھوڑو
اک لاش ہے تھارا مونڈھاں پر چُپ ہو کے چھنڈی لا چھوڑو

افسوس یاہ تھاری شرم حیا
ویہ چُوسیں تھارو خون پیا
یہ پُوت ہیں ٹاٹا، بِرلا کا

سرمایا داراں کا توڑو یا اپنا دند تڑوا چھوڑو
اک لاش ہے تھارا مونڈھاں پر چُپ ہو کے چھنڈی لا چھوڑو

صدیاں تیں تم غلام کیوں
تم ہر تھاہی بدنام کیوں
جِت پوہچیں اُتے شام کیوں

سرمایا داراں کا توڑو یا اپنا دند تڑوا چھوڑو
اک لاش ہے تھارا مونڈھاں پر چُپ ہو کے چھنڈی لا چھوڑو

تم محنت کر کے ہیں بھُکھا
ہر پاسے تم نا ہیں دھِکا
ویہ دیکھو ظالم آ ڈھُکا

سرمایا داراں کا توڑو یا اپنا دند تڑوا چھوڑو
اک لاش ہے تھارا مونڈھاں پر چُپ ہو کے چھنڈی لا چھوڑو

اس کندھ نا رل کے ڈھاؤ تے
اک ہو کے سوہٹا کھاؤ تے
قُربانی جان چڑھاؤ تے

سرمایا داراں کا توڑو یا اپنا دند تڑوا چھوڑو
اک لاش ہے تھارا مونڈھاں پر چُپ ہو کے چھنڈی لا چھوڑو

غزل:

ہستیں محفل نگر نگر کیں میرا گیت بسار گئیں
اُتنی وار یاہ اُجڑی بستی جتنی وار بہار گئیں

نچن کھیڈن کا ویہ میلا مڑ نہیں آتا مڑ نہیں لبھتا
آئیں ساعت ہستیں ہستیں برچھی سینے مار گئیں

ایکن پل کو اک نظر کو اک ڈوری کو یوہ جھمیلو
انکی نظراں کے ہوں صدقے میریں اپنی ہار گئیں

یاداں کا موڑاں پر آکے دل کے اپر کے کے گذری
سب دتیں سوغات اس ظالم دل نا آپے دھار گئیں

نستوں نوں نسیم نا ڈوری چھِک چھک کے پچھتاوے ہے
ٹِکیا سر ما مار کے تاری کتنی ہی جنج پار گئیں

غزل:

جے کمیں مل رات کی رات ساہواں مانھ ڈھل رات کی رات
لہتو دینہ ہے بے بساہیو اکھاں مانھ کھل رات کی رات
بُت بُتاں کے سنگ نہیں مِلتا رُوحاں مانھ رل رات کی رات
میں پل پل نا دھوکھا دِتا آ مِنا چھل رات کی رات
پانی گھٹ نسیمؔ کے پاسے آ پیاں ڈل رات کی رات

غزل:

ہنگلا گیا خوشی کا سویرا کدے کدے
چمکا گیا دلاں نا اندھیرا کدے کدے

مندراں تے مسجداں نے اُڑ اڑ کے دیکھیو
بدھتو تے کھولتو وہ سہراکدے کدے

ڈُلہا ہیں فرن فرن جیہا اکھاں تیں آتھروں
آیا ہیں بس خیال جد تیرا کدے کدے

پتھر ہے میرے سینے ہر وار میں کہیو ہے
روا گیا خزاں کا یہ پھیرا کدے کدے

پھُلاں کا ہار چاڑھیا میں جا کے اس جگہ
لایا تھا جِت بہار ما ڈیرا کدے کدے

غزل:

پھر شرد اسی دلگیر گئی تن جھجھتی لیرو لیر گئی
یاہ چاہت وی کے چاہت ہے دل پہاڑاں کا واہ چیر گئی
اس رانجھا کے سنگ کے ہویو وہ اتے گیو جت ہیر گئی
واہ ساعت کتنی سدھی تھی ڈھل سدھی سینے تیر گئی
واہ سنگو سنگ نسیم رہی اُٹھ ساراں توں اخیر گئی

غزل:

چھوڑ گیا تم اوڑک منا میخانہ کے نیڑے ہستی آجا ظالم دنیا دیوانہ کے نیڑے
میرے دیسوں موڑ گیا کجھ بیری چوردلاں کا اکھاں ما ارمان بسن کو ویرانہ کے نیڑے
مُڑ گیو رخ نیناں کو جد مشرق تیں مغرب دار دنیا میری بس گئی آپے پیمانہ کے نیڑے
ظالم رات کلکھی سوئے کنڈوں کی موہری ما روح کو بھنور پھر تو دسے مہماناں کے نیڑے
اُجڑ گیا نسیم نگر تیں ہاساں کا سب میلہ بستا بستا بس گیا جا کے رُخسانہ کے نیڑے

غزل:

ہوں اپنا دلدار نا لوڑوں خبرے کت ہے یار نا لوڑوں
جت کشتی کو جانو محل ہے دریا کا اس پار نا لوڑوں
کونج کوکے ہکلور نمانی کہ تھی کت ہے ڈار نا لوڑوں
قسمت میری دھو گیو ساون پیو لکھیاں کا گار نا لوڑوں
لہ گیو دینہہ نسیم تیں پہلاں چن کی دکھ ہے یار نا لوڑوں

غزل:

چلی ہے کتے تیں ہوا ہولیں ہولیں توں دنداں ما چھپری دبا ہولیں ہولیں
تیرو چن تے آخر سُناں ہاریو ہے کوئے گیت اج وی سنا ہولیں ہولیں
سچیں کاگ تیں وی چلیں جہاز بہلا چلا دے سنیہوڑو لکھا ہولیں ہولیں
تیرے کول کاغذ تھا ٹیپیں نہایا بلی ہے جے تیلی بجھا ہولیں ہولیں
کسے وقت صافا بٹاویں ہوویں تھو بٹاوے نظر جے بٹا ہولیں ہولیں

غزلاں کا کُجھ شعر:

ہوں زندگی نا بیں کے جِت جِت اڈیکیو
اُت اُت ہوں تاج محل کا نقشا بنا گیو

چڑھتے لہتے گہلیں گہلیں پیو بھلاوا کھاتو چلوں
میری چار چوفیری تیری باہیاں کو بس گھیرو دِسے

نین اداس بناتے ویلے وہ بھی رُنو ہوئے گو
ساساں کی جھولی تیں چا کے کِت بسایو گیو ہاں

اس نگر مانھ ساری دولت بِک گئی تیری نسیم
گیت تیرے واسطے لکھیا تھا ویہ بھی ٹُل گیا

اپنا نے تیرے نال جو کِیو بُرو کیو
کچا گھڑا نا فِر تیرے ہتھیں تھا گیا

دل کی اڑی تھی ایکا دوئے غم نا بیں بنڈتا
تم بن گیا کسے کا ہوں کسے کو ہونہیں سکسوں

میرا زخم ڈُنگا تے کھیچل کسے کی
کئی وار دُکھیا نہ انگ آتاں آتاں

ریت مانھ سُتا اماہ گھڑیو گھڑی اُمن لگا
برف کیں مانیں خزاں کے بعد وی گلتی رہیں

گیت۱:

کوئے بیڑی کو گھاء ماہیا — اکھ میریں دُکھن لگیں تیرا تک تک راہ ماہیا
رستاں بچ پھُل پھُلیا — رب تناں ہستاں رکھے پردیسی تے مُڑ چلیا
پردیس نہ جا ماہیا — لوکاں کا طعناں مِناں پچھے دیں گا سُکا ماہیا
سُک سُک کے نہ جی بالو — رت یاہ جوانی کی رو رو کے نہ پی بالو
پی لینا ہیں غم ماہیا — درد وچھوڑاں کا مِناں لاویں گا ڈم ماہیا

گیت۲:

لگی قینچی دلاں کی او ڈاہڈو جھولو جھُلیو رے
سریوں کو رنگ ربا ہر پاسے ڈُلھیو رے — لگی قینچی دِلاں کی.....
درشی کا بناں بث نِکا نکا پھُل رے
ہسیں میرا دُکھڑا تے بند گیا کھُل رے — لگی قینچی دِلاں کی.....
درشی کا بناں بچ نکو نکو گھاء ہے
اک واری میل ربا اڑیو وو ساہ ہے — لگی قینچی دِلاں کی.....
درشی کا بناں بچ نکا نکا کاغ رے
چڑھتی جوانیاں نا لگا سینے داغ رے — لگی قینچی دِلاں کی.....
درشی کا بناں بچ کے بُوٹو آروں
ربا نہ بچھیڑیئے توں اُڈتے اُداروں — لگی قینچی دِلاں کی.....
درشی کا بناں بچ منکا پروؤں
مُڑ یو نہیں مُنشی تے چھم چھم روؤں — لگی قینچی دِلاں کی.....
لگی قینچی غماں کی رے دِل ڈاہڈو تنگ ہے
گولی ماروں ظالماں نا اللہ تیرے سنگ ہے — لگی قینچی دِلاں کی.....

گیت۳:

تیری بنی کی نہ کِتے کائے بنگ ٹُت جائے
میرے ہاروں نہ تیرو بھی کتے سنگ ٹُٹ جائے
جانے میریئے اوِتھ دے میریئے !!

کدے رونو ہے بہاراں ماں تیں یاد کر کے
سارا دُکھڑا تیں سینہ ماں آباد کر کے
ایسی گھڑی ماں نہ تیری کِتے منگ ٹُٹ جائے
تیری بنی کی نہ کِتے کائے بنگ ٹُت جائے
جانے میریئے اوِتھ دے میریئے !!

کدے کائے گی جوانی تیری آپے ڈھل کے
کدے سوچنو تیں پہراں توڑی آپے کھل کے
کدے ہستا وا پھُلاں کو نہ رنگ ٹُٹ جائے
تیری بنی کی نہ کِتے کائے بنگ ٹُت جائے
جانے میریئے اوِتھ دے میریئے !!

جد آئے گی بہار پھُل کھیلی بن کے
کدے نِکلے گی جد توں بھی بن ٹھن کے
نونہی اُڈتی وی کِتے نہ پتنگ ٹُت جائے
تیری بنی کی نہ کِتے کائے بنگ ٹُت جائے
جانے میریئے اوِتھ دے میریئے !!

تیری بنی کی نہ کِتے کائے بنگ ٹُت جائے
میرے ہاروں نہ تیرو بھی کتے سنگ ٹُٹ جائے
جانے میریئے اوِتھ دے میریئے !!

گیت۴:

ادھی رات نہ بول پپیہا ادھی رات نہ بول
پردیسی نہیں کول پپیہا پردیسی نہیں کول

ہوں بے چاری جھنکوں گاؤں بدل کے بیچ کیہر بجھاؤں
بر نا ڈھکوں ٹُر تر گھوروں دل نا بیٹھی پئی بھٹکاؤں

ادھی رات نہ بول پپیہا ادھی رات نہ بول

موسم ظالم گھُور رہیو ہے بُوٹو بوٹو بور رہیو ہے
سجری جہی رُت ہستی دِسے پردیسی بھی دور رہیو ہے

ادھی رات نہ بول پپیہا ادھی رات نہ بول

بدل بیری کڑک رہیو ہے گوری کو دِل دھڑک رہیو ہے
ہر پاسے خوشبو بسی ہے انگ انگ ظالمپھڑک رہیو ہے

ادھی رات نہ بول پپیہا ادھی رات نہ بول

گھُمن گھیریں گھیر رہیو ہے چوہیں پاسیں پھیر رہیو ہے
موسم سارو نچُو دِسے اتھروں اتھروں کیر رہیو ہے

ادھی رات نہ بول پپیہا ادھی رات نہ بول

اج کلیجو پھڑک رہیو ہے بوہو نونہی کھڑک رہیو ہے
بلیں جے پئی بنجلی بجے بنجارو کوئے چھڑک رہیو ہے

ادھی رات نہ بول پپیہا ادھی رات نہ بول
پردیسی نہیں کول پپیہا پردیسی نہیں کول

D:\Writers org\noor.jpg not found.

بابُو نور محمد نوؔر

پیدائش: 27 مئی 1942ء چک کترو پونچھ

گوجری کا مشہُور مزاحیہ شاعر تے ڈرامہ نگار نور محمد نوؔر ۱۹۴۲ء مانھ پُونچھ کا گراں چک کترو، مانھ پیدا ہویا۔ بچپن غریبی مانھ گذاریو پر تنگدستی انھاں نا دسمی توڑی تعلیم حاصل کرن تیں نہیں روک سکی۔ یاہ اُس دور کی گل ہے جد گوجر اماحول مانھ دسمی پاس کرنی ہر کسے کا بس مانھ نہیں تھی۔ ویہ روزگار کی تلاش مانھ محکمہ مال کا در پوہچیا تے عُمر ساری اُتے کا ہو گیا۔ یُوں نور محمد تیں بابُو نور محمد بنیا تے فر جد تُک بندی شاعری ہوگئی تاں بابُو نور محمد نوؔر بن گیا۔

بابُو نور ہوراں کو تعلق گوجری لکھاڑیاں کا اُس پُورنال ہے جنھاں نے ریڈیو کشمیر تے کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبا کھُلن کے نال ہی جوش جذبہ نال لِکھنو شروع کیو۔ جد نسیم پونچھی تے اقبال عظیم شاعری آلے پاسے مُڑیا، امین قمرؔ، سلیمؔ تے قیصرؔ نے کہانیں سُنانی شروع کیں تاں نور محمد مذاحیہ شاعری آلے پاسے ایسا مُڑیا جے اسے میدان کا کِھلاڑی بن کے رہ گیا۔

اُنھاں کی تقریباً ساری شاعری طنز و مزاح کی صورت مانھ ہے تے ہمعصر لکھن آلاں مانھ نذیر احمد نذؔیر، نور محمد نوؔر تے تاج دین تاؔج تیں بعد کوئے چوتھو شاعر نظر نہیں آتو جس نے اختیاری طور پر مذاح آلے پاسے قدم رکھیو ہوئے۔ اُنھاں نے پہاڑی زبان مانھ وی مذاح لکھن کا کامیاب تجربا کیا ہیں۔ میرا ذاتی مشاہدہ کے مطابق طنز و مذاح وہی شخص تخلیق کر سکے جہڑو اندروں چُور چُور رہوئے تے نوؔر ہوراں کا ذاتی حالات مذاح واسطے عین مناسب تھا۔ اُنھاں نے کئی خوب صورت مذاحیہ نظم لکھی ہیں جن مانھ ''دوبیاہ''، ''شیر تے کُتو'' تے ''لاڑلو پُوت'' شامل ہیں۔

گوجری مانھ شاعری تیں علاوہ انھاں نے کئی سٹیج ڈراما لکھیا تے سٹیج کروایا ہیں جہڑا مذاحیہ انداز کی وجہ تیں لوکاں نے مُج پسند کیا ہیں۔ انھاں ناڈرامہ مانھ اپنا آپ پر ہستاں دیکھ کے اُس ویلے کوئے یاہ نہیں سوچ سکتو جے یاہ چوٹ اپنے توں زیادا دیکھن سُنن آلاں پر یا سماج پر ہے۔ اسطرح ریاست مانھ گوجری ڈراما کی تاریخ وی نور محمد نور کاناں تیں بغیر مکمل نہیں ہوتی۔

بابُو نور محمد نور ہوراں نے پنجابی شاعری مانھ دو کتابچہ ''رب دے پیارے'' تے ''وفات نامہ سائیں میر ابخش'' کاناں نال شائع کروایا ہیں پر گوجری ڈرامہ یا مذاحیہ شاعری اجھاں کتابی صورت مانھ باندے نہیں آئی۔ ویہ اجکل سرکاری ملازمت تیں فارغ ہو گیا ہیں تے سُناجے اپنی مذاحیہ شاعری نا'' بدلتو دور'' کاناں نال چھاپن کی تیاری مانھ ہیں۔

کلام کانمونا:

نعت شریف

میرا مدنی چن آقا
کئی واری عرض کری اکواری تے من آقا
سارو جگ سوالی ہے
دوہاں جہاناں مانھ تھاری شان نرالی ہے
کدے خواب مانھ آویں گا
مدتاں توں ترس رہیو کدکول بلاوین گا
یاہ دنیا فانی ہے
آقا تھاری تاہنگاں مانھ گئی گذر جوانی ہے
ہم پونچھ نواسی ہاں
ہم گناہگار آقا، بڑا عیبی تے عاصی ہاں

نظم: دوبیاہ

جاں میں اپنی سُرت سمہالی جوبن حُسن جوانی پالی
باپ نے دِتو گھر بسا کوئے نہ کریو دو بیاہ

سوہنی صورت سیرت آلی متھا اُپر چمکے لالی
دِتی مِنا بوہٹی لیا کوئے نہ کریو دو بیاہ

دماغ میرا مانھ آیو فتور ہور رکھی اک دیسی حُور
رہیو ہوش حواس بھُلا کوئے نہ کریو دو بیاہ

چُلہا بنیا گھر مانھ دو بل پئی دوپاسے لو
رہیو نہ کُجھ شرم حیا کوئے نہ کریو دو بیاہ

دو پاساں کو ہوں مہمان دیکھو میری کتنی شان
منجی راہ مانھ دتی ڈاہ کوئے نہ کریو دو بیاہ

اک کولوں میں منگیو پانی دوجی اندر گئی نمانی
دتو اس نے زہر گھُلا کوئے نہ کریو دو بیاہ

اک ڈیرا کا بچا چار دو پڑھیں دو رہیں بیمار
تھک گیو ہوں دوا لیا کوئے نہ کریو دو بیاہ

چار دُوجی کا ہویا اٹھ سون نہیں دیتا رات چوپٹ
تھپکی دے دے دیوں سلا کوئے نہ کریو دو بیاہ

ہوتا دو سکول چلاتو ایم اے پی ایچ ڈی کراتو
اٹھاں نا کد سکوں پڑھا کوئے نہ کریو دو بیاہ

غزل:

میرا دل کا خواباں خیالاں کی رانی
توں کیوں چپ ہے دستی نہیں اپنی کہانی

تیرو کم جلانو میرو غم کھانو
توں خوشحال میری اکھاں مانھ پانی

کدے دل ترسے کدے دئے تسلی
بڑھاپو ہے یوہ یا کہ چڑھتی جوانی

ہویا جگ مانھ عاشق ہزاراں کروڑاں
گئی مُک نہ ابتک عشق کی کہانی

تیری دوستی تھی کہ چھولاں کو بڈھ تھو
گیا مک سارا زبانی زبانی

غزل۲

سینے لگا سل اس برہیا — سکھ نہیں پایو پل اس برہیا
شہراں نال گراواں اندر — ہر پاسے ہلچل اس برہیا
غیرت آلا سُک سُک مویا — بے غیرت گیا پل اس برہیا
120,80 کا گولا — گیا سراں توں ڈھل اس برہیا
رات دھیاڑی نیند نہیں آتی — جان سکے پل پل اس برہیا
کون کسے کا درد بنڈاوے — مشکل دسے گل اس برہیا
مشکل جین گراواں اندر — دل کہ شہریں چل اس برہیا

گیت ا

دینہہ چڑھیو چرخو کت کُڑے

کیوں رب رسول بھلایا ہیں تیرے کول کہڑا سرمایا ہیں
جِت جانو دیس پرایا ہیں نہ مدد گار ہمسایا ہیں
اُت اگ کا لگین تت کُڑے

دینہہ چڑھیو چرخو کت کُڑے

اِت جنھاں بھریں چنگیر کُڑے ویہ دِسیں بڑیں دلیر کُڑے
نہیں جاتاں لاسیں دیر کُڑے پئی ڈیکیں شام سویر کُڑے
تیری آخر مُکنی رت کُڑے

دینہہ چڑھیو چرخو کت کُڑے

جد لیکھو سُوت کو منگیں گا اُت بڑا بڑا وی کمیں گا
ساہ جن کا جگ تیں سمیں گا مُڑ دوجی وار نہ جمیں گا
تیری کس نے ماری مت کُڑے

دینہہ چڑھیو چرخو کت کُڑے

کی جمع تیں پائی پائی تھی فر یاہ جائداد بنائی تھی
کُجھ اپنی کجھ پرائی تھی سب رہ گئی دھری دھرائی تھی
نہ جاتاں مل توں ہتھ کُڑے

دینہہ چڑھیو چرخو کت کُڑے

سٹ ڈھول ڈھمکا ساز کُڑے نہ کھول کسے کا راز کُڑے
آ غیر کماں تیں باز کُڑے پڑھ پنجے وقت نماز کُڑے
نہ بیس پسار کے لت کُڑے

دینہہ چڑھیو چرخو کت کُڑے

گیت۲:

اُٹھ نال میرے توں چل اڑیئے
آ سُن لے میری گل اڑیئے

تناں سیر کراؤں ڈھوکاں کی
نالے شہر کا لماں چوکاں کی

اک واری پھیرو گھل اڑیئے
اُٹھ نال میرے توں چل اڑیئے

ہم دنیا نویں بساواں گا
دُکھیاں کا دل بہلاواں گا

کر دیری نہ اک پل اڑیئے
اُٹھ نال میرے توں چل اڑیئے

دُنیا نا یاہ گل دساں گا
ہم چن کی بستی بساں گا

جگ میلو ہے چل پل اڑیئے
اُٹھ نال میرے توں چل اڑیئے

اِت کوئے کسے کو یار نہیں
کوئے دُکھیاں کو غم خوار نہیں

لِساں کی لاہویں کھل اڑیئے
اُٹھ نال میرے توں چل اڑیئے

D:\Writers org\r bhati.jpg not found.

پروفیسر محمد رفیق بھٹی

پیدائش:21 جنوری 1943ء ساج راجوری

محمد رفیق بھٹی ۱۹۴۳ء مانھ راجوری کا ساج گراں مانھ اک راجپُوت بھٹی خاندان مانھ پیدا ہویا تے بنیادی تعلیم اِتے حاصل کی۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ مانھ ہجرت کر کے پاکستان چلا گیا تے باقی تعلیم اُتے مکمل کی۔ میر پُور کالج تیں بی اے کرن تیں بعد معاشیات مانھ ایم اے کی ڈگری لئی تے کالج مانھ لیکچرار کے طور ملازمت شروع کرلئی۔ تے اک طویل عرصہ کی علمی تے ادبی خدمت تیں بعد پروفیسر کی حیثیت نال سبکدوش ہویا ہیں۔

پروفیسر محمد رفیق بھٹی کشمیر کا علمی تے ادبی حلقاں ماں اک معتبر ناں ہے۔ ویہ طالبعلمی کا زمانہ تیں اج تک نظم تے نثر ماں برابر لکھتا رہیا ہیں۔ ویہ بقول خواجہ محمد عارف کے، شاعر، مصنف، قلم کار، عالم، معلم تے فنکار سب کجھ ہیں۔ تے اللہ جانے انکی شخصیت کا ہور کتنا پہلو ہوئیں گا۔ انھاں نے الگ الگ موضوع تے الگ الگ زباناں ماں متو کُجھ لِکھیو ہے۔ اُردو ماں اج تک پنجال پبلشرز میر پور نے انکی چھڑی کتاب شائع کی ہیں انکاناں ہیں: ''ستونِ دار''، 'لہونگر'، 'محسنین کشمیر' 'دوستی کا سفر' قرضِ حسنہ' تے 'ایران صغیر سے ایرانِ کبیر تک'۔

پروفیسر رفیق بھٹی ہور ۱۹۶۷ء کے نیڑے تیڑے جدید گوجری ادب کی تحریک نال بڑی دل چسپی لے کے شامل ہویا۔ انھاں نے غزل کی صورت مانھ سوہنی تے معیاری تحریر گوجری ادب کے حوالے کی ہیں۔ اُن کی شاعری ریاستی کلچرل اکیڈمی کا شیرازہ گوجری مانھ باقاعدگی نال شائع ہوتی رہی ہے پر گوجری ماں اجھاں تک ان کو کوئے شعری مجموعو کتابی صورت مانھ نظراں تیں نہیں گُزریو جسکی گوجری کا قدرداناں نائمدت تیں اڈیک ہے۔

غزل۱:

آخر دم تک لڑتو رہیو اوڑک بازی ہار گیو
کُجھ دِن ہور وی جی لیتو پر شوق سجن کو مار گیو

گِٹے گِتے پانی تھو جد اس دریا مانھ ڈُبیو تھو
چڑھتی کا نگ مانھ کھلو کھلو ہوں کِتنی واری پار گیو

کِس نا کوئے سنگی سمجھے کس نا دُشمن جانے
سجن بن کے ڈوبن آلو، دُشمن بن کے تار گیو

چپے چپے سجدا کر کے ذری بروبر بھُلیو جد
کی کرتائی کھُوہ مانھ پے گئی، جو کُجھ تھو بیکار گیو

اج تک کس نے جان سکی ہے اس دُنیا کی چال
ہستو ہستو آون آلو روتو زاروزار گیو

غزل۲:

بستو رستو شہر مانھ کلو جنگل ہاروں ڈرتو رہوں
جین کو کوئے حال نہ دِسے جین کا ہاڑا کرتو رہوں

کل کلوتر اکھ تیری نا دوجو چنگو لگے گو
شوق کو سجنا مُل نہ کوئے شوق تیرا تیں ڈرتو رہوں

رکھ خیال مانھ کا نگ کی شونکر تک نہ میرا سوکا نا
ہوں برساتی نالو بن کے موسم موسم چڑھتو رہوں

ہونی آخر ہو جائے اِت سوچ کو چارو چلتو نہیں
رات دھیاڑی ہوں کیوں سنگی سوچ کی سُولی چڑھتو رہوں

دوزخ کی اگ کے ساڑے گی لوکو میرا جُسا نا
ہوں تے عشق کی ٹھنڈی اگ مانھ شام سویرے سڑتو رہوں

غزل۳:

سُکھ آوے تے اس نا اوکھت اوکھت ویلے یاد کراں
ہم وی کدے کدائیں لوکو گھر اپنا نا یاد کراں

ڈُنگو سوچ وچارو کرکے یاہ گل سمجھ ماں آئی
جس ماڑی ماں بساں پہلاں نیں اسکی آباد کراں

دِل کا بندی خانہ اندر لکھاں ریجھ ہیں قیدی
دِسے کائے نہ پُوری ہوتی کس کس نا آزاد کراں

اناالحق کو نعرو لاکے سولی لیاں گل ماں پا !
کد تک جھوٹھا لارا لاکے دِل اپنا نا یاد کراں

یوہ تے پک یقین ہے منا اج مقدموں ہاراں گا
اُسے ظالم نے لُٹیا تھا جس اگے فریاد کراں

D:\Writers org\qamar 1.jpg not found.

چودھری محمد امین قمرؔ

پیدائش: مارچ1943ء کلائی پونچھ

امین قمرؔ گوجری افسانہ نگاری مانھ بڑو معتبر ناں ہے۔ وہ ۱۹۴۳ء مانھ کلائی پونچھ کا خالص گوجرا ماحول مانھ پیدا ہویا۔ اُنکا والد قاضی حسن محمد ہوراں کی علاقہ مانھ اک اپنی سماجی تے علمی حیثیت تھی۔ لوہکی عُمر مانھ ہی (۱۹۴۷ء) افراتفری تے تقسیم کی ایسی ہوا چلی جے مُلک کے سنگ برادری تے خاندان وی کھِنڈ پھُٹ گیا۔ امین قمرؔ ناوی پاکستان کا رفیوجی کیمپ کی زندگی کو سواد چکھنو پیو۔

دسمی پاس کرن توڑی اُن کا اکھ کن کھُل گیا تھا تے اک دِن اچانک انھاں ناوطن کی محبت واپس چھِک لیائی۔ کُجھ عرصہ تک کشمیر مانھ جماعت اسلامی کی درس گاہ نال جُڑ یا رہیا تے تعلیم وی جاری رکھی۔ ریاستی محکمہ تعلیم مانھ اُستاد کی حیثیت نال ملازمت شروع کی۔ اسے دوران علی گڑھ مُسلم یونیورسٹی تیں ایم اے (ایجوکیشن) تے فِر بعد مانھ بی ایڈ کی۔

۱۹۷۵ء مانھ ریڈیو کشمیر جموں تیں گوجری نشریات شروع ہون کے نال ہی فیضؔ کسانہ نے جہڑا نواں لِکھاڑی دریافت کیا انھاں مانھ پہلوناں امین قمرؔ کو آوے۔ انھاں نے طنز و مزاح تے کہانیں لِکھنی شروع کیں تے بڑا جلدی اس فن کا ماہر ہو گیا۔ ۱۹۷۸ء مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبہ کا کھُلن نال اُن کی تحریر مانھ ہور نکھار آتو گیو تے ہر مجلس مانھ اُن کی واہ واہ ہون لگی۔

گوجری کہانی کاراں مانھ امین قمرؔ کو بڑو اُچو مقام ہے۔ اس مانھ اُنکا ذاتی مشاہدہ تے حساس طبیعت کو بڑو ہِصو ہے۔ پہلی صف کا گوجری کہانی لکھن آلاں مانھ اُنکے نال قیصر

دین قیصرؔ، محمد حسین سلیمؔ، غلام رسول آزاد، محمودؔ رانا، ڈاکٹر نصیرالدین بارؔو تے مختارالدین تبسمؔ شامل تھا پر امین قمرؔ کی کہانیں اِن ساراں تے وکھری تے نمیکلی پچھان رکھیں۔ اُن کی کہانیں خالص گوجر اماحول کی عکاسی کے نال نال، سماجی ٹھیکیداراں پر وی زبردست چوٹ کریں تے مذاحیہ انداز مانھ پڑھن آلاں ناوی غور کرن پر مجبور کریں۔ اُن کی کہانیاں توں رُوسی کہانیاں کی ہُنار آوے۔ میرو خیال ہے جے امین قمرؔ کی تحریر گوجری ادب کے نال نال سماجیات تے فلسفہ کا طالب علماں واسطے وی بڑی کارآمد ثابت ہوسکیں۔

امین قمر اپنی کہانی بیاہ مانھ مقدم کو حلیو اسطرح بیان کریں:

مقدم خیرو (جہڑو ہن مقدم گھٹ تے خیرو زیادہ رہ گیو ہے) نے اپنے ویلے جت چنگی مہیس دیکھی نہیں چھوڑی۔ سدھے ہتھیں لبھ گئی تے چنگی گل نہیں تے مقدم خیرو دو جا ہتھ دسناوی جانیں تھو۔ وہی دو جا ہتھ وہ انھاں ناوی دسے تھو جہڑا اک واری بلایا نال لیتری مانھ نہیں آویں تھا۔ پنڈا ور بنی وی لکیر کسے ملک کا نقشہ ہاروں اراں پراں دھیاڑا توڑی دستا پھریں تھا۔ تے گھر آلیں بٹا تپا تپا کے ٹھکور کرتی رہیں تھیں۔

امین قمرؔ کی کہانیں، آٹا کو پاء، لُگیاں کو سینھ، 'اوکھو پینڈو' تے 'بیاہ' تے ان کو مذاحیہ مضمون، یوہ وی فن ہے بیوی ناخوش رکھنو' عوام نے مُچ پسند کیا تھا۔ اسے سال شائع ہون آلی اُن کی کہانیاں کی کتاب ''چانن'' نواں لکھاڑیاں واسطے رہنمائی کو کم کرے گی۔

گوجری ادب نا دس اک سال کی دین توں بعد و یہ کُجھ عرصو گوجر ہوسٹل کا وارڈن، بلاک ایجوکیشن افسر، ماڈل سکُول کا پرنسپل تے اسسٹنٹ ڈائریکٹر وی رہیا ہیں پر اس عرصہ (۱۵۔۲۰ سال) مانھ اُنھاں نے گوجری ادب دارا کھ پرت کے وی نہیں دیکھیو۔ اللہ کرے اُن کے اندر کو فنکار رفر جاگے تانجے و یہ گوجری ادب کا بقایا جات ادا کرسکیں۔ (آمین)

D:\Writers org\LH Gohar.jpg not found.

چودھری لعل حسین گوہر

پیدائش:1943ء کھنیتر پونچھ

لعل حسین گوہر کوشمار گوجری کا اُن مُخلص لکھاڑیاں مانھ ہوئے۔ جہڑا جدید گوجری کی تحریک نال ۱۹۷۵ توں اُراں باقاعدگی نال جُڑیا رہیا ہیں۔ ویہ پونچھ کا کھنیتر گراں مانھ ۱۹۴۳ء مانھ اک بہروال خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم تیں بعد محکمہ تعلیم مانھ اُستاد کی حیثیت نال ملازمت شروع کی تے پچھلے سال ہیڈ ماسٹر بن کے ریٹائر ہویا ہیں۔

شاعری نال اُن کی دل چسپی نکا ہوتاں ہی توں تھی تے ۱۹۷۸ء مانھ کلچرل اکیڈمی کا گوجری کا شعبہ کھُلن توں بعد ہر مجلس تے مشاعرہ مانھ باقاعدہ شامل ہوتا رہیا ہیں۔ ان کو کلام گوجری شیرازہ مانھ وی شائع ہوتو رہیو ہے تے ریڈیو کشمیر کا جموں تے پونچھ سٹیشناں تیں اکثر نشر وی ہوتو رہے۔ گوہر نے شاعری مانھ زیادا نظم لکھی ہیں تے قوم کی سادگی تے بدحالی پر زمانہ کا ظُلم ستم کو ذِکر اُنکا کلام مانھ عام ہے۔

کلام:

دل میرو کوئے لے گیو وہ موڑ مناں ہن دیتو نہیں
ہوں پیار کو بھکھو راہی تھو کوئے اس نا میرو چیتو نہیں
ایک درد ہجر مانھ سڑ سڑ کے میرو سینو پک کباب ہویو
کُجھ سوٹھا دل مانھ ہوتا رہیا نہین پورو کوئے خواب ہویو
اس اُجڑیا دل آوارہ کو کوئے دردی فر کد آوے گو
اس زخم درد وچھوڑا پر کائے ملہم آکے لاوے گو
ان درد الم کا ناڑاں کی کوئے جاکے کت فریاد کرے
یاہ اُجڑی نگری بستی نہیں کون اس نا ہن آباد کرے
گوہر دل آوارہ ہوکے ہتھ کدے نہ آوے گو
یوہ پروانو پیار کو سنگی، شمع نا ٹکراوے گو

نظم:

حُسن جوانی سدو نہیں رہتی، دولت چار دناں کی
کئیں تونگر خالی ڈِٹھا، دولت گئی جِتھاں کی

مطلب باجھ نہیں بھائی بنتا، لالچ باجھ نہیں یاری
نفسو نفسی کرتاں کرتاں دُنیا ٹُر گئی ساری

مار کرے پئی کُونی آپے، مُڑ مڑ ٹکر لاوے
ہوے بدناں سِنگل کو ڈاڈھو، بھاویں سر نہ چاوے

رب رحیم کریم ہمیشاں آپے فضل کماوے
تیر کمانوں سخن زبانوں نِکلیاں ہتھ نہ آوے

آنو جانو اس دنیا پر یاہ ہے رِیت پرانی
کرلے ہوش سنبھل کے بندیا اپنی بار ٹپانی

کرنی مچ کتبری مندی، سر کے بھار بگاوے
جس نا رب گرامی پکڑے، اس نا کون بچاوے

گوہؔر نال خوشی کے رہیئے، فر نہیں مُڑ کے آنو
ہستاں گاتاں صاف دلی نال، مِل جُل وقت نبھانو

D:\Writers
rg\mukhlis.jp
not found.

چودھری مُخلص وجدانی

پیدائش:21مارچ1944ء گوہاڑی مظفرآباد

بیہویں صدی مانھ گوجری غزل کی پچھان بن جان آلا مُخلص وجدانی کو اصلی ناں محمد دین ہے۔ویہ ۱۹۴۴ء مانھ مظفرابادکا گوہاڑی گراں مانھ مولانا محمد علی پھامڑہ کے گھر پیدا ہویا۔ ویہ مشہورادیب تے شاعر صابر آفاقی ہوراں کا نکا بھائی ہیں۔بچپن مظفراباد مانھ گذاریو تے اِتے ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔کُجھ عرصو گھر کو کم کاج تے زمینداری کرتا رہیا تے فرسیمابی طبیعت نے نوکری کی تلاش مانھ کراچی پہچا چھوڑیا۔اُتوں واپس آ کے سال کھنڈراولپنڈی مانھ پرائیویٹ نوکری کی تے فرواہ کینٹ مانھ کلرک بن گیا۔ات ۱۹۶۷ء توں لیکے ۱۹۷۷ء توڑی نوکری کی پر یاہ جگہ وی رس نہ آئی تے ویہ نوکری چھوڑ کے مظفراباد واپس آ گیا۔ تے اجکل ریڈیو کا گوجری پروگرام کی جان بن گیا ہیں۔

کراچی تے راولپنڈی مانھ انھاں نے اُردو ادب وی پڑھیو تے اسے دوران آپ وی شاعری شروع کرلئی تھی۔ پہلاں اُردو تے فر گوجری مان لکھن لگا۔یوہ پاکستان مانھ گوجری ادب کو بڑو اہم دور تھو۔جدات کا گوجری لکھاڑیاں نے گوجری کی نشرواشاعت واسطے دوڑ دھوپ شروع کی تھی۔ تے اس راہ جدا انھاں نے اپنا قلم کی مہار اُردو تیں گوجری آلے پاسے موڑی تاں انھاں نا گوجری کلام پر پُوری داد ملی۔

گھریلو حالات تے مخلص کی حساس طبیعت شاعری واسطے پہلاں ہی موضوع تھی ایسا حالات مانھ معمولی جرک وی حساس ذہن نا کہن لکھن پر مجبور کر چھوڑے تے مخلص نا دنیا کا بے شمار ٹھہلا جھلنا پیا تھا اس طرح انھاں نے اپنا تے زمانہ کا غم اپنی مٹھی مادری زبان گوجری

مانھ ڈھال کے گوجری شاعری تے خاص کر گوجری غزل ناجہڑی ادبی تے ابدی شعرت بخشی ہے وہ یہ آپ وی اسکی پہچان بن گیا ہیں۔

اُن کی گوجری غزلاں کی پہلی کتاب ''رِیرا'' کا ناں نال شائع ہوئی تھی۔ پچھلے سال مخلصؔ تے صابر آفاقی ہوراں کی شاعری سانجھو کھلاڑو کا ناں نال شائع ہوئی ہے۔ ان کو کلام خالص گوجرا ماحول کی عکاسی کرے تے ادبی معیار پر پُورو اُترے۔ مخلصؔ بلاشبہ گوجری غزل کا کامیاب ترین شاعراں مانھ شمار ہوئیں تے انھان نے گوجری غزل کسے وی دوجی زبان نال مونڈھو جوڑن کے قابل بنا چھوڑی ہے۔ مخلصؔ کی گوجری غزل نواں لکھن آلاں واسطے بہترین رہنمائی کو کم کرے گی۔

مخلصؔ وجدانی ہوراں نے پہلے اُردو ماں شاعری شروع کی تھی تے بعد ماں گوجری کے نال نال وی اردو شاعری جاری رکھی۔ انکی اردو شاعری بڑی معیاری ہے تے ہن تک انھاں نے اردو ماں وی کئی کتاب شائع کی ہیں۔ انکی تخلیقات کی تفصیل اس طرح ہے۔

اُردو: ا۔ صلیبوں کا شہر (شاعری) ۲۔ نئی بہار نئے پھُول (اردو نظمیں)
۳۔ امن کے گیت (انتخاب) ۴۔ رشحات ابر (تدوین کلام، ابرار حسنی)
۵۔ بوئے پیرہن (اردو مثنوی) ۶۔ پیار کے پھُول (اردو نظمیں بچوں کے لئے)

گوجری: ریرا (گوجری غزل) ۲۔ سانجھو کھلاڑو

کلام کا نمونا: غزل ا:

پورو ہور ارمان ہوؤ دل کو فر نقصان ہوؤ
اوہ تے ڈاہڈو سدے تھو منجھوں ہی نہیں جان ہوؤ
میرو دل تھو ایک پتنگ ہونو تھو قربان ہوؤ
دیکھ کے سجن کو برتاء دشمن بھی حیران ہوؤ
مناں مندرو ہیر کے مخلصؔ اُچو ہور اشمان ہوؤ

غزل۲:

کس کس درتوں ہو کے پوہچے اُت تا شیر دواواں کی
اِس دھرتی پر منی پوئے کتنا ایک خداواں گی

اُٹھ کے فِر ہوں جا نہ سکیو، نوں کو آ کے بیٹھو ہوں
دسوں تِتا کے وے لوکا، غم کی گھنیاں چھاواں کی

شہراں کو فِر ناں نہ لئے جے کدے اکواری توں
لہتی رسمیں دیکھے شخصا آ کے شان گراواں کی

رگاں وِچوں لہو سکایو، اکھاں وچوں گئی لو
جاتے وقت جوانی ظالم کر گئی جڑی پچھاواں کی

یوسف کھُوہ مانھ سٹیو پر بھگیاڑاں نا نہیں دتو کھان
اتنی جے ہمدردی ہوتی مُخلصؔ اج بھراواں کی

غزل۳:

میں کہیو سو وار نہ جا ندی کے اس پار نہ جا
میری من لے یار نہ جا گھمن کے بشکار نہ جا
جا کے فر پچھتاوے گو دل کو کے اعتبار نہ جا
مدہ پچھے ملیو ہے توں گل کراں دو چار نہ جا
چنگو موسم نہیں یوہ مخلصؔ لے کے دل بازار نہ جا

غزل۴:

نہ درویشی راس آئی نہ اٹھکل سکھی شاہی کی
اکھاں کا کشکول ہیں خالی در در میں اگراہی کی

جہڑا نا تریاکل کریئے اوہی پلے اسکی گل
کہڑو میری گل کرے ہے خلقت چڑھتی باہی کی

جسکو جتنو بادر ہوئے اتنی اچی اسکی سوچ
نکا جاتک کی ہے خواہش نکی جیہی چاہی کی

تیری پوجا کرنی پئی چنگو دردی آیو توں
الٹی ڈاہی تھمنی پئی لوڑ تھی منا ڈاہی کی

اتھرواں کو سگ میں لایو مخلص دل کی باڑی نا
کیوں نہ غم کو فصل ہوتو بتر مانھ میں راہی کی

ق:

جے احسان مکانو چاہوے تاں اس نا زندگانی دے
جس بُوٹا کی چھاں بیٹھو ہے اس بُوٹا نا پانی دے
پھٹ جے گھلیا ہیں تاں ان پر لُون وی اپنے ہتھیں لا
جِت یہ درجا کھٹیا ہیں اُت ہور اِتنی قُربانی دے

ق:

ہوں ایکلسر بھار غماں کو چکے کون چکاوے کون
خوشیاں کا تھا سارا سنگی، غم مانھ پچھے بھالے کون
کس کو بندیوان ہے شخصا ہُن تے ساجا چھٹ گھڑی
کس نا دیکھے اُٹھ اُٹھ بہڑے، انھیں راہیں آوے کون

ق:

میرا ارماناں کا اجڑ چھڑ گیا دل کا جنگل مانھ
دھُند غباری، سینہ کو خطرو، اُپروں بارش ساون کی
اپنی قسمت مانھ تھو رُلنو رُلیو جگ کا پیراں مانھ
کون سرہانے رکھتو مُخلص رسی تھو ہوں داون کی

ق:

زمانو تے تھو میرو ازلاں تیں بیری
توں کس گل کا گن گن کے بدلا مکاوے
خفا نہیں طبیعت ہی ایسی ہے مخلص
مزا مانھ ہوئے تے بڑیں گل سناوے

ق:

دھرتی لگتا ڈِٹھا لوک ہائے کیسا کیسا لوک
دُنیا کی ہر حالت ڈِٹھی مِلتا لوک نچھڑتا لوک

غم وی آویں رات گذارن
دینہہ نا ہوجائیں اکو اک

متفرق شعر:

- بھاندآئی تے دل کا اک اک پھٹ نالگا سوسو پھُل
  سریاں پھُلن تک ڈوگی مانھ باندے ہراسہاڑ رہیو
- نہ درویشی راس آئی نہ اٹھکل سکھی شاہی کی
  اکھاں کا کشکول ہیں خالی دردر میں اگراہی کی
- اُٹھ کے مِلوں تھوتے کہیں تھا اپنا کم نا کرے سلام
  اُٹھن کی نہیں ساہی رہی تے سارا کہیں مغرور ہے یوہ
- کے کے اپنی اوچر دسوں کے کے دسوں اپنا غم
  رنگو رنگ ہیں قضیا میرا، میرا روگ ہیں گونا گون
- کیوں مخلص جھلیو ہؤ و ہے، کیوں پلا لیرو لیر کیا
  ویہ پلا پکڑیں گل پچھیں، ہوں پلا کھسوں کے دسوں
- اینویں توں دل رکھے میرو دل نا ہووے دل کی بھُوم
  مِٹھیں نچھ آ جاتیں منا لگتیں میریں ہسیر کدے
- بِکاؤ مال اگر ہوتو تے کد مخلص کے ہتھ آتو
  خدایا شکر تیرو عشق بکتو نہیں بزاراں مانھ
- کسے موسم ماں نہیں جاتی رونق میرا باغاں کی
  بھاندآوے تے پھُلیں بوٹا،غم ماں کِھلیں میرا شعر
- زمانو تے تھو میرو ازلاں تیں بیری
  توں کس گل کا گن گن کے بدلا مکاوے

مولانا عبدالقیوم رازؔ

پیدائش: اپریل 1944ء ہاڑی سُرنکوٹ پونچھ

مولانا عبدالقیوم رازؔ صاحب منیا پڑمنیا دینی عالم تے گوجری لکھاڑی ہیں۔ ویہ ۱۹۴۴ء مانھ پونچھ کا گراں ہاڑی مانھ مولانا محمد اسماعیل گورسی ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ جہڑا آپ وی اُس دور تے علاقہ کا جید عالم تھا۔ بُنیادی تعلیم گھر مانھ ہی حاصل کی تے بعد مانھ دھلی تے دیوبند تیں سندلئی۔

تعلیم تیں بعد دینی خدمت کا جذبہ نال کشمیر مانھ ہجرت کرلئی تے اُتے ترال کشمیر مانھ مُقیم ہوگیا۔ کافی عرصہ توڑی جماعت اسلامی کا مدرساں تے دارالحدیث سلفیہ مانھ درس کی خدمت تیں بعد اجکل طبیعت خراب ہون کی وجہ تیں اپنے گھر ترال مانھ ہی رہیں تے دینی درس کو سلسلووی جاری رکھیوو ہے۔

گوجری ادب مانھ ویہ ۱۹۷۵ء کی گوجری تحریک کے نال ہی شامل ہویا تے ریڈیو تے کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبا کھُلوان آلا مُخلص قافلہ کے سنگ سنگ رہیا۔ تد تیں ریڈیو تے کلچرل اکیڈمی کی مجلساں، کانفرنساں مانھ باقاعدہ شامل ہوتا رہیا ہیں۔ تے ان کو کلام ریڈیو تیں نشر ہون تیں علاوہ شیرازہ گوجری مانھ وی شائع ہوتو رہیو ہے۔

کلام کا نمونا:

بیت۱:

کہیئے یار نا قاصدا حال میرو جد اُس دربار مانہ جائے گوتوں
مُڑ جھب بہلو انگا گھل پھیرو، بیٹھو مل کے راہ کد آئے گوتوں
بکیں اکھاں توں غم کا نیر چھم چھم کد دُکھ سیلاب سکائے گوتوں
لمی تاہنگ تھی میرا اداس دل نا، کوئے صبر کا جام پلائے گوتوں

بیت۲:

دُکھ غم تے سوز گداز دِل کو، ہوویں جگر کا چیر لنگار اتھروں
بدل جائیں طوفان اندھیر کِت رہین، کریں ڈُبیاں کا بیڑا پار اتھروں
کھچ لیں طناب زمین کی تاں، ہووے وصل تے دیں دیدار اتھروں
عرش فرش زمین اسمان کمبے، روئے جد مظلوم دکھیار اتھروں

باراں مانہ:

پوہ:

پیو فراق جدائیاں گو، رو رو دُکھ مانھ اکھ سُکائی ہیں میں
بیٹھو ایکلو مار دیوار بُوہا، کئی عمر مانھ سدا جُدائی ہیں میں
سُکھ کا یار نہیں دُکھ کا بھار بنڈتا، کئی وار یہ گل ازمائی ہیں میں
لگو روگ ہے رآزؔ یو ہی سوگ مِنا بس ہُن ملن کی آس مکائی ہیں میں

مانہ:

ہوں مار اواز بلاؤں دس سجنا کد آنو ہے
تیری اس جدائی مانھ میں رو رو حال گمانو ہے
دُکھ دسوں تے گواہنڈی ہسیں، سارو لوک بیگانو ہے
رآزؔ ہم نے دس باجھ خدا کے، کس نا حال سنانو ہے

نظم: برہیا

سوہنا مست اواز ہیں پنکھیاں کا ککو، بلبل تے گھگی مور برہیا

گلے برف مانی نیلو صاف پانی ٹرتی ندیاں کا پوئیں شور برہیا

تتہ کُٹی کی مرگ تے ناگ ویری آن جان رہے پونچھ راجور برہیا

لدھا دھار تے پیر کی ماہل اچی کوثر ناگ آباد تین کور برہیا

ماہیو ہیر تے گیت شپاہی گاتا مانجھی مہیس چاریں گلیں ٹور برہیا

چٹی ندی ڈکسم تتن راہ نیرو دبجی ڈھوک بسے سیم کور برہیا

ماریا خزاں کا چور مجبور کیا جوگی بن پھریں ہوا خور برہیا

نیلیں مرگ نیزہ تلا ماہل دسیں چمکے دیس سوہنو اسے طور برہیا

لا دیس نا رنگ سبزے زاریاں کو پھریں پھلاں نا سونگھتا بھور برہیا

گلمرگ اوسی سونہ مرگ چھاڑی شالہ مار رہے سیر کو دور برہیا

خزاں دیس نا راز اجاڑ کردے عاقل سوچتا رہیں کرتا غور برہیا

چودھری مختارالدین تبسم

پیدائش:1944ء آلن گڈول انت ناگ

مُختارالدین تبسم گوجری کا اُن مُخلص تے باقاعدہ لکھاڑیاں بچوں ہیں۔ جہڑا ۱۹۷۵ تیں شروع ہون آلی گوجری ادبی تحریک نال شامل رہیا ہیں۔ وہ یہ ۱۹۴۴ء مانھ آلن گڈول انت ناگ مانھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم تیں بعد محکمہ سماجی بہبُود مانھ ملازم ہو گیا تے اجکل سبکدوش ہو کے زبان تے قوم کی خدمت مانھ لگا واہیں۔

ان کو ادبی سفر ریڈیو کشمیر تے کلچرل اکیڈمی تیں گوجری شعبا کھُلن کے نال ہی شروع ہویو۔ وہ یہ اُن گوجری لکھاڑیاں بچوں ہیں جنھاں نے اختیاری طور پر گوجری نثر کو میدان سمہالیو تے دلچسپی نال کہانی لکھنی شروع کیں۔ شیرازہ گوجری مانھ اُن کی کہانیں بڑی باقاعدگی نال شائع ہوتی رہی ہیں۔ تبسم گوجری کا معتبر کہانی کار شمار کیا جائیں۔ اُنھاں نے گوجرا ماحول کا مسئلاں کی عکاسی تے اصلاح واسطے کہانی کی زُبانی بڑی مُخلص تے کامیاب کوشش کی ہیں۔

مُختارالدین تبسم بُنیادی طور پر نثر نگار تے کہانی کار ہیں پر جدا نھاں نے قلم کی مہار شاعری آلے پاسے موڑی تاں کُجھ مُچ ہی سوہنا گیت گوجری ادب کے حوالے کیا ہیں۔ جہڑا گیت کا کِسے وی باقاعدہ شاعر کا مقابلہ مانھ رکھیا جا سکیں۔ انھاں نے گوجری لوک ادب کی شیرازہ بندی مانھ وی وی اہم رول نبھایو ہے۔ اُن کی شاعری کی کتاب ''سنجھیالی'' سال ۲۰۰۳ء ماں شائع ہوئی تھی جد کہ اُن کی کہانیاں آلی کتاب ''کوسا اتھروں'' کا ناں نال جلدی ہی شائع ہون آلی ہے۔

گیت ا:

میں پھلاں نال نہیں پیار کیو
میں کنڈاں نال نہیں بیر کیو
میرا سجن دُشمن جیتا رہیں ہر اکن کو اعتبار کیو
میری بیتی کہانی کے پچھیں
میری جان نمانی کے پچھیں
میں روشن کُل سنسار کیو ہر اکن کو اعتبار کیو
میرا سنگی سارا تارا ہیں
میرا سنگی دُکھ پیارا ہیں
زخماں کو کد شمار کیو ہر اکن کو اعتبار کیو
وہ دیکھے چن اس ماہلی توں
ہوں صدقے تیری لالی توں
تیرا داغ نے بیقرار کیو ہر اکن کو اعتبار کیو
منا سوہنی لگے دھیاڑی رات
دیکھوں پیو ماناں کی ساعت
سہاگ کی رات اقرار کیو ہر اکن کو اعتبار کیو

گیت: ۲

ساری رات گنو ہاں تارا
یاد کروں ہاں تیرا لارا
مُڑ آیو نہیں بے اعتبارا ساری رات گنو ہاں تارا
نت پیار تیرا کی بھکھی
سڑتی جان غماں مانھ سُکی
ہویا لوک بیگانا سارا ساری رات گنو ہاں تارا
کئی واری بھلیکھا کھاہدا
یاد کیا جد تیرا وعدا
تا کی کھول اک بار پیارا ساری رات گنو ہاں تارا
میں سڑ سڑ کے جانس کائی
بے دردا تیں مار مُکائی
مفت مانھ منا لا کے لارا ساری رات گنو ہاں تارا

گیت۳:

بنگ لینی بازاراں ماں دُدھ جیہا ہتھ تیرا سوہنی شکل ہزاراں ماں
بنگ بھری ہوئی بینی ہے پچھو تیرو کد چھوڑون بھاویں جان وی دینی ہے
گوری چٹا چٹا دند تیرا موتیاں کا لڑ لایا کالا بال پسند تیر
تیری جھگیاں ماں آؤں گو اگ لاؤں شہراں نا، سونہ مرگ بساؤں گو
گوری ہس کے توں مُکھ دس جا اک پردیسی نا گھڑی پل کوئے سُکھ دس جا
پھُل پھلیا بہاراں ماں کالا بالاں نا رکھ اُفراں چن چمکے گوتاراں ماں
تِتا ڈھونڈوں گو شِنگراں ماں ہری ہری ماہلیاں ماں اسمان کا کِنگراں ماں
طعنہ لوکاں کا سِر جھلیا تیریاں اُڈیکاں ماں راہ چھوڑ کے پُل ملیا

گیت۴:

اک بیچارو پنچھی اُڈتو
رو رو جھنکے گیت رے

ہائے ربا میرو مِیت رے

عمراں کو وہ سنگی میرو
گُم گیو دِل جیت رے

ہائے ربا میرو مِیت رے

خوشیئیں خوشیئیں پریت میں لائی
گایا خوشی کا گیت رے

ہائے ربا میرو مِیت رے

دُکھ سُکھ جھلنا رسم پرانی
دنیا کی یاہ ریت رے

ہائے ربا میرو مِیت رے

دل اپنو تھو پیار پرایو
وقت گیو ہن بیت رے

ہائے ربا میرو مِیت رے

پیار کا باغ ماں پھُل لوایا
بُلبل کا سنگیت رے

ہائے ربا میرو مِیت رے

گیت۵:

گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگو سوہنو چن رے
لے جا توں ماہی میرے کولوں تن من رے
گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگوسوہنوچن رے
تک تک راہ تیرا ہو گئی تنگ رے
واسطو ہے رب کو توں آجا میرے سنگ رے
گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگوسوہنوچن رے
ٹھنڈو ٹھنڈو پانی نالے برفاں کا چھنج رے
کُٹ کُٹ چُوری رکھوں ماہی باجھ تنگ رے
گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگوسوہنوچن رے
سیل وی سراں کو نالے دیکھاں 'ہر مُکھ' رے
چن کی رات بیساں بنڈاں دُکھ سُکھ رے
گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگوسوہنوچن رے
پکا پکا قول سارا کیوں گیو بھُل رے
سچیاں محبتاں کو کھوٹو کیو مُل رے
گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگوسوہنوچن رے
ماہلیاں ماں ٹھنڈ ہوئی بدلاں کا چھم رے
اکھ میری نِت روئیں ماہی تیرو غم رے
گنگا کیاں ماہلیاں ماں لگوسوہنوچن رے

D:\Writers org\MH Saleem.jpg not found.

چودھری محمد حسین سلیم

پیدائش 1944ء مڑھوٹ پونچھ

قوم کا پڑھیا لکھیا سیاسی تے سماجی کارکُن تے وکیل ہون کے نال نال محمد حسین سلیم محکمہ تعلیم مانھ گوجر ہوسٹل کا وارڈن تے گوجری کا ادبی حلقاں مانھ نامور کہانی کار کی شناخت رکھیں۔ ویہ ۱۹۴۴ء مانھ ضلع پونچھ کا مڑھوٹ گراں مانھ اک بھٹی خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم تیں بعد محکمہ تعلیم مانھ استاد کی حیثیت نال ملازمت شروع کی تے اپنی تعلیم کو سلسلو وی جاری رکھیو۔ بعد مانھ پرائیویٹ طور پر ایم اے تے فرجموں یونیورسٹی تیں ایل ایل بی کی ڈگری وی لئی۔ سرکاری ملازمت کے دوران ۱۹۸۰ء تیں اُراں زیادہ عرصہ واسطے ریاست کا مختلف ضلعاں مانھ گُوجر ہوسٹل کا وارڈن رہیا ہیں تے اسے حیثیت نال سال ۲۰۰۲ء مانھ کٹھوعہ تیں ریٹائر ہو کے اجکل سیاسی، سماجی تے دینی خدمت کے نال نال سُرنکوٹ مانھ وکالت کریں لگاوا۔

محمد حسین سلیم اُن ذہین، حساس تے باصلاحیت گُوجر سپوتاں وِچوں ہیں جہڑا جدید گوجری تحریک مانھ جوش جذبہ نال داخل ہویا تے ریڈیو کشمیر تے کلچرل اکیڈمی کی مجلساں مانھ باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا۔ ریڈیو کشمیر جموں تیں فیض کسانہ کی سرپرستی مانھ نشر ہون آلا طنز و مزاح کا سلسلہ پر مُدت توڑی امین قمر تے محمد حسین سلیم کی حکمرانی رہی تے لوکاں نا

ان کو مضمون مِثل کی رفتار تقریباً زبانی یاد ہو گیو تھو۔

محمد حسین سلیم نے گوجری مانھ کئی تحقیقی تے تنقیدی مضموں وی لکھیا ہیں پر گوجری ادب مانھ اُن کی اصل پچھان افسانہ نگار کی حیثیت نال ہے۔ اُن کی کہانیں ریڈیو تیں نشر ہون کے نال نال شیرازہ گوجری مانھ با قاعدہ شائع ہوتی رہی ہیں۔ ان کو موضوع اکثر سماجی نا انصافیاں کو رہیو ہے تے اس سلسلہ مانھ اُنھاں نے کُجھ مُچ ہی سوہنی کہانیں گوجری ادب کے حوالے کی ہیں۔ خاص طور پر اُن کی کہانی ''لاڈلی'' ،'' پیر کرامت شاہ ''،''ٹیکی'' تے ''کتن آلی جِنیں'' پڑھن سنن جوگی ہیں۔

سلیم صاحبؔ کی یہ سب خوب صورت کہانیں اجھاں کتابی صورت مانھ شائع نہیں ہو سکیں حالاں کہ کدے اس پاسے دھیان دیتا تاں اُنھاں واسطے یوہ کوئے مُشکل کم نہیں تھو۔ گُوجر ہوسٹل مانھ عرصہ توڑی وارڈن رہن کے دوران اُن کا تخلیقی سفر مانھ وی ڈھِلیائیں آ گئی تھی۔ پر اُمید کراں جے اپنی کتاب شائع کرن تیں علاوہ ہُن فرصت نال وہ گوجری ادب کی ہوروی بہتر خدمت کریں گا۔

ڈاکٹر جگدیش چندر شرما

پیدائش:10.6.1944 چلکانہ، پانی پت

ڈاکٹر جگدیش چندر شرما مُلک کا منیا پڑ منیا ماہرِ لسانیات ہیں۔ وہ یہ جُون ۱۹۴۴ء مانھ پنجاب کا ضلع پانی پت کا گراں چلکانہ مانھ پیدا ہویا (یہ تمام علاقہ اجکل ریاست ہریانہ کا حِصہ ہیں) تے دسویں توڑی کی تعلیم موضع سمالکھہ مانھ حاصل کی۔ اس توں بعد کورو کشیتر یونیورسٹی تیں ۱۹۶۵ء مانھ بی اے، ۱۹۶۷ء مانھ ایم اے تے فر ۱۹۷۲ء مانھ لسانیات مانھ ڈاکٹریٹ کی ڈِگری لئی۔

جے سی شرما صاحب نے ۱۹۷۴ء مانھ بھارتی زباناں کا مرکزی ادارہ CIIL مانھ محقق تے لیکچرار کی حیثیت نال ملازمت شروع کی جِت وہ اج تریہ سال کی تحقیق کے نال نال ترقی کرتا کرتا پروفیسر تے اِسے ادارہ کا ڈِپٹی ڈائریکٹر کے طور ذمے داری نبھاویں لگا وا۔ اِس سفر کے دوران اُنھاں نے تقریباً بیہ کتاب تے پنجاہ تیں زیادہ تحقیقی مقالا لکھیا ہیں۔ قبیلاں کی زندگی تے زباناں بارے تحقیق اُنھاں گو من پسند موضوع رہیو ہے تے اس سلسلہ مانھ وہ گوجری زبان مانھ سنجیدگی نال بُنیادی تحقیق کرن آلا سب توں اہم شخص ہیں۔

اُنھاں نے ۷۳-۱۹۷۲ء مانھ گوجری زبان پر گرائمر تے صوتیات تیں متعلق تحقیق شروع کی تھی جہڑی بعد مانھ بھارتی زباناں مرکزی ادارہ CIIL کی

طرفوں ۱۹۷۹ء مانھ گوجری صوتیات (Gojri Phonetic Reader) تے ۱۹۸۲ء مانھ گوجری گرائمر (Gojri Grammar) کا ناں نال شائع ہوئیں۔ جدید گوجری ادب کی تحریک صحیح معناں مانھ جے سی شرما ہوراں کا اِس نیک بُنیادی کم تیں بعد ہی شروع ہوئی۔ جہڑی اسویلے جوانی کا عالم مانھ ہے۔ تے اسطرح جدید گوجری کو ہر لِکھاڑی تے تحقیق کرن آلو ہمیشاں واسطے ان کو احسان مندرہ گو۔

اس توں بعد وی اُنہاں نے گوجری زباننال ناطو نہیں توڑیو تے گوجری تیں متعلق اُنہاں کا کئیں تحقیقی مقالا مُختلف کتاباں تے رسالاں مانھ شائع ہوتا رہیا ہیں جِن مانھ راجستھانی تے دُوجی زباناں نال گوجری کی سنجھیالی تے لسانیات تیں متعلق گوجری زُبان کی باریکی شامل ہیں۔ اج وی گوجری مانھ تحریر تے تحقیق کا ہر اک طالب عِلم تے لِکھاڑی کی رہنمائی واسطے وہ ہر ویلے ہستا متھا نال تیار رہیں۔

D:\Writers org\arif.jpg not found.

چودھری عبدالغنی عارفؔ

پیدائش: جون 1944ء اندروٹھ (بگلہ نڈیالہ) راجوری

گوجری کا ہمدرد تے مُخلص شاعر تے ادیب عبدالغنی عارفؔ ۱۹۴۴ء مانھ راجوری کا گراں اندروٹھ مانھ چوہدری محمد اسماعیل بجران ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ بچپن اتے گذاریو تے بنیادی تعلیم وی اتے حاصل کی پر شادی تیں بعد بابانگری وانگت مانھ نوں ہجرت کی جے ہمیشاں واسطے اُتے کا ہو کے رہ گیا۔

بچپن تیں ہی اسرائیل آثرؔ تے اقبال عظیمؔ ہوراں کی سنگت نصیب ہوئی تے یوں گوجری زبان کی ترقی واسطے انجمن ترقی گوجری زبان و ادب قائم کر کے گوجری مجلس، شعرو شاعری تے ریڈیو کشمیر تے کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبا کھولن واسطے کی جان آلی کوششاں مانھ خلوص نال شامل رہیا۔ تے فِر کشمیر مانھ قائم ہون آلی ''ادبی سنگت کشمیر'' مانھ وی جوش جذبہ نال کم کیو۔

عارفؔ مخلص تے حساس گوجری لکھاڑی ہیں جہڑا با قاعدگی نال گوجری تحریک نال شامل رہیا ہیں تے ریڈیو یا اکیڈمی کی ہر مجلس تے کانفرنس مانھ شامل رہیں۔ بُنیادی طور پر شاعر ہیں پر کُجھ کہانیں تے تحقیقی مقالا وی لکھیا ہیں۔ تے کلچرل اکیڈمی کی طرفوں چھاپی جان آلی گوجری ڈِکشنری تے لوک ادب کی شیرازہ بندی مانھ جوش جذبہ نال شامل رہیا ہیں۔

اسرائیل آثرؔ، اقبال عظیمؔ تے نسیم پونچھی نا مُنج نیڑے تیں دیکھن، سُنن تے پڑھن آلا غنی عارفؔ نا جنید نظامی کی رہنمائی وی حاصل رہی ہے۔ ان کو خلوص شخصیت ہاروں اُن کی تحریراں مانھ وی اُمتوسئی لگے۔ غزل، نظم تے گیتاں آلی اُن کی پہلی کتاب ''چھمر چھاں'' نا

ریاستی کلچرل اکیڈمی کی طرفوں بہترین کتاب کو ایوارڈ وی مِلیو ہے۔ اُس تیں بعد کی گوجری شاعری دو جی کتاب کی شکل مانھ چھاپن کی تیاری مانھ لگا واہیں۔

غنی عارف اُن خوش بخت لوکاں وِچوں ہیں جنھاں نے زندگی کا کسے مقام پر وی تخلیقی میدان تیں ہٹن یا تھک کے بیسن کی گل کدے نہیں سوچی تے ہمیشاں اپنی ٹورٗ ٹرتا رہیا ہیں۔ وہ گوجری زبان تے ادب واسطے سچ مچ اک قیمتی سرمایو ہیں۔

کلام کا نمونا: نعت ا:

مدینے بُلا لے مدینہ کا والی
تیرا در پر آیو ہوں اک سوالی
مدینے بُلا لے مدینہ کا والی
بخش دے خطا جے ہوں مُج نکارو
بخشش بنا نہیں کوئے بھی چارو
اس در تیں کوئے مُڑیو نہیں خالی
مدینے بُلا لے مدینہ کا والی
ڈک ڈک کے رکھے یاہ قسمت نکاری
دل تیں نہیں ہر گز یاد میں بساری
تاہنگ اُس بوہا کی رہ نِت نرالی
مدینے بُلا لے مدینہ کا والی
اس در کا کوچا تے گلیاں کے صدقے
میناراں کی لاٹاں بلیاں کے صدقے
عرض گُل سناتو پکڑ کے واہ جالی
مدینے بُلا لے مدینہ کا والی

نعت۲:

کے سوہنی محمد ﷺ کی شان اللہ اللہ
بخش کے ہے دِتو قران اللہ اللہ
ہے سوہنی محمد ﷺ کی شان اللہ اللہ

سلاماں درووں کی بارش برہاؤں
مدینہ کا آقا تیں صدقے ہوں جاؤں

ہے قربان جند میری جان اللہ اللہ
ہے سوہنی محمد ﷺ کی شان اللہ اللہ

مدینہ کی گلیاں کو ہوں بھی بھکھاری
ہواؤ عرض تم نے کیوں نہیں گذاری

ویہہ ہو جاتا فِر مہربان اللہ اللہ
ہے سوہنی محمد ﷺ کی شان اللہ اللہ

ہے تقدیر نوکر قضا تھاری آقا
خُدا خود بھی چاہے رضا تھاری آقا

ہے دُنیا کے اُپر احسان اللہ اللہ
ہے سوہنی محمد ﷺ کی شان اللہ اللہ

یوہ عملاں کو گھاٹو مایوسی لیائے
میری آس پل پل بُوہو ہلائے

تے آقا نا دوڑے بُلان اللہ اللہ
ہے سوہنی محمد ﷺ کی شان اللہ اللہ

یاہ جھولی ہے سکھنی تے کرماں ناڈیکے
قلب کی غلاظت نامت کوئے لے کے

اسے ہتھ ہے ساری کمان اللہ اللہ
ہے سوہنی محمد ﷺ کی شان اللہ اللہ

سی حرفی: لام:

لوڑ کس کی کریں اکھ بھیڑیں گُور گور کے چار چوفیر دیکھیں
محرم دلاں کا گیا ہیں چھپ کِتے دن رات یا شام سویر دیکھیں
گمیاں پھُل ٹٹولیاں کدلبھیں، جھلی اکھ موتی گُھمن گھیر دیکھیں
عارفؔ گمیاں چن ناہوں لوڑوں، شائدا کھ ہُن قسمت کو پھیر دیکھیں

باراں مانہ:

کتک کا نگ کائے آئی طوفان بن کے، دتا روہڑ سب شان گمان چنا
منگھر پیا ہُندُکھ ہزار مگر، لیا لُٹ وہ یہ مان تران چنا
پوہ پیو ہُن عمر نصیب رونو، محرم دلاں کا ہوا روان چنا
مانہ مرن جیون عارفؔ نال کس کے، دِسے سب جہان ویران چنا

پھگن پھُل کھلنا مہاری کس کاری، اپنا باغ کی بہار ہُن گئی ہوئی ہے
دِسے آس امید کی جا خالی، چیت چاہ چروکنی رہی ہوئی ہے
سارو مُلک ویران اُجاڑ دِسے، اجکل اِت بسا کھ وی بیہی ہوئی ہے
غماں ہیٹھ ہُن جیٹھ دُبا دِتا، ضرب ہجر عارفؔ سینے سہی ہوئی ہے

گیو ہاڑ لتاڑ اُجاڑ کرکے، پُچھے کون ہم نا اجکل ڈھولا
ساون سُکھ کو لبھنو ہویو مہنگو، اوکھا دسیں ہُن یہ ململ ڈھولا
بھُلیں بھادرے کدلنگار دِل کا، لوک ٹوک لاویں ہر ہر گل ڈھولا
اسُو آس چروکنی مُک گئی، گیو سال عارف جل جل ڈھولا

غزل۱:

لُٹ گئی واہ تیری ادا بلیں بلیں سہہ لئی میں واہ سزا بلیں بلیں
یہ اسکی عنایت کیں کجھ اک نشانی پیو زخماں نا سینے توں لا بلیں بلیں
ٹٹیا وا دل کیں پھینکر یہ ساریں گیو میرے کلاوے تھما بلیں بلیں
وہ میرو خدا بے سہاراں کو مالک پگرے گو توں وی بلابلیں بلیں
میری اس بستی کی یاہی سرحد ہے یہ کھلری وی گھڑیں توں چابلیں بلیں

غزل۲:

چھوڑ کے ات یار نہ جا راہ کے سٹ بشکار نہ جا
تیری ریجھ نے ات پہچائی ہوں صدقے ہوں وار نہ جا
منت منی کاگ اڈایا کرکر قول قرار نہ جا
ساہ گو کوئے بساہ نہیں اڑیا دیکھ لیوں اک وار نہ جا
دندکن پے گیا تے خبرے دل نا کر بیزار نہ جا

غزل۳:

برف کی چٹی رات کی قسمیں چانن کی بارات کی قسمیں
اس نے ساریں ریجھ گمائیں نظراں کی سوغات کی قسمیں
عمر گذاری جھکتاں جھکتاں وصل کی اس رات کی قسمیں
اسے ساہی پر جیتو رہیو آساں کی سوغات کی قسمیں
رستا روک لیا برفاں نے ساون کی برسات کی قسمیں

گیت:

فِر مُڑ آئی برہیا برہیا
آس کا پتر ہریا ہریا تیں میرا مُڑ مان نہ کریا
فِر مُڑ آئی برہیا برہیا

بیسوں چڑھ کے سیل کی ڈھیری
تھی جِت سانجھ تیری تے میری
پھرتی رہی ہوں چار چوفیری تیں مُڑ انگا خیال نہ کریا
فِر مُڑ آئی برہیا برہیا

پانہ بھروں تے مُڑ مُڑ ہیروں
مت وہ لنگھے راہ کے پھیروں
چھلی چھلی آس کی ٹیروں راہ ڈھوکاں کا شاد نہ کریا
فِر مُڑ آئی برہیا برہیا

چلوں ساگ نا گھل مگلی
مُڑ مڑ راہ در دوڑوں بھُلی
گل مانھ مہنڈی کھُلی کھُلی میرے سِر احسان نہ دھریا
فِر مُڑ آئی برہیا برہیا

میوا لب تیری کا پکیا
پتر ٹوپاں واسطے کپیا
تھو توں دُور تے پوہچ نہ سکیا اکھ کا ڈولن یاد مانھ بھریا
فِر مُڑ آئی برہیا برہیا

ڈیک مانھ کئی پکوان پکاؤں
راہ مانھ اینویں بانچھل ڈاہوں
اوہ نہیں لبھتو جس نا چاہوں مکھن دُدھ ملائی دھریا
فِر مُڑ آئی برہیا برہیا

D:\Writers org\bagri.jpg not found.

چودھری برکت علی باگڑی

پیدائش:1945ء بجالتہ، جموں

برکت علی باگڑی گوجری کا پرانا ہمدرد تے لکھاڑی ہیں۔ وہ ۱۹۴۵ء مانھ جموں کا مجالتہ گراں مانھ پیدا ہویا۔ بچپن تیں ہی مُلکی تقسیم تے افراتفری کو ماحول دیکھنو پیو اس گلوں زیادا تعلیم وی نہیں حاصل کر سکیا۔

جدید گوجری ادب کی تحریک سنگ شروع تیں ہی بڑا خلوص نال جڑیا رہیا ہیں۔ ریڈیو، ٹی وی، تے کلچرل اکیڈمی کی تمام مجلساں مانھ باقاعدگی نال تے نمایاں طور پر شامل ہوتا رہیا ہیں۔ ادبی زِندگی مانھ زیادہ دھیان شاعری آلے پاسے رکھیو ہے تے ان کی زبان تے تحریر مانھ جموں کو لہجو باندے نظر آوے۔ یوہ رنگ گوجری ناہور ہی گھونپھر و بناوے۔

دُنیا ہاروں گوجری لکھاڑیاں مانھ وی نِت نویں تبدیلی آتی رہی ہیں۔ تے پچھلا ترِیہ (۳۰) سالاں مانھ گوجری کی مجلس مانھ کئی نواں لکھاڑی آیا تے گیا پر برکت علی باگڑی کی مستقل مزاجی تے خلوص مانھ ذرا فرق نہیں آیو۔ گوجری زبان تے ادب واسطے انھاں کو جوش تے جذبواج وی جوان ہے۔

نظم:
سانجھی دھرتی

یاہ سانجھی دھرتی مہاری ہے یاہ دھرتی جان تیں پیاری ہے
یاہ دھرتی تے ماں ہے سب کی ماں تے ٹھنڈی چھاں ہے سب کی
جیتاں نا یاہ ذوق کھلاوے مویاں نا وی گود سُلاوے
یاہ سانجھی دھرتی مہاری ہے یاہ دھرتی جان تیں پیاری ہے

دُنیا

ات سدا نہیں کسے نے بیس رہنو آخر جانو ہے اس جہان وچوں
دردِ دل تے خدمتِ خلق کرلے مٹھو بولئے سدا زبان بچوں
اوڑک ہونو ہے مٹی کو ڈھیر سب نے روح اُڈ جانو جند جان بچوں
برکت علی نہ کریئے گمان اتنو خالی جانو تیں جگ جہان وچوں

آخرت

سچ جھوٹھ نتاریو جائے گو اُت واہ عدالت تے سچی سرکار کی ہے
کوئے وکیل تے نہ اپیل چلنی واہ کچہری پاک غفار کی ہے
لکھیو اسکو کوئے نہیں مٹا سکتو اُچی شان سچا پروردگار کی ہے
برکت علی نہیں کُجھ وی سنگ جانو جھوٹھی دولت یاہ جگ سنسار کی ہے

ماسٹر عبدالغنی

پیدائش:1945ء کلائی پونچھ

ماسٹر عبدالغنی کلائی پونچھ کا رہن آلا ہیں۔ وہ 1945ء ماں اک چھچی گھرانہ ماں پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم اتے حاصل کی تے محکمہ تعلیم ماں مدرس کے طور ملازمت شروع کرلئی۔ بعد ماں بی اے تے فر پرائیویٹ طور پر اُردو ماں ایم اے کی ڈگری لئی۔ عرصہ توڑی اُردو کا اُستاد کی ذمے داری نبھان تیں بعد پچھلے سال ہیڈ ماسٹر کے طور سرکاری ملازمت تیں سبکدوش ہویا ہیں۔

گوجری ادم ماں اُنھاں نے تھوڑو چر کو قدم رکھیو پر ساری عُمر اردو ادب نال جہڑو رشتو رہیو ہے اسکی وجہ تیں شاعری کا سب اصول تے ضابطا انھاں ناسئی تھا اسطرح اُن کی گوجری شاعری ماں وی کوئے فنی جھول نہیں دِستو۔ شاعری ماں وہ یہ غزل کا میدان تیں باہر نہیں گیا۔ تے کُجھ سوہنی تے سُتھری غزل گوجری ادب کے حوالے کی ہیں۔ انھاں نے تھوڑو مگر سوہنو لکھیو ہے۔ انھاں کو کلام گوجری مشاعراں ماں وی سُنن آلاں نے پسند کیو ہے تے شیرازہ گوجری ماں وی شائع ہوتو رہیو ہے۔ ہُن انھاں نا بہل نصیب ہوئی ہے تے امید کراں جے وہ گوجری ادب کی بہتر خدمت کے نال نال نواں لکھن آلاں کی رہنمائی وی کریں گا۔

ق:

یاہ میری نیک نیتی ہے جے تیری آس پر جیوں
نہیں تے ہوں وی دُنیا ماں ہزاراں آسرا رکھوں
تیرا سینہ ماں کے ہے، وہ خدا جانے یا جان آپے
ہوں اپنی صاف کہ چھوڑوں جے ہوں سینو صفا رکھوں

☆طرب احمد صدیقی

☆تعارف: رانا فضل حسین راجوروی

''انکو اصلی ناں پروفیسر محمد امین ہے، قلمی ناں طرب احمد صدیقی ہے تے حال ہی مانھ ڈگری کالج جہلم تیں ریٹائر ہویا ہیں۔ویہ کھٹانہ گوجر ہیں تے علاقہ کالا گجراں کا قدیمی باسی ہیں۔ پہلاں تیں میاں لکھیا جائیں۔اردو پنجابی تے گوجری کا سوہنا شاعر ہیں۔'' پیش ہیں انکا گوجری کلام کا نمونا:

نظم: ''امید''

اک سوہنی موہنی صورت — بسے میرے نال
جیویں پھُل کپاہ کو کھڑ کھڑ — ہسے میرے نال

میرا جُسا کے بچ نچے — نشہ کی اک لہر
میرے لئی واہ ٹھنڈی چھاں ہے — اندر ش،کھر دوپہر

دل بچ ادھ کِھلیاں کلیاں کی — نھمی جئی خوشبو
میرے چار چوفیرے نھیرا — نھیراں بچ اک لو

غزل۱:

یاد سجن کی دل نا چوبھا لائے رے رات وے تے نیندر کس نا آئے رے
جے اک نگھتی نظر وی اس نا دیکھ لیوں دنیا کے کے بھُل بھلیکھا پائے رے
دل تیں نقش محبت آلا نہیں مِٹنا جندڑی بھاویں پل پل سنگ بٹائے رے
اپنا جمیاں اپنے ڈِھڈیں پالیا رے دھرتی سپنی ہاروں بچہ کھائے رے
دل ڈُبے رے اج طرب جی خیر نہیں اکھ کی پھڑکن کائے گل جتائے رے

غزل۲:

دُکھ اندر کو آکھ سنایو مسیں مسیں میں اکھر کو رُوپ بٹایو مسیں مسیں
بہتی چُپ وی اپنو جُسو لُوہے رے دُکھ سُکھ پھولن کو بل آیو مسیں مسیں
دل کو چانن چٹتا مچ اندھیرا ماں رُتیں رتو پھُل کھڑایو مسیں مسیں
سدھر سفنا آس پیاس کے نال طرب ہم نے دل کو شہر بسایو مسیں مسیں

غزل۳:

گل بلا کے کرن کو موسم نہیں بیلیو ہن ڈرن کو موسم نہیں
سُتا جذبا جگان کی رُت ہے نوں ہی ہوکا بھرن کو موسم نہیں
دیکھ وصلاں نا جاگتی اکھیں سفناں ماں ترن کو موسم نہیں
دئے دوہائی جے جان لئے خلقت چُپ چپیتاں مرن کو موسم نہیں
گل مکائیے طرب تے مُکے رے صرف وعدے جرن کو موسم نہیں

غزل۴:

ڈھیری ڈھا جو بہہ جائے رے راہواں کے بچ رہ جائے رے
سچ تے کُور ازل کا بیری نال اک دوجے کھہہ جائے رے
کدے کدائیں جھل بللو کم کی گل وی کہہ جائے رے
پوہ پھٹے تے دینہہ چڑھے رے نھیرو قبر ماں لہہ جائے رے
لِسا کے گل جھڑو پوئے ڈاہڈا اگے چھہہ جائے رے
سپاں ڈنگیو ڈرتو ہی رہے رسیں تک تریہہ جائے رے
اوہی رے سُکھ جھولی پائے دُکھ طرب جو سہہ جائے رے

گیت:

ڈاہڈا روگ پرایا جِندے ڈاہڈا روگ پرایا
ڈاہڈا روگ پرایا

ان روگاں نے تن من ملیو
اندر غم کو بھانبڑ بلیو اکھاں ساون لایا
ڈاہڈا روگ پرایا

نیوں کو رستو ہے ان پدھر
ٹُٹیں کچ کے ہاروں سدھر سفنا ہیں ترہایا
ڈاہڈا روگ پرایا

جذبا مِٹیو مٹی رُلیا
پیار کا رُکھ نہ پھلیا پھُلیا کنڈا جھولی پایا
ڈاہڈا روگ پرایا

D:\Writers
org\mushsi.jpg
not found.

مُنشی خان چودھری

پیدائش: 4 جون 1946ء پلانگڑ راجوری

گوجرا ماحول مانھ پیدائش کے وقت جا تک کا کن مانھ اذان دین کا رواج کی پابندی ہوئے یا نہ مُنشی خان چوھدری کی اواز ہر کوئے با قاعدگی نال سُنے تے شاید اسے گلوں انھاں نا ریاست کو بچو بچو جانے۔ اُنھاں نا ماسٹر جی کا فرضی ناں نال ریڈیو کشمیر جموں تیں قوم تے زبان کی زبانی خدمت کرتاں ہُن قریب تریہ سال ہو گیا ہیں۔

ویہ ۱۹۴۶ء مانھ راجوری کا پلانگڑ گراں مانھ اک کسانہ خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم اتے حاصل کی تے فرایم اے تے ایل ایل بی کی ڈگری لین تیں بعد ۱۹۷۶ء مانھ ریڈیو کشمیر جموں کا گوجری شعبہ مانھ اناؤنسر کی حیثیت نال ملازم ہو گیا جت ویہ اج تک اپنی ذمے داری بڑی خوبصورتی نال نبھاویں لگا وا۔ سیاست تے سماجیات مانھ مہارت رکھن آل مُنشی خان چوہدری گوجرادب مانھ وی گجھی دِل چسپی رکھیں۔ تے ریڈیو کی نشریات تیں علاوہ ریاستی کلچرل اکیڈمی کی مجلساں مانھ وی با قاعدگی نال شامل ہوتا رہیا ہیں۔

گوجری ادب مانھ اُنھاں نے نظم، گیت، کہانیں تے تحقیقی مقالا سب کُجھ لکھیو ہے تے اُنکا یہ شہ پارہ شیرازہ گوجری مانھ شائع ہوتا رہیا ہیں۔ تقریر ہاروں اُن کی تحریر مانھ وی انقلابی پہلُو نمایاں لبھے۔ تے ویہ اپنی سُتی، انگھلیٹی قوم کا اجڑ نانھ دھونگ جگان تے رِچھاں بھگیاڑاں تیں بچان واسطے ہر ویلے بے تاب سئی لگیں۔ نوکری کی بیڑی نہ پئی ہوتیں تاں قوم کا اس سپوت مانھ چوہدری غلام حسین لسانوی تے فیض حسین انقلاب کا رستا پر چل کے مُج کُجھ

کردسن کی صلاحیت موجود تھی۔ مہاری یاہی دُعا ہے جے اللہ انھاں ناخلوص تے مہلت دئے تیں جے وہ یہ اس ادھورا کم نامکمل کرن کے نال نال گوجری ادب کی وی بہتر خدمت کرسکیں۔

کلام:

سی حرفی:

ف:

فجر تے شام دوپہر دیکھوں، اکھ نوں ہی بلیں پل پل اڑیا
تیرا ہجر جدائی کے نال مِنا، لگیں کالجہ مانھ سو سو سل اڑیا
کدے پا پھیرو دیکھ حال میرو، دیہاڑی رات دیکھوں رستا مل اڑیا
مُنشی ڈیکے غلام فقیر تیرو، کدے بیس جایئے پھیرو گھل اڑیا

منشی خان کسانہ ہور سچ نا کوٹھا پر چڑھ کے کہن کا حق ماں ہیں تے کوٹھا پروں انھاں نا نا انصافی کی مچ ساری گل پتو لگیں جن ور ہور نا کی گھٹ نظر پئی ہے۔ وہ یہہ ایک جگہ لکھیں۔

اُن کی بلیّں ماس نہیں کھانیں
پردہ وچوں باہر نہیں آتیں
کار بغیر ہوا نہیں کھاتیں
سنیما با جھ نہیں موج مناتیں
کتا پچھے لاؤں گو تھارے کولے آؤں گو!
تھارا حق دواؤں گو تے تھارے کولے آؤں گو

D:\Writers org\faiz.jpg not found.

چودھری فیضؔ کسانہ

پیدائش:22 جون 1946ء ریکہ جموں

جدی گوجری زبان تے ادب نا عام کرن مانھ ریڈیو کشمیر کی قُربانی نہیں بھُلائی جا سکتی، جتوں ۱۹۶۹ء (کشمیر) تے ۱۹۷۵ء (جموں) تیں گوجری نشریات شروع ہوئیں۔ گوجری کا عام پڑھن سُنن آلاں نا ریڈیو کوناں آتاں ہی فیض کسانہ کی شکل اکھاں اگے آجائے جنھاں نے عرصہ تک ریڈیو کشمیر جموں تیں قوم تے زبان کی خدمت کی ہے۔

فیض حسین کسانہ جون ۱۹۴۶ء مانھ جموں کا علاقہ ریکہ مانھ پیدا ہویا۔ بچپن گوجرا ماحول مانھ گذریوتے اتے ہی بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۷۵ء مانھ ریڈیو کشمیر جموں تیں گوجری نشریات شروع ہوتاں ہی ویہ پروڈیوسر کی حیثیت نال ریڈیو کا عملہ مانھ شامل ہویا۔ اج ترقی کر کے ویہ سٹیشن ڈائریکٹر بن گیا ہیں تے گوالیار (مدھیہ پردیش) مانھ تعینات ہیں۔

گوجری لوک ادب کی صدابندی تے نشریات تیں علاوہ نواں لکھاڑیاں کولوں نویں نویں تے قِسم قِسم کی تحریر لکھا کے گوجری مانھ سُنن آلاں کی دلچسپی قائم رکھ مانھ فیض کسانہ نا کمال حاصل ہے۔ اُن کو دور ریڈیو کشمیر تیں گوجری نشریات کو سنہری دور کہیو جا سکے۔ اُنھاں نا ادب تے ادیب کی جھڑی پر کھ تھی، بڑا گھٹ لوکاں نا نصیب ہوئے۔

امین قمرؔ، محمد حسین سلیمؔ، محمود رانا تے غلام رسُول اصغرؔ جیہا معتبر گوجری لکھاڑی اصل مانھ فیض کسانہ کی دریافت ہیں۔ اُنھاں نے یہ نوجوان گوجری ادب آلے پاسے موڑیا تے اِن کولوں کئی تحقیقی مقالا، کہانی تے انشائیہ لکھوایا۔ اُس دور کا گل بات کا دلچسپ عنوان ابتک لوکاں نا پرچاویں۔ پر افسوس کی گل ہے جے جتنو ادب انھاں نے تخلیق کروایو وہ سب ہوا مانھ

اُڈ گیو۔ ویہ انشائیہ، مقالاتے کہانیں، کدے کتابی شکل مانھ محفوظ ہو جاتا تاں گوجری ادب مانھ بڑوا اہم اضافو ثابت ہوسکیں تھا۔

فیض کسانہ ہوراں نے آپ وی کُجھ شاعری کی ہے۔ تھوڑی شاعری ہے پر لوک گیتاں کی طرز پر لکھیا وا اُنکا کُجھ خوبصورت گیت اجھاں وی اکثر ریڈیو کشمیر تیں نشر ہوتا رہیں۔

گیت ا:

چن میرو چڑھیو رے اُپر پہاڑیں
طعنا بھیڑی سنگناں کا کالجہ نا ساڑیں
مِلیئے ضرور میری جان

چن میرو چڑھیو رے کِکراں تیں اوہلے
سکھنے بنیرے ربا کاں کد بولے
مِلیئے ضرور میری جان

چن میرو چڑھیو تے بدل وی چھایا
درد نمانا کد چھپیا چھپایا
مِلیئے ضرور میری جان

چن میرو چڑھیو ہے اُپر رے کھیری
چار چوفیرے بسے جگ سارو بیری
مِلیئے ضرور میری جان او

گیت۲:

بابل کو ڈیرو
ہے ویرا تیرو
رہسیں نیہہ میرو میں مڑ ات نیہہ آنو
بابل دھیاں ٹر جانو

ویراں کی پیاری
اماں کی دلاری
رہسوں نیہہ تھاری میں مڑ ات نیہہ آنو
بابل دھیاں ٹر جانو

بابل کی گلی
سیاں نے ملی
چلی ہوں اکلی میں مڑ ات نیہہ آنو
بابل دھیاں ٹر جانو

پردیس مناں جانو
وچھوڑو پیو سہنو
دلاسو کس دینو میں مُڑ اِت نیہہ آنو
بابل دھِیاں ٹُر جانو

دور بنے ڈیرو
بابل دئے پھیرو
پچھے منا کہڑو میں مُڑ اِت نیہہ آنو
بابل دھِیاں ٹُر جانو

D:\Writers
org\yaseen.jpg
not found.

چودھری غلام یاسین غلامؔ

چوہدری غلام یاسین غلامؔ ہور ضلع پونچھ، تحصیل حویلی کا علاقہ ٹاٹ، بانڈی عباس پُور کا رہن آلا ہیں۔ جِت انکا ٹھیکریہ خاندان کا بڑا بڈیرا علاقہ کا غان تیں آ کے بس گیا تھا۔ انھاں نے ایم اے بی ایڈ تک کی تعلیم حاصل کر کے محکمہ تعلیم ماں ملازمت شروع کرلئی تے ترقی کر کے اجکل عباس پور ماں ہی ہائی سکول کا ہیڈ ماسٹر کے طور ذمے داری نبھاویں لگا وا۔ انکی تاریخ پیدائش تے مکمل جانکاری حاصل نہیں ہوسکی۔

۱۹۶۷ء تیں شروع ہون آلی گوجری زبان تے ادب کی تحریک ماں ویہہ وی جوش جذبہ نال شامل رہیا ہیں تے اُت کی ادبی مجلساں ماں شریک ہوتا رہیا ہیں۔ انھاں نے اپنو گوجری کلام ۱۹۹۴ء ماں ''دِیئو'' کا ناں نال شائع کیو تھو جس ماں حمد تے نعت تیں علاوہ زیادہ تر نظم ہی شام ہیں پر جگہ انکا کلام ماں دینیات کی جھلک باندے دسے جہڑی غالباً انکی ذاتی زندگی کو عکس ہے۔ (بحوالہ: چوہدری کرم دین چوپڑہ)

پیش ہیں انکا کلام کا نمونا:

باراں ماہہ:

چڑھیو چیت تے رُت بہار آئی، گوجر قوم نا اجھاں خیال کوئے نہ
اکو جیہا ہیں دن تے رات اُن کا، بھانے انھاں کے ہوؤ سیال کوئے نہ
بھکھ دُکھ نے گھیر یا چار طرفوں جنوں انھاں کو ہوؤ نہال کوئے نہ
غلامؔ عیشاں ماں بنیا یار سارا، تنگ ویلا کی قوم بھیال کوئے نہ

نعتیہ اشعار:

اک لکھ تے چوی ہزار وچوں نبی پاک ﷺ جیہو نہ ذیشان کوئی
آوے آخر تے مِلے نمبر پہلو، اُس جیہو نہ وچ مرسلان کوئی

نظم: ''تیری شان ربا''

حمد: نہ لِکھ سکے یاہ قلم میری، کدے حمد ثناء تیری شان ربا
پنڈھ عیباں کی دِسے مُج بھاری، اوگنہار ہے میری زبان ربا
لوح قلم تے عرش فرش کیو، پیدا کُن تیں کُل جہان ربا
ہتھاں نال آدم کو بُت بنیوں، فِر بُت ماں گھلی تیں جان ربا

حمد:

الف: اللہ کی حمد کروڑ باری، پیدا کُن تیں کُل جہان کیو
اٹھاراں ہزار جُون تیں جگ بھریو، اُچاں انھاں تیں فرانسان کیو
سُورج چن تے زِمیں اسمان اُپر مُشت خاک نا تیں چکران کیو
غلامؔ شُکر ہے شکل انسان بخشی، محمدی اُمت کو تیں مسلمان کیو

نعت:

ب: بعد ماں کروں تعریف اُس کی، جہڑو کُل نبیاں کو سردار ہیوو
آتاں ساتھ ہی سٹیو سر سجدے، واسطے اُمت کے بے قرار ہویو
آپ اُمی درس توحید دِتو، روشن جگ سارو اکو وار ہویو
بنی آدم نا کیو آزاد جِس نے، غلامؔ اُسے کو تابعدار ہویو۔

D:\Writers
rg\mumtaz.jp
not found.

میاں ممتاز احمد

پیدائش: 22مارچ1947ءوانگت وفات:11اگست2004ءوانگت

میاں ممتاز ہور بائی مارچ ۱۹۴۷ء نا میاں غلام جیلانی صاحب کے گھر ہری دجی وانگت ماں پیدا ہویا۔ پنجمی تک کی پڑھائی وانگت ماں ہی کی تے فرکنگن ہائی سکول ماں دس تک پونہچ کے تعلیم کو سلسلو رُک گیو۔ ویہ بلا کا حاضر جواب تے زندہ دل نوجوان تھا جہڑا اپنی ظریفانہ طبیعت تے حاضر جوابی کی وجہ تیں اکثر محفلاں ماں چھایا رہیں تھا۔ اُنھاں نا کرکٹ، کبڈی، ڈراوَری تے تیراکی کی مچ شونق تھی۔ مچھی پکڑن کو مشغلو بھی بچپن تیں اپنایو وتھو آخر اسے بہانے ۱۱اگست ۲۰۰۴ء نا ویہ دریا ماں جھڑیا تے ابدی نیند سو گیا۔

انھاں کو بچپن شعروادب کی دھرتی بابانگری ماں گذر یو جت اکثر علمی تے ادبی مجلس لگتی رہیں تھیں۔ اس ماحول تیں متاثر ہو کے انھاں نے وی شعر کہنا شروع کر لیا تھا تے پنجابی کے نال گوجری ماں وی کُجھ چنگو کلام تخلیق کیو جس ماں نظم، غزل تے گیت شامل ہیں۔

گیت:

یہ ماہلی نیلی ڈھوکاں کی
یہ سبزی دل کا سوٹھاں کی ہوں تھک بیٹھی ہاں چُن چن کے
یوہ پانی بگ بگ چھمراں کو
لا روگ گیو ہے عُمراں کو ہوں تھک بیٹھی ہاں پُن پن کے
ہن نین میرا بھی ڈُلھ بیٹھا
کیوں وعدا پیار کا بھُل بیٹھا تھک بیٹھی طعنا سُن سُن کے
یاہ بُلبل بھیڑی جد بولے
تیری یاد ماں میرو دل ڈولے ہوں یاد گھسیروں کھُن کھن کے

D:\Writers org\sabir 1.jpg not found.

ڈاکٹر صابر مرزا

پیدائش:5 مئی 1947ء بہروٹ راجوری

ڈاکٹر صابر مرزا اُردو، گوجری تے پہاڑی کا شاعر تے ادیب ہیں تے اجکل ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ کلچرل آفیسر کے طور زبان تے قوم کی خدمت کریں۔

صابر حسین مرزا ۱۹۴۷ء مانھ بہروٹ راجوری مانھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم اِتے حاصل کی تے محکمہ تعلیم مانھ اُستاد کے طور ملازمت شروع کرلئی۔ بعد مانھ جموں یونیورسٹی تیں پرائیویٹ، اُردو مانھ ایم اے کی ڈگری لئی تے ریاستی کلچرل اکیڈمی نا کلچرل آفیسر کی حیثیت مانھ پسند آ گیا۔ جِت ویہ اج توڑی یاہ ذمے داری بڑی خُوبی نال نبھاویں لگاوا۔

صابر مرزا ہوراں نا لکھا پڑھی کی شوق پہلاں توں تھی۔ اُردو، پہاڑی تے گوجری زبان مانھ شاعری کریں اور سوہنی شاعری کریں۔ اُن کی گوجری شاعری مجلساں، مشاعراں تے کانفرنساں تے علاوہ کلچرل اکیڈمی کا شیرازہ گوجری مانھ وی چھاپے چڑھتی رہی ہے تے اُن کی کُجھ اک غزل تے گیت ریڈیو کشمیر تیں وی اکثر نشر ہوتا رہیں۔ صابر مرزا نے سماجی میر تیر تیں اُپر اُتھ کے، جِس زبان مانھ سوچیو اُسے مانھ اظہار کیو۔ تخلیق کا اس قدرتی طریقہ واسطے ویہ مُبارکباد کا مستحق ہیں۔

صابر مرزا ہوراں نے ملازمت کے دوران ہی جموں یونیورسٹی تیں ریاست کی علاقائی زباناں کا موضوع پر ڈاکٹریٹ کی ڈِگری وی لئی ہے جِس مانھ گوجری وی شامل ہے۔ اُن کی یاہ تحقیق جلدی ہی کتابی صورت مانھ آن آلی ہے۔ اُنھاں نے کئی ہور تحقیقی مقالا وی لکھیا

ہیں پر وہ بُنیادی طور پر شاعر ہیں۔

اُمید کراں جے کئی سالاں کی گوجری شاعری نا اکٹھا کر کے وہ جلدی کتابی شکل دیں گا تانجے نواں تے عام لکھن پڑھن تے تحقیق کرن آلا ڈاکٹر صابؔر مرزا کی سوچ، لہجہ، اظہار تے خلوص تیں واقف ہوسکیں۔

غزل ا

سُکو بوٹو ڈھٹھا پتر سنگی ٹالُو ٹال گیو
روئیں مُڑ مُڑ بھور بچارا اگ ہجر کی بال گیا

دل دُکھڑا نا مُڑ مُڑ سدے درد بلاویں درداں نا
اکھ نمانی ڈوہلے اتھروں، ہستاں روتاں سال گیو

تسیا شنگر، رویا پکھروں، برف کا بیڑا ہسیا فیر
بھُل بھلیکھاں کو یوہ بیلو، کس کے نالو نال گیو

رنگ ہیں سارا کچا پکا، سوچ سمجھ کے چُنیے توں
ہیرا موتی سنگ جواہر مہنگو مہنگو لال گیو

ہتھ پیراں نا بھانبڑ دسوں، نالے جاؤں کِت
جس کا گھر کی آس تھی صابؔر آخر وہ بھی ٹال گیو

غزل۲:

آئی رُت رنگیلی مُڑ کے ڈالی ڈالی بھور گیو
میریں ہکھیں کولے رہیں، چن پردیسی دُور گیو

بگتا اتھروں ساڑو دِل کو اُس نا کِتنا پیارا تھا
سارا ہس ہس دیکھن لگا، سُولی چڑھ منصور گیو

پتھر گیٹا چُن چُن رکھیا، درداں کی اگ بال چھوڑی
بہڑو بہڑو خالی دِسے، پیار میرو مجبُور گیو

نیلی رُت مانھ، سُکا پتر رنگ نمانا جھونس گیا
پیار وفا نا ڈھونڈے کوئے کد کو وہ دستُور گیو

غزل۳:

پھُل اکھاں مانھ نیر نہ رکھیئے کنڈاں نا دلگیر نہ رکھیئے
جس تیں متھو میلو ہووے دل مانھ واہ تصویر نہ رکھیئے
دیکھ کے اکھ دُکھ جھاکھیں جس تیں ایسی کائے تحریر نہ رکھیئے
تِس بُجھا کے سپ فِر ڈنگیں تھال مانھ گھل کے کھیر نہ رکھیئے
قتل تیرے سر صابرؔ لگے اکھ مانھ تِرکھا تیر نہ رکھیئے

غزل:۴

رُت جھلیں بوٹیں پیہنگ پئیں دینہ چن ہلاریں کس کس نا
ہر یاد مراد کی آس دِسے توں بول بساراں کس کس نا

چومُکھی پھُل گلاباں کا، چوبکھیئیں لشک ہیں شیشاں کیں
اس پتھر دل کا واراں سنگ توں دسیئے ماراں کس کس نا

سب طوطا مینا چوگ چگیں، اج گھگی بولیں مٹھڑا گیت
آساں کی بستی باساں تیں ہن دور اڈاراں کس کس نا

خوشیاں کی آس مانھ ہر کوئے جِند جان گمان تیں تلیو ہے
پر غم کا گھُمن گھیراں تیں دس پار اتاراں کس کس نا

تھی صابؔر جن کی آس منا ویہ رانجھن ماہی مڑ چلیا
ان ماہلیں تلاں بیلاں مانھ، دس ہور سنگھاراں کس کس نا

غزل: ۳

وہ جد فر دلگیر کرے گو دل نا لیرو لیر کرے گو
میری ہر تحریر نا ہتھیں پاڑ کے چیرو چیر کرے گو
منن آلا دل تیں منیں پتھر نا کے نیر کرے گو
خواب رتاں کا ساڑ کے سارا موسم بے جاگیر کرے گو
لکھیو جھولی پے گو صابؔر اج کے منت فقیر کرے گو

D:\Writers
rg\shabaaz.jp
not found.

چودھری شاہ محمد شاہبازؔ

پیدائش:۱۴اگست ۱۹۴۷ء پروڑی راجوری

شاہباز ہور پنڈ پوڑی گجراں ماں چوہدری امیر حسین چوہان ہوراں کے گھر ۱۹۴۷ء ماں پیدا ہویا۔ ویہہ مایہ ناز گوجری سپوت حاجی رانا فضل حسین ہوراں کا بھتیجا ہیں۔ شاہباز ہوراں نے میٹرک تک کی تعلیم راجوری تیں حاصل کی تے فر اپنا چاچا کی پیروی ماں زمینداری تے تجارت آلے پاسے لگ گیا۔ ۱۹۶۵ء کا غدر ماں انکا والد تے پنج بھائی شہید ہو گیا تے انھاں نا پاکستان ہجرت کرنی پئی۔ اس بڑا صدمہ نے انکی طبیعت ماں جہڑی ہلچل پیدا کی، شاعری اسکا اظہار کو قدرتی ذریعو بنیو۔ بھاویں دنیاداری کا غماں نے انھاں نا اس پاسے زیادہ دھیا نہیں کرن دِتو فروی رانا فضل ہوراں کی رہنمائی ماں انھاں نے اچھی خاصی شاعری کی ہے جہڑی انھاں کا چچیرا بھائی چوہدری منیر حسین ہوراں کے سنگ ''سانجھ'' کا ناں نال شائع کی ہے۔ انھاں کی شاعری ماں سادگی تے مقصدیت کے نال نال سانجھا تے نمیکلا درداں کی جھلک وی دیکھی جا سکے۔

دیکھو کلام کا نمونا:

نعت ا:

جاگیا بھاگ سُتا وا سارا اوکھت ساری بیتی
آقا نے فِر آن سمھالی، گُڑھتی انسانیتی

کُل جہاناں کی رحمت نے بنجریں بتر لایا
اچھل بُوٹا آساں کا پھِر سپھل ہوتا آیا

بے آساں کی آس محمد ﷺ، ہمت بے ہمتاں کی
دُکھیا دل وی چوپڑ دِتا، ملھم لا درداں کی

صدقے جاؤں نعت سناؤں سُچا مان ہتھایا
صلی اللہ علیہ وسلم، مچ مھارا سرمایا

پڑھوں درود سلام ہمیشاں کہتو رہوں رورو کے
نذر عقیدت پیش کروں گو پھُلاں ہار پرو کے

لاج رکھو شاہبآز اپنا کی، آقا جی لج پالو
ہر اوکھت وِچ پگرو پگرو بن مولا رکھوالو

نعت۲:

مھاری شہر پناہ تم آقا ہم اجکل مجبور
کاج بساریا تھارا دسیا خبرے تاں رنجُور

فِر ظُلماں کی آندھی جھلی، اُمت پر دُکھ آیا
اوکھت آن دبوچن لگی، چِمڑ گیا ناسور

فِر سنسار ماں انسانیتی، ظلم سمندر پھاتھی
گھسن گھیر افتاداں اندر، فِر بیڑی کو پُور

تنگ مُسلم کوئے سنگ نہ ساتھی، دُنیا ویری ہوئی
آساں کا سب محل منارا، ہو گیا چکنا چُور

بگڑی گل بناؤ آقا، لاج رکھو فر مھاری
رب سبب کرے مُڑ چنگا، پگرو آپ حضُور

نظم: وطن کی یاد

وطن میرا کا سینہ اُپر خونی لال لکیر — روح اپنو اُس پار بسایو جُسو تڑفے اِت
پونچھ بھلیس، ارناس اڈیکے راہ دیکھے کشمیر — بِنا ازادی جینو مندو کدے نہ لگے چِت
اپنا پربت سنگڑ سوبھیں ڈنہ لاڑتے ماہلیں — یاد وطن کی رہے ہمیشاں میری کار کِرت
اُچی مار اڈاری لمیں، اڈتا رہیں شاہباز — سوہنا پیارا دیس میرا کا پکھنو پڑھیں کِت

نظم: معاہدہ امرتسر

بِک گئیں ماہلیں، چوٹیں ڈناں بیچ دتو سنسار
اونے پونے اینویں کینویں، مُلیں بِکی بہار

پھُلاں آلو وطن پیارو نہیں تھی بست بزاری
آدمیاں کا سودا ہویا، ہوگیو بنج بزار

ظُلماں کا طوفان مچایا، پھندا پھاہی لایا
لوٹیں کوٹیں دھاڑا مچیا ہو گئی عام بگار

ہتھیں کڑیں تے پیریں بیڑیں ظلم تسیا بھارا
قید اذیت جورا جوری نِرا اندھیر غبار

مسلمان شکنجے کسیا ترٹی چوڑ غلامی
اوکھت مُچ ازمائش توڑیں نہ کوئے انت شمار

جنت جیسی دھرتی اُپر راج ظُلم کا ہویا
ہڑھ بگیا تے بُٹھی مھارا لہو کی بوند پھوار

دیش اکھنڈ پاکھنڈ رچایو عام ہویو قتلام
گئی بہار چنار وی سڑیا ہوگیا لال انگار

گیت ا:

آیو وی بساکھ سوہنو آیو ہے سپاہی رے
جی او جی سہاگ میں تے جندڑی گھمائی رے

چھٹی لے کے آن کی رکھی وی اڈیک تھی
پیاراں کی سوغات آئی حُب رے بدھیک تھی

آیو ہے سپاہی اج خوشی میرے آئی رے
چھن چھن چُوڑیاں کا ہاسا اج کھِنڈیا

نیڑے نیڑے آیو کوئے دور ہوجا چھِنڈیا
موج میلہ لگنا ہیں مُکی وی جدائی رے

باندے ہو کے سجناں کے ڈاہڈی شرماؤں گی
لاڈاں تے پیاراں آلیں گل نہ سناؤں گی

جیو رے سپاہیا جیو موج بن آئی رے
جایئے نہ سپاہیا جی ایکلی نا چھوڑ کے

مساں مساں رب جی نے آنیو ہے موڑ کے
میری ڈھولا زِندگی ہے تیری اشنائی رے

گیت۲:

پھُلاں نے دسیا بہاران کا آنا
یاداں ماں آیا رے دُکھڑا پرانا
آتی بہاراں نا مُڑ مُڑ کے ہیروں
کوئل کا ہاڑا رے بولیں پکھیروں
باغاں ماں بلبل تے چڑیاں کا گانا
ہالی نے اپنی ڈاگی رے باہی
ڈھوکیں تے بہکیں ٹُریا ہیں راہی
اجڑاں کا راکھا تے مانجھی نمانا
پکھنو بہاراں کا اُڈتا وی آیا
پھُلاں کیکولے ڈیرا وی لایا
دھرتی ہے ساوی تے سبزہ سوہانا
آتی بہارے توں مُڑ مُڑ کے آجا
پھُلاں کی رانی رے سنگڑاں کا راجا
بِسریں نہ اپنا رے مِلنا ملانا

گیت۳:

رتی رتی مہندی سوہنی ہتھاں بچ لائی ہے
پھُل تے گلاب جیسی گوری شرمائی ہے
گھنو جیہو رنگ لاوے مہندی رنگیلڑی

ڈولی چڑھ چلی سوہنی گوری اج ساہورے
لاڑا کولے خوشی بسے جیوڑو نہ گھابرے
خوشی ہے سہیلڑی اے چھیل تے چھبیلڑی

ساہورے ہمیشگی تے کدے کدے پیکڑے
خوشی بسے گوریئے تے خوشی تیرے لیکھڑے
رتو سوہنو رنگ تیرو، چُنی تیری نیلڑی

گوری گوری باہیاں بچ، چوڑیاں کو سوھنو
اللہ اللہ کیڈو یوہ جوانیاں کو جوبنو
گہنا آلی گوریئے او سونے رنگ پیلڑی

D:\Writers org\N Fida.jpg not found.

چودھری نذیر حسین فِدآ

پیدائش:۱۳اگست 1947ء ساج راجوری

نذیر حسین فِدآ گوجری کا سوہنا تے سنجیدہ شاعر ہیں۔ویہ ساج راجوری کا رہن آلا ہیں،جِت اُن کی پیدائش ۱۳اگست ۱۹۴۷ء نا ہوئی۔ بُنیادی تعلیم توں بعد محکمہ ایگری کلچر مانھ ملازم ہوگیا۔

ریڈیو کشمیر تے ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبا کھُلن تیں بعد گوجری کی لکھا پڑھی شروع کی۔مشاعراں تے کانفرنساں مانھ خلوص تے باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا ہیں۔ اُن کی شاعری مانھ وی درد،خلوص تے ٹھیٹھ گوجر الفظ اس اُٹھکل نال پرویا وا ہیں جے خدا بخش زآر مرحوم تیں بعد خالص لہجہ مانھ اسی شاعری ہور کوئے نہیں کرسکیو۔

نذیر حسین فِدآ نے گوجری ادب نا کُجھ مُج سوہنی غزل دِتی ہیں پر زیادہ توجہ سی حرفی آلے پاسے رکھی ہے۔اُنھاں نے حولیا تے طبیعت ہاروں شاعری مانھ وی ذرا بناوٹ نہیں آن دِتی۔لِکھتاں مانھ وی مجلی ٹور رکھی ہے۔ پر جو کُجھ گوجری ادب کے حوالے کیو ہے وہ صاف سُتھرو تے چھٹیوا چھیریوو وہے۔

ان کو کلام باقاعدگی نال شیرازہ گوجری مانھ شائع ہون تیں علاوہ ریڈیو کشمیر تیں وی اکثر نشر ہوتو رہے۔اللہ کرے جے اُن کی خوب صورت شاعری جلدی کتابی صورت مانھ شائع ہو کے گوجری کا قدرداناں توڑی پوہچے۔

کلام:

غزل:

ویہ درد خزاں کا کے جانیں ہیں مالک مست بہاراں کا
پھُلاں کی جھو؛لی پلیا ہیں کد چوبھا لگا خاراں کا

کیوں اگ گھسیر یں دبی وی یاہ دِل میرا مانھ صدیاں تیں
مت ہتھ سڑ بل جائیں لُوہے جائیں جے لگا تت انگاراں کا

اک کیہر ہمیشاں رہے بھکھتو، نِت اندرو اندر ہر بیلے
دِن دُھکھتا دُھکھتا گذر جائیں، کوئے پیش نہیں حیلاں چاراں کا

نہیں پیڑ کسے کے ہتھ آئی، مُج اوہل ہے ڈُنگا درداں کی
یوں کسر کسے نے نہیں چھوڑی، احسان کرم ہیں ساراں کا

نذیرؔ ہجر کا پھٹاں کی بے قدر زمانو کے جانے
اِن زخماں نا کد انگ آویں، اُن بے درداں کی ماراں کا

☆☆☆

D:\Writers org\mani.jpg not found.

کے، ڈی، مینی

پیدائش: پہلی اکتوبر 1947ء گُنڈی، سُرنکوٹ۔ پونچھ

موجودہ ادبی دُنیا مانھ کے ڈی مینی اک معتبر ناں ہے۔ وہ اُردو، گوجری، پنجابی تے پہاڑی کا سوہنا شاعر تے ادیب ہون تیں علاوہ تاریخ دان وی ہیں۔ خوش دیوا کتوبر ۱۹۴۷ء مانھ سُرنکوٹ پونچھ کا گُنڈی گراں مانھ پیدا ہویا۔ آپ گھروں بل تھا پر ماحول مانھ غریبی، بے کسی تے افراتفری انھاں نے اپنی اکھیں دیکھی جِس کی جھلک انھاں کا ادبی کارناماں مانھ باندے دِسے۔

بُنیادی تعلیم کے دوران ہی خوشدیو مینی ہوراں نا ادب کا مطالعہ کو موقعو ملیو تے کرِشن چندر، ٹھاکر پونچھی تے مُنشی پریم چند نے اُنھاں کی سوچ متاثر کی۔ ریاضی مانھ ایم اے کرن تیں بعد وہ ریاستی محکمہ منصوبہ بندی مانھ ملازم ہو گیا جت وہ ڈپٹی ڈائیریکٹر کی حیثیت نال کم کرن تیں بعد سبکدوش ہویا ہیں تے اجک صحافت کا میدان ماں قدم رکھیو ہے۔

تعلیمی دور تیں ہی انھاں مانھ لِکھا پڑھی کو رُجحان موجود تھو تے اس دوران وہ کئی علمی ادبی تنظیماں کا رُکن وی رہیا ہیں۔ پر تاریخ تے تحقیق ہمیشاں توں انھاں کا لاڑلا موضوع رہیا ہیں۔ خوشدیو اُردو تے پنجابی کا بہت سوہنا لکھاڑی ہیں اسو یلے تو ڑی اک درجن تیں زیادہ کتاب لکھی ہیں۔ ۱۹۷۵ء کے قریب جدید گوجری کی چڑھت مانھ وہ بڑا جوش جذبہ تے خلوص نال شامل ہویا تے ریڈیو کشمیر تے کلچرل اکیڈمی کی گوجری مجلساں مانھ باقاعدگی نال آتا رہیا۔ کُجھ عرصو گوجری زبان وادب کی انجمن کا سکریٹری وی رہیا۔ گوجری ادب تے تاریخ تیں متعلق مُچ سارا تحقیقی مضمون لِکھیا جہڑا گوجری رسالاں تے کتاباں مانھ شائع ہوتا رہیا ہیں۔ اُنھاں نے "رجی" سمیت کُجھ مُچ ہی شاندار تے جاندار گوجری کہانیں وی لکھی ہیں تے شاعری آلے پاسے قلم کی مُہار موڑ کے خوب صورت گوجری غزل وی لکھی ہیں۔

کے ڈی مینی ہوراں نے ٹی وی تے ریڈیو واسطے سلسلہ وار لکھیا ہیں جن مانھ پیر پنجال کو مشترکہ کلچر ان کو من پسند موضوع رہے۔ اللہ انھاں نا گوجری زبان تے ادب کی ہور خدمت کرن کی توفیق دئے تانجے انھاں نال محبت کرن آلاں کی تسلی ہو سکے جہڑا اجھاں اُن کی گوجری کتاب کو مُنہ دیکھن کا اڈیکوان ہیں۔ انکی اج تک شائع ہون آلی کتاباں کی تفصیل اسطرح ہے: ۱۔ تاریخ پونچھ، ۲۔ تاریخ راجوری، ۳۔ زیارت شاہدرہ شریف، ۴۔ پونچھ (تحقیقی مقالا) ۵۔ راجوری (انگریزی) ۶۔ گپیں (طنز و مزاح) ۶۔ چادر (اردو افسانا) اڈیکاں ۷۔ (پنجابی افساناں)۔ ۸۔ برتیاں (پہاڑی افساناں) ۹۔ چاند کے ساتھ ساتھ (اردو شاعری) ۱۰۔ سنگن (پہاڑی شاعری) ۱۱۔ رمزاں (پہاڑی لوک ادب) ۱۲۔ پہاڑی قبائل (تاریخ اور تخشص)

گوجری کلام: غزل ۱:

اس برہیا جد کوئے گیت سناوے گو — یاد تیری کی برچھی سینے لاوے گو
رات اُڈیکے گی گہلاں مانھ لوڑے گی — شنگراں پر چن اپنی چادر ڈاہوے گو
جہڑو چھوڑ گیو اکواری کد ملے — پر بنجارو بہڑے بہڑے گاوے گو
سینہ اندر جہڑو ہر دم ساڑ کرے — اتھروں بن کے آخر باندے آوے گو
رستیں رستیں کھنڈی وی ہے آس تیری — کے جانو تھو اس راہ وی ترساوے گو
ہم سارا کھڈیالاں ہاروں ٹُٹاں گا — کہڑو اس بستی توں سالم جاوے گو

غزل: ۲

ڈنگ بچایئے زہر تیں ڈریئے — سپاں کا اس شہر تیں ڈریئے
اپھل بُوٹا کم آویں گا — بیلا کی دوپہر تیں ڈریئے
دھرتی بچوں رت دھرسے — تیراں ربی قہر تیں ڈریئے
لارا پر نہ گھول گھمایئے — دل ٹھگنا بے مہر تیں ڈریئے
باندے باچھڑ کُجھ نہیں ہوسیں — چُپ چیتا بیر تیں ڈریئے

غزل:۳

رہ ہر دم تیری منگ اڑیئے دل چاہوے تیروسنگ اڑیئے
یاداں کی گھُمن گھیری مانھ حالیں وی چھنکیں بنگ اڑیئے
ہوں ہورکولے دل ہورکولے دوہاں کے اندر جنگ اڑیئے
در چھٹیو تاں در در پھریو بن جوگی پیر ملنگ اڑیئے
کے لکھوں یہ ان چھوہ جذبا سوچاں ورجمیو زنگ اڑیئے

غزل:۴

اتھروں بن کے ڈلکے گی تڑفاوے گی آس نمانی شام ہوتاں مُڑ آوے گی
باہج تیرے تیں کس راکس رابتی ہے بستی بستی میرو حال سناوے گی
برہیا کی پھُلکاری آخر سڑنو ہے کوئل بھاویں کُو کے گی کرلاوے گی
بھڑک گیو ہے جہڑو میرا سینہ مانھ اُس بھانبڑنا کہڑی کانگ بجھاوے گی
نہیں ملسیں رُسیو وسنگی نہیں ملسیں لکھ لکھ واری بھاویں گھول گھماوے گی

غزل:۵

آساں کی یاہ ٹھنڈی ٹھنڈی چھاں اڑیئے میرے اندر ہردم تیرو ناں اڑیئے
نہیں لکتو روح بستی مانھ بازاراں مانھ تڑفے چھڑکے ہُد کے میری جاں اڑیئے
گُفتاں ویلے بنگاں کا چھنکاٹا تھا نہیں بسری واہ دیس اپنا کی باں اڑیئے
کے ہویو جے چاڑھ لئی کھیاڑی تیں بنے دل دریا نا منوں تاں اڑیئے
رات انھیری گھُمن گھیری بھالے رے یاد سمندر مانھ ہم ڈاہُو کھاں اڑیئے

غزل۶:

باس تیرا جُسا کی میرا ساہواں اندر توں بیٹھو ہے دل گیاں درگاہواں اندر
رات انھیر ی واقف کار نے دھوکھولا یو گھل مکلو ڈابو کھاؤں راہواں اندر
عشق ملاوے رب نافر بھی خورے کیوں گنیو جائے یوہ وی نچھ گناہواں اندر
یاس کا اتھروں ڈلکیں نین نشیلاں تیں آس کو بھانڈو سکھنو دل دریاواں اندر
منزل آخر پیر نا چے چٹے گی چلتو رہے گو جیکر تیز ہواواں اندر

غزل۷:

شام ہوتاں ہی یاد کا بھانبڑ بالاں گا ٹیپا ٹیپا اپنا آپ نا بالاں گا
منزل آخر پیر نا چے چٹے گی جیکر دھپ کا بھف نا کنڈ پر جھالاں گا
کوسا کوسا ڈم ہجر کا کھا کے وی کُولی کولی آس جگر ماں پالاں گا
نہیں ملنو گمیو وو موتی نہیں ملنو ایک سمندر بھاویں روز کھنگالاں گا
ہُن بستی تیں رات نا مار مکانو ہے ہن سورج نا اپنا سر پر بالاں گا

غزل۸:

اک جھلکارو لاکے کہڑی تھار گیو اچن چیتیں سینے برچھی مار گیو
خورے سورج بن کے توں ہی چمکے تھو باجھ تیرے تیں بستی کو چمکار گیو
بیڑ کر کے راتیں جاگوں تڑفوں میں یاد تیری کو جذبو نیندر ساڑ گیو
بڈا تارُو وی اس کنڈے ڈُبیا ہیں دل دریا نا ٹپ کے کہڑو پار گیو
اک ذری نہ ہوٹھاں نے برلاپ کیو جس ویلے وی تھارے مُنہ روبکار گیو

چودھری میر حسین فِدا

پیدائش: 3 اکتوبر 1947ء ۔کلر پُلوامہ

میر حسین فِدا ہوراں نا دُنیا گُوجر ہوسٹل کا وارڈن کے طور جانے پر ویہ گوجری زبان کا مُخلص تے باقاعدہ شاعر وی ہیں جہڑا پچھلا تریہ سالاں تیں ادبی میدان مانھ وی اپنی پچھان بنان مانھ کامیاب رہیا ہیں۔

فِدا ہور ۳ اکتوبر ۱۹۴۷ء نا پُلوامہ کشمیر کا کلر گراں مانھ پیدا ہویا۔ تے بُنیادی تعلیم تیں بعد محکمہ تعلیم مانھ اُستاد کی حیثیت نال ملازم ہوگیا۔ بعد مانھ انھاں نے سرکاری ملازمت کو زیادہ عرصو گُوجر ہوسٹل کا وارڈن کے طور قوم کی خدمت کی ہے۔ گوجری ادب مانھ ویہ کلچرل اکیڈمی کا گوجری شعبا تیں بعد ہی شامل ہویا تے گوجری مجلساں تے مشاعراں مانھ اپنی شاعری سُنانی شروع کیا نھاں نے سی حرفی، نظم تے گیت خوب لکھیا ہیں۔ ان کو کلام شیرازہ گوجری مانھ وی شائع ہوتو رہیو ہے تے دو سال پہلاں اُن کی کتاب ''چنگیر'' کا ناں نال شائع ہوئی ہے جس مانھ اُن کی چنام تخلیق شامل ہیں۔

نظم: ہاڑا

کد ہوئے دعا منظور میری رج کراں جے گل دو چار صدقے
اندرواندری سڑے یاہ جان میری نالے سڑے اج لوک ہزار صدقے
رہیو گلاں کو ڈاڈھو افسوس منا دتو نہیں موقعو دلدار صدقے
دوروں دیکھنو تھارو واج مچ ساڑے رار آویں کہ آؤں ہوں پار صدقے
کرتو گل ساریں دستو حال ساروا جھاں نہیں منا کائے وار صدقے
کجھ منہ توں کدے وی بول فِدا پتو لگے تے ہوئے اظہار صدقے

D:\Writers org\zia 2.jpg not found.

چودھری غلام حسین ضیاؔء

پیدائش:15اگست1948ء رائے پُور کھیری جموں

غلام حسین ضیاء اک مُخلص گوجری لکھاڑی تے اجکل ریڈیو کشمیر سرینگر کا ڈائریکٹر ہیں۔ویہ ۱۹۴۷ مانھ رائے پُور کھیری جموں مانھ پیدا ہویا۔بی اے، ایل ایل بی کرن تیں بعد محکمہ خوراک مانھ بطور تحصیل افسر ملازم ہوگیا۔جدید گوجری کی تحریک نال جدر یڈیو کشمیر مانھ گوجری نا نِکی جئ تھلی لبھی تاں ویہ پروڈیوسر کی حیثیت نال اُت جا بیٹھا تے ترقی کر کے ہُن ڈائریکٹر بن گیا ہیں تے اجکل اسے حیثیت مانھ قوم کی خدمت مانھ مصروف ہیں۔

جدید گوجری کی نشرواشاعت مانھ ریڈیو کا اِھما تیں سب واقف ہیں۔تے کوئے انکار نہیں کرسکتو۔گوجری لوک ادب کی جمعبندی، لوکاں کا دِل تیں جھا کو مٹانو تے دُوجی زبان بولن آلاں نا گوجری تیں واقف کران مانھ ریڈیو کی بڑی قُربانی ہیں۔لیکن اِن توں علاوہ وی گوجری ادب مانھ محقق کے طور غلام حسین ضیاؔ کو اک الگ تے باوقار مقام ہے۔

ضیاؔ صاحب نے قوم تے زبان تیں متعلق مُچ سارا تحقیقی مضمون لکھیا ہیں۔جہڑا ریاستی کلچرل اکیڈمی کی کتاباں مانھ محفُوظ ہیں تے نواں لکھاڑیاں واسطے رہنمائی کو سمیاں وی ہیں تے قیمتی سرمایو وی۔ویہ اپنی اکلسر ی کے باوجود گوجری مجلساں تے کانفرنساں مانھ شامل ہوتا رہیا ہیں۔اور تحقیق کا سلسلہ مانھ پُرانا گوجری لکھاڑیاں نال اُنھاں نے ذاتی ملاقات تے رابطہ وی کیا۔جِن مانھ خدا بخش زارؔ، شمس دین مجبُورؔ، محمد حسین بیدارؔ، علم دین بن باسی تے سروری کسانی جیہا معتبر ناں آویں۔

غلام حسین ضیاؔ ہوراں کو تحقیقی کم گھٹ سئ مگر اس قدر معیاری تے بُنیادی قِسم کو ہے جہڑو آئیندہ تحقیق کرن تے لِکھن آلاں واسطے قیمتی سرمایو ہے

D:\Writers org\parwaz 1.jpg not found.

چودھری لعل حسین پرواز

پیدائش : نومبر 1948ء بھٹھیاں راجوری

لعل حسین پرواز ہوراں کو تعلق گوجری لکھاڑیاں کی دوجی پیڑھی نال ہے۔ جنھاں نے گوجری تحریک کے نال ہی لکھنو شروع کیو۔ گوجری کا قدردان انھاں نا گوجری کا ہمدرد تے دردمند شاعر کے طور جانیں جہڑا مُدت توڑی گوجری مجلساں نا اپنی پُرتاثیر شاعری نال سجاتا تے گرماتا رہیا ہیں۔ پرواز ہور نومبر ۱۹۴۸ء ماں راجوری کا گراں بھٹھیاں ماں پیدا ہویا۔ بنیادی تعمی اپنا گراں ماں حاصل کی تے دسویں کو امتحان ہائی سکول 'ریکی باں' تیں پاس کیو۔ ۱۹۶۷ء ماں ویہہ پولیس ماں بھرتی ہوگیا۔ نوکری کے دوران انھاں نا دور دور تک جان تیں علاوہ کجھ بڑا لوکاں نال ملن کو موقعق وی ملیو تے انکے اندر اسے دور ماں قوم کی سماجی خدمت کو جذبو وی جاگیو۔ آخر سماجی تے سیاسی خدمت کو جنون اس حد توڑی بدھ گیو کہ انھاں نے ۱۹۸۸ء ماں پولیس کی سرکاری نوکری چھوڑ کے اپنا علاقہ کی خدمت واسطے کمر کس لئی جت ویہہ اج تک مصروف ہیں۔

گوجری شاعری انھاں نے ۱۹۶۵ء تیں شروع ہون آلی گوجری تحریک کے نال ہی شروع کی تے فر کلچرل اکیڈمی کی طرفوں ہون آلی اکثر مجلساں تے کانفرنساں ماں شامل ہوتا رہیا۔ انقلابی نظم تے سی حرفی کی صورت ماں انھاں نے گھٹ مگر خوبصورت تے معیاری شاعری کی ہے۔ انکو کلام ریڈیو کشمیر تیں نشر ہون تیں علاوہ شیرازہ گوجری ماں وی باقاعدہ شائع ہوتو رہیو ہے۔ پر اج تک کتابی صورت ماں نہیں آسکیو۔ اللہ کرے ویہہ قوم کا نال نال زبان کی خدمت واسطے وی کجھ وقت کڈھے کے توجہ دیں۔

کلام کا نمونا:

ک

کدتوڑی کوئے ظلم جھلے، کدتک رہوں گوہوں کھڈیاں بن کے
کچرتک جھلّوں ہوں ڈنڈوں تیرا، کدتوڑی تیں برھنو سیاں بن کے
کچڑ دوہلتا ہا ساتیں سر میرے، کچر رہنو میں تیرو بھیاں بن کے
خوابوں جاگ پرواز ہن لو ہوئی، سنگیا پھر نہ ایویں خیال بن کے

ل:

لنگھ سنگی جھل بھن اگے، رستا ڈھونڈیں تے توں پہاڑ بن جا
چھوڑ چیت بساکھ نا رکھ اِتے، جیٹھ نالے توں سنگیا ہاڑ بن جا
گھاٹے تولتی بستی چھوڑ اِتے، بستا شہر ماں یار اُجاڑ بن جا
اُجاڑیں فصل پرواز بھگیاڑ تیرا، لوی فصل کی سجنا باڑ بن جا

غزل ا:

رسیلی رسیلی بہاراں کے صدقے — بھلاوا ہی کھاؤں نہاراں کے صدقے
ماہلیں تے چھمر تیرے تیں گھولوں — تیرا دور کا ہوں بزاراں کے صدقے
جھکھڑ تے جھولا بڑا دردمند ہیں — ہوں یاراں کا سوہنا اُلاراں کے صدقے
درد مچ دوروں پرواز لشکیں — درداں کا مِٹھا بلاراں کے صدقے

غزل۲:

سجری جئ رہ دل ماں پر یاد پرانی ہے
آواز بٹائی ہے، فریاد پرانی ہے

درداں کی گٹھڑی نا جے یار توں سانبی دئے
آساں کی تیری بستی آباد پرانی ہے

سجی ہُوا سڑ بل کے ارمان میرا دل کا
یاہ تیری امانت ہے، سوغات پرانی ہے

مِٹھی جئ خوشبو ہے، ٹوہنا میری آساں کا
سڑ سڑ کے مُکی ہے جائداد پرانی ہے

اس اوکھت زہدی تیں پرواز کے ہتھ آیو
ہے سجری سویل تیری، میری ریت پُرانی ہے

غزل۳:

تیرا گھر تیں بھلو ہے راہ بلیں بلیں — بے اثر ہو گئی ہے دعا بلیں بلیں
حسن اپنو تیں اس راہ ہے نکھاریو — دل ماں بس گیو تاں خدا بلیں بلیں
یاہ میری بے مروتی یا تیرو ستم ہے — اس دور نے بدلی ہے ادا بلیں بلیں
کل تک تھو دل ماں انگاراں کو ڈر — چلی ہے اج آپے ہوا بلیں بلیں
توڑاں گا منڈیں پرواز پچتاں پچتاں — کھاؤں کیوں نہ آپے سزا بلیں بلیں

D:\Writers
rg\hameed.jp
not found.

چودھری عبدالحمید کسانہ

پیدائش:15 اپریل1949ء

حمید کسانہ ہور بُنیادی طور کٹھوعہ کا رہن آلا ہیں جِت وہ ۱۵ اپریل ۱۹۴۹ء نا پیدا ہویا۔ بچپن مانھ خانہ بدوش زندگی کو گُوڑھو تجربو ہویو۔ برھیا کشمیر تے سیالے کٹھوعہ آجائیں تھا۔ اوکھتاں نال بُنیادی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۷۵ء تیں اُراں ریڈیو کشمیر سرینگر کا گوجری شعبہ نال قوم تے زبان کی خدمت مانھ رُدھیا واہیں تے اجکل سرینگر کشمیر مانھ ہی مقیم ہیں۔

گوجری ادب مانھ حمید کسانہ کی اصل پچھان اُن کی کہانیاں کا حوالہ سنگ ہے۔ جہڑی انھاں نے سرکاری ملازمت کے دوران لکھنی شروع کیں۔ اس عرصہ مانھ انھاں نے کئی خوب صورت کہانیں گوجری ادب کے حوالے کی ہیں۔ جہڑی ریڈیو تیں نشر ہون تیں علاوہ کلچرل اکیڈمی کا شیرازہ گوجری تے شیرازہ کا افسانہ نمبر مانھ وی شائع ہوئی ہیں۔

اُن کی کہانیاں مانھ خالص گوجرا ماحول کی عکاسی تیں علاوہ پڑھن سُنن آلاں واسطے اک پیغام وی ہوئے۔ اُن کی کہانی ''دوڑ'' پڑھ کے سماج کی گُٹھاں پر اُن کی نظر تے کہانیاں بارے اُنکا فنی پکیت بارے انداز ولایو جا سکے۔

D:\Writers org\asgar.jpg not found.

چودھری غلام رسُول اصغؔر

پیدائش: 30 جون 1949ء بچیال جموں

غلام رسُول اصغؔر اک کامیاب وکیل، دردمند سیاسی تے سماجی کارکُن تے گوجری کا مُخلص لِکھاڑی ہیں۔ وہ 1949ء مانھ جموں کا بچیال گراں مانھ اک گوجر ہکلہ خاندان مانھ پیدا ہویا۔ ماں کی ٹھنڈی چھاں تیں جلدی محروم ہو گیا تے تعلیم کے دوران اٹھمی جماعت توڑی پوہچتاں باپ کی چھتڑی وی سر تیں ہٹ گئی۔ پر اُن کی خوش قسمتی تھی جے اُنھاں نا گُوجر صحافی چوھدری مقبُول احمد جیہا بڑا بھائی کی شفقت نصیب رہی۔ تے وہ زمانہ کی ظالم دھُپاں تیں کسے حد توڑی بچ سکیا۔

دسویں تیں بعد گاندھی میموریل کالج جموں مانھ داخل ہویا تے اتے اُن مانھ لکھا پڑھی کی شوقن جاگی۔ مطالع کے نال نال اُردو مانھ نظم، غزل تے افسانا لکھنا شروع کیا جہڑا کالج کا رسالہ ''توی'' تیں علاوہ ''سندیش'' اخبار مانھ وی شائع ہوتا رہیا۔ اسے دور مانھ وہ غلام رسول تیں اصغؔر بنیا تے کُجھ عرصو کالج میگزین کا ایڈیٹر وی رہیا۔ 1965ء مانھ غلام رسول اصغر بچیال گراں چھوڑ کے جموں شہر مانھ آ گیا جِت مقبولؔ صاحب سندیش اخبار مانھ کم کریں تھا۔ بعد مانھ مقبول ہوراں نے 1968ء تیں اُراں اپنو چھاپہ خانو لا کے حمایت اخبار کڈھنی شروع کی جس مانھ گُجراں سمیت سماج کا پچھڑیا واطبقاں کی گل وی ہوئیں تھیں۔

غلام رسول اصغر ہوراں نے اپنی تعلیم وی جاری رکھی تے اس عرصہ مانھ LL.B کی قانونی ڈگری لے کے 1975ء تیں اُراں وکالت کو پیشو شروع کیو جس پر وہ اج

توڑی قائم ہیں۔اسے دور مانھ جدید گوجری کی تحریک شروع ہوئی۔ریڈیو کشمیر تے کلچرل اکیڈمی تیں گوجری کو چرچو ہون لگو۔،تاں غلام رسول اصغروی سروری کسانہ مرحوم تے فیض کسانی کی سرپرستی مانھ گوجری لکھن پڑھن لگا۔گوجری مانھ اُنھاں نے نظم،غزل تے گیت تیں علاوہ زیادہ کم تحقیقی میدان مانھ کیو ہے تے گُوجراں کی تاریخ تے زبان تیں متعلق کئی جاندار کھوجی مضمون لکھیا ہیں جہڑا گوجری کانفرنساں تے ریڈیو کشمیر تیں نشر ہون تیں علاوہ گوجری شیرازہ تے مہارو ادب مانھ وی شائع ہویا ہیں۔غلام رسول اصغرؔ گوجری کہانی تے افسانا کی حداں تیں اگے لنگھن آلا پہلا لکھاڑی ہیں جنھاں نے ۱۹۹۰ء مانھ گوجری کو پہلو ناول'' آخری سہارو ''شائع کیو جس پر انھاں نا اکیڈمی ایوارڈ وی ملیو۔

۱۹۸۰ء مانھ بڑا بھائی مقبولؔ صاحب کی وفات تیں بعد حمایت اخبار کی ادارت وی سمہالنی پئی تے یوہ سلسلوا جھاں وی جاری ہے۔اس مانھ قوم تے زبان تیں متعلق مضمون خاص طور پر شامل رہیں۔اصغرؔ صاحب بڑی دیر تیں گوجر اصلاحی کمیٹی نال جُڑیا رہیا ہیں جس نے گُجراں مانھ سماجی تے تعلیمی بیداری واسطے بڑو کم کیو ہے۔اجکل ویہ چوہدری بلند خان کی سربراہی مانھ قائم ہون آلی نویں تنظیم گوجر کانفرنس کا سکریٹری کے طور کم کریں لگا وا۔اللہ انھاں نا اس دور اندیشی کا فریضہ کے نال نال قلم نانھ وی مضبوطی سنگ سمہالن کی توفیق دئے تانجے ویہ گُجراں کے نال گوجری کی وی مذید خِدمت کرسکیں۔

پروفیسر یوسف حسنؔ

تعارف: رانا فضل حسین راجوروی

''پروفیسر یوسف حسن ہورلون کشمیری ہیں۔کوئی دوسوسال پہلاں انکا بڈکا کسے بڑا ڈاہڈا کال کے سمے بارہمولے کشمیر تیں اُجڑ کے پنجاب پاکستان آ گیا، ہجرت کے سمے تھائی کھائی پھرتا کالا گجراں جہلم آبسیا۔ات اپنو گھر بنالیو۔ایم اے اُردو ہیں۔گورنمنٹ اصغر مال کالج راولپنڈی مانھ پڑھاویں۔

بنیادی طور پر وہ تھند اُستھر اکھر اشاعر ہیں۔اردو پنجابی تے گوجری مانھ سوہنا شعر کہیں۔ اک مجموعہ کو کلام گوجری زبان مانھ ہے۔تے گوجری پر اک تحقیقی مسودو وی تیار ہے جس مانھ مھارا قدیم گوجری شاعر حضرت بابا فریدالدین شکر گنج تیں اُراں کوئی پنجاہ قدیم گوجری شاعراں پر مچ ہی سوہنی پرکھ پڑتال ہے۔اپنوار دو کلام اجاں نہیں چھاپ سکیا تے نہ پنجابی شاعری کو مسودو چھاپ سکیا۔اردو تے گوجری مانھ متا سارا تنقیدی مضمون تے مقالا وی لکھیا ہیں، تے یوہ سلسلو جاری ہے۔'' گوجری کلام کا نمونا:

نعت شریف:

رب کی ذات نے تھاری ذات نا اپنا چانن لایا
تم سارا سنسار کی خاطر رحمت بن کے آیا

مٹی ماں وی دھڑکن بولیں سوما نے اکھ کھولیں
تم نے دھرتی کا صدیاں تیں سُتا بھاگ جگایا

تم نے ہر اک بِتھ مٹائی دس کے یاہ سچیائی
اک رب کا ہیں بندا سارا اک آدم کا جایا۔

سڑتو بلتو تھل ہے دنیا تم رحمت کا ساگر
تھارا در ہی دیکھیں سارا چاہت کا تریہایا

تھاری گل نا ردن آلا،ردیا گیا جہانیں
جو تھارے لڑ لگیا اُن نے اُچا رتبہ پایا۔

گیت: ربا سجن میل رے!

ککن گٹکے درداں ماری
اڈ گیو وو مار اڈاری سنجی پئی گھمیل رے
ربا سجن میل رے

دکھ دسوں ہوں کہڑا کہڑا
اس کی یاد ما دل کا بہڑا وہماں کی کھچکیل رے
ربا سجن میل رے

ملن کیں نہ آئیں تریک
بلتی بلتی بچ اڈیک سنبھ نہ جائے تیل رے
ربا سجن میل رے

میریاں سدھراں کا سُکھ بن کے
کون کھلو ہے وہ رکھ بن کے ملوں میں بن کے بیل رے
ربا سجن میل رے

غزل۱:

جیون کیکن جریو میں ریت سمندر تریو میں
پھٹ لگا تھا دھرتی نا لہو رو رو کے مریو میں
توں تے میرے کولے تھو فر کیوں ہو کو بھریو میں
جتے یار نہ جتے توں اپنی تھائیں ہریو میں
زور تھو کے دریاواں کو اپنا ہی چھل تیں ڈریو میں
نوری ناری جو وی تھو دھوؤں پھک پھک مریو میں
یوسفؔ انھاں گلیاں ما چانن سفنو دھریو میں

غزل۲:

بول کہیا وی بول اندر بِس نہ گھول
لبھ چنگیاری کوئی ساس سواہ پھرول
اپنا لیکھ پرکھ رُڑھتی ریت نہ رول
ہن تون اپنی سوچ سدھراں نا نہ گھچول
ہر شے بچ ہے کھوٹ بس اک درد نرول
اڑی تے اڑیو دل اک بالک ان بھول
کہہ گئی تیز ہوا بیڑیا بوہا کھول
پڑرے خالی خالی بجیں سکھنا ڈھول
سچ کو ساتھ امر جھوٹھ ہے ڈانوا ڈول
کھپ ماں کھُب نہ جا بہہ چھٹ اپنے کول
دل کیسو منگتو ککھ نا پائے جھول
یوسفؔ پڑھ کوئے اسم در جندرایا کھول

غزل۳:

تاریک مکان ماں نہ آیو
توں میرا جہان ماں نہ آیو

اُبھری نہیں لیک چاناں کی
جد تک توں گمان ماں نہ آیو

ہر شے نا نظر لا کے تکیو
انسان ہی دھیان ماں نہ آیؤ

چُورو چور کِھلر گیو میں
پتھر کی امان ماں نہ آیو

دھمیاں تے بڑی سنی تھی یوسفؔ
دینہہ میرا مکان ماں نہ آیو

غزل۴:

دھرتی کیوں دلگیر تھی جندڑی مچ زہیر تھی
سفنو تے سالم تھو پر کرچ کرچ تعبیر تھی
نواں نکور وجود ماں روح کیوں لیرو لیر تھی
ساگر بچ ساونو دریا کی تقدیر تھی
کون سواد پچھانتو جیبھاں پر کریر تھی
جگ ماں اپنی جندڑی کے کھیڑاں کے گھر ہیرؔ تھی

D:\Writers org\sorab.jpg not found.

چودھری اے، کے سہراب

پیدائش:1950ء وچار ناگ،نوشہرہ،سری نگر

آصف کرامت اللہ سہراب ۱۹۵۰ء مانھ حاجی غلام نبی بجاڑ ہوراں کے گھر وچار ناگ سرینگر مانھ پیدا ہویا۔سکولی تعلیم کے دوران ہی Child Artist کے طور ریڈیو کشمیر سرینگر مانھ ایسو آن جان شروع ہو یو جے ات گوجری شعبو کھُلتاں ہی ہمیشاں واسطے ریڈیو کا ہو گیا۔

اس مُخلص شخص نے ریڈیو کے ذریعے گوجری ادب کی جمعبندی مانھ بنیادی نوعیت کو کم کیو ہے۔تے پنجابی گائیک آسا سنگھ مستانہ تے سریندر کور جیہا فنکاراں کی اواز مانھ ریکارڈ کروایا وا گوجری گیت اج وی قیمتی سرمایہ کی حیثیت رکھیں۔

تخلیقی کماں مانھ انھاں نے اپنے واسطے نثر کو میدان ہی پسند کیو ہے تے شاعری کو کوئے حوالو نہیں لبھتو۔ات وی تحقیقی مقالا،ریڈیائی ڈراماں تے انشائیہ ہی لکھیا ہیں۔گوجری کی اکثر ادبی مجلساں تے کانفرنساں مانھ شرکت کرن تیں علاوہ اُنھاں نے گوجری زبان تے لکھاڑیاں تیں متعلق کئی تحقیقی مضمون لکھیا ہیں جن مانھ علم دین بن باسی،قدیم گوجری ادب تے گوجری ادب نا ریڈیو کی دین جیہا مقالا شامل ہیں۔اُنکا کُجھ اک معیاری انشائیہ وی شیرازہ گوجری مانھ شائع ہوتا رہیا ہیں پران کو اصل کم ریڈیائی ڈراماں کا میدان مانھ ہے۔

۱۹۸۶ء مانھ اے کے سہراب کی ریڈیائی ڈراماں آلی کتاب، چون، گوجری مانھ اس موضوع پر شائع ہون آلی پہلی کتاب ہے جس نا اگلے سال یعنی ۱۹۸۷ء مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی کی طرفوں بہترین کتاب کو ایوارڈ وی ملیو تھو۔ پر اکثر گوجری لکھاڑیاں ہاروں ویہ وی اجکل بسہونی کریں لگاوا۔

D:\Writers
rg\shinaas.jp
not found.

چودھری احمد شناسؔ

پیدائش: 1951ء شاہدرہ شریف راجوری

ریاستی ادبی دنیا مانھ احمد شناس اک معتبر ناں منیو جائے، وہ 1951ء مانھ راجوری کا گراں شاہدرہ شریف مانھ اک گورسی خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم تھنہ منڈی تے راجوری مانھ حاصل کر کے فرڈ گری کالج پونچھ تیں بی اے تے جموں یونیورسٹی تیں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ انھاں نے 1984ء مانھ ریاست کو کے اے ایس امتحان پاس کر کے سیکریٹریٹ مانھ ملازمت شروع کرلئی تے اس دوران کئی اہم عہداں پر کم کیو۔ سروس سلیکشن بورڈ کا ممبر تے گوجر مشاورتی بورڈ کا سیکریٹری تے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر راجوری کی حیثیت نال رہن تیں بعد اجکل ڈی سی رام بن کے طور ذمہ داری نبھاویں لگاوا۔

1980ء کے قریب ریاست مانھ گوجری کی نویں چڑھت کے نال انھاں نے وی گوجری مانھ طبع آزمائی شروع کی پر زیادہ دلچسپی اردو آلے پاسے ہی رہی جت انھاں نے اپنو اک نمیکلو مقام پیدا کر لیو ہے۔ انکی اردو شاعری کی کتاب جلدی ہی شائع ہون آلی ہے۔ گوجری مانھ انھان نے گھٹ مگر معیاری شاعری کی ہے:

ع:

اج تک چھپا کے رکھیا تھا جس نے گھراں کا راز
رشتاں کی واہ قمیض وی ہن لیر لیر تھی

غزل:

ویہ حور پریاں کا دیس جیسی خیالی بستیں
بسائیں ہم نے وی کیسی کیسی خیالی بستیں

ویہ جن کا بارا ماں گیت لکھیا تھا شاعراں نے
کدے کتاباں ماں دب گئیں ویخیالی بستیں

سوائے واویلاشور کے ہور کجھ نہیں لبھنو
یہ شہر نگراں ماں آ بسیں کیسی خالی بستیں

مکان دولت کا بے بہا حسن کا نمونا
یہ انکے اندر عجیب نادار کالی بستیں

یہ لوک اپنا وجود توں بچھڑیا وا سایا
سفر کے دوران لُٹ گئیں یہ سوالی بستیں

D:\Writers org\asadullah wani.jpg not found.

ڈاکٹر محمد اسداللہ وانی

پیدائش:18 جولائی 1951ء بھگوتہ (ڈوڈہ)

ڈاکٹر اسداللہ وانی کو ناں ریاست کا ادبی حلقاں مانھ بڑو مشہور ہے۔ خاص طور پر اُردو تے گوجری کا لکھاڑی انھاں تیں چنگی طرح واقف ہیں۔ محمد اسداللہ ضلع ڈوڈہ کا گراں بھگوتہ۔ مرمت مانھ ۱۹۵۱ء مانھ اک کشمیری وانی خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بی اے کی تعلیم تیں بعد ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ محقق کے طور ملازمت شروع کی تے تعلیم کو سلسلو وی جاری رکھیو۔ بعد مانھ ایم اے تے فر اُردو مانھ پی ایچ ڈی کی ڈگری لئی تے اجکل محکمہ تعلیم مانھ اُردو کا لیکچرار کے طور پر ڈگری کالج اُدھم پور مانھ سرکاری خدمت نبھاویں لگاوا۔

ڈاکٹر اسداللہ وانی کی غیر سرکاری ادبی خدمات بلاشُبہ انھاں کی سرکاری پچھان تیں بھاری ہیں۔ ریاست کی علاقائی زباناں کا ادب واسطے اُنھاں نے بڑا خلوص نال بنیادی نوعیت کا کم کیا ہیں۔

جدید گوجری ادب کی تحریک نال ویہ ۱۹۷۵ء تیں اُراں جُڑیا وا ہیں۔ جس ویلے اجاں ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبو وی نہیں کھُلیو تھو۔ ۱۹۷۵ء تیں لیکے ۱۹۷۸ء تک جہڑی کلچرل کانفرنس ہوتی رہی ہیں انھاں کی کاروائی تے تحقیقی مقالاں نا جمع کر کے کتابی صورت مانھ ''گوجر اور گوجری'' کا ناں نال چھاپن کو کم سب تیں پہلاں اسداللہ وانی نے ہی کیو تھو۔ اس طرح ویہ گوجری کا پہلی صف کا محقق ہیں جنھاں نے پچھلا پنجی تریہ سالاں مانھ گوجری زبان بارے کئی تحقیقی مقالاں تیں علاوہ گوجری لکھاڑیاں کی رہنمائی وی کی ہے۔

جدید گوجری ادب کا اشاعتی سفر مانھ اسداللہ وانی قدم قدم سنگ ٹُریا ہیں تے اس سلسلہ مانھ اُن کا خلوص، باقاعدگی تے گوجری ادب واسطے خدمات کو اعتراف عین حق کو اعتراف ہے۔

D:\Writers org\tariq 1.jpg not found.

چودھری سکندر حیات طارقؔ

پیدائش: 27 ستمبر 1951ء بانڈہی چیچیاں پونچھ

گُوجر قوم چودھری وزیر محمد ہکلہ کا ناں تے قُربانیاں توں چنگی طرح واقف ہے۔ سکندر حیات طارق انھاں کا سپُوت ہیں جہڑا 1951ء مانھ پونچھ کا گراں بانڈھی چیچیاں مانھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم اِتے حاصل کی تے لوہکی عُمر مانھ ہی سرکاری ملازمت شروع کرلئی جِت ویہاج سوشل ویلفئر افسر کے طور سماج کی خدمت کریں لگا وا۔ گُوجراں کی تاریخ تیں متعلق جانکاری انھاں نے گھر مانھ ہی حاصل کی تے تاں ہی اُن کی لِکھتاں مانھ تاریخ کو پہلو نمایاں لبھے۔

1975ء تیں بعد جدید گوجری ادب کی تحریک کے نال ہی گوجری لِکھن کو سلسلو شروع کیو تے ہر گوجری مجلس تے کانرنس مانھ شریک ہوتا رہیا۔ ویہ عرصہ تک پونچھ مانھ انجمن ترقی گوجری ادب کا سکریٹری وی رہیا ہیں۔ تے گوجری زبان تے ادب واسطے کی جان آلی تمام کوششاں نال جی جان نال تعاون کرتا رہیا ہیں۔ اُنھاں نے گُجراں کی تہذیب تے تاریخ تیں متعلق کئی تحقیقی مقالا لِکھیا جہڑا ریڈیو کشمیر تیں نشر ہون تیں علاوہ گوجری شیرازہ تے مہارو ادب کا ورقاں پر چتر یا وا موجود ہیں۔ کُجھ اک نظم تے غزل وی لکھیں پر اُن کی پچھان تاریخ تیں متعلق اُنکا تحقیقی مقالا ہیں۔

طارقؔ صاحب اک عرصہ تیں خموش ہیں۔ اللہ کرے ویہ اک بار فِر قلم سمہالیں تے ادھورو کم مکمل کر کے جموں کشمیر کا گُوجراں کی تاریخ تیں متعلق اپنی اک کتاب ترتیب دئیں جِسکی گوجری کا ادبی حلقاں مانھ سخت ضرورت سمجھی جائے۔

نظم ''گُجرانی''

چہرو چن تے چانئی ہاسا دند چمکتا تارا
تن مکھن من دُدھلو دُدھلو چال لشکتا آرا
اُچی سچی سوہنی گندل سوہنی مست جوانی
گِڑ یو ہتھ مانھ دریا دندے متھرا کی گُجرانی
گلیاں اُپر لالی نچے نین شراب کٹورا
جھانجر کا چھنکار کے اندر ساز ہیں دوہرا چوہرا
گرمی سردی مناں بھاویں یاہ شنگراں کی رانی
ڈھوکیں بہکیں مال پئی چارے یاہ مٹیار گُجرانی
دل دلیر شیرنی ہاروں پھرے یاہ ماہلی ماہلی
بول رسیلا کوئل ہاروں مٹک چکوراں آلی

غزل:

درد چھپاؤں ہاساں مانھ پر اتھروں فر وی ڈُلیں
زخم سینہ کا کھِڑ کھڑ ہسیں پھُل غماں کا پھُلیں
خوشی کا میلا کدے کدائیں غم کا نِت نت پھیرا
ہجر کا سودا کر کر اتنا جھولا فر وی جھُلیں
یاد بہاراں گذریاں کیں درد پھلوریں کتنا
نین تسایا نیلے نملوں بھر بھر اتھروں ڈوہلیں
ہجر وچھوڑا غم کا بھانبڑ ساڑیں کالجو سلیں
دے کے ابھاری رگ رگ بچوں رت کا موتی ڈلیں
جیکر محرم دل کو تھہاوے دُکھڑا کھول سناؤں
طارقؔ بن دردی کے کد یہ بھیت دِلاں کا کھُلیں

D:\Writers
org\muneer.jpg
not found.

☆ منیؔر حسین چودھری

☆تعارف: رانا فضل حسین راجوروی

''منیر حسین چودھری میرا سکا بڑا بھائی احمد مصری مرحوم کا فرزند ہیں، میری اکا ہی بیٹی ثریا جبین ہے واہ اسے کے گھر ہے۔ منیر صاحب لاہور یونیورسٹی تیں بی اے، ایل ایل بی ہیں۔ چار پنج سال میر پور مانھ وکالت کی فر پبلک سروس کمیشن کا مقابلہ کا امتحان مانھ کامیاب ہو کے ایس ڈی ایم تعینات ہوا۔ اپنی لیاقت تے دیانت داری کے سبب جلدی ڈپٹی کمشنر ہو گیا۔ اج کل بیہواں گریڈ مانھ کمشنر امور منگلہ ڈیم ہیں۔

گوجری مانھ حمد، نعت، مرثیہ، غزل، نظم تے گیت بہت ہی سوہنی سُتھری کہیں۔ گوجری ڈراموٗ لہو کی خوشبوٗ وکالت کے سمے لکھیو تھو جہڑو شیرازہ گوجری مانھ شائع ہووَ۔ گیت کہانی تے مچ سار افیچروی لکھیا جہڑا تراڑکھل ریڈیو تیں اکثر نشر ہوتا رہیں۔ ملازم ہون تیں بعد مصروف ہو گیا تے فر کجھ نہ لکھ سکیا۔ انکی شاعری کو مجموعوٗ 'سانجھ' کے نامے طبع ہو یو ہے جس ماں میرا بڑا بھائی چودھری امیر حسین شہید کا سپوت تے گوجری شاعر چوہدری شاہ محمد شاہبازؔ ہوراں کی گوجری شاعری وی شامل ہے۔'' کلام کا نمونا:

باراں مانہہ:

چیت رُت بہار بساکھ سوہنی جیٹھ دھُپ تتی ہاڑ ساڑ چھوڑے
ساون بھادرے برھے بدلا راتھروں اسُو پیر پنجال اجاڑ چھوڑے
کتک کات غم کی منگھت تیر دل کا پوہ برف نالِپ ٹکیاڑ چھوڑے
مانہہ ماندڑی جندان گنت دُکھڑا پھگن درد منیؔر دل پاڑ چھوڑے

نعت ا:

جگ جگ دُھم دھمائی کس نے
بگڑی بات بنائی کس نے
بگڑیاں تگڑیاں انساناں کی
قسمت آن جگائی کس نے
کس نے لاڈ کی اُنگل دِی
پیار کی رِیت سکھائی کس نے
کھِنڈوں کھیروں جوڑ لوکائی
سِدھے رستے لائی کس نے
کرم کریم کا ہایا سارے
رحمت رُت مشکائی کس نے
دُکھیا انساناں کی ڈگی
بِنا محمد ﷺ چائی کِس نے
جیئے نام منیرؔ اسے کو
اُس بِن آس پوہچائی کس نے

نعت۲:

تم نے آکے رُت بدلائی
دنیا کرماں نال بسائی
سماں پیار کا دیکے تم نے
رحمت کی پھُل کھیل بنائی
بھائی چارہ تم نے دس کے
ظُلماں تیں مخلوق بچائی
تھارو آن ممارکھ ہویو
لِساں کی بگڑی بن آئی
رحمت سب سنساراں کی تم
تھارے صدقے شان ہتھائی
سب کی لاج رکھن تم آیا
بے آساں کی آس بدھائی
دُکھیا تم نے سُکھیا کر کے
لوء اک سوہنا رب سنگ لائی
چاکر سدا منّیر وی تھارو
بخشو لاڈاں نال اُچیائی

نعت۳:

جیوں ناں محمد ﷺ ہر دم
صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کے بُوہے یاہ درخاس سدیں گا مت اپنے پاس
پوری کر کے میری آس اُنکی سنگت مِناں راس
ویہہ مھارا تے اُنکا ہم
صلی اللہ علیہ وسلم

دل بسیو رہ سوہنو ناں کرماں کی سِر سوہنی چھاں
آس رکھی میں اُنکی تاں قسمیں ڈاہ پناہ کی تھاں
اِت اُت کو نہیں مناں غم
صلی اللہ علیہ وسلم

مِناں جِندوں جانوں پیارا ویہہ مناں ایمانوں پیارا
سوہنا سب جہانوں پیارا پیارا ہر ارمانوں پیارا
اُنکو میرا دل ماں ڈم
صلی اللہ علیہ وسلم

جیتاں رہنو یاد سہارے دل کی آس مراد سہارے
بس اُنکی امداد سہارے نعتاں کی فریاد سہارے
عرض منیرؔ کروں دم دم
صلی اللہ علیہ وسلم

غزل۱:

یاداں کا دل دِل دیا ٹمکیں آساں کا دِل سُپنا
سنگیاں کا کجھ گیت پرانا یاراں کا کُجھ سُنّا

چارے کونٹ اندھیر پھریا رُٹھا راہ نہیں دستا
اپنا ہاڑا کون سنے گو کون سنے گو دُکھنا

چڑھیا ہڑھ سیلاب ماں سٹ کے آپے ہویا کنارے
ہن کیوں رُڑھتو دیکھ کے نم ہیں تھارا نین سُلکھنا

ہوں بے دوس نمانو فر وی تم نا دوس نہیں دیسوں
ہتھیں دِتیں دندیں کھولوں دُکھڑا دسوں کس نا

بند زبان ہوئی ہن گُنگی بند منّیر کا ہاڑا
ہوٹھیں چاڑھیو چُپ کو جندرو کُوڑ کریں اِت سچ نا

غزل۲:

جاگ اکھاں بچ رات گذاری تارا لے گیا نیند ادھاری
چن کا چانن کی آساں ماں بیت چلی کائے رُت بہاری
مِٹھیاں مٹّھیاں خاباں کے بچ من اندر کائے صورت پیاری
دل کا کھُوہ ماں درد چھپایو فر وی جانے دنیا ساری
مرن تے جین منّیر بروبر اس کے صدقے زندگی ہاری

غزل۳:

شیری بھریا اکھر جوڑوں
ہوں درداں کا دفتر جوڑوں

لِکھیں کراماً کاتب دوئے
اُن کا لکھیا پتر جوڑوں

کھبے ہتھ ملے گی پوتھی
نِت عملاں کا نمبر جوڑوں

سجے ہتھ لِکھت مت لبھے
لوڑ نصیب کی سدھر جوڑوں

دُکھ درداں کی سیجل سیجل
جوڑ جکاڑ سمندر جوڑوں

گگن پاتالاں کی وتھ پے گئی
کیوں رے دھرتیہ انبر جوڑوں

نفرت کا پندھ لم لمیرا
کاہناں سپنا سُندر جوڑوں

گیت ا:

دل ڈاہڈو دلگیر نمانو روگی انت سریر نمانو

بھانبڑ بلیا کہڑا جھورا
تاپ غماں کا تتڑا کھوہرا سڑیا درد اکیہر نمانو
دل ڈاہڈو دلگیر نمانو

جیوں مچھی بن پانی تڑفے
تڑفے جِند نمانی تڑفے نک ماں ساس اخیر نمانو
دل ڈاہڈو دلگیر نمانو

دل کو پُرزو پُرزو کیروں
پھنجر پھنجر کھنڈوں کھیروں ہویو لیرو لیر نمانو
دل ڈاہڈو دلگیر نمانو

بہڑے آکے بول رے کاگا
آوے جانی کول رے کاگا تکوں بے تقصیر نمانو
دل ڈاہڈو دلگیر نمانو

دوس بے دوسا کے سِر چڑھیا
نوہرا میرے متھے مڑھیا حال بے حال منیؔر نمانو
دل ڈاہڈو دلگیر نمانو

گیت۲:

رُوپ سُندر کوئے آیو ہُن تے روپ کو چانن لایو ہن تے

ہاسا اج پھُل کھیل ہویا رے
سوہنا کے سنگ میل ہویا رے دل سنسار بسایو ہُن تے
روپ کو چانن لایو ہن تے

خوش ہویاں کائے نظر نہ لگے
فِر کائے مناں کسر نہ لگے آس نے آن ہسایو ہن تے
روپ کو چانن لایو ہن تے

رج کے ہسیئے ہاسا تھایا
رُٹھڑا رُٹھڑا یار ہن آیا چن چڑھتل نظرایو ہن تے
روپ کو چانن لایو ہن تے

خوشیاں کی رُت صدقے جایئے
سوہنا تیں جِند گھول گھمایئے لاڈ پیار ہتھایو ہن تے
روپ کو چانن لایو ہن تے

مہراں کے سنگ تکیئے جانیں
نظر کرم کی رکھیئے جانیں کول منیؔر بلایو ہُن تے
روپ کو چانن لایو ہن تے

گیت۳:

رُت بساکھ بہار کا میلا پیر پنجال کی دھار کا میلا
رُت بساکھ بہار کا میلا

اُچیاں ماہلاں کا پہناوا
ہِلاں کا رنگ روپن ساوا سنگت سانجھ پیار کا میلا
رُت بساکھ بہار کا میلا

چانن برف کی چاننیاں کا
نابن ناڑا چھم ندیاں کا چھمر چھاں پھوار کا میلا
رُت بساکھ بہار کا میلا

ڈھوکاں بہکاں مرگاں کی رُت
نویں نکوری پھُلاں کی رُت مُچ سوہنا سنسار کا میلا
رُت بساکھ بہار کا میلا

ان نا تکیاں جنت دِسرے
لاڑاں ماں ہریاول کھِلرے ہر پاسے ہبکار کا میلا
رُت بساکھ بہار کا میلا

D:\Writers org\shaheen 2.jpg not found.

چودھری محمد شریف شاہین

پیدائش:1952برنیٹ بونیار اُوڑی

محمد شریف سُود صاحب جن نا گوجری ادبی دُنیا شریف شاہین کا ناں نال جانے، ۱۹۵۲ء مانھ اُوڑی کا گراں برنیٹ بونیار مانھ اک سُود گھرانہ مانھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم بونیار مانھ ہی حاصل کی تے دینی تعلیم گھر مانھ ہی اپنا والد صاحب تیں حاصل کی جہڑا اس دور مانھ اپنا گراں کا بچاں نا قران پاک کو درس دیں ہوئیں تھا۔ شریف صاحب شروع تیں ہی ذہین تے محنتی طالب علم منیا جائیں تھا۔ انہاں نے بعد مانھ کشمیر یونیورسٹی تیں ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی تے فِر ۱۹۸۳ء مانھ ریاست کو کے اے ایس کو امتحان پاس کر کے ریاستی سیکٹریٹ مانھ ملازمت شروع کی۔ سماجی بہبُود سمیت کئی محکماں مانھ خدمت تیں بعد اجکل ریاستی بھرتی بورڈ کا رُکن کی حیثیت نال اپنی بےلوث خدمات انجام دیں لگاوا۔ وہ بڑا قابل تے ایماندار افسر منیا جائیں۔

شریف شاہین صاحب نا شروع توں ہی عالمی ادب نال بڑی دلچسپی تھی تے جد ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبو کھُلو تاں شاہین صاحب وی اپنی ماں بولی کی خدمت واسطے گوجری دار مُڑ آیا۔ انہاں نے کہانیں مقالا تے کُجھ شعری مواد وی گوجری ادب کے حوالے کِیو ہے۔ پر کہانیاں مانھ انکو جوہر کھُل کے باندے آیو ہے تے گوجری کہانی ہی انکی اصل پچھان ہے۔ تے گوجری افسانہ نگاری مانھ اُنکو اک نمیکلو مقام ہے۔

D:\Writers org\Isahaq.jpg not found.

چودھری محمد اسحاق بجران

پیدائش: 1952ء بیرہ گواہ کالا کوٹ

محمد اسحاق بجران بیرہ گواہ کالا کوٹ کا رہن آلا ہیں۔ وہ 1952ء مانھ پیدا ہویا تے بُنیادی تعلیم تیں بعد کالا کوٹ کا کوئلہ آلا بجلی گھر مانھ ملازمت شروع کرلئی۔

گوجری ادب نال انھاں کو تعلق چرو کنو ہے۔ گوجری شیرازہ مانھ وی اُن کی شاعری شائع ہوتی رہی ہے تے گوجری کی ادبی مجلساں مانھ وی وہ شامل ہوتا رہیا ہیں، تے ادب کا بڑا قدردان وی ہیں۔

گوجری تے گوجر قوم کا اس ہمدرد نے سی حرفی، غزل، نظم وی لکھی ہیں۔ گھٹ شاعری کی ہے پر سنجیدہ شاعری ہے۔

سی حرفی:

ع:

عرض میری اللہ پاک اگے زندہ رہیں تم روز اخیر توڑی
تھاری جھولی مانھ پھُلیا پھُل جہڑا اُن کی رہے خوشبُو اخیر توڑی
اک اک پھُل تیں ہوئیں لکھ پھُل اگے رہے فیض تاثیر اخیر توڑی
محشر تک اسحاق یوہ رہے جاری چشمو خاص اکسیر اخیر توڑی

D:\Writers
g\mazloom.jp
not found.

لعل الدین مظلوم

پیدائش:1952ء درنگلہ کرناہ کپواڑہ

لعل الدین مظلوم پٹھانیہ ہور درنگلہ کرناہ کپواڑہ کا رہن آلاں ہیں جت ۱۹۵۲ء مانھ انھاں کی پیدائش اک پٹھانیہ خاندان مانھ ہوئی۔ بنیادی تعلیم اتے حاصل کی تے فر ریاستی محکمہ زراعت تے باغبانی مانھ ملازم ہو گیا۔ ویہہ محض ملازمت واسطے تعلیم کا حامی نہیں۔ انھاں نے اپنا بچپن کو مطالعہ آلو شوق جاری رکھیو۔ شاعری تے ناول انھاں کا پسندیدہ موضوع رہیا ہیں۔ یاہی وجہ ہے کہ جدا انھاں نے آپ لکھنو شروع کیا تاں شروعا تا اردو زبان مانھ جاسوسی ناولاں تیں کی۔ پھر اپنی مانھ بولی مانھ وی شاعری تے سماجی مضمون لکھیا۔ کرناہ کپواڑہ کو ماحول گوجری پہاڑی کو سانجھو ہے لہٰذا ویہہ گوجری مانھ شاعری کرنو وی نہیں رہ سکیا تے ۲۰۰۳ء مانھ انھاں کی گوجری شاعری کی کتاب ''ہجراں کو شہر'' شائع ہوئی۔ جس مانھ نعت، نظم، غزل تے گیت شامل ہیں

اپنا محدود وسائل کے باوجود انھاں نا تخلیق کے نال نال اشاعت کی وی ڈاڈھی شونق ہے تے ویہہ اج توڑی نو دس کتاب چھاپ رہیا ہیں۔ مھارا بچ لکھاڑی متو کجھ لکھیں پر کتاب چھاپن تیں ہمیشاں کن مارتا رہیں۔ نتیجہ کے طور پر ساہ کے نال ہی ساری تحریر وی ہوا ہو جائیں۔ مظلوم ہوراں کو اشاعت کو یوہ جذبو قابلِ تعریف تے قابلِ تقلید ہے۔ انھاں کی شائع ہون آلی کتاباں کی تفصیل اسطرح ہے: گوجری: 'ہجراں کو شہر''

پہاڑی: انوار مدینہ، سدا بہار، جنت دی کنجی، کڑیاں دی آزادی دا فریب، پھلاں دی چنگیر،

اردو جاسوسی ناول: 'تقدیر کا فیصل' 'انوکھے زخم' 'شبستان مظلوم' 'ماٹھو شیطان'

گوجری کلام کانمونا: غزل۱:

قسم قول اقرار نا سہکوں دل کا ہوں اظہار نا سہکوں
بچ کی گل ہے کوئے نہیں دستو خوشیاں کا بازار ر نا سہکوں
ہو گئیو دل نا خبرے اج کے سجنا کا اعتبارر نا سہکوں
بسئیا ویہ رقیب کے نیڑے ورکے ہوں دلدار ر نا سہکوں
ہیں مظلوم یہ لیکھ متھا گا ٹٹی آس ہیں پیار نار نا سہکوں

غزل۲:

ہن متھو بھارو کس کاری جد اجڑیو ڈھارو کس کا ری
جد دھرتی بوند نے سگی نہ نو نہہ چکڑ گارو کس کا ری
جد دل ماں اُن گا پڑیا نہ تاں جھوٹھو لاروکس کا ری
جد دل کو زنگ ہی لتھو نہ فر منہ کو نعرو کس کا ری
بے شک مظلوم جے بکھ تہ نہیں ور سودو دھارو کس کا کاری

غزل۳:

دتی آپ سزا نا پچھیئے دل گو حال خدا نا پچھیئے
چن تارا وی شاہد ہیں میرا بنتی زہر دوا نا پچھیئے
کت ہیں چھینٹا لہو گا میرے رتی اس سر پاے نا پچھیئے
جرم ہے کس کو تیرو میرو منصف بے پرواہ نا پچھیئے
بے شک ہوں مظلوم نکموں کس تیں ہوئی خطا نا پچھیئے

org\W
Bajran.jpg not
found.

چودھری وزیر بجران

پیدائش: ۲۰ اکتوبر 1952ء اڑگی راجوری

چوھدری وزیر حسین بجران ہور ضلع راجوری کا گراں اڑگی مانھ اکتوبر ۱۹۵۲ء مانھ پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم راجوری مانھ حاصل کی تے فِر بی اے تیں بعد جموں تیں اُردو تے انگریزی مانھ ایم اے کی ڈگری لئی۔ ادب مانھ گوڑھی دلچسپی کی وجہ تیں ۱۹۷۴ء مانھ ایم فِل کی ڈگری وی حاصل کی۔ اگلے ہی سال یعنی جون ۱۹۷۵ء مانھ جد جموں کا ریڈیو سٹیشن مانھ گوجری شعبو کھُلیو تاں ویہہ اناؤنسر کی حیثیت نال ماں بولی کی خدمت مانھ لگ گیا۔ فیض کسانہ تے محمود رانا ہوراں کے سنگ گوجری مانھ لِکھا پڑھی کو سلسلو وی شروع ہو یو۔

۱۹۷۸ء مانھ کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبہ کا کھُلن نال مُج لکھاڑیاں کی طرحیا انکی سُچی تحریر وی شیرازہ گوجری مانھ شائع ہون لگ پئیں۔ انھاں کی تحریراں مانھ سنجیدگی تے فنی پکیئت شروع تیں ہی موجود تھو۔ انھاں نے شاعری کے نال نال کجھ مضمون بھی گوجری ادب کے حوالے کیا تھا پر انکا ادبی جوہر گوجری کہانی مانھ کھُل کے باندے آیا۔ جت انھاں نے سماج کی کُجھ کوڑی 'سچائی' باندے آنن کی کوشش کی تھیں۔

خبرے کس کی نظر لگی کہ ویہہ ادبی گہرائیاں نا چھوڑ کے اکتوبر ۱۹۸۱ء مانھ ریاستی سیل سپاٹا کا محکمہ مانھ بھرتی ہو گیا۔ جت ویہہ اجکل ترقی کر کے ڈپٹی ڈائریکٹر بن گیا ہیں۔ گوجری دار انھاں نے فِر اکھ پرت کے وی نہیں دیکھیو۔ اللہ کرے انھاں کے اندر کو سنجیدہ گوجری لکھاڑی دوبارہ جاگے تے ویہہ ماں بولی کا بقایا جات ادا کر سکیں۔

D:\Writers org\chopra 2.jpg not found.

چودھری کرم دین چوپڑہ

پیدائش:4فروری 1953ء

کرم دین چوپڑہ گُوجر قوم کا اک پڑھیا لکھیا سماجی تے سیاسی کارکُن، جوش جذبہ تے استقامت آلا مُخلص گوجری محقق لکھاڑی تے اک کامیاب وکیل ہیں۔ ویہ ۱۹۵۳ء مانھ ضلع کٹھوعہ کا اک گراں مانھ پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم اتے حاصل کی تے بی اے تیں بعد محکمہ تعلیم مانھ ملازم ہوگیا۔اپنی تعلیم کو سلسلو جاری رکھ کے ایم اے تے فِر جموں یونی ورسٹی تیں ایل ایل بی کی ڈگری وی لئی۔

کرم دین چوپڑا ۱۹۷۵ تیں لے کے جدید گوجری ادب کی تحریک نال بڑا خلوص تے باقاعدگی نال جُڑیا رہیا ہیں۔گوجری ادب مانھ سب تیں زیادہ تحقیقی مقالا لکھن آلا کرم دین چوپڑہ گوجری کی ہر مجلس مانھ نمایاں طور پر شامل رہیں۔ انھاں نے گوجری ادب، گُوجر سیاسی ،سماجی تے علمی شخصیات تے گوجر قوم کی تاریخ بارے ہر موضوع پر تحقیق کی ہے تے اُنکا یہ تحقیقی مقالا ریڈیو کشمیر تیں نشر ہون توں علاوہ گوجری کتاباں مانھ وی باقاعدگی نال شائع ہوا ہیں۔ ویہ گُوجر قوم کی تاریخ بارے لکھن آلا دوجا محقق سکندر حیات طارق تیں وی اگے سئی لگیں تے انھاں نابلاشبہ اس فن کو ماہر کہیو جا سکے۔

سرکاری ملازمت کے دوران کرم دین چوپڑہ ۱۹۸۰ء تیں لے کے دو دو

بار گوجر ہوسٹل کٹھوعہ تے جموں کا وارڈن وی رہیا ہیں تے فرجد ملازمت چھوڑ کے وہ سیاست تے وکالت کا میدان مانھ آیا تاں عرصہ توڑی ریاستی تے ضلع کی سطح پر گوجر مشاورتی بورڈ کا رُکن بھی رہیا ہیں۔ اجکل وہ کٹھوعہ مانھ اک وکیل کی حیثیت نال اپنی قوم کی خدمت تے رہنمائی کو کم کریں لگاوا۔

گوجری لکھاڑیاں مانھ سب تیں چنگی ذاتی لائبریری رکھن آلا کرم دین چوپڑہ نے اجھاں اس خزانہ مانھ اپنی تخلیقات کتابی صورت مانھ شامل نہیں کیں۔ حالاں کہ اُن کی لکھتاں نا موضوع کے مطابق تقسیم کیو جائے تاں اُن کو لے کئی کتاباں کو مواد موجود ہے۔ امید کراں جے وہ اشاعت کو یوہ اوکھو نیز ووی ٹپ جائیں گا تے گوجری پڑھن لکھن تے تحقیق کرن آلاں کی رہنمائی مانھ ہور کرس نہیں کرسیں۔

D:\Writers org\MA Banihali.jpg not found.

محمد امین بانہالی

پیدائش:18 مئی1953ء بانہال

امین بانہالی اُردو، ڈوگری تے گوجری کا معتبر شاعر ہیں۔ ویہ ۱۹۵۳ء مانھ بانھال مانھ پیدا ہویا۔ اُنکا بزرگ پہلاں جموں کا سنجواں گراں کا رہن آلا تھا پر ۱۹۴۷ء توں بعد ویہ بانہال چلے گیا۔ اِت امین ہوراں کی پیدائش ہوئی۔ ۱۹۸۰ء مانھ والد صاحب کی وفات تیں بعد ویہ اپنا دو جا بھائیاں سمیت واپس جموں آ گیا تے اج تک اتے مقیم ہیں۔ امین بانہالی ہوراں نے میٹرک تک کی بنیادی تعلیم بانہال مانھ ہی حاصل کی تے فر ۱۹۷۹ء مانھ بھیڈ بکریاں کا سرکاری محکمہ مانھ ملازم ہو گیا تے اجکل نوکری کا سلسلہ مانھ جموں ہی تعینات ہیں۔

ادبی دُنیا مانھ امین بانہالی نے سب تیں پہلاں اُردو مانھ شاعری شروع کی تے فر ڈوگری تے گوجری لکھنی شروع کی۔ ۱۹۹۰ء کے قریب گوجری ادب مانھ آن تیں بعد ویہ ہر مجلس مانھ وی باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا ہیں۔ اُن کی گوجری شاعری شیرازہ گوجری مانھ شائع ہون تیں علاوہ ریڈیو کشمیر تے دوردرشن تیں وی نشر ہوتی رہی ہے۔

گوجری شاعری مانھ امین بانہالی ہوراں نے غزل کو میدان پسند کیو ہے تے گوجری ادب کی جھولی مانھ کجھ سچ ہی سوہنی تے معیاری غزل باہی ہیں۔

نمونۂ کلام:

غزل: ا

چار دناں کو حُسن جوانی — یوہ وی فانی واہ وی فانی
سب تیں سوہنا سب تیں پیاری — اکھ کا اتھروں یاد پُرانی
سب غزلاں مانھ میرو قِصو — سب نظماں مانھ تیری کہانی
دُشمن ہویو جان کو دِل کو — جس نا کہوں تھو ہوں دل جانی
ہر انسان امینؔ مسافر — ہر شے اِت کی آنی جانی

غزل: ۲

ان کا دھوکھا مہارا دھوکھا　　اک دوجا توں پیارا دھوکھا
جھانسا مانھ نہ آیئے بالکل　　جھوٹھی نظر نظارا دھوکھا
ان تیں چنگیں مہاریں کُلیں　　اچا محل منارا دھوکھا
کامل ذات خدا کی بندیا　　سورج چن تے تارا دھوکھا
ہن کوئے رانجھو ہو نہیں سکتو　　اج کا تخت ہزارا دھوکھا

غزل: ۳

مہاری خاطر کال برابر　　باقی سب خوشحال برابر
سارا چنگا ہم ہی ماڑا　　گھر کی کُکڑی دال برابر
وہی چہرا وہی لٹیرا　　بدلیو نہیں کجھ بال برابر
میرا شعر تے ہو نہیں سکتا　　غالب یا اقبال برابر
ساتھ امینؔ اگر نہیں دیتو　　فر وی تھارے نال برابر

ق:

نہ رستو ملے گو نہ منزل گھٹے گی　　ہے تقدیر میری سفر زندگی بھر
میرو کُب نہ دیکھو میری چال دیکھو　　نہ کر پایو سِدھی کمر زندگی بھر

اپنیؔ کمزوریاں نا گن بے شک　　خوبیاں گو مگر حساب نہ کر

یارؔو کرو نہ مان کہ دُنیا کسے کی نہیں　　ٹُر جائیں گا سارا چار دِن اپنا گذار کے

ق:

مر کے جیتو رہیو جی کے مرتو رہیو　　ہوں تیرا غم مانھ کے کُجھ نہیں کرتو رہیو
پنی کرنی تے بھرنی تھی سجنا مگرا　　ہوں تیری کرنیاں نا وی بھرتو رہیو

D:\Writers org\baru.jpg not found.

ڈاکٹر نصیرالدین بارُو

پیدائش: فروری 26، 1953ء گرکوٹ، اُوڑی، کشمیر

ڈاکٹر نصیرالدین بارُو گوجری کا معتبر کہانی کار ہیں۔ وہ ۱۹۵۳ء مانھ بارہمولہ کشمیر کا گراں گرکوٹ اُوڑی مانھ چودھری کمال الدین بارُو ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم اِتے حاصل کی۔ بعد مانھ سری نگر میڈیکل کالج تیں ایم بی بی ایس کر کے ریاستی محکمہ صحت مانھ میڈیکل آفیسر کے طور ملازمت شروع کی۔ کوئے دس سال اپنا لوکاں کی خدمت کرن تیں بعد تشخیص کا شعبہ مانھ ایم ڈی کی ڈگری لئی تے اجکل میڈیکل کالج سرینگر مانھ اسسٹنٹ پروفیسر کے طور ذمے داری نبھاوین لگاوا۔

گوجری ادب مانھ ڈاکٹر بارُو ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبہ کا کھُلن کے نال ہی داخل ہوا۔ نسیم پونچھی کی ادبی سنگت مانھ کہانیں کے لکھنی شروع کیں جے ہمیشاں کی سنگت واسطے دوئے نُونرگا ندربل مانھ اباد ہو گیا۔ ڈاکٹر نصیرالدین بارُو ہوراں نے گوجری مانھ کُجھ تحقیقی مقالا تے طنز و مذاح وی لکھیو ہے پر بُنیادی طور پر وہ کہانی کار ہیں تے گوجری مانھ اُن کی یاہی پچھان ہے۔ ڈاکٹر بارُو کی کہانیں گوجر اسماج کی عکاسی تے اصلاح کا موضوع پر ہیں تے ٹھیٹھ گوجرالہجا مانھ انھاں نے اپنا نظریا نا بیان کرن کی کامیاب کوشش کی ہے۔ امین قمر تے مرزا خان وقار کی طرز پر انھاں نے کہانیاں مانھ طنز و مذاح کی زبان استعمال کر کے پڑھن سُنن آلاں کی دِل چسپی وی برقرار رکھی ہے تے سماج کی تلخ حقیقتاں نا سنگھاتیں لاہن مانھ وی مدد کی ہے۔

ڈاکٹر بارُو ہوراں نے کئی خوبصورت کہانیں لکھی ہیں پر اجھاں انھاں نا کتابی شکل دین پر توجہ نہیں دے سکیا۔ کسے کو ہتھ اپڑے تاں اُن کی کہانی ''لہُو'' پڑھن سُنن جوگی ہے۔

D:\Writers org\azad 2.jpg not found.

چودھری غلام رسُول آزاد

پیدائش:1954ء کپواڑہ کشمیر

غلام رسُول آزاد کپواڑہ کا رہن آلا ہیں۔ وہ ۱۹۵۴ء مانھ اک بڈھانہ خاندان مانھ پیدا ہویا۔ تے بُنیادی تعلیم اِتے حاصل کی۔ سری نگرتوں بی اے تے فر کشمیر یونیورسٹی تیں ایم اے کرن تیں بعد ریاستی محکمہ اطلاعات مانھ ملازم ہو گیا جِت وہ اج ترقی کر کے ڈپٹی ڈائریکٹر بن گیا ہیں۔ ملازمت کی وجہ تیں تعلیم جاری نہیں رکھ سکیا ورنہ دُور کی نظر تھی۔

آزاد صاحب کا تعلیمی دور مانھ ہی کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبو کھُلیو تے وہ شریف شاہین کی سنگت مانھ بڑا جوش جذبہ نال جدید گوجری کی اس تحریک مانھ شامل ہو گیا۔ اُنھاں نے کُجھ اک معیاری تحقیقی مضمون وی لکھیا ہیں۔ پر اپنے اندرون کا اظہار واسطے انھاں نے کہانی تے افسانہ کی صنف پسند کی تے کُجھ مُچ سوہنی تحریر گوجری ادب کے حوالے کیں۔ جہڑی شیرازہ گوجری مانھ شائع ہوتی رہی ہیں۔ کہانیاں مانھ انھاں نے گوجرا ماحول کی پوری نفسیات سلیٹن کی کوشش کی ہے۔

کلچرل اکیڈمی کی کتاباں نا پھلورتاں پہلا دس سال کی اشاعت مانھ گوجری افسانہ پر غُلام رسول آزاد کی حکمرانی سئی لگے۔ پر اللہ جانے کس کی نظر نے وہ اتنا اکلسر تے بے مہرا کر چھوڑیا جے پچھلا پندراں سالاں تیں گوجری دا راکھ پرت کی نہیں دیکھتا۔ اس عرصہ مانھ گوجری کہانی نے کئی نواں لکھاڑی وی ہاڑیا تو لیا، مُچ ساری کہانی وی باندے آئیں۔ پر جدید گوجری ادب مانھ آزاد صاحب کی کہانیاں کا مجموعہ کی کمی ہر کوئے محسوس کرے۔

D:\Writers
g\mahmood.j
not found.

چودھری محمود رانا

پیدائش: 1954ء کالا بن مہنڈر پُونچھ

محمود رانا ہور گوجری کا نامور کہانی کار ہیں۔ وہ 1954ء مانھ ضلع پونچھ کا گراں کالا بن (مہنڈر) مانھ پیدا ہویا۔ اُنکا والد بابُو فیض احمد بجاڑ ہوراک دور اندیش تے باعمل دانشور ہیں جنھاں نے مُدت توڑی چوہدری غلام حسین لسانوی ہوراں نال سنگت کی تے قوم واسطے سانجھا خواب بُنیا۔ محمود رانا ہوراں نے بنیادی تعلیم مہنڈر مانھ حاصل کی تے پونچھ کالج تیں بی اے کر کے ریڈیو کشمیر جموں کا گوجری شعبہ مانھ اناؤنسر کی حیثیت مانھ ملازم ہو گیا۔ بعد مانھ اُردو تے فرانگریزی مانھ ایم اے کی ڈِگری لئی۔

محمود رانا کو ادبی سفر ریڈیو تیں ہی شروع ہویو جت فیض کسانہ جیہا پارکھ پہلاں ہی موجود تھا تے انھاں نے امین قمر تے محمد حسین سلیم ہور گوجری نثر آلے پاسے پہلاں ہی لایا وا تھا۔ تحقیق کرن آلا اس گل پر متفق ہیں جے افسانو انگریزی ادب کی دین ہیں۔ لہذا انگریزی افسانہ کا تمام آداب تیں واقفی کی وجہ تیں محمود رانا نا گوجری افسانو لکھتاں زیادہ مُشکل نہیں آئی۔ گوجری مانھ کئی لکھاڑیاں نے شاندار کہانی لِکھی ہیں لیکن اسکی اک وجہ یاہ ہے جے گوجرا ماحول مانھ تحریری ادب توں پہلاں وی لوک کہانی عام تھی تے عوام کہانی نا آسانی نال سمجھ سکین۔ لیکن محمود رانا کی اکثر کہانیں فنی تے تیکنیکی اعتبار نال افسانہ کا معیار پر پُوری اتریں۔ گوجری مانھ گھٹ ہی لکھاڑیاں نے کہانی تے افسانہ کے بشکار نازک جیہا فرق نا محسوس کرن کی کوشش کی ہے جِن مانھ محمود رانا کو ناں نمایاں ہے۔ انھاں نے رومانی پلاٹ وی گوجرا سماج کی مجبُوریاں مانھ گُنھ کے بڑا خوبصورت انداز نال پیش کیا ہیں۔ اسکو انداز و اُن کی مشہور کہانی بھابی تیں وی لایو جا سکے۔

محمود رانا ہور اٹھ دس سال ریڈیو کشمیر کی ملازمت تیں بعد کے اے ایس کو امتحان پاس کر کے محکمہ خوراک مانھ چلا گیا جت اجکل وہ ڈپٹی ڈائیریکٹر کے طور کم کریں۔ پر گوجری ادب واسطے یاہ گل مُبارک نہیں ثابت ہوئی۔ اُنھاں نے گوجری لِکھنو ایسو چھوڑیو جے اج تک اپنی لکھی وی کہانیاں نا وی کتابی شکل نہیں دے سکیا۔ اللہ کرے وہ فِر گوجری آلے پاسے مُہار موڑیں۔

مولوی فقیر محمد فقیر

پیدائش: اگست 1954ء جبڑ جنڈالی مظفر آباد

گوجری کا مشہور ادیب تے منیا پڑ منیا عالمِ دین مولانا فقیر محمد فقیر اگست ۱۹۵۴ء مانھ مظفر آباد کا علاقہ جبڑ جنڈالی مانھ محمد عبداللہ چیچی ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ گھر مانھ علمی تے ادبی ماحول کی وجہ تیں بچپن توں ہی دینی تعلیم کی شوق جاگی۔ تے ویہہ سکول کی مروجہ تعلیم چھوڑ کے مدرسہ مانھ داخل ہو گیا۔ اسلامیات کی تِس بجھان واسطے انھاں نا ملک کا کئی علمی اداراں مانھ جانو پیو تے کئی جید علماء نال ملاقات تے استفادہ کو موقعو وی مِلیو۔ انھاں نے جامعہ اسلامیہ خانیوال تے ملتان بورڈ تیں مولوی فاضل کو امتحان پاس کیو تے فر مدرسہ انوار العلوم کے ذریعے ایم اے اسلامیات کی سندلئی۔ ۱۹۷۵ء تیں لے کے تقریباً چار سال تک فوج مانھ مذہبی استاد کے طور کم کیو۔ تے ۱۹۸۰ء مانھ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی مانھ ملازمت شروع کر لئی۔ تے اس ادارہ کی نسبت نال دنیا کی چنام اسلامی کتاباں کا مطالعہ کے نال نال تحقیق تے تحریر کا کم کی وی شروعات کی۔

مولانا فقیر محمد فقیر ہوراں نا تصنیف تے تالیف کا کم کے نال نال گوجری زبان تے ادب کی تاریخ پر وی عبور ہے تے اجکل گوجری تاریخ کا موضوع پر وی کم کریں لگا وا۔ پر اُنکو اصلی کارنا موقران پاک کا گوجری ترجمہ کو ہے جہڑ وا نھاں نے ۱۹۸۸ء تیں ۱۹۹۸ء تک کا دس سالہ عرصہ مانھ مکمل کر کے چھپوایو۔ اس توں علاوہ انھاں نے پیغمبرِ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت پاک پر پہلی گوجری کتاب تالیف کی ہے جسکو ناں ہے ''سیرتِ طیبہ محبوب دو عالم ﷺ''

اللہ پاک انھاں نا اجرِ عظیم تے ماں بولی کی مزید خدمت کی توفیق دئے۔ (آمین!)

D:\Writers org\sarwar.jpg not found.

چودھری غلام سرور چوہان

پیدائش:1955 کالا بن مہنڈر پُونچھ

چودھری سرور چوہان ۱۹۵۵ء مانھ پُونچھ مہنڈر کا گراں کالا بن ماں پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم مہنڈر تیں حاصل کی تے فِر ڈگری کالج پُونچھ تیں بی اے کی ڈگری لئی۔ جموں یونیورسٹی تیں سیاسیات تے اُردو ماں ایم کر کے وی انکی علمی تِس پوری نہیں ہوئی تے انھاں نے اپنو تعلیمی سِلسلِو جاری رکھتاں قانون کی ڈِگری (ایل،ایل،بی) وی حاصل کی۔اسے طرح انھاں نے محکمہ تعلیم،صحافت تے وکالت کی رسیں توڑی تے آخر ۱۹۸۴ مانھ ریاستی سرکار کو کے اے ایس کو امتحان پاس کِیو تے ۱۹۹۲ء مانھ محکمہ پولیس مانھ ایسا قدم رکھیا کہ ہُن کِسے نواں تجربا کی گل وی نہیں سوچ سکتا۔ بھاویں ہُن وہ ترقی کرتا کرتا ایس ایس پی بن گیا ہیں پر یہ بیڑیں انھاں کے اندر کا قلمکار نا جکڑ نہیں سکیں۔

انھاں کی ادبی سرگرمی یونیورسٹی ماں تعلیم کے دورانم شروع ہوئیں۔اتفاق کی گل ہے جے اُسے دور مانھ کلچرل اکیڈمی ماں گوجری شعبو وی کھُلو تھو۔شروعات شاعری تیں کی تے بعد مانھ افسانہ انشائیہ تے ڈراما وی لکھیا جہڑا گوجری شیرازاں ماں شائع ہون تیں علاوہ ریڈیو کشمیر جموں تیں وی نشر ہوتا رہیا ہیں۔ کُجھ دیر تک انھاں نے جموں تیں وادی گُلنار شائع کر کے صحافت کی شروعات وی کی پر سیمابی طبیعت نے یوہ سِلسِلو زیادہ دیر تک نہ چلن دِتو۔

گوجری کی ادبی مجلساں ماں ویہہ مصروفیات کے باوجُود باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا ہیں تے اس سفر ماں انھاں نے کُجھ سوہنی تے مِٹھی یادادبی کارواں کے حوالے کی ہیں۔ نِکی بحر ماں وہ سوہنی غزل لکھتا آیا ہیں تے ۲۰۰۱ء ماں شائع ہون آلی اُنکی شاعری کی کتاب

نین کٹوراوی ادبی حلقاں ماں پسند کی گئی ہے۔ اگلے ہی سال انھاں نے اپنی پسند کی گوجری شاعری وی شائع کی تے فِر سال ۲۰۰۳ء مانھ انکی نثری کتاب ''کھوٹاسِکا'' وی شائع ہوئی جِس ماں انکی کہانیں، انشائیہ تے ڈراما شامل ہیں۔ اُنکو یوہ ادبی سفر جاری ہے تے انکی تحریر کا کُجھ نمونا تبصرہ تیں بغیر حاضر ہیں تانجے پڑھن آلا انکا فن کو انداز وتے سواد آپ لاسکیں۔

گوجری کلام:

غزل ۱:

آپے بول پیا اتھروں — بھیت کھول گیا اتھروں
یہ اتھروں نماناں ہیں — جِند رول گیا اتھروں
اتھروں نہیں موتی ہیں — انمول گیا اتھروں
اتھروں تیری یاداں کا — گول گول گیا اتھروں
جہڑا نہیں ڈُلیا آپے — غم گھول گیا اتھروں

غزل ۲:

خیالاں کی بستی ماں آ بلیں بلیں — میری جان مِناں ستا بلیں بلیں
محبت کی پہلیں ادا بلیں بلیں — اک واری مُڑ فِر دِکھا بلیں بلیں
یہ بل کھاتی ندیں مچلتا وا دریا — زُلفاں کی چوٹی بنا بلیں بلیں
اجاں لج آوے اجاں شرم آوے — ہو جاں گا ہم آشنا ،بلیں بلیں
چن کے کرے گو تیرا حُسن اگے — متھا تیں جھنڈ نا ہٹا بلیں بلیں

غزل۳:

سوہنی رُت بہار نا ترسے میرو دل وی یار نا ترسے
ایکلاں جینو اوکھو دِسے بچھڑی کونج اڈار نا ترسے
کوہِ طور نا مُڑ مُڑ دیکھے عاشق یوں دیدار نا ترسے
دُنیا کی تصویر کو رنگ ہے بوہٹی ہار سِنگار نا ترسے
سینے لاؤن مر مر جاؤں سجن مِتر یار نا ترسے
ہوں بھی ترسوں حبیب اُسے نا جِسراہ گُل گلزار نا ترسے

غزل۴:

ہوں کئی بھلیکھا کھا بیٹھو گل اپنے لا کے پھاہ بیٹھو
میں چُلہو اک بنایو تھو جہڑو آپے ہی ہوں ڈھا بیٹھو
یاہ کہڑی فصل جمی ہے یوہ کہڑو بیج ہوں راہ بیٹھو
میں امن کی گل کیہی تھی توں ایٹم بم بنا بیٹھو
لوک ڈھونڈیں بیچ سمندراں کے تُوں ہتھیں لعل کھڑا بیٹھو

غزل۵:

نہیں مریو شیطان میرے اندر گو کے ہویو انسان میرے اندر گو
کِت کِت پچیں لاٹ تیرا لشکارا گی بُت ہویو انسان میرے اندر گو
کُجھ ہاڑا کُجھ ساڑا تیری یاداں گا یوہی تھو سامان میرے اندر گو
کے پئی نظر چھوہاتی اُس پاسے دِل ہویو بے ایمان میرے اندر گو
اک لحظہ ماں کُنجی حوالے چوراں گے کر گیو نادان میرے اندر گو
کیوں سوالیں سُتی وی حیاتی نا جاگے گو انسان میرے اندر گو
کر کر انکی صفت لوکاں ماں حبیبؔ اُچو کیو مان میرے اندر گو

D:\Writers org\hayder.jpg not found.

چودھری غلام حیدر عادلؔ

پیدائش:2 ستمبر 1955ء ہندواڑہ (کشمیر)

غلام حیدر عادلؔ کشمیر کا علاقہ کپواڑہ مانھ اک بڈھانہ خاندان مانھ ۱۹۵۵ء مانھ پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم اتے حاصل کی تے فِر سرینگر تیں بی اے کرن تیں بعد ریاستی محکمہ پولیس مانھ ملازم ہوگیا۔ ویہ ترقی کرتا کرتا ایس پی ہوگیا ہیں تے اج کل سری نگر مانھ تعینات ہیں۔

ویہ تعلیم کے دوران ہی جدید گوجری ادب کی تحریک نال جُڑ یا، نثر تے نظم لکھنی شروع کی جیہڑی شیرازہ گوجری مانھ پہلا پنج دس سال با قاعدگی نال شائع ہوتی رہیں۔ نظماں غزلاں مانھ عادلؔ تخلص کرتا رہیا ہیں۔ گوجری مانھ کُجھ چنگی کہانیں وی لکھی ہیں۔

غلام حیدر عادلؔ ہوروی کئی دوجا گوجری لکھاڑیاں ہاروں پچھلا دس پندراں سالاں تیں چُپ چاپ ہوکے بیس گیا ہیں تے اُن کی کائے نویں تحریر نظراں تیں نہیں گذری۔ اُن کی شاعری وی اجھاں تک کتابی صورت مانھ عوام کے باندے نہیں آسکی۔ اجکل ویہہ کشمیر کی گوجری انجمن ''ادبی سنگت کشمیر'' کا صدر کی حیثیت نال وی ذمے داری نبھاویں لگا وا۔ اللہ کرے ان کے اندر کو گوجری قلمکار وی جاگے تانجے ویہہ گوجری کا حقوق دا کر سکیں۔

D:\Writers org\ashraf.jpg not found.

چودھری محمد اشرف چوہان

پیدائش: 20، اکتوبر، 1955ء سنئی، سُرنکوٹ، پونچھ

محمد اشرف چوہان گوجری کا نوجوان تے مُخلص لکھاڑی ہیں۔ ویہ ۱۹۵۵ء مانھ سُرنکوٹ پونچھ کا گراں سنئی مانھ چودھری کا کا چوہان ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ پونچھ کالج تیں بی اے کرن تیں بعد محکمہ تعلیم مانھ ملازم ہو گیا تے فِر سماجیات تے انگریزی مانھ ایم اے کرن تیں بعد لیکچرار کے طور کم کرتا رہیا ہیں تے اجکل ہائر سیکنڈری سکول کا پرنسپل کی حیثیت مانھ قوم کی خدمت مانھ مصروف ہیں۔

گوجری ادب مانھ آیاں انھاں نا ہُن پندراں بیہ سال ہو گیا ہیں۔ ویہ کلچرل اکیڈمی کی اکثر مجلساں مانھ بڑا جذبہ، خلوص تے باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا ہیں۔ اُنھاں نے کُجھ اک تحقیقی مقالاوی لِکھیا ہیں پر بُنیادی طور پر ویہ کہانی کار ہیں تے اُنھاں نے کافی چنگی کہانی لِکھی ہیں۔

محمد اشرف چوہان ہوراں کی کہانیں گوجرا سماج کو حُلیو بڑی صفائی نال باندے آنیں تے انھاں نے سماجیات کا ماہر ہون کے ناطے سماجی بُرائیاں کی نشاندہی تے اصلاح کی کامیاب کوشش کی ہیں۔ اُن کی کہانیں شیرازہ گوجری مانھ شائع ہوتی رہی ہیں پر اج تک کتابی صورت مانھ باندے نہیں آسکی۔

D:\Writers org\anwar.jpg not found.

چودھری انور حسین انورؔ

پیدائش:9دسمبر 1955ء فتح پور راجوری

ریڈیو کشمیر جموں کا گوجری شعبا تیں دھوئی دھائی وی گوجری اواز انور حسین کی پچھان ہے۔ ویہ ۱۹۵۵ء مانھ راجوری کا گراں فتح پُور ڈنہ مانھ اک جٹ خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم تیں بعد ریاستی محکمہ تعلیم مانھ استاد کے طور ملازم ہوگیا تے مُدت توڑی پڑھان کی ذمے داری کے نال نال اپنی پڑھائی کو سلسلو وی جاری رکھیو تے اُردو مانھ ایم اے کی ڈگری لئی۔ ۱۹۸۷ء مانھ ریڈیو کشمیر جموں کا گوجری شعبہ مانھ اناؤنسر کی حیثیت نال گیا جت ویہ اج توڑی یاہ ذمے داری بڑی ذمے داری نال نبھاویں لگا وا۔ گوجری زبان تے ادب واسطے ریڈیو کی طرفوں کی جان آلی کوششاں مانھ اُن کو بڑو ہتھو ہے۔

گوجری ادب مانھ ویہ ۱۹۹۰ء کے قریب مقالہ نگار کی حیثیت نال داخل ہویا۔ پر بعد مانھ غزل کا میدان مانھ نوں قدم رکھیو جے غزل ہی اُن کی پچھان بن گئی۔ جدید گوجری غزل مانھ انورؔ اک معتبر ناں بنتو جائے لگو وو۔ اُنکا کلام مانھ فنی پکیئت کے نال نال ایسو خالص گوجرو لہجو ہے جس مانھ نواں نواں مضمون تے پرانا پرانا گوجری محاورا بڑی اٹھکل نال گُنھیا وا ہوئیں۔ گوجری غزل کا حوالہ سنگ نویں صدی نے انور حسین نال بڑی امید لالئی ہیں۔ اللہ کرے جے ویہ باقاعدگی نال لِکھتا رہیں تے گوجری آلاں کی تِس بجھاتا رہیں۔

کلام: حمد

سارا عالم کو بادشاہ توں ہے — حمد لائق بس اے خدا توں ہے
ہم تیری صفت کے بیان کراں — ساری صفتاں کی انتہا یتوں ہے
ہر مصیبت مانھ توں ہی یاد آوے — ہر کسے درد کی دوا توں ہے
کول اتنو کہ دل مانھ ہے موجود — دور اتنو کہ لاپتا توں ہے
زندگانی ہے اک سفر یارب — توں ہی منزل ہے راہنما توں ہے

غزل۱

کھُلی اکھیں نظر نہیں آتا، خواباں مانھ تڑفاویں لوک
ہور بدھاویں بیتابی نا، ایسو دِل پرچاویں لوک

پہلاں اپنو میت بناویں فر دیں داغ جدائی کا
خورے کس تقصیر کو بدلو مہارے نال مکاویں لوک

بھاویں اکھاں کی بولی مانھ اک اک گل سمجھا چھوڑیں
دل کو حال زبانی اپنی، دسن تیں شرماویں لوک

یوہ ان کو دستور سہی پر اپنا بس کی بات نہیں
ہم انھاں نا بھُل نہیں سکتا ہمنا لکھ بھُلاویں لوک

ڈُبن چلی آپ تے دسے ترنو آنڈھ گمانڈی نا
اپنی ہوش وی نہیں کر سکتا، ہمنا کے سمجھاویں لوک

غزل۳:

یاری بھاویں کھیر تے کھنڈ ہے — منہ پھِر منہ ہے کنڈ پھر کنڈ ہے
حِرص کو پالو کس نے پٹیو — جِتنا پلا اُتنی ٹھنڈ ہے
اپنو محرم حال نہیں مِلتو — نوں تے یاراں کو ترنڈ ہے
پلو اپنو سام کے رکھیئے — یاہ دُنیاں بیری کو جنڈھ ہے
خواب ماں دیکھوں ہوں محشر ماں — سِر پر پاپاں کی اک پنڈ ہے

غزل۳:

بھروسو تک لیو یاراں کی یاری دیکھ لی ہم نے
محبت دوستاں کی بار باری دیکھ لی ہم نے

سماں کے نال بدلن آلیو یارو بدل جاؤ
دھیاڑا چار تھاری چاریاری دیکھ لی ہم نے

جنہاں نے جان وارن کی قسم کھاہدی تھی مہارے تیں
ضرورت پین ور انکی عیاری دیکھ لی ہم نے

بڑو ارمان تھو اک دن خوشی کو دور دیکھاں گا
مگر اس آس مانھ ہی عمر ساری دیکھ لی ہم نے

پتو نہیں ہور کے کجھ دیکھنو باقی ہے قسمت مانھ
بہتیری زندگی مانھ خواری دیکھ لی ہم نے

غزل۴: (ڈاکٹر رفیق انجم کے ناں)

تیرو خلوص دیکھ کے دل نا خوشی مِلی — کر نہ سکوں بیان مسرت جہڑی ملی
تیرو سلام آیو میرے ناں زہے نصیب — بیمار حسرتاں نا نویں زِندگی ملی
خوشبو مثال یاد تیری دل مانھ مہک اُٹھی — سدھراں کی کونپلاں نا عجب تازگی مِلی
تیرا ملن کی خیر تمنا رہی مگر! — اے دوست تیرا درد مانھ لذت بڑی مِلی
انوؔر نا ہور چاہیئے کے اس جہان مانھ — ہوں خوش نصیب ہاں کہ تیری دوستی مِلی

D:\Writers org\zaffar.jpg not found.

چودھری ابرار احمد ظفؔر

پیدائش: 4 جنوری 1956ء ایبٹ آباد وفات: 25 مارچ 1998ء جموں

چوہدری علی محمد گورسی علاقہ گُول گلاب گڑھ کا ذیلدار، عالم تے سیاسی بصیرت رکھن آلا بڑ رگ تھا جھاں نا مُلکی تقسیم کا عذاب پوٹنا پیا تے اپنو تخت تاج چھوڑ کے ایبٹ آباد مانھ مہاجراں آلی زِندگی گذارنی پئی۔ ابرار احمد ظفر اسے پردیس مانھ پیدا ہویا پر پنج سال کی عمر مانھ ہی یتیم ہو گیا تے نوں شروع تیں ہی زِندگی کا سارا سیک ننگے سِر برداشت کرنا پیا۔

عِلمی ادبی خاندان ہون کی وجہ تیں ظفؔر مانھ ادبی ذوق موجود تھو جس ناوقتی حالات نے یوں سگ لائی جے نظماں، گیتاں تے غزلاں کی پنیری پُنگرن لگ پئی تے اُس فصل کو کیمقابلو ہو سکے جس کی پال پوس تے گوڈی تالی کی ذمہ داری رانا فضل حسین جیہا ادیب تے شاعر نے قبُولی ہوئے۔ ابرار ظفر کا سارا کلام مانھ وطن کی محبت، پردیس کا دُکھ درد تے اپناں کی بے مہریاں کو جھڑو ذِکر ہے اُس مانھ رانا فضل کی تربیت نمایاں دِسے۔

بُنیادی تعلیم تیں بعد ابرار احمد ظفؔر کافی عرصہ تک ریڈیو تراڑکھل نال جُڑیا رہیا جت اُنکے اندر کو تخلیق کار جوان ہوؤ پر وطن کی تاہنگ اُنھاں نا آخر 1981ء مانھ واپس چھِک لیائی تے ویہ آ کے گُول گلاب گڑھ مانھ بس گیا۔ پر ات آ کے اُن کیا کے کے ریجھ پوری ہوئیں تے کتنا خواب ریزہ ریزہ ہویا اسکو انداز و اُنکا کلام توں ہی لایو جا سکے۔ کیونجے اُن کی حیاتی کی کشمکش، دُکھاں درداں، محرومیاں تے مایوسیاں کو چھا ملو شاعری مانھ وی موجود ہے۔

ظفؔر نے بھاویں ہر صِنف مانھ شاعری کی کوشش کی ہے پر ویہ اپنا اندرون کو درد نظماں مانھ کھُل کے بیان کر سکیا ہیں۔ تے اُن کی نظم ہی اُن کی شاعری کی جان ہیں۔

''سدہراں کا موتی، ڈھول اواز ادوروں سوبھیں، اکھر۔ تے 'ہوں نہیں ہوسوں'' اُن کی شاہکار نظم ہیں۔ اُنھاں نے کئی درد یلا گیت وی لکھیا ہیں تے خوبصورت غزل وی، مگر ہر صِنف مانھ ان کو اک اپنو لہجو تے نمیکلو رنگ ہے۔ اُنھاں نے جِس خوبصورتی نال ٹھیٹھ گوجری لفظ تے محاورا اپنی شاعری مانھ برتیا ہیں اُس تیں اپنی مادری زُبان پر اُن کی پُوری قدرت کو اندازو ہو سکے۔

ان کو کلام گذشتہ سال 2003ء مانھ ریاستی کلچرا اکیڈمی نے ''گھُمن گھیر'' کا ناں نال شائع کیو ہے جہڑو بلاشبہ گوجری ادب مانھ اک اہم اضافو وی ہے تے نوجوان لکھاڑیاں واسطے پات وی۔ وطن تے انسانیت نال محبت کرن آلو یوہ شیر جوان اک سڑک حادثہ کی وجہ تیں 25 مارچ 1998ء ناساراں تستیاں تیں ازاد ہوگیو۔ تے نوں گوجری زبان اک دردیلی اواز تیں محروم ہوگئی۔ کلام:

نظم: خونی بستی

اس پیار کی خونی بستی مانھ ارمان میرا نت رُلیا ہیں
ات ظلم کا جرگا لگا ہیں، ات قہر کا جھکھڑ جھلیا ہیں
اج دیکھ کے کد اعتبار آوے، اس باغ کی خستہ حالت نا
کدے ات بہاروی آئی تھی، کدے یہ بُوٹا وی پھُلیا ہیں
ہوں جد تک ہوش مانھ رہیو ہاں، یاہ دل کی تانی الجھی مچ
جد ہوں مستی مانھ ڈبیو تے فر راز بہتیرا کھُلیا ہیں
میری مہر وفا کو اوڑک اِت، انعام لبھو تے کے لبھو
ات لابھی غرضی لوکاں نے، احسان میرا نت بھُلیا ہیں
ات پیار محبت دھوکھو ہے، ات خلق خلوص نہ جانے کوئے
نت غرضاں کا پروانا سنگ، ارمان ظفر کا تُلیا ہیں

نظم: ماں

دُکھ میرا ماں جھلے تھی توں سینو اپنو سلے تھی توں
جد وی ہونی سر پر آئی اگو میرو ملے تھی توں
قدر تیری اج آوے ماں
میرا درد بنڈاوے ماں

رؤوں کدے کدے ہسوں جِنوں چھڑکوں اُتنو پھسوں
دُکھ درداں نے گھیرو دِتو توں ہی دس ہاں کیاں نسوں
دُنیا انت ستاوے ماں
منا سینے لاوے ماں

جے امڑی اج کولے ہوتی میرا دُکھڑا سن سن روتی
دور میرے تیں امڑی میری روئے ڈوہلے اتھروں موتی
میرا درد بنڈاوے ماں
منا سینے لاوے ماں

یاد تیری مُج آوے مِنا رؤوں سہکوں ترسوں تِنا
دُکھ درداں نے گھٹی لائی غم دُنیا کا جھلوں کِناں
دُکھڑا کون بنڈاوے ماں
منا سینے لاوے ماں

نظم: ہوں نہیں ہوسوں.....!

گیت میرا نت گائیں گا تم
ہوں نہیں ہوسوں ہوں نہیں ہوسوں
آپ دھیانی سوچاں مانھ جد
میری صورت ابھرے گی
اپنے کول بلائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
جد وی کوئے بھُل بھلاوے
میرو ناں بلاوے گو
چھم چھم نیر برہائیں گاتم ہوں نہیں ہوسوں
اج کے قدر بیدرداں نا
اوڑک وہ دن آنو ہے
کوکیں گا کرلائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
اوڑک اک دن حسن خزانو
اپنے ہتھیں بنڈنو ہے
کوڈی مُل چکائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
فر جد کوئے سُوت کی اٹی
حسن کو مُل چکاوے گو
ڈاہڈا پچھوتائیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں
جھولی بھر کے سجرا سجرا
سجر سویل پھُلاں کا گجرا
قبر ظفر پر آئیں گا تم ہوں نہیں ہوسوں

غزل۱:

میں گیت وفا کا گا تکیا — کُجھ پیار کا دھوکھا کھا تکیا
ویہ اسراں اج کُجھ رُٹھا ہیں — کر ترلا مِنت منا تکیا
ویہ دل تیں ڈیرو پٹتا نہیں — میں سوسو وار بھُلا تکیا
ہتھ عشق کو موتی آیو نہ — تن من کا لعل کھڑا تکیا
سُکھ وی ظفر نا راس نہ آیو — دُکھ وی میں گل لا تکیا

غزل۲:

دل میرا نا ساڑ گیو کوئے — ہجر کی چنیا چاڑھ گیو کوئے
نین ملا کے اکھ چھوہا کے — گھل غماں کا پہاڑ گیو کوئے
لکھ کے پیار کی پریم کہانی — دل کو ورقو پاڑ گیو کوئے
لارا لا کے عشق نگر کا — ادھ اشمانوں جھاڑ گیو کوئے
جین کی ظفر آس نکمی — آس کو شہر اجاڑ گیو کوئے

غزل۳:

ستھرا ہی رہ گیا ہیں ڈیرا چلے گیا — دل مانھ میرے تھا جنکا بسیرا چلے گیا
ہوں رہ گیو تھو سکھنی گھڑی نا تو ستو — سرمایو سارو لیکے لٹیرا چلے گیا
میرا نصیب مانھ رہی یاہ شام غم کی شاید — سنگ اپنے لے خوشی کا سویرا چلے گیا
میرا خلوص کو منا انعام کے دتو — دے کے ویہ غم گھنیرا گھنیرا چلے گیا
ہوں دے نہ سکیو کائے ظفر بددعا بھلیں — عاجز وہ کر کے بھاویں خصیرا چلے گیو

غزل۴:

غم اتنا توں جریا نہ کر دُکھ کو پانی بھریا نہ کر
لیکھ کو لکھیو ہو کے رہنو سوچ متی مُچ کریا نہ کر
بھوگوں گو ہوں آپے ہونی رو رو کے توں مریا نہ کر
نہیں مرتو کوئے ہجر مانھ اڑیئے دوری تیں مچ ڈریا نہ کر
نہ ملیا ات حشر ملاں گا دل چھوٹو توں کریا نہ کر

غزل۵:

بیتیا وقت بھُلا نہیں سکساں جاغ نویں بھی لا نہیں سکساں
ہوں مجبور تے توں ہے بے بس کھُل کے باندے آ نہیں سکساں
جگ بیری ہے پیار آلاں کو جگ کے سنگ ٹکرا نہیں سکساں
ہم رسماں کا قیدی دوئے قسم نا توڑ نبھا نہیں سکساں
آس کی کشتی نازک بودی پار ندی تیں جا نہیں سکساں
اِتنو لموں چھیڑ نہ چھڑیئے مُڑ کے بھکیں آ نہیں سکساں
ظفر کہانی توڑ نہیں چڑھنی گیت خوشی کا گا نہیں سکساں

غزل۶:

اک دِل کہ تیرے گھر آؤں فِر سوچوں نہ اُس در جاؤں
دیکھ تِتاں بھی چین نہیں آتو نہ دیکھوں تاں بھی گھبراؤں
توں ہے ویری ناگ کی مچھی تک تک اینویں جی ترساؤں
سوچ میریں تیرے در ہُمڑیں کس راہ تیری یاد بھُلاؤں
مت توں بے وفا نہیں ہوسیں دِل نا سوٹھا دے سمجھاؤں

غزل۷:

دل کی ہر گُٹھ کونے توں ہے ڈیرو تیرو بانہھل بانہھل
آپ دھیانو ہسوں روؤں پیار تیرا ماں پاگل پاگل
دل میرا کو دُشمن ہوؤ اکھ تیری کو کاجل کاجل
خیال میرا کی منزل توں ہے میری سوچ کو ساحل ساحل
میری آس امید وی توں ہے طلب میری کو حاصل حاصل

غزل۸:

میری دھڑکن میری صدا بن جا میری چاہت میری وفا بن جا
پُوچھ اتھروں تے میری کاری آ میرا درداں کی توں دوا بن جا
کا نگ دُکھ کی تے دور ہے ساحل میری کشتی کی ناخدا بن جا
بن جا میرو نصیب میری خوشی میری کرنی کی نہ سزا بن جا
میرو ارمان بن کے جی غزلے! میرا ہوٹھاں کی توں دعا بن جا۔

غزل۹:

تُھو یوہ زنجیر مِلی رے ہوں سوچوں جاگیر ملی رے
خواب اک ڈِٹھو جاگتی اکھیں اُس کی یاہ تعبیر ملی رے
جس کی خاطر بھیس بٹایو مِنان میری ہِیر ملی رے
ملیو تیرو پیار غزل جی کیا سوہنی تقدیر ملی رے
جس جنت نا ہوں طلبوں تھو دوزخ بھوگ اخیر ملی رے

گیت:

پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول
دُکھڑاں تے درداں کی گٹھڑی پھرول
پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول

ٹور کے کویلے ماہیو ہن پچھو تاؤں
دور گیاں سجناں کی خیر مناؤں
دُکھڑا یہ لگیاں کا کس نا سناؤں
کس نا یوہ دسوں سینوا پنوں ہوں کھول
پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول

اج منا سٹ گیو ماہیو ہان کو
چکھیو سواد کیسو اکھ بھیڑی لان کو
کناں کچو نکلیو ماہی زبان کو
بھُلیو ہے سوہنو سارا وعدا تے قول
پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول

ہویو کے قصور ماہیا لبھی یاہ سزا
دو دل سانجھا سانجھا ہویا ہیں جُدا
دھُکھوں دھکھوں دل کرے میریا خدا
قضِیاں ماں سُنھے گئی جند میری سوہل
پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول

زندگی تیں اَک چلی ہوں بیٹھی روؤں
تیرا دِتا زخماں نا کس طرح دھوؤں
ساری ساری رات جوگوں پل وی نہ سوؤں
کشتی حیاتی آلی اج ڈانوا ڈول
پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول

موت آوے میرے بہڑے شگن مناؤں
اس روگی زندگی نا اگ وی نہ لاؤں
سجناں کا درداں ماں مرجانو چاہوں
جِس پچھے جِند گالی جیئے سوہنو ڈھول
پکھنو اداسیا رے ڈالی ڈالی بول

رانا غلام سرور صحرائی

پیدائش:3 فروری 1956ء پروڑی گُجراں راجوری

سرور صحرائی نا پردیس کو احساس، پیر پنجال کی ہڈک تے شاعری وراثت مانھ لبھی ہے۔ ویہ گوجری ادب کا پیر پنجال رانا فضل حسین راجوروی کا سپُوت ہیں۔ جنھاں نے مُلکی تقسیم کے دوران، ہجر کا درداں کی پنڈ وکلی قدروں باہری بنھ لئی تھی تے ویہ سنگیاں ساتھیاں تے وطنیاں کو وِصو اج توڑی شاعری کی زبان مانھ چُکاویں لگا وا۔ سرور صحرائی نے وی اس بچوں اپنا حِصہ کی بنڈ چُن کے لئی ہے۔ ویہ ۱۹۶۵ء مانھ راجوری تیں ہجرت کر کے میر پُور جا بسیا تھا تے تعلیم مکمل کر کے اجکل ادب کے نال نال تدریس کو فرض وی نبھاویں لگا وا۔

گوجری ادب مانھ غلام سرور صحرائی کی طبیعت شاعری آلے پاسے چلی تے تے رانا فضل ہوراں کی رہنمائی نال اس مانھ ایسو نکھار آتو گیو جے اج گوجری ادب مانھ سرور صحرائی کو اک اپنو اسلوب، مقام تے پچھان ہے۔ اُنھاں نے ہر صِنف مانھ شاعری کرن کی کوشش کی ہے پر انھاں نے روائتی شاعری کا بنیا بنایا اصولاں تیں ہٹ کے گوجری مانھ نواں تجرباوی کیا ہیں۔ جہڑی گوجری لکھاڑیاں تے پارکھاں نے مُچ پسند کیا ہیں۔ ان کو گوجری کلام ریاستی کلچرل اکیڈمی نے پہلاں ''سجری سویل'' تے فِر ''رُت نروئی'' کی صورت مانھ شائع کیو ہے جس نال انھاں نا پڑھن تے سمجھن آلاں کی تعداد مانھ مُچ اضافو ہوئے گو۔ چھوٹی بحر مانھ باراں مانہ لِکھ کے انھاں نے مولانا افضل پانی پتی کی یاد تازہ کر چھوڑی ہے۔

صحرائی بنیادی طور نظم کا شاعر سئی لگیں تے یوں انھاں کی تخلیق کُجھ خوب صورت نظماں تے ماہیا کی طرز پر لکھیا وا باراں مانہ تے گیتاں کے نال نال غزل مانھ وی نظم آلو رنگ

یوں ڈُل آیو ہے جے ان کی اکثر غزل مسلسل غزل کہی جا سکیں۔ شاعری مانھ چن، وطن تے عید جئی اصطلاح رانا فضل توں مستعار محسوس و ہیں۔ شاید اس گلوں وی جے پڑھن سُنن آلاں نا یہ لفظ رانا فضل ہوراں کی زبانی سُنن کی عادت جئی ہوگئی وی ہے۔ بہر حال سرور صحرائی کا کُجھ نواں تجربا دِل نا مُچ مُچ پرچاویں تے امید ہے جے نواں لکھن آلا انھاں تیں ضرور رہنمائی حاصل کریں گا۔

کلام:

نعت:

سچا سُچا اعلیٰ اُچا کاج سکھاون آیا
سِدھا راہ سبلا سوکھا راس بناون آیا

بِگڑی تِگڑی آن بنائی درس توحید پڑھایا
کُفر شِرک گمراہیوں مھاری جان بچاون آیا

بھُلا کُتھا، کڈھ بھلیکھا سِدھے رستے لایا
رہبر پاک محمد ﷺ عربی تھا بخشاون آیا

ماڑا ریڑا لِسا ماندا حضرت نے سرچایا
نیکو کار اِنسان کی اُچی شان بدھاون آیا

رکھی لاج رسُول اللہ ﷺ نے رحمت کا کر سایا
اُمت کے باغیچے پیارا بوٹا لاون آیا

غزل۱:

سچی رُت بہار کسے کی پھُلاں ہار ہُنار کسے کی
سُر سنگیت اک میت کا چھیڑوں رگ رگ بجے تار کسے کی
دل میرے بسنیک ہوئی وی واہ سُندر سنسار کسے کی
من کی لال پری نہ بِسرے پیاری پیار پیار کسے کی

غزل۲

نویں نروئی سجری یادیں ویہ بسیا وا سدھری یادیں
آساں کا پھُل دل کے باغیں پھُلیا کس کی ہگری یادیں
اُنکا چیتا رُت مُشکاویں ویہ لُگیا من سنجری یادیں
لاڈ اُٹھاں سنگ پال کے رکھیا بچپن کی بے فِکری یادیں
پھُلے بیل وفا کی سرورؔ گندل پیار کی پُنگری یادیں

غزل۳

سجری سویل تے رُت بہار غزل میری وی پھُلاں ہار
سماں کا نین تریل نے دھویا رُت نے رنگیو وو سنسار
دل یاداں کی چخیا چڑھیو اک جندڑی تے دُکھ ہزار
کیوں نہیں ملتا دوئے کنارا دیکھیں ندیوں پار ارار
عشق اُستاد ہویو رے سرورؔ حُسن کی پٹی پڑھے پیار

غزل۴

پہلاں ویہ ارمان بنیں تھا ارماناں کا مان بنیں تھا
جے ہُن اکھ پرت نہ دیکھیں فرکانہ نا دل جان بنیں تھا
اُف کروں تھوتاں ویہ سوہنا آپے دردی آن بنیں تھا
لوڑ پئی تاں ڈُڈو دسیو ایویں نین پران بنیں تھا
اوپریاں اکھاں تیں صدقے دیکھ مناں انجان بنیں تھا

غزل۵

خبرے خابیں کون آیو رے جاگ آئی تے رون آیو رے
دے گیو تھو کوئے پیار کا لارا ایویں دردی ہون آیو رے
یاداں کی اک برچھی ترکھی دل نا سل پرون آیو رے
تج دتو اس بے پرواہ نے نین سڑیں لہو چون آیو رے
ہوں سرورؔ ہنگلا تو جاگوں من میرے کوئے سون آیو رے

ق:

چن عید کو سانجھو چڑھیو رے یاہ عید ہے روزیداراں کی
تم دور تے ہم مجبور ہویا کے عید وچھوڑے ماراں کی
چن سانجھ سنجھیالی اک سانجھی تم چن دیکھیں ہم چن دیکھاں
تم جدا جدا ہم جدا جدا ہے ساجھ رے دینہ چن تاراں کی

باراں ماںہہ:

چیتر کی رُت ربا
چڑھتل چن چوٹی کد پوہچوں اُت ربا
بیساکھ بہار آوے
چڑھتل چن چوٹی مت سُندر یار آوے
مُج جیٹھ کی گرمی نے
کوئے شوخ بنا چھوڑیو لاڈاں کی نرمی نے
ساون کی رُت برھیا
قسمت جے ہوئی بیساں گا لا پرہیا
کتنک مانھ یاد کروں
وہ آکے سُن جاتو ہوں کے فریاد کروں
مگھر کو مہینو رے
چاہت دل کی تھی تیرے سنگ جینو رے
پوہ پالا برفاں کا
کورا گل جاناں ان میرا حرفاں کا
مُڑ آیئے ماگھ اڑیا
سجری لسی ہے سریاں کو ساگ اڑیا
پھگنا کی آوت ہے
دُنیا مطلب کی یاہ کُوڑ کہاوت ہے

گیت: ۱

چن میرو چڑھیو چوٹیاں تیں اوہلے
ڈھارباچوٹیاں ناچن میرو بولے چناجی کدے کول بسیئے
چن میرو آوے کدے چانئیں راتیں
من پرچاوے میرو آن گلیں باتیں چناجی کدے کول بسیئے
چن سوہنو دسے منا چانئی نا بنڈتو
آوے کالی راتاں وچ پیار پیار چھنڈتو چناجی کدے کول بسیئے
اُپر چنار چناں کاگ اج بولیو
آئی تیری یادڈاہڈی جیورڑورے ڈولیو چناجی کدے کول بسیئے

گیت:۲

پھُلاں نے رنگ لایا
سجری سویل سمیں پردیسی مُڑ آیا
اکھ رات کی روئی ہے
سجری سویل سمیں رُت نویں نروئی ہے
اج آوت راہیاں کی
سجری سویل سمیں مَکی رات جُدائیاں کی
مِٹھی باس بہاراں کی
سجری سویل سمیں رُت لاڈ پیاراں کی
کائے سانجھ تپوشاں گا
سجری سویل سمیں سِر جوڑ کے سوچاں گا

گیت۳:

سجر سویل ہوں راہ کے کنڈے کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

نِت آوَن اِت لوء ہوتی نا
بیتے بیلو نِت روتی نا نہ کوئے آکے دُکھڑا بنڈے
کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

دل کا درد بسون نہیں دیتا
یاد کا کنڈا سون نہیں دیتا جین نہیں ہوتو جوڑے کنڈے
کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

میں راہ ملیا ہمیش اڈیکی
ہو گئی گہلاں کی بسنیکی آس کی بیل نہیں چڑھتی منڈے
کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

اونویں بیت چلی زندگانی
نہ اِس رستے آیو ہانی کدے نہ آن سنجھیالی گنڈے
کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

بھانویں اڑیا ہوں نہیں سوہنی
دل کی چنگی شکل کلوہنی اپنی شے کیوں آپے بھنڈے
کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

ہجراں درد جدائیاں مارے
ملن کی آساں لائیاں مارے سرورؔ پیار نا ٹکے چھنڈے
کِس نا ڈیکوں ٹھنڈے ٹھنڈے

گیت ۴:

گُجھیا وا دردا بول تے سہی ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

جد کیں اکھ سجن سنگ لائیں
دوئے ڈُنگی ڈاب ڈکائیں تکیئے باہنھل اوہل تے سہی
ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

بے آواز بے جیبھا اتھروں
بنیا لہو سڑیاوا اتھروں درد انگار پھرول تے سہی
ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

اوکھا راہ کو راہی ہوکے
یار تپوش سودائی ہو کے ہو جا ڈانواڈول تے سہی
ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

گُم سم چپ سپ رہنو چھوڑ
ہوٹھیں لایا جندرا توڑ درد کی گٹھڑی کھول تے سہی
ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

ندی وفا کی ہڑھ آوے تے
آس کو مکھن چڑھ آوے تے پیار کو دُدھ چھچھول تے سہی
ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

خابیں فر مت مِیت ملے گو
سرورؔ دُکھیا گیت سُنے گو من ماں یار ڈھنڈول تے سہی
ڈُنگھا دُکھ گرول تے سہی

D:\Writers org\shouq.jpg not found.

میاں اشتیاق احمد شوقؔ

پیدائش: مارچ 1956ء وانگت کشمیر

شوقؔ نا گوجرالوک اک رسیلا تے سجیلا شاعر کے طور پچھانیں۔ تے بڑا گھٹ لوکاں نا پتو ہے جے ان کو ناں اشتیاق احمد ہے تے وہ میاں نظام الدین لاروی ؒ کا صاحبزادہ ہیں۔ وہ خواہش کرتا تاں مال دولت، ملازمت، سیاست، سب کُجھ حاصل کر سکیں تھا۔ پر اس شہنشاہی تے روحانی سلسلہ مانھ جمیا پلیا اس گوجری بھرتری ہرؔی نے سارا کئیں نا تیاگ کے غالبؔ کی طرفداری شروع کی تے گوجری ادیبان، شاعراں تے قدرداناں نے سراکھیں بسال لیو۔ دیکھ دیکھتاں انھاں نے وہ مقام حاصل کر لیو جے ۱۹۸۰ء تیں اُراں کائے گوجری مجلس تے کانفرنس اشتیاق احمد شوقؔ کا ترنم آلا کلام توں بغیر مکمل نہیں سمجھی جائے تھی۔

اشتیاق احمد شوقؔ نے گھٹ شاعری کی ہے مگر صاف سُتھری تے سوہنی شاعری ہے۔ بنیادی طور پر وہ غزل کا شاعر ہیں پر انھان نے گیت تے طنز و مزاح مانھ وی کُجھ چنگا اضافہ کیا ہیں۔ خالص گوجر اتے ادبی ماحول مانھ جم پل کی تا ثیر انکا کلام مانھ وی ٹھیٹھ گوجری کی صورت ظاہر ہوئے جس مانھ حاجی جُنید نظامؔی تے اقبال عظیمؔ جیہا منیاں پڑمنیا پارکھاں تے ادیباں کی تربیت نے سونا پر سہاگا کو کم کیو ہے۔

شوقؔ صاحب عرصہ توں چُپ ہیں اللہ جانے کیوں۔ اجھاں تک ان کو کلام کتابی صورت مانھ دیکھن واسطے وی متی اکھ تسائی ہیں۔ خدا کرے گوجری غزل کو یوہ شاہسوار فرمہار موڑے تانجے گوجری زبان تے ادب کا عاشقاں کی تس بجھان کے نال نال ماں بولی کی بتری دھاراں کو حق وی پورو پورو ادا ہو سکے۔ کلام:

غزل۱:

نظراں نا یار تیری تد تک تلاش ہے
مونڈھاں پر زندگی کی جد تک یاہ لاش ہے

منا ہجر کی دھُپ بھلا ساڑے گی ہور کے
ڈھکی وی غم کی چھاں چِر یوں آس پاس ہے

تصور مانھ توں نظر مانھ توں ہر ویلے کول ہے
فر تیرے میرے درمیاں کیوں لفظ کاش! ہے

راتاں کلکھیاں نا توں مِنا ہی سونپ دے
سرگی کا خوف تیں میرو دِیو اداس ہے

اتھروں مانھ شوق ڈھال کے اکھاں تیں کیر نہ
ہر غم نا سہن واسطے ٹھنڈی جئی ساس ہے

غزل۲:

رہیو راز دل مانھ ہوں اج تک چھپاتو
کہڑو میری سنتو تے کس نا سناتو

ہتھ دل پر رکھ کے توں اتنو ہی کہ چھوڑ
کدے بھی نہ آتو،توں جد جد بلاتو

توں پیارو تھو تاں ہی خدا کی قسم
رہیو تیرا زخماں نا اج تک کھڈاتو

زمانہ کا ٹھہلا نے کت لے پہچایو
اگیرے پھلاں تیں یوہ کنڈاں کو احاطو

تناں نہیں تھو آنو تے نہ آیو شوقؔ
صبح شام ایویں رہیو کاگ اڈاتو

غزل۳:

چن کے نال یہ تارا چمکیں خوش اج دُنیا ساری ہے
اٹکی وی کیوں دل میرا مانھ ایک غماں کی آری ہے

مِنا بھُل کے کے کُجھ تھایو بہانو پیار کو جھوٹھو تھو
یاد توں جد جد آیو سجنا دُنیا اک بساری ہے

ٹُٹ پوئے اسمان ہی بھاویں ایسو وی ہوں سوچوں تھو
ہُن اِس پیار کا ٹُکا بُت پر چن کی لوء وی بھاری ہے

دھوکھو کھا نہ جایئے صدقے رُت کُجھ ایسی بدلی ہے
پھُلیں تھا جِت پھُل خوشی کا غماں کی پھُلواری ہے

تاراں کی لو پھِکی پھِکی چن بھی شوق انگلایو ہے
رات نہیں گذری گویا سجنا عُمر ایک گذاری ہے

گیت:

نیناں کا تیں کٹورا چکیا تے ڈل گیا
چھپیا وا بھیت سارا آپے ہی کھُل گیا

کتنی ہی وار کیریا اتھروں میں جھولیاں ماں
آساں کا شہر ماں سب کوڑی کے مل گیا
نیناں کا تیں کٹورا چکیا تے ڈل گیا
چھپیا وا بھیت سارا آپے ہی کھُل گیا

چننا پیا ہیں کنڈا ربا توں خیر کریئے
جت جت خزاں گئی اتوں ہی پھُل گیا
نیناں کا تیں کٹورا چکیا تے ڈل گیا
چھپیا وا بھیت سارا آپے ہی کھُل گیا

جس نے دتا ہیں زخم وہ جانتو نہیں ساتھی
اجڑے گی شوق نگری جے یہ بھی کُل گیا
نیناں کا تیں کٹورا چکیا تے ڈل گیا
چھپیا وا بھیت سارا آپے ہی کھُل گیا

گیت: اشتیاق احمد شوقؔ

کائے یاد کرے اج کھیچل
منا دور کدے توں لے چل
سوہنا چن کا دیس کی وأ
تیرو ضامن میرو خدا

بہڑے کاگ کوئے جد بولے
میرو پیو کلیجو ڈولے
او دُور گیا چن آ
تیرو ضامن میرو خدا

توں میرو ہوں تیری کے
چن تاراں تیں آپچھ لے
اک روح تے جسم جدا
تیرو ضامن میرو خدا

ہر خوشی کے نال ہے غم
تیری یاد ماں نکلے دم
کھلی دیکھوں تیرا راہ
تیرو ضامن میرو خدا

توں حسن تے ہوں پُجاری
تیری بلئیں رُلوں بیچاری
کس جُرم کی ایڈ سزا
تیرو ضامن میرو خدا

طنز و مزاح:

آ بھائی بُوبا مہیس نا موڑ
پڑھن کی نہیں تِنا لوڑ
جے ہوں جاتو کدے سکُول
ڈیرے کون بناتو پُول
جگُنی کرتی کد قبُول
ہوں گِری تے عالم کھوڑ
آ بھائی بُوبا مہیس نا موڑ

D:\Writers
rg\gulshan.jp
not found.

چودھری منظور حسین گلشنؔ

پیدائش: جون 1956ء پلانگڑھ راجوری

منظور حسین گلشنؔ گوجر قوم کا اک باصلاحیت نوجوان ہیں جنہ مانھ تخلیقی تے انتظامی رُجحان بچپن تیں موجود تھو۔ ویہ ۱۹۵۶ء مانھ ضلع راجوری کا گراں پلانگڑھ مانھ اک کسانہ خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم اتے حاصل کی تے بعد مانھ پونچھ کالج تیں بی اے تے فر جموں یونیورسٹی تیں ایم اے کی ڈِگری لئی۔

منظور گلشنؔ تعلیم کے دوران ہی جدید گوجری ادب کی تحریک مانھ شاعر کی حیثیت نال شامل ہویا۔ اُنھاں نے کئی تحقیقی تے تنقیدی مضمون وی لکھیا ہیں جہڑا شیرازہ گوجری مانھ شائع ہوتا رہیا ہیں۔ مطالعہ کا عادی تے عالمی ادب پر نظر رکھن آلا منظور گلشن یونیورسٹی مانھ تعلیم کے دوران کُجھ عرصہ واسطے سروری کسانہ مرحوم کا رسالہ گُوجر دیس کا ایڈیٹر وی رہیا پر اُستاد کی حیثیت نال سرکاری ملازمت شروع کرن تیں بعد یوہ سلسلو بند ہوگیو۔

ریاستی محکمہ تعلیم مانھ تھوڑی مُدت اُستادی کرن تیں بعد اُنھاں نے زیادہ عرصو گُوجر ہوسٹل کا وارڈن کے طور قوم کو مستقبل بنان مانھ دِن رات محنت کی ہے تے اس سلسلہ مانھ ڈوڈہ، اُودھم پور تے پونچھ مانھ خِدمت کرن تیں بعد اجکل راجوری مانھ مُقیم ہیں۔

سرکاری ذمے داریاں مانھ اُلجھ کے ویہ اپنی تخلیقی صلاحیت گوجری ادب پر نہیں لاسکیا تے گوجری پڑھن تے لِکھن آلا اُنکا علم تے منصوبہ بندی کو قلمی اظہار نہیں دیکھ سکیا۔ اُمید کراں جے ویہ اس پاسے مناسب دھیان دیں گا تے معیاری گوجری ادب کی تِسائی اکھاں ناہور نہیں ترساسیں۔

کلام:

غزل

محبت کا میرا خیالاں مانھ آیئے گھڑی واسطے فر وصالاں مانھ آیئے
کد تک ہوں بیسوں تے جھلوں تسبیا توں اتھروں تے درداں کا نالاں مانھ آیئے
اس بستی توں راہاں گا دوئے کنارے توں شنگراں کی جھولی پنجالاں مانھ آیئے
ہوں ڈیکوں تے دیکھوں ہاں رستا وہ تیرا توں بہکاں تے ڈھوکاں کی ماہلاں ما آیئے
اُن رستاں نا مانجیں گا گلشنؔ کا اتھروں توں مندر مسیتاں شوالاں مانھ آیئے

سی حرفی:

خ:

خوشی ہزار کروڑ سُنا تھارا ناں جے خوب جلیل ہوویں
ہوئے خوشی تے امن کو دور دورو، سارا کم جے نال سبیل ہوئیں
ہوویں لوک خوشحال اس قوم اندر حاکم اپنا وِچ تحصیل ہوویں
گُلشن کرے دُعا جبار اگے، ایڈوکیٹ ہزار وکیل ہوویں

د:

دس جا سوہنیا بھیت دِل کو، کہڑی طرف چلیو کد آئے گو توں
کد موڑے گو مہار توں دیس مہارے، ڈھوکاں مہاریاں مانھ ڈیرا لائے گو توں
تیرے باہج رہنو دُکھیا حال ہم نے، اُجڑیا دلاں نا کد بسائے گو توں
سوہنی آوے گی باغ بہار گُلشنؔ باغاں وِچ پھیرا کد پائے گو توں

D:\Writers org\rashid 3.jpg not found.

چوھدری عبدالرشید نازؔ

پیدائش:1956ء ہل جم پتھری شوپیاں

عبدالرشید نازؔ ہوراج توں پنجاہ سال پہلاں کشمیر کا علاقہ ہل جم پتھری، ضلع شوپیاں مانھ اک گورسی خاندان مانھ چوھدری محی الدین گورسی ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ وقتی حالات کی وجہ تیں زیادہ باقاعدہ تعلیم نہ حاصل کرسکیا۔ بس تھوڑی مچ دینی تعلیم تیں بعد گھر مانھ ہی مال چوکھر تے زمینداری کو خاندانی کم سمھال لیو تے یو ہی سلسلو اجاں وی جاری ہے۔

کلچرل اکیڈمی تے ریڈیو ٹی وی نال رابطہ کی وجہ تیں گوجری مانھ شاعری شروع کی تے انکو کلام اسطرح شیرازہ گوجری تے نشریاتی اداراں کے ذریعے لوکاں تک پُجن لگو۔ ویہہ زیادہ ترسُل حرفی تے نظم لکھیں تھا پر ہُن انھاں نے گوجری غزل مانھ وی قدم رکھ لیو ہے تے انکا کلام تیں نوں لگے جے ویہہ سوہنی شاعری کی صلاحیت رکھیں۔

کلام کا نمونا:

غزل:

سجناں کے خط لے جا میر ڈاکی بن کے کاگ نا کہیئے
ترسیں اکھ نمانی دوئے موڑ اِنگا ہن واگ نا کہیئے
اوپرو دسے منا اجکل اپنو دیس بیگانو
تِس بھُکھ مَک گئی کے کرنو ہن روزی ساگ نا کہیئے
لِکھ گیو وہ لِکھن آلو لیکھ میرا مانھ دُوری
دس اڈیک لمی کیوں ہوئے، سُنا وا اس بھاگ نا کہیئے
جھولی وچ چھپا کے رکھیا بھیت تیرا میں اوہلے
ڈنگ چلیا تے ہائے نہیں کی میں ہجر کا اس ناگ نا کہیئے
سُکھ آرام نصیب تیرا مانھ ، میرے بے قراری
اپنی اکھیں دیکھ لے بھاویں، سینہ کے بِچ داغ نا کہیئے

D:\Writers org\waqar.jpg not found.

ڈاکٹر مرزا خان وقارؔ

پیدائش:28 جنوری 1957ء موگلہ کالاکوٹ

ڈاکٹر مرزا خان وقارؔ موجودہ دور کا بہترین گوجری کہانی کار ہیں۔ وہ موگلہ کالاکوٹ مانھ جمیا پلیا تے اِتے بُنیادی تعلیم حاصل کی۔ خانہ بدوش زِندگی بڑی قریب تیں دیکھی تے بھوگی۔ دلیری تے چالاکی دیکھ کے محکمہ پولیس ناپسند آ گیا تے سپاہی کے طور بھرتی کر لیا۔ پر اُن کی نظر دور کِتے ٹِکی وی تھی۔ پرائیویٹ طور پر بی۔اے، ایم۔اے تے فر اُردو مانھ گوجری زبان کا موضوع پر ڈاکٹریٹ کی ڈِگری لیکے اجکل ڈِگری کالج راجوری مانھ اُردو کا لیکچرار کے طور قوم تے زبان کو مستقبل سجان کی ذِمے داری بڑی چابکدستی نال نبھاویں لگاوا۔

اُردو ادب کا مطالعہ کے نال نال ریڈیو کشمیر تے ریاستی کلچرل اکیڈمی سنگ رابطہ کی وجہ تیں مرزا خان اس اعتماد تے وقار نال تخلیقی میدان مانھ داخل ہویا جے مرزا خان وقارؔ بن گیا۔ طبیعت طنز و مذاح تے انشائیہ آلے پاسے زیادہ لگے تھی پر اُنھاں نے اختیاری طور پر کہانیں لِکھنی شروع کیں۔

گوجری افسانہ نگاراں مانھ اُنھاں تیں پہلاں قیصرؔ، امین قمرؔ، سلیمؔ، غلام رسول آزادؔ، محمود رانا، تبسمؔ تے ڈاکٹر بارُو نے کُجھ سوہنی کہانیں گوجری ادب کے حوالے کی ہیں۔ پر افسوس کی گل ہے جیب قیصر تے ڈاکٹر بارُو تیں بغیر سارا ہی تھک کے بیس گیا ہیں۔ اسلوب کا لحاظ نال وی گوجری کہانی مانھ امین قمرؔ کو اک اپنو مقام ہے پر ایمانداری نال جائزو لیو جائے تاں مرزا خان وقارؔ نا موجودہ دور کو بہترین کہانی کار کہیو جا سکے۔ اس کو انداز و اُن کی جلدی شائع ہون آلی گوجری کہانیاں کی کتاب تیں ہر کسے نا لگ جائے گو۔

انکی مشہور کہانی ''آدمی'' کو اقتباس دیکھو:

''ٹھک.....ٹھک! کا کا جمعہ نے دل نا بتو دتو مت پرلاں گمانڈیاں کو داند ہوئے بہکل داندرات کھل کے کدے کدے کنداں نالْ کھینسرے ہوئے تھو۔ پھر دل ما سوٹھو کیو جے اپلاں گمانڈیاں کو کتو ہوئے گو۔ وردل ما دعاء کی خدایا تیری کائے ہور مخلوق نہ ہوئے۔ پھر ایک باری ایسو ٹھک ہوؤ جے بوہا کو روڑھووی چینک گیؤ۔ بلوتے کوکاں اٹھ کے باپ کے نالْ چمڑن لگاتے وہ پیرتے زو جیلا نا چھالاں نال پار کرنْ آلواج بوہا کا روڑھا تک دوگز جا ماڑ رڑ کے تے مرمر کے پجھیو۔ روڑا کی بتھ بچوں دوٗر تک چا نئی ما ایک نظر ماری تے مڑ کے ایکن دو جا کے گل لگاواتے جیتا مواوا بلوتے کوکاں درد یکھ کے کہیو۔ باہر.....آدمی نہیں''

ہیں.....ادا آدمی نہیں۔کوکاں کا منہ تیں نکلیو۔کا کا جمعہ نے ساہ پھرتاں جواب دتو۔ ہاں.....آدمی نہیں ''

اک ہور کہانی ''راجکماری'' کو اک اقتباس:

خیرنوں بھی یُوہ پیٹ پریم تے محبت کی نشانی گھٹ تے بگار کی کار زیادہ تھو۔ دکھیا عورت ہمدرداں نا دل کی گل دس ہی چھوڑے بھانویں نامحرم ہی کیوں نہ ہوئے۔کم کے آخری دھیاڑے راجکماری نے میرے اگے اتھروں کڈھیا۔''ہمراہ پتی بہوت جالم ہے بابوساب.....سام کو سراب پیوت ہے۔رات کو اس کا بات نہ مانوں تو مار پیٹ کرت ہے۔نسہ چڑہت ہے نا سالے کوں''

وقارؔ نے اپنا مخصوص انداز مانھ سماج پر اتنی گہری چوٹ کی ہے جے اُن کی بعض کہانی عالمی ادب کا معیار کی ہیں۔اُن کی کہانی راج کُماری، دودراں کی کُتی، تے آدمی پڑھن سُنن جوگی ہیں۔مختصر عرصہ مانھ ویہ تمام گوجری کہانی کاراں تیں اگے لنگھ گیا ہیں تے جے کِسے کی نظر نہ لگے تاں اُن کولوں گوجری ادب نا مُچ مُچ امید تے آسرا ہیں۔

چودھری سعید بانیا

پیدائش: ۲۷ فروری ۱۹۵۷ء مظفر آباد

مظفآباد کا مشہور قانون دان تے گوجری ماں کا سپوت سعید بانیا فروری ۱۹۵۷ء مانھ اک گوجر بانیا خاندان مانھ پیدا ہویا۔ انھاں نے مظفر آباد یونیورسٹی تیں ہی ایم اے تیں بعد ایل ایل بی کی سند لئی تے ریاستی محکمہ عدل وانصاف مانھ خدمت شروع کی جت ویہہ اجکل اسسٹنٹ رجسٹرار کے طور ذمے داری نبھاویں لگا وا۔ اتنا مشکل تے مصروف پیشہ کے باوجود ویہہ قوم تے زبان کو پورا احساس رکھیں۔

نثری ادب نال ہر زبان کی طرح گوجری مانھ وی متریو سلوک ہوتو رہیو ہے تے شاعری نے ہر صورت اپنی حکمرانی قائم رکھی ہے۔ پاکستان مانھ تخلیق ہون آلا گوجری ادب مانھ نثری لکھنیو زیادہ مُدت توڑی رہیو ہے۔ تعجب یا افسوس کی گل یاہ ہے جے گوجری افسانو جہڑو کہ گوجری نثر کی مقبول ترین صنف ہے اس مانھ وی پاکستانی لکھاڑیاں نے پسماندگی کو ثبوت دِتو ہے۔

کئی سالاں کا مسلسل روڑا تیں بعد پچھلے سال چوھدری سعید بانیا ہوراں نے پاکستان مانھ گوجری افسانہ نگاری کی کمی پوری کی ہے اپنی گوجری کہانیاں نا ''دِل کا تارا'' ناں کی کتابی صورت مانھ شائع کر کے۔ یاہ کتاب 'گوجری ادبی بورڈ مظفر آباد' نے شائع کی ہے جِس کی سربراہی مستند لکھاڑی تے پرکھوئی ڈاکٹر صابر آفاقی ہور کریں۔ یاہ کتاب اجاں جموں کشمیر مانھ دستیاب نہیں اس واسطے اسکی فنی باریکیاں بارے گل نہیں ہوسکتی۔ پر یاہ حوصلہ افزائی آلی گل ہے جے اُس پاسے شائع ہون آلی یاہ گوجری افسانہ کی پہلی کتاب ہے جد کہ پاکستان کا دوسرا گوجری افسانہ نگار حاجی رانا فضل حسین راجوروی ہوراں کی کہانیاں آلی کتاب 'دُتھ گگن پاتال' اجھاں چھاپہ خانہ کا مرحلہ تیں نہیں گزر سکی۔

D:\Writers org\fidayee 2.jpg not found.

عبدالرشید فدآئی

پیدائش: ۷ جون 1957ء کٹیاں آلی بار ہمولہ

عبدالرشید فدآئی ہور جون ۱۹۵۷ء نا چوہدری سیف الدین پھامڑہ ہوراں کے گھر کٹیاں آلی بار ہمولہ مانھ پیدا ہویا۔ اس دور کی مجبوریاں کے باوجود بنیادی تعلیم پر ہی بس نہیں کی بلکہ تعلیمی سفر جاری رکھیو تے پہلاں بی اے تے فر بی ایڈ کی ڈگری وی حاصل کی۔ اجکل محکمہ تعلیم مانھ ہیڈ ماسٹر کے طور ذمہ داری نبھاویں لگا واتے نال ہی شیڈیول ٹرائب ملازماں کی بھلائی بہتری واسطے کم کرن آلی تنظیم مانھ وی اہم رول ادا کریں۔

گوجری مانھ لکھا پڑھی انھاں نے کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبہ کا کھلن کے نال ہی شروع کی تے فر باقاعدگی نال گوجری مجلساں تے مشاعراں مانھ شامل ہوتا رہیا ہیں۔ شیرازہ گوجری مانھ شائع ہون تیں علاوہ انکی شاعری ریڈیو تیں وی اکثر نشر ہوتی رہے۔ پیش ہیں انکا کلام کا کجھ نمونا:

غزل:

کوئے بے سہارو سہاراں نا ترسے — کسے بے وفا کا بلاراں نا ترسے

بڑی شوق مانھ ہے بڑی ڈیک مانھ ہے — میرو ساہ کسے کا اشاراں نا ترسے

نصیباں کی ماری تے ساڑی وی دنیا — تیرا دیس کا اج نظاراں نا ترسے

ہے رت یاہ بے دوسی گلو کجھ نہ کرئیو — یاہ شرداں کی ماری بہاراں نا ترسے

ہسیو نہ سجنو فدآئی بے چارو — کدے توں بھنور مانھ کناراں نا ترسے

غزل:

دیا بال دیکھوں ٹٹولوں تلاشوں
منا زندگی پھر بھی تھا تے نہیں سکسیں

سروں بے وفا ہاں جے پُچھ بھی نہیں سکتو
کدے مڑ کے پھر بھی توں آ تے نہیں سکسیں

ہوں بھولو ہاں پھر بھی بھروسو ہے یارو
منا زندگی یاہ بھلا تے نہیں سکسیں

پیاراہیں منا یہ کنڈا بھی سجنو
نرا پھُل میرو بھاٗ گما تے نہیں سکسیں

یاہ اپلے دلوں پئی ستاوے رے دنیا
فدائی نا جیتاں گما تے نہیں سکسیں

غزل:

کدے دل کا پردا واہ چاتی ہوئے گی میری یاد سینے جگاتی ہوئے گی
نصیباں کی تسبیح کا گِن گِن کے تارا کدے کاگ پھر واہ اڈاتی ہوئے گی
خیالاں ماں میری واہ بستی بسا کے نواں نت بھلاوا واہ کھاتی ہوئے گی
میری یاد کا چھاملا لے کے اوہلے اندھیرا ماں بانھ پھر گھماتی ہوئے گی
کائے یاد کیوں اج فدائی نا چھیڑے یاہ اس نا وی جا کے ستاتی ہوئے گی

نذیر دُرانی

پیدائش: ۱۹۵۸ء مظفر آباد

نذیر احمد درانی ہور ۱۹۵۸ء ماں مظفر آباد کا گراں تلی کوٹ ماں پٹھان فتح محمد درانی ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ اتے ہی ایف اے تک تعلیم حاصل کی تے اسے دور ماں شاعری کے سنگ وی دلچسپی پیدا ہوئی۔ پہلاں اردو ماں لکھنو شروع کیو پر چھیکڑ گوجری کا منیا پڑ منیا شاعر مخلص وجدانی ہوراں کی سنگت تے رہنمائی نے ویہہ وی گوجری آلے پاسے موڑ آنیا۔ درانی ہوراں نے گوجری ماں نعت، نظم، غزل تے گیت سب کجھ لِکھیو ہے۔ انھاں کی گوجری شاعری کو مجموعو ''جھڑی'' کاناں نال شائع ہویو ہے۔ کلام کا نمونا:

غزل:

کسے نہ پُچھیو میرو حال — مر مُکیو ہوں غم کے نال
ہوں اک لسر کے کر سکوں — سر پر بھارو پیو جنجال
پلے نہیں ہے پیسو دھیلو — منا جانے سب کنگال
غم کی دھُپ ماں ایسو سُتو — گذر گیا کتنا سال
دنیا ماں جد سُکھ نیہہ ملیو — کے ہوے گو اُت کو حال

D:\Writers org\qasim .jpg not found.

چودھری محمد قاسم بجران

پیدائش:1958 دوداسن بالا، کائیاں راجوری

محمد قاسم بجران ہوراں کو تعلق راجوری کی ادب خیز دھرتی تے گوجری لکھاڑیاں کی دوجی پیڑھی نال ہے جنھاں نے ۱۹۷۵ء آلی گوجری تحریک ماں جوش جذبہ نال شمولیت کی تے گوجری کی بنیاد مضبوط کرن ماں اہم رول ادا کیو۔

محمد قاسم بجران ہور ۱۹۵۸ء ماں راجوری کا گراں دداسن بالا ماں اک بجران خاندان ماں پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم اپنا گراں ماں ہی حاصل کی تے فرسٹ اے تیں بعد کلچرل اکیڈمی ماں گوجری شعبو کھلن کے نال ہی ریسرچ اسسٹنٹ کے طور پر ملازمت شروع کی جت نسیم پونچھی تے اقبال عظیم جیہی ادبی شخصیات پہلاں توں موجود تھیں۔ انکی سنگت تے سرپرستی ماں قاسم ہوراں نے اپنو ادبی سفر شروع کیو۔ یوہ گوجری ادب کی شیرازہ بندی کو ابتدائی دور تھو جس ماں چوہدری حق نواز گورسی تے قاسم بجران ہوراں نے بھرپور حصو لیو۔ اسے دور ماں قاسم بجران ہوراں نے اپنی شاعری کی کتاب ''تاھنگ رنگیلی'' ۱۹۷۹ء ماں شائع کی تھی۔ قاسم صاحب کی خوبصورت گوجری شاعری کی شروعات نا دیکھ کے ادب کا قدرداناں نے انھاں نال مچ مچ آس تے تاھنگ لائی تھیں پر خبرے کس کی نظر لگی کہ یہ دوئے نوجوان ادب کی دھرتی ناسکی تے لکھی سمجھ کے محکمہ پولیس ماں بھرتی ہو گیا۔ اجکل ترقی کر کے حق نواز ہور ڈی ایس پی تے قاسم بجران ہور فائر سروس ماں اسسٹنٹ ڈائریکٹر بن گیا ہیں۔

اللہ کرے قاسم بجران ہور دنیا کی اگ بجھان کے نال نال گوجری قدرداناں کی ادبی تس بجھان آلے پاسے وی توجہ دئیں۔

کلام کا نمونا:

نعت شریف:

جت پھُل کھیلی ہے بہاراں کی
جت رونق سب نظاراں کی
جت ہوئے بخشش ساراں کی جت رونق سب زیناں کی
واہ دھرتی پاک مدینہ کی

اُن گلیاں تیں قربان جاؤں
ہوئے قسمت اس جہان جاؤں
ہوئیں سکھم تے کر اُڈان جاؤں جت رونق سب زیناں کی
واہ دھرتی پاک مدینہ کی

اُٹھو چلاں غم سب دور کراں
دل پتھر ہیں کوہ طور کراں
جند عشق نبی سنگ نُور کراں جت رونق سب زیناں کی
واہ دھرتی پاک مدینہ کی

اک وار تھارو دیدار ہوتو
میرو سُتو لیکھ بیدار ہوتو
میرا دل نا کجھ قرار ہوتو جت رونق سب زیناں کی
واہ دھرتی پاک مدینہ کی

غزل:

جوانی چنویں ہے بہاراں کے اوہلے
کدے بیں گیو ہاں نظاراں کے اوہلے

تیرے کول بس کے ہاں فر دور اتنو
بیٹھو رہوں ہاں انگاراں کے اوہلے

دُنیا کو جینو تے مرنو وی کے ہے
ہزاراں کی بستی ہزاراں کے اوہلے

عشق نے حسن کی منزل نہ طے کی
دینہہ ڈُب گیو ہے چناراں کے اوہلے

قاسؔم خیالاں خواباں ماں ڈُبیو
ساراں کے باندے تے ساراں کے اوہلے

غزل۲:

تیرا حسن کا یہ نظارا نظارا میعی زندگی کا سہارا سہارا
خدایا حسن کی حد ہو گئی ہے دینہہ چن کہوں یا چمکیں یہ تارا
غم دل ماں اڑیا تے اکھاں ماں اتھروں کد تک ستائے گو مِناں او یارا
قاسؔم کا دل کی آواز سُن لے دُکھیارا بول ہوئیں میرا یہ سارا

D:\Writers
rg\mansha.jp
not found.

چودھری محمد منشاء خاکی

پیدائش: نومبر 1959ء کالاکوٹ

محمد منشاء خاکی نومبر ۱۹۵۹ء مانھ کالاکوٹ راجوری کا اک گراں مانھ پیدا ہویا۔ گوجرا ماحول کا دُکھ درد تے تستیا بائدا اُنھاں ناوی پوٹنا پیا۔ پھروی ہم دیکھاں کہ تعلیم کی شوق انھاں نا مشکلات کا جنگل تے جنگل تیں کڈھ آنیں تے ویہ ایم اے تک کی تعلیم حاصل کرن مانھ کامیاب ہوجائیں۔

اُن کا اسے تعلیمی دور مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبو کھُلیو تے ویہ وی مجلساں تے مشاعراں مانھ شامل ہون لگا۔ 1983ء توں محقق (ریسرچ اسسٹنٹ) کے طور اسے شعبا مانھ شامل ہو گیا۔ جت اقبال عظیم، بسیم پونچھی تے کُجھ عرصہ واسطے مرحوم سرورؔی کسانہ کی صحبت وی نصیب ہوئی۔ کلچرل اکیڈمی تے پہلی صف کا گوجری لکھاڑیاں کی ہمیشاں کی سنگت اُن کا ذوق واسطے بڑی مفید ثابت ہوئی تے انھاں نے اپنو ادبی سفر قدم پھُوک پھُوک کے دھرتاں شروع کیو۔

بیہ سالاں کا روکیا واہاڑ اہُد کا اُنکا جگر نا ''لخت لخت'' کر کے سال 2003ء مانھ شائع ہوا ہیں۔ منشاءؔ جی کی اواز مانھ گوجرا ماحول کو سارو درد سمیا یو ووسئی لگے۔ ویہ حساس، مخلص تے شرموکل شخص ہیں۔ اُن کی دو خوبی خاص طور پر داد کے قابل ہیں۔ اک تے ساری عُمر ادب کا کاروبار مانھ گذار کے وی جھُوٹھی شہرت تے راتورات بڑا فنکار بنن واسطے اُنھاں نے کوئے حربا استعمال نہیں کیا۔ تے دُوجے اقبال عظیم جیسی گھونپھری شخصیت کا سایہ مانھ رہ کے وی ادبی رہنمائی بھاویں حاصل کی ہوئے پر اُنھاں نے شاعری تے اسلوب مانھ اپنی شناخت قائم رکھی

ہے۔یوں کسے لالچ یا کسے کا رعب مانھ آن تیں بغیر بنی بنائی شاہراہ پر چلن کے بجائے انھاں نے بلیں بلیں کھنوتر کے اپنو سِلکو آپ کڈھیو ہے۔یوہ کم اکثر لوکاں واسطے سوکھلو نہیں ہوتو۔

منشاء خاکی کو اسلوب نمیکلو ہے۔شاعری مانھ غزل انھاں کو من پسند موضوع ہے۔ پر روائتی غزل تیں ہٹ کے انھاں نے نواں تے نچھوہ مضمون وی اپنی غزلاں مانھ شامل کیا ہیں۔چھوٹی بحر مانھ خوب صورت گوجری غزل لِکھن آلاں مانھ وہ یہ مخلص وجدانی تے ڈاکٹر رفیق انجم کے سنگ باوقار کھلاسئی لگیں۔ کِسے باذوق پڑھن آلا کو ہتھ اپڑیو تاں ان کی کتاب (لخت لخت) پڑھ کے میرا تاثرات کی تصدیق ہوجائے گی۔

نمونہِ کلام:

غزل:۱

رُنو وقت اخیر نا رُنو متھا کی تقدیر نا رُنو
آخر گل تیں لاہنی پے گئی ہوں اس پاٹی لیر نا رُنو
سارا منا ہستا دسیں ہوں کہڑا دلگیر نا رُنو
بُوہے بوہے بجیو پھریو ہر حیلہ تدبیر نا رُنو
ساراں کا دُکھ سانجھا میرا ہوں غریب امیر نا رُنو

غزل:۲

دل کو ساز بجا لے بھاویں آ منا وی گا لے بھاویں
ہوں کد ہلوں اپنی گلوں سو باری ازما لے بھاویں
بس اکھاں مانھ یا پھر یاہ کر دل مانھ ڈیرو لالے بھاویں
پیں کے منا سُرمو کر کے اکھا مانھ توں پا لے بھاویں
منتو نہیں تاں یاہ کر منا دل مانھ یار بسا لے بھاویں

غزل:۳

تُگھتو نہیں بیمار نظر کو کون بنے دلدار نظر کو
خوف اکھاں تیں ڈھلتو دِسے اُٹھ گیو اعتبار نظر کو
کس نا دیکھے کون سیانے کُجھ نہیں کہتو یار نظر کو
اتھرواں کی کوٹھی بچوں کریو میں دیدار نظر کو
سجن پرکھ پریت کی اوکھی کون پچھانے پیار نظر کو

غزل:۴

دیکھ کہیو تھو باہر نہ جایئے ماہلی کے اس پار نہ جایئے
روئے تے پچھتاوے گوتوں زندگی ہے دن چار نہ جایئے
تیرو اُنگا دل نہیں لگسیں توں میرا دلدار نہ جایئے
کوئے لٹیرو ٹھگ لئے گو بچن دل بازار نہ جایئے
صدقے ساری زندگی یارا میری گل بسار نہ جایئے۔

غزل۵:

بھُل بھلاوے کوئے آوے گو منا اپنے گل لاوے گو
آتی رُت بہار مُڑے گی گُمیو جو کُجھ فِر تھاوے گو
دور کِتے پردیسیں ڈیرو نہ مُڑیو تاں خط آوے گو
بلتی اگ مانھ سٹ کے منا چِر لایو تے پچھتاوے گو
میرا خط نا پڑھ کے خاکی پاڑ سٹے گو فِر چاوے گو

گیت ا:

وعدو وی نہ توڑیئے تے قول وی نہ ہاریئے
واسطو ہے تِنا میری یاد نہ بساریئے
وعدو وی نہ توڑیئے تے قول وی نہ ہاریئے

بکتا ان پانیاں کا چھمراں نا دیکھ لے
اُچا اُچا کاڑ نالے کھمراں نا دیکھ لے
دیں گا یہ گواہی گل سوچیئے بچاریئے
وعدو وی نہ توڑیئے تے قول وی نہ ہاریئے

وطناں تیں دور آ کے بسوں پردیس مانھ
مِلیئے ضرور بھاویں جوگیاں کا بھیس مانھ
سراں آلی ڈھوک میری، پھیرو کدے مائیے
وعدو وی نہ توڑیئے تے قول وی نہ ہاریئے

منواں کا بُوٹاں کولے، گھر میری ماں کو
ٹھنڈو ٹھنڈو پانی اُس چھاڑی آلی باں کو
یاداں کا المبا ہُن مُچ نہ اُبھاریئے
وعدو وی نہ توڑیئے تے قول وی نہ ہاریئے

گیت۲:

خوشیاں کو پیغام بیساکھی
لُٹ گئی عیش ارام بیساکھی
صبراں کو انعام بیساکھی وصلاں کو پیغام بیساکھی
ہر دِل کو ارمان بیساکھی

گھر گھر خوشیں جھاتی ماریں
مانجھی ماہلی ماہلی چاریں
لگیں رونق شہر بازاریں دل کی دھڑکن جان بیساکھی
ہر دِل کو ارمان بیساکھی

میلا لگیں شہر گرائیں
سارا سانجھی خوشی منائیں
بجیں ڈھول تے بھنگڑا پائیں میرو مان گُمان بیساکھی
ہر دِل کو ارمان بیساکھی

یارا ڈاہڈی یاد ستاوے
جے کر رُسوں کون مناوے
مِناں صبر قرار نہ آوے آیا لوک منان بیساکھی
ہر دِل کو ارمان بیساکھی

گیت۳:

آئی بیساکھی توں بھی آیئے

تیری یاد کلیجو سلے
میرا دل کا بُوہا ملے
دُنیا میلو دیکھن چلے مِناں ہور نہ یار ستایئے
آئی بیساکھی توں بھی آیئے

اتھروں میرا چھم چھم بگیں
میری چھپری جھولی سگیں
تیرا مُچ بھلاوا لگیں مِناں اپنے من بسایئے
آئی بیساکھی توں بھی آیئے

نہ تھکوں تے نہ ہوں اکوں
تیرا رستا پل پل تکوں
جے مِلے تاں کہتاں جھکوں کائے وصل کی چھانٹ برہایئے
آئی بیساکھی توں بھی آیئے

کس در جاؤں ہوں بے چاری
درد بچھوڑا غم کی ماری
دس جاتو اس روگ کی کاری سجناں دل میرو پرچایئے
آئی بیساکھی توں بھی آیئے

مولانا عابد حسین رحمانی

پیدائش: 1960ء کھنیتر پُونچھ

مولانا عابد حسین کولی ہور پُونچھ راجوری کا منیا پڑ منیا عالمِ دین تے خطیب ہیں جہڑا مُدت تیں اس علاقہ کی دینی خدمت مانھ مصروف ہیں۔ ویہہ ۱۹۶۰ء مانھ ضلع پُونچھ کا کھنیتر گراں مانھ پیدا ہویا۔ کُجھ عرصواتے ہی بنیادی مروجہ تعلیم تیں بعد دینی تعلیم واسطے دیوبند چلا گیا۔ اُتوں فاضل کی سند لے کے واپس آیا تاں پونچھ تیں تھنہ منڈی راجوری مانھ نقل مکانی کر کے دینی خدمت شروع کر لئی۔ تعلیمی سلسلو جاری رکھ کے آگرہ یونیورسٹی تیں ایم اے اُردو تے فِر الہ آباد تے علی گڑھ تیں دینیات کی اعلیٰ سند وی لئیں۔ کُجھ عرصو خورشید بسمل ہوراں کی سنگت مانھ مسلم ایجوکیشنل ٹرسٹ تھنہ منڈی مانھ عربی استاد کے طور کم کیو تے فِر محکمہ تعلیم مانھ مدرس ہو گیا۔ جِت ویہہ اج تک درس تدریس کی ذمے داری تیں علاوہ جامعہ مسجد تھنہ منڈی مانھ امام تے خطیب کی ذمہ داری وی نبھاوی لگاوا۔

قوم تے علاقہ واسطے انکی تھنہ منڈی آلی ہجرت مبارک ہی ثابت ہوئی۔ اِت خورشید بسمل ہوراں جیہی علمی تے ادبی شخصیت کی سنگت کی تاثیر ہو کے رہی۔ انھاں ہی کی ترغیب پر عابد صاحب نے قران پاک کا گوجری ترجمہ کو کم ۱۹۸۷ء کے ال پل شروع کیو تے ترے چار سال مانھ مکمل وی کر لیو پر فِر وقتی حالات کی وجہ تیں اس کی نظر ثانی تے اشاعت مانھ ضرورت تیں زیادہ تاخیر ہوئی۔ آخر راجوری کا ہی مفتی فیض الوحید ہوراں نے اس ترجمہ کی نظر ثانی تے تفسیر کو کم ست سالاں کی محنت تیں بعد مکمل کیو تے ۲۰۰۴ء مانھ شائع کروایو۔ بھاویں قران پاک کا گوجری ترجمہ کی کئی کوشش صدیاں تیں ہوتی آئی ہیں تے قدیم گوجری ادب مانھ وی ترجمہ کا حوالہ لبھیں تے آئیندہ وی یوہ سلسلو جاری رہے گو پر اِس ویلے تک شائع ہون آلا چار پنج گوجری ترجمہ مانھ یاہ سب توں بہتر تے جامعہ کوشش ہے۔ اللہ پاک ہر دو عالماں نا اجرِ عظیم دئے۔ (آمین!)

D:\Writers org\jaza.jpg not found.

چودھری گلاب دین جزؔا

پیدائش: 1960ء تلیل گریز کشمیر

گلاب الدین لون ہور ۱۹۶۰ء مانھ تلیل گریز (بارہمولہ) مانھ غلام محمد لون ہوراں کے گھر پیدا ہویا، پر ویہ بچپن مانھ ہی اتوں نقل مکانی کر کے وانگت کنگن کا گوجرا ماحول مانھ آبسیا۔ انکی مادری زبان شینا تھی پر لکھن پڑھن تے گوجرا ماحول کی تاثیر نال گوجری لکھنی شروع کی جت اقبال عظیم ہوراں کی حوصلہ افزائی نے ویہ اک پُر تاثیر تے مستند گوجری شاعر بنا چھوڑیا۔ انکی شاعری ریڈیو تے ٹیلیویژن تیں نشر ہون کے علاوہ شیرازہ گوجری مانھ وی باقاعدہ شائع ہوتی رہے۔

کلام کا نمونا:

غزل:

دیو نہ باندے توں بال اج بھی ہجر کی راتاں نا ٹال اج بھی
میرو یوہ اتھروں اثر تیں خالی ہوا توں لے جا سوال اج بھی
پیراں ماں بیڑی گھلیں ہیں اس نے آنو ہے میرو محال اج بھی
میری اکھاں ما آیاوا اتھروں غماں کی زندہ مثال اج بھی
جزؔا یہ دل کا میں آلنہ مان ناگ رکھیا ہیں پال اج بھی

غزل۲:

سینے چوٹ کراری دے جا
یا اک غزل ادھاری دے جا

کھِلتا پھُل کی روک لے خوشبُو
بھور نا چار دیواری دے جا

سہن نہیں ہوسیں تیری جدائی
وصل کی اک چنگاری دے جا

بستو رہے گو شہر حسن کو
عشق نا خود مختاری دے جا

گوڑا قصہ مہر وفا کا
پنڈ غماں کی بھاری دے جا

اتھروں بارش سیک ہجر کو
توں منا اس واری دے جا

ہس کے سب کجھ سہتو رہوں گو
پیڑ جڑا مچ ساری دے جا

D:\Writers org\irshad q.jpg not found.

چودھری ارشاد احمد قمرؔ

پیدائش: مارچ 1960ء بابانگری واںگت

حضرت بابا نظام الدین لاروی کا پوتا تے میاں جنید احمد نظامیؔ کا فرزند ارشاد احمد قمرؔ مارچ ۱۹۶۰ء ماںھ بابانگری ماںھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم تے تہذیب اتے سِکھی۔ اسا خمیر نا کدے اقبال عظیمؔ، نسیم پونچھی تے غنی عارفؔ جیہی سنگت نصیب ہوئے تاں شاعری کا اُماہ اپنے آپ پھُٹن لگ پوئیں۔

اس قسم کا ادبی ماحول ماںھ جمیا پلیا ارشاد قمرؔ پچھلا پندراں سالاں تیں ریاستی کلچرل اکیڈمی کا گوجری شعبہ ماںھ ملازمت کریں تے اس طرح اکیڈمی کا مشاعراں تے مجلساں ماںھ شامل ہون کو کوئے موقعو نہیں ضائع کرتا۔ ارشاد قمر نے شاعری کے نال نال کُجھ معیاری تحقیقی مقالا وی لکھیا ہیں پر بُنیادی تے فِطری طور پر وہ گوجری شاعر ہیں جِن کا کلام ماںھ گوجر ادرداں کی تپش محسوس کی جا سکے۔ تھوڑی شاعری کی ہے پر اُن کی شاعری صاف سُتھری، دھوئی دھائی وی تے معیاری شاعری ہے۔ نمونہ کلام:

غزل:ا

تیری یاد ما اج بہاراں نا دیکھوں — ویہ مڑیا نہیں انکا مزاراں نا دیکھوں
توں بیتی وی رتاں کی یاداں نا کہیئے — نشانی ہیں تیری چناراں نا دیکھوں
مٹانا تھا کس نے نصیباں کا لیکھا — پہینگاں کا ٹٹا وا لاراں نا دیکھوں
ہوں لگیا کا جھڑتا کھناراں کے باندے — ریجھاں کی جھگی تے ڈھاراں نا دیکھوں
یہ نہیرا کی بانہہ گھماؤں تے سوچوں — ویہ آیا تے ان کا پیاراں نا دیکھوں

غزل:۲

اُن ماہلاں پر بول رے پنچھی جن پر درد بنڈایا تھا
ات کتے تھیں آس کیں ڈھیریں سدھراں نے سمجھایا تھا

روپ نگر ما پیار تیرا نا کت کت ڈھونڈن جاؤں
لماں لارا یار کسے کا سجرا بول گھمایا تھا

کوئل بولے قمری گائے کوک دلاں کا ہاڑاں نا
اوہ نہیں آیو، مڑ نہیں ڈٹھو جس کا نقش بنایا تھا

ساون مکو آس وی گئیں پچھ لے بھاویں بستی نا
پچھلی برہیا آن کسے نے میرا درد جگایا تھا

تیں کد نال نبھائی میرے اوکھی منزل لماں پھیر
بول ندی توں باندے بول تیرا بول ازمایا تھا

غزل:۳

اج بھی یار پیار نا پرکھے خبرے کیوں اعتبار نا پرکھے
گھپ نماشاں راہ مانھ بیٹھو بھولو کوئے ہونہار نا پرکھے
ہر جا ہٹی ہر شے پکے تاں بھی گاہک بزار نا پرکھے
نہ کوئے پُنو نہ کائے ڈاچی سسی بیں سوار نا پرکھے
تاہنگاں کی یاہ ڈور نہ ٹٹے کونجاں کا اڈار نا پرکھے

غزل۴:

جوگی پھل نا ڈھونڈن جوگی کن کن پتیں پار گیا
لگ ملگی پئی کرلاؤں میرا بچھڑ ڈار گیا

آتی رت مت نال لیائے کھل کھل دیکھوں راہاں نا
اس تیں اگے سکھنا سارا کتنا بار اتار گیا

دور کتے کوئے جا ٹھکانو پچھ پپیہا بازاں نا
بستی آلا دس نہیں سکتا مچاں گا ادھار گیا

آس نراس تے ریجھ کولیں کس کس سانجھ نا لوڑوں پئی
تاہنگ نمانی توں ہی دسیئے رٹھو وا دلدار گیا

پوٹوں درد تے سوز ہجر کو میری کجھ نشانی تھیں
بے پرواہ نا ترس نہیں آیو میرا اجڑ سنسار گیا

D:\Writers org\lateef.jpg not found.

چودھری محمد لطیف قمر

پیدائش: ۱۷ مارچ ۱۹۶۰ء وفات ۵ جولائی ۱۹۹۳ء

گوجری لکھاڑیاں کی نو جوان نسل نال تعلق رکھن آلا شاعر چوہدری لطیف قمر نا لوک مٹھی اواز کی نسبت نال یاد کریں۔ وہ یہ مارچ ۱۹۶۰ء مانھ ضلع بارہمولہ کا علاقہ بلبل آباد مانھ پیدا ہویا تے اتے اپنی تعلیم حاصل کی۔ تعلیم کے سنگ سنگ شاعری کی شونق وی جاگی تے دیکھ دیکھتاں یوہ خوبصورت جوان ۱۹۸۰ء توں لیکے دس سال تک اکیڈمی تے ادبی سنگت کی طرفوں منعقد ہون آلی گوجری مجلساں کی شان بنیو رہیو۔ ان کو کلام کلچرل اکیڈمی کا شیرازاں مانھ شائع ہون تیں علاوہ ریڈیو تیں وی نشر ہوتو رہیو ہے۔

زبان تے قوم کو درد رکھن آلا اس نو جوان کا مچ خواب سینہ مانھ ہی رہیا تے ۵ جولائی ۱۹۹۳ء نانھ اچانک ان کی وفات ہوگئی (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔ اسطرح گوجری مانھ اک لائق، باصلاحیت تے دردمند سپوت تیں محروم ہوگئی۔

نمونہ کلام:

ق:

تیرا خیالاں کا شعر بنیا میں نیر سارا نچوڑ سٹیا
مہک تھی جن مانھ تیرا وصل کی وہ شامیانا وی چھوڑ سٹیا
ہوں بیقراری کا لیکے نغمہ کدے کو تیری سمہال رکھوں
اسے گلی مانھ تیری تجلی نے میرا ہاسا مروڑ سٹیا

ق:

نظر دور توڑی تے پینڈو لمیرو
توں نظراں تیں اوہلے تے پیو انہیرو
پئی شوق مہنگی تیری دل لگی کی
میرے سینے پیتو رہیو درد تیرو

ق:

اجاں لشکن دے نیناں نا توں اتھروں کیر نہ لیئے
کدے ہوں بھل گیو منزل یہ باہنجھل پھیر نہ لیئے
منا یاداں کا بہڑا مانھ تے زندگی اج وی کو کے تھی
یاہ حالت میرا دل کی ہن کتے توں ہیر نہ لیئے

گیت:

یہ ڈھاکا اچا پہاڑاں کا
ات پکھنو گاویں جاڑاں کا
توں گلیاں وچوں آ جایئے
میرا سجرا زخم مٹا جایئے

D:\Writers org\shakir.jpg not found.

چودھری لعل دین شاکرؔ

پیدائش:۲فروری۱۹۶۱ء کاٹھل ہل پتھری اُوڑی

چوہدری لعل دین شاکرؔ ہور بنیادی طور پر اوڑی کارہن آلا ہیں جت ویہہ ۱۹۶۱ء مانھ کاٹھل ہل پتھری مانھ پیدا ہویا۔ تعلیم تیں بعد محکمہ زراعت مانھ ملازم ہو گیا تے اجکل ترقی کرتا کرتا ایگریکلچر ایکسٹینشن آفیسر بن گیا ہیں۔

گوجری ادب نا پڑھن آلا، چوہدری لعل دین شاکرؔ ہوراں نا چنگی طرح جانے پچھانیں۔ انھاں نے گوجری لوک ادب کی شیرازہ بندی مانھ کلچرل اکیڈمی نال چنگو تعاون کیو ہے۔ تخلیقی میدان مانھ زیادہ لوک انھاں نا گوجری کہانیاں کی نسبت نال جانین پر جد ویہہ شاعری آلے پاسے مُڑیں تاں ات وی اپناں ہانیاں سنگیاں نال مونڈھو جوڑ کے رُتا سئی ہوئیں۔ گوجری ادب مانھ کسے اک تخلیقی میدان نا مل کے لِکھتا رہیا تاں اپنی صلاحیت کے سہارے دور تک جا سکیں گا۔ (انشااللہ)۔ کلام کا نمونا:

ق:

مہنگو دنیا کو سودو ہے چپو چپو مِنّی چاہیئے
اجکل ہتھ ملان تیں بعد انگلی یارا گِنّی چاہیئے

غزل

ہر کوئے اج بھارو دِسے رُٹھو وو جگ سارو دِسے
چن بھی اج نظر نہیں آتو نہ سرگی کو تارو دِسے
دل کا پرزہ پرزہ ہویا جیاں بھکھتو انگارو دسے
اس شہر کے چپے چپے غائب ہر نظارو دسے
کت ہیں شاکرؔ بسن آلا خالی دل کو ڈھارو دسے

D:\Writers org\tayir.jpg not found.

چودھری گلاب دین طاہرؔ

پیدائش: 5 فروری 1961ء آورہ کپواڑہ

گوجری کا نوجوان تے باعمل لکھاڑی گلاب دین طاہرؔ ضلع کپواڑہ کا گراں آورہ کا رہن آلا ہیں۔ ویہ ۵ مئی ۱۹۶۱ء نا اک کھٹانہ خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بی اے تیں بعد محکمہ تعلیم مانھ استاد کے طور ۱۹۸۰ء تیں لیکے ۱۹۸۳ء تو ڑی ذمے داری نبھائی تے اسے دوران اُردو مانھ ایم اے کی ڈگری وی حاصل کرلئی۔ ۱۹۸۳ء توں ۱۹۸۸ء تک کا پنج سالہ عرصہ مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی مانھ ریسرچ اسسٹنٹ کی حیثیت نال ملازم رہیا۔ پر سیمابی طبیعت نے زیادہ دیر اِت ٹِکن نہ دِتا تے ۱۹۸۸ء تیں لے کے اج ۲۰۰۷ء تو ڑی برابر دُوردرشن کا محکمہ مانھ پروڈیوسر کی حیثیت نال ذمے داری نبھاویں لگا وا۔ اس دوران جالندھر تے کانپور مانھ رہن تیں بعد ویہ اجکل سرینگر مانھ ہی تعینات ہیں۔

بچپن تیں گلاب دین طاہر کو دھیان ڈراماں آلے پاسے تھوتے انھاں نے 'فردوس ڈرامہ کلب آورہ' بنا کے ۱۹۸۰ء مانھ پہلو گوجری ڈراموٗ اندھرا مانھ لوٗ جموں کا نفرنس مانھ پیش کیو۔ اس توں بعد چوہدری قیصر دین قیصرؔ، غلام رسول آزادؔ تے اقبال عظیمؔ ہوراں کا کُجھ ڈراماں تیں علاوہ اپنا دس باراں ڈراماں لکھیا تے گوجری کا نفرنساں مانھ پیش کر کے داد حاصل کی۔ ڈرامہ کا فن بارے جانکاری رکھن آلاں مانھ وی اُنھاں کو اُچو مقام ہے۔ انھاں کا کئی گوجری ڈراما گوجری شیرازاں مانھ شائع وی ہویا ہیں۔ تے انھاں نے ریاستی کلچرل اکیڈمی تیں بہترین ڈرامہ نگار کو ایوارڈ وی حاصل کیو ہے۔

کلچرل اکیڈمی کی ملازمت کے دوران گلاب دین طاہرؔ نے اقبال عظیم کی سربراہی

مانھ لِکھی جان آلی گوجری ڈکشنری کی ترتیب تے تیاری مانھ بُنیادی تے اہم کم کیو ہے۔ اُنھاں نے گوجری زبان تیں متعلق کئی تحقیقی مقالا وی لکھیا جہڑا اکیڈمی کی مطبُوعات مانھ شائع ہوتا رہیا ہیں۔ نظم، غزل تے گیت کی صورت مانھ کُجھ عرصو شاعری وی کی ہے۔ گوجری کی ترقی واسطے بنن آلی غیر سکاری تنظیم "ادبی سنگت کشمیر" قائم کرن تے اس نانھ کا میاب بنان مانھ وی گلاب دین طاہرؔ کی خدمات یادرکھن جوگی ہیں۔ پرادب مانھ اُن کی اصل پچھان ڈراما کا حوالہ سنگ ہے۔

گوجری تیں علاوہ انگریزی، پنجابی، ہندی، اُردو، کشمیری تے پہاڑی کی چنگی جانکاری ہون کی وجہ نال دوردرشن مانھ پروڈیوسر کی حیثیت نال ملازمت کے دوران انھاں نے ان زباناں مانھ کئی ٹیلی فلم تے دستاویزی پروگرام بنایا تے پیش کیا ہیں۔ انھاں نے گوجرا ماحول کی عکاسی واسطے وی کُجھ بنیادی نوعیت کا کم کیا ہیں تے یوہ سلسلوا جھاں جاری وی ہے پر گوجری زبان بارے اُن کا جوش تے جذبہ مانھ پہلاں آلی گل اللہ جانے کیوں نہیں رہی۔ نمونہِ کلام کے طور پیش ہے انکی اپنی پسند کی اک غزل:

کر دتا ویہہ خواب پورا سوہج نووں شان بن کے
جیون کی یاہ جاچ دسی، زندگی نے جان بن کے
جگ ہسائی توں بچاتاں سر کے بولیں کے نہیں کیو
دے کے مچ کجھ لے بھی لیو، شوق نے ارمان بن کے
ٹور چنگی پر بھلاوے ناز نخرا کر زمانو
کھوٹ سارا دے گیو یوہ عیش کو سامان بن کے
کے سلکھنی جھنگ جھلی یاہ عنایت ہے اسے کی
مچ سہانا خیال دتا خواب مانھ مزمان بن کے
کس بھلیکھے خوش ہے طاہرؔ، سچ نے توں لُٹ لیو ہے
زندگی دے کے کسے نے اج تیری پہچان بن کے

D:\Writers org\parwaz hasan.jpg not found.

چودھری حسن پرواز

پیدائش: 7 جون 1961ء درابہ کھیت پونچھ

حسن دین پرواز نا دُنیا، ریڈیو کشمیر جموں توں نشر ہون آلی صاف ستھری تے ٹھیٹھ گوجری زبان کا حوالہ سنگ جانے۔ جِت ویہ پچھلا بیہہ سالاں تیں گوجری شعبہ مانھ انا ؤنسر کی حیثیت نال قوم تے زبان کی خدمت کریں لگا وا۔ پونچھ کی ادب خیز دھرتی کا اس سپُوت کو جنم ۱۹۶۱ء مانھ سرنکوٹ کا علاقہ درابہ مانھ حاجی جمال دین ہوراں کے گھر ہو یو جہڑا بعد مانھ ہجرت کر کے راجوری کا علاقہ گراتی مانھ آباد ہو گیا وا ہیں۔

پونچھ کالج تیں بی اے کرن تیں بعد کُجھ عرصہ واسطے محکمہ تعلیم مانھ اُستاد کو فرض وی نبھایو پر جلدی ہی ریڈیو کشمیر کا گوجری شعبہ مانھ آ گیا۔ تے اتے ملازمت کے دوران اُردو مانھ ایم اے کی ڈِگری لئی۔ سانجھی دھرتی سمیت ریڈیو کشمیر جموں تیں تیار تے نشر ہون آلا کئی معیاری پروگراماں ماں اُن کی محنت تے خلوص کو اعتراف گوجری سُنن آلا اکثر کریں۔

گوجری مانھ لکھا پڑھی آلے پاسے تھوڑا اِچر کیرا آیا ہیں پر ویہ اُن گنیا وا خوش قسمت لکھاڑیاں وِچوں ہیں جن کے بارے 'دیر آید، دُرست آید' آلی گل سچ تے صحیح ثابت ہوئے۔ بیہ سالاں تے گوجری کا ادب تے ادیباں سنگ بپار نال اُن کی لکھتاں مانھ فنی مہارت بڑی جلدی آ گئی ہے۔ گوجری مانھ اُنھاں نے تھوڑی مچ شاعری وی کی ہے پر اُن کی اصل پچھان اک سنجیدہ محقق کے طور پر ہے۔ اُنھاں نے پچھلا سالاں مانھ کئی تحقیقی مضمون گوجری ادب کے حوالے کیا ہیں۔ پونچھ کا جم پل، راجوری کی جوانی تے جموں کا ادبی ماحول کو اثر اُن کی زبان تے تحریر مانھ باندے با چھڑ نظر آوے۔ گوجری ڈراماں، لکھن تیں علاوہ انھاں نے اجکل ترجمہ کو میدان ملیوو ہے۔ انھاں نے مولانا شبلی نعمانی کی مشہور کتاب 'الفاروق' تے مولانا عبدالمالک چوہان کی کتاب 'شاہان گوجر' کو گوجری ترجمہ اسے سال کیو ہے، جنکی اشاعت کلچرل اکیڈمی نے کی ہے۔ گوجری تحقیق مانھ جے خلوص تے محنت کو سلسلو جاری رکھیو تاں حسن پرواز ہور مستقبل کا گوجری لکھن پڑھن تے تحقیق کرن آلاں واسطے کسے بڑا احسان کی صلاحیت رکھیں۔

چودھری محمد اشرف ایڈووکیٹ

پیدائش:۱۴ جولائی 1961ء سرگودھا، پاکستان

چوہدری محمد اشرف پاکستانی گوجر برادری کا اک کامیاب وکیل تے سیاسی سماجی کارکُن ہون کے علاوہ گوجری زبان تے قوم کا سچا ہمدرد تے باصلاحیت لکھاڑی وی ہیں۔ وی ۱۹۶۰ء مانھ سرگودھا، پاکستان مانھ پیدا ہویا۔

محمد اشرف ہوراں نے بی اے تیں بعد ایل ایل بی کی قانونی ڈگری حاصل کی، کُجھ عرصوانکم ٹیکس انسپیکٹر تے ایڈمنسٹریٹیو افسر کے طور سرکاری ملازمت وی کی پر سیمابی طبیعت نے یہ پابندی زیادہ دیر نہیں قبولن دِتیں۔ تے اس طرح سیاسی تے سماجی خدمت تیں علاوہ اظہارِ خیال کی ازادی واسطے وی وکالت کو پیشو شروع کیو جس کے نال نال وی یہ انسانی حقوق تے بین الاقوامی قانون کی تعلیم تے تدریس مانھ وی دِلچسپی رکھیں۔

۱۹۸۵ء کے قریب انھاں نے اک نوجواناں کی تنظیم گُوجر یوتھ فورم بنا کے لاہور تیں اک ماہانہ رسالو ''نوائے گُوجر'' کی اشاعت شروع کروائی جس مانھ قوم تے زبان تیں متعلق مضمون شامل ہوئیں۔ اسکی ادارت کُجھ عرصوہ واسطے اعجاز چوھدری ہوراں نے کی تے اجکل مختار احمد کھٹانہ اسکا مدیر ہیں۔

اشرف صاحب ان تمام مصروفیات کے باوجود پڑھن تے لِکھن واسطے

فُرصت تے جذبور کھیں۔اُنھاں نے ۱۹۹۷ء مانھ اک کتاب ''مصورِ پاکستان '' کا ناں نال لکھی تھی جس مانھ چوہدری رحمت علی گورسی کی سیاسی خدمات کو تفصیلی ذِکر ہے۔ تے فِر اگلے ہی سال یعنی ۱۹۹۸ء مانھ انھاں کا مطالعہ تے اپنی قوم تے زبان کے سنگ محبت کو اظہار مشہور کتاب ''اُردو کی خالق۔گوجری زبان'' کی صورت مانھ باندے آیو۔جس مانھ قدیم گوجری ادب تے اردو کی سنجھیالی بارے تحقیق سمیت کُجھ قدیم تے جدید شاعراں کو ذِکر وی ہے تے گوجری کا ترقی بادھاواسطے کوشش کرن آلاں اداراں کو ذِکر وی۔ بھاویں یاہ کتاب اُردو زبان مانھ لکھی وی ہے پر موضوع کا اعتبار نال گوجری لکھاڑیاں واسطے اک ضروری دستاویز ہون سمیت گوجری ادب کی تاریخ مانھ اک سنگِ میل وی ہے۔

محمد اشرف ایڈوکیٹ کو زبان واسطے جذبو مثالی ہے تے ان لوکاں واسطے سبق وی جہڑا تھوڑی تھوڑی ذمہ داریاں کو بہانو کر کے اپنی مادری زبان پر توجہ دین تیں کِھسری پِھسری کریں۔اللہ اُنکا جذبہ نا قائم رکھے تے قوم تے زبان کی مذید خدمت کرن کی توفیق دئے۔

D:\Writers org\anjum 1.jpg not found.

☆ڈاکٹر رفیق انجم

پیدائش: جنوری 1962ء کلائی پونچھ

ڈاکٹر انجم ناریاست کو بچو بچو جانے، شائد اسواطے وی جے ویہ بچاں کا ماہر نباض تے معالج ہیں۔ پر اُن کی اصل پچھان گوجری ادب ہے۔ ڈاکٹر رفیق انجم گوجری کا نامور شاعر، ادیب، کہانی کار، محقق، نقاد تے تاریخ دان ہیں۔ ویہ جنوری ۱۹۶۲ء مانھ پونچھ کا کلائی گراں مانھ میاں عبدالکریم آوان کے گھر پیدا ہویا تے دسمی توڑی کی تعلیم اتے حاصل کی۔ لوہکی عُمر مانھ ہی ماں کی ٹھنڈی چھاں تے باپ کی شفقت تیں محروم ہو گیا تھا۔ بڑا دوئے بھائی ملازمت کا سلسلہ مانھ پہلاں توں ہی کنی کنی تھا۔ اس طرح کچی عمر مانھ ہی وقت نے گھر تے پڑھائی کو جہڑ ودوگڑ بھار اُٹکامُونڈھاں پر آن سٹیو تھو وہ اُنھاں نے بڑی خُوبی نال نبھایو۔

میڈیکل کالج جموں تیں ۱۹۸۵ء مانھ ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی تے ۱۹۸۸ء مانھ ریاستی محکمہ صحت مانھ میڈیکل آفیسر کے طور ملازمت شروع کی۔ پونچھ مانھ چار پنج سال کی خدمت تیں بعد ڈاکٹریٹ واسطے چُنے گیا تے کشمیر یُونیورسٹی (میڈیکل کالج سرینگر) تیں شعبہ اطفال مانھ ایم ڈی کرن تیں بعد ۱۹۹۷ئتوں ۲۰۰۴ء تک راجوری مانھ نِکا جاتکاں کا ماہر معالج کے طور کم کیو۔ تے اجکل فر میڈیکل کالج کے تحت چلڈرن ہسپتال سرینگر مانھ رجسٹرار کی حیثیت نال ذمہ داری نبھاویں لگاوا۔

ڈاکٹر انجم ہوراں نے ذہین تے حساس ہون کی وجہ تیں تعلیمی دور مانھ ہی اُردو ادب کو چنگو خاصو مطالعو کر لیو تھو تے اُردو مانھ غزل وی لکھنی شروع کر لئی تھیں جہڑی ۱۹۹۳ء مانھ ''خواب جزیرے'' کا ناں نال چھاپی جس نا دیکھ کے اُردو ادب آلاں نے اُنھاں نال کافی

امید رکھ لئی تھیں پر اُنھاں نا ریاست کا نامور ادیب تے کلچرل اکیڈمی کا سیکریٹری خواجہ محمد یُوسف ٹینگ ہوراں کو گوجری لِکھن کو مشورہ مہندی ہاروں لگو تے یاہ ساعت گوجری زبان تے ادب واسطے بڑی مُبارک ثابت ہوئی۔

گوجری مانھ ڈرامہ فنکار کے طور ۱۹۸۰ء مانھ داخل ہویا۔ ادبی سفر کے دوران ۱۹۸۳ء مانھ نسیم پونچھی نے کہانی دار حوصلہ افزائی کی، فیض کسانہ نے ریڈیو واسطے انشائیہ لکھایا، اے کے سُہراب نے گیت لِکھن کی جاچ دی پر ڈاکٹر انجُم بلیں جے کِھسک کے اقبال عظیم آلی لین مانھ جا کھلیا تے نوں غزل لکھنی شروع کیں جے گوجری غزل مانھ انھاں نے اک اپنو اسلوب تے ناں پیدا کر لیو ہے۔ نِکی بحر مانھ ویہ خوب صورت غزل لکھیں تے اج کئی نواں لکھاڑی اُن کی پیروی کرتا سئی لگیں۔ بھاویں ویہ پونچھ کی جم پل ہیں پر تحریر کا حوالہ نال ان کو تعلق پُوری ریاست نال سئی لگے۔

۱۹۹۴ء مانھ ڈاکٹر انجُم ہوراں نے گوجری غزلاں کی پہلی کتاب ''دِل دریا'' چھاپی جس نا ریاستی کلچرل اکیڈمی نے بڑا مان نال ۱۹۹۵ء کو بہترین کتاب کو ایوارڈ دِتو تھو۔ اُن کی کہانیاں کی کتاب 'کورا کاغذ' ۱۹۹۶ء مانھ شائع ہوئی جہڑی گوجری مانھ کہانیاں کی پہلی کتاب ہے۔ اُن کی جدید گوجری شاعری ''سوچ سمندر'' تے چنام گوجری غزلاں کی تالیف ''غزل سلونی'' گوجری ریسرچ انسٹی چیوٹ جموں نے ۱۹۹۵ء تے ۱۹۹۶ء مانھ چھاپی تھیں۔ ان کو کلام اکیڈمی کی کتاباں مانھ شائع ہون تیں علاوہ ریڈیو کشمیر تیں وی گیتاں تے غزلاں کی صورت اکثر نشر ہوتو رہے۔

ڈاکٹر انجُم تحقیق پر وی گوڑھی نظر رکھیں تے نسیم پونچھی کا کہن موجب ویہ پُورا ملبہ بچوں گُلی بڑی اٹھکل نال کڈھ لیاویں۔ ویہہ گوجری تحقیق مانھ سائینسی نظریو داخل کرن آلا پہلا لکھاڑی ہیں۔ اس کو ثبوت انھاں نے ۱۹۹۶ء مانھ ''گوجری ادب کی سنہری تاریخ'' لکھ کے دِتو تھو۔ ست جِلداں مانھ شائع ہون آلی یاہ اس موضوع پر پہلی گوجری کتاب ہے۔

شاعری کی دو کتاباں ''سوغات (گوجری)'' تے کاش! (اُردو) تیں علاوہ ڈاکٹر انجُم نے پہلی ''گوجری انگلش ڈکشنری''، ''گوجری گرائمر'' تے ''گوجری کہاوت کوش'' اسے سال شائع کروائی ہیں۔ اجکل انھاں کی گوجری شاعراں تے ادیباں کا تذکرہ آلی کتاب ''لعلاں کا بنجارا'' اشاعت کا مرحلہ مانھ ہے۔ یہ ساریں کتاب گوجری ادب مانھ اپنا اپنا موضوع پر پہل ہیں۔

گوجری زبان تے ادب کی ترقی واسطے انھاں نے ۲۰۰۰ء مانھ غیر سرکاری تنظیم ''انجمن ترقی گوجری ادب'' قائم کی جسکا وہ پہلا سکریٹری جنرل وی ہیں تے اسے تنظیم کے تحت انھاں نے تقریباً دس، بارہ کتاب شائع کی ہیں۔ ڈاکٹر انجُم کو تحقیق تے تصنیف کو یوہ سلسلو جاری ہے تے اجکل مختصر گوجری ڈکشنری، گوجری کشمیری تے گوجری ہندی ڈکشنری ترتیب دین تیں علاوہ دیسی طریقہ علاج پر اک کتاب تے بچاں کی عام بیماریاں بارے کتاب کی تیاری مانھ رُجھیا واہیں۔ ☆ (تحریر: امین قمر۔ کے ڈی مینی)

تخلیقات: ۱۔ خواب جزیرے (اُردو شاعری) ۲۔ دِل دریا (گوجری شاعری)
۳۔ غزل سلونی (منتخب گوجری غزلیں) ۴۔ سوچ سمندر (جدید گوجری شاعری)
۵۔ کورا کاغذ (گوجری افسانے) ۶۔ گوجری ادب کی سنہری تاریخ
۷۔ گوجری انگریزی ڈِکشنری ۸۔ سوغات (گوجری)
۹۔ گوجری کہاوت کوش ۱۰۔ گوجری گرائمر
۱۱۔ کاش! (اُردو) ۱۲۔ قدیم گوجری ادب ۱۳۔ جدید گوجری ادب
۱۴۔ جدید گوجری شاعری ۱۵۔ جدید گوجری غزل ۱۶۔ گوجری گیت
۱۷۔ گوجری افسانہ نگاری ۱۸۔ لعلاں کا بنجارا ۱۹۔ جدید تاریخ گوجری ادب
۲۰۔ انجم شناسی۔ ۲۱۔ سندیشے (پنجابی ہندی شاعری) ۲۲۔ مختصر گوجری ڈکشنری
۲۳ گوجری کشمیری اردو ڈکشنری ۲۴۔ گوجری ہندی ڈکشنری ۲۵۔ دیسی طریقہ علاج

کلام کا نمونا:

غزل۱:

دو اتھروں اک خواب کا ہوتا دو اتھروں ارمان کے ناں
دو اتھروں اُس بُت کا ہوتا دو اپنا ایمان کے ناں

وہ تے اوس وی دے نہ سکیو مُج تسائی دھرتی نا
اُڈتا پنچھی لیتو جایئے دو اتھروں اسمان کے ناں

ہوں دوہاں نا دیکھ دیکھ کے اندرو اندری سڑتو رہیو
دو گھر کی ویرانی جوگا دو اتھروں مِزمان کے نان

خواباں کی تعبیر وی جانے، یاداں کی جاگیر وی تون
گیت غزل تے شعر میرا سب تیرا اک احسان کے ناں

نیزا کپ کے تیسا جھل کے جس نے توڑ نبھائی رِیت
ہوٹھیں سُکتا حرف وفا کا، انجُم اُس اِنسان کے ناں

غزل۲:

آنوں باز نہ آیا اتھروں — کِس کِس نے سمجھایا اتھروں
خالی دیکھ حویلی دِل کی — اُس نے آن بسایا اتھروں
ایسوں لا کے فصل وفا کی — ہم نے خوب کمایا اتھرون
خورے کون میں روتو ڈِٹھو — اج تک فیر نہ آیا اتھروں
یار کی دعوت کرکے انجُم — بس ہم نے برتایا اتھروں

غزل۳:

تیں دلاں کاروگ لایا ہوں دوا لکھتو رہیو
تیری بے دردی نا وی اپنی خطا لکھتو رہیو

میں بجھایا بالیا کئی وار یاداں کا دِیا
تیرا خواباں نا دلاں کا آسرا لکھتو رہیو

تیری مجبوری بجا پر اپنی محرومی تے دیکھ
کیسو دیوانو تھو پتھر نا خدا لکھتو رہیو

میں تے کی قربان اس تیں اپنیاں راتاں کی نیند
وہ وی میرے واسطے چر تک سزا لکھتو رہیو

اس زمانہ نے میرا اک درد کی کاری نہ کی
ہوں تے لکھاں واسطے کے کے دوا لکھتو رہیو

غزل۴:

میری مرضی ہے جو رضا اُسکی — میں قبولی ہے ہر سزا اُسکی
حرف ہوٹھاں کو ساتھ کے دیتا — دل تے میروتھو پر دعا اسکی
موم کا پر تے دینہ کے سنگ یاری — خواب میرا تھا کے خطا اُسکی
اُس نے بھُل جان کی دعا کی ہے، — لاج رکھیئے توں یا خدا اسکی
دل نے انجم ضرور کہنو ہے — اج تے کائے غزل سنا اسکی

غزل۵:

سو درداں کی کاری لے جا لے جا عشق بیماری لے جا
اُت یہ بنج بپار نی چلسیں بھاویں دُنیا ساری لے جا
اجاں نی دُنیا نکلی دل تیں اُچی ہور اڈاری لے جا
جانے تھو وہ جِت نی سکسیں میں ہی بازی ہاری لے جا
میری قسمت کولوں انجم لے جا نیند اُدھاری لے جا

غزل۶:

کسے رنگ کی لوڑ نہ رنگیاں نا نہ ہی ہار سِنگار کی چنگیاں نا
اک وار پردیسیا دیس آکے آپے لاہ جایئے سُولی ٹنگیاں نا
تیری آس کی مرگ ہیں سرب نیلی ڈالی دِتی نہ چرن میں تنگیاں نا
اکو حرف وفا کو یاد رکھیئے کدے تجیئے نہ مونہوں منگیاں نا
قمر جنتی کہہ گیا خوب انجم 'لگتا نہیں انار بٹنگیاں نا'

غزل۷:

دردی میرا درد بنڈاوے تاں منوں جاتاں نا کوئے موڑ لیاوے تاں منوں
یہ شیشاں کا شہر بسانا سوکھا ہیں دل کی جھگی آن بساوے تاں منوں
تیری خاطر چن کی دھوڑ بٹیلی میں کہ تھی تارا توڑ لیاوے تاں منوں
ہوٹھاں کو اعتبار مکایو لوکاں نے دل نا دل کی گل سناوے تاں منوں
منصوری کا دعویدار بہتیرا ہیں اج کوئے پُٹھی کھل لوہاوے تاں منوں

گیت ا:

نہ رے نہ دِلا اُنکے ہوتیں نہ روئیے
قسم ہے وفا کی بھلاوا نہ دھوئیے
نہ رے نہ دِلا.....

جِنیں کئی بسنتاں بہاراں تیں اوہلے
دُنیا کا رنگیں نظاراں تیں اوہلے
توں غم لے کے سجناں کے باندے نہ ہوئیے
نہ رے نہ دِلا.....

اُنھاں کی جفا نہ حساباں مانھ رکھیئے
توں سُکا وا پھُل وی کِتاباں مانھ رکھیئے
ویہ آویں گا چرکا توں راتیں نہ سوئیے
نہ رے نہ دِلا.....

کاغذ قلم نا توں بولی بنا کے
لفظاں مانھ درداں کا معنا چھپا کے
غزلاں تے گیتاں مانھ اتھروں پروئیے
نہ رے نہ دِلا.....

نہ رے نہ دِلا اُنکے ہوتیں نہ روئیے
قسم ہے وفا کی بھلاوا نہ دھوئیے

گیت۲:

خوشیاں نا یاد کر غماں نا بسارئیے
نِکی نکی خوشیاں کو صدقو اتارئیے
خوشیاں نا یاد کر غماں نا بسارئیے

گلاں کی بے گل کروں رات مُک جائیں گی
ملن کی رُت خورے فر کد آئیں گی
لوکاں کیاں بولیاں تیں کالجو نہ ساڑئیے
خوشیاں نا یاد کر غماں نا بسارئیے

غماں کو نہ غم کر،خوشیاں کی رائیے
مندو کجھ بولیو وو،دل مانھ نہ آئیے
دل کیاں لکیاں نا دلوں نہ بسارئیے
خوشیاں نا یاد کر غماں نا بسارئیے

کسے کے نصیب ہووے دنیاں مانھ پیاروی
جِت کولوں چنگی لگیں کدے کدے ہاروی
پیار کیاں بازیاں ناجت کے وی ہارئیے
خوشیاں نا یاد کر غماں نا بسارئیے

خوشیاں نا یاد کر غماں نا بسارئیے
نِکی نکی خوشیاں کو صدقو اتارئیے

سی حرفی

الف: اُڈ کاگا نیزو پار ٹپ جا میرا یار نا میرو سلام کہیئے
تیرا ہجر اندر دِن رات روؤں تیرے باجھ ہیں نیند حرام کہیئے
چِٹھی پتر آوے نہ کوئے اُس پاسُوں، بھیجو کوئے سلام کلام کہیئے
جلدی مِلاں گا فیر اِنشا اللہ، انجُم سجناں نا یوہ پیغام کہیئے

ب: بہت ارمان اُبڑھاس دِل مانھ سجن ملیں تے کروں بیان جا گے
کوئے خبر عطر نہ کوئے پتو نیووں، خورے بسیا کھڑے جہان جا گے
ہوئی آس اُمید اڈ یک بُڈ ہیں، مُڑنو کدے تے تھو میری جان جا گے
اکوار آویں مُڑ گے دیس انجُم، کروں جِند تے جان قُربان جا گے

ج: جگ جانے تیرا ظُلم بھانے، میرو دِل ہے راضی رضا تاں وی
چنگی لج پالی ساری عُمر گالی، میلے اگلے جہان خُدا تان وی
میرا آلنا سدو اُجاڑیا تیں، جھولی اڈ گے کروں دُعا تاں وی
در گذر اُس گی بے وفائی ربا، میرا یار گو شہر بسا تاں وی

د: درد ہزار فگار سینے، میرا غماں گو انت شُمار کوئے نہیں
سجن شاد بسیں پھُل کھیلیاں مانھ، میرا لیکھ مانھ باغ بہار کوئے نہیں
پل پل ہر گل تھی لباں اُپر، کیوں یاد ہُن قول قرار کوئے نہیں
اک عیب وفا کو سدا سینے، انجُم تیرے جیہو گنہگار کوئے نہیں

س: سوہنیا ساونی رُت چلی ڈیکوں اجھاں وی اکھ تِسائی لیکے
تیری یاد نِت شرد سیال دل مانھ آوے بہار مُلوں اے ساہی لیکے
ٹُٹی بانھ وی اپنی گل لگے، تریو کون ہے آس پرائی لیکے
انجُم جگ نا کے نصیحت کرنی، گیو کون ہے صاف صفائی لے کے

گوجرا شعر:

میرو کم ہے دُعا کرنی دِلوں لیکے زباں توڑی
نِکل کے میرا ہوٹھاں تیں دُعا جانے خُدا جانے

اس زمانہ نے میرا اک درد کی کاری نہ کی
ہوں تے لکھاں واسطے کے کے دوا لِکھتو رہیو

جا جا سِر نیووں نہ کِیو،دُنیا کا احسان نہ لِیا
اِس درویش نے عُمر گذاری داتا کے دربار ہمیشاں

خواباں کی تعبیر نہ دتی ہور نووں کوئے خواب سہی
جاتاں جاتاں جاتا سنگیا نیند میری تے دیتو جا

اپنے نیویں آتا جاتا، ملتا گلتا سینے لاتا
ایسوں عید محرم بن گئی،سجن دل تیں دور اتیراں

اپنی جا پتھر وہیں بھارا سچی کہ گیا لوک سیانا
جاجا سجدا کر کے انجُم اپنو آپ گھٹایئے نہ

اتھرواں کا موتی رُلیا گئی رات شریکاں مانھ
نین سمندروں یاد تیری نے کڈھیں نہر گذشتہ رات

اج تک فضل خدا کو انجم دشمن اکھ اٹھا نہیں تکتا
اسمتراں نا چھلتا رہیا ہیں اپنا سجن یار ہمیشاں

اتھرواں کو پانی لاکے ارماناں کی بُوٹی نا
سرگی نال کدے تے کریئے دل کو سیک دعا کے حوالے

ایک دل کس کس کا جانیں درد کی کاری کرے
اس قیامت مانھ وی تیرا پیار کی اپنی جگہ

تُوں دور ہے شائد تیرا فرِشتاں نا نہیں پتو
اِنسان گو لہو پیئے اج اِنسان آکے دیکھ

تیرا در توڑی میری یاداں کا سِلکا
چل چل کے دینہہ رات راہ ہوگیا ہیں

آبھلا چھوڑاں وفا تیں کس نے کیو سر کھلا
تیری توں جانے میری دیوانگی اپنی جگہ

خورے کون میں روتو ڈِٹھو
اج تک فیر نہ آیا اتھروں

جگہ جگہ انسانیت کی قبراں کا کُجھ ائیر دسیں
کسے زمانے یاہ وی شائد بسدی تھی انساناں کی

جیتان جی کوئے ناں نہیں لیتو اسمتر اں دیوانا کو
جاتی واری نیکی ساری آویں یاد زمانا نانھ

جے تیری کائے نشانی لیکے اج وی عزرائیل آوے
یاہ جان تیری امانت ہے ہوں دے چھوڑوں اشاراپر

چن کی گوگی سینے لاکے تاراں نال بھروں گو گوجھا
دِل پاگل نا روز،اولیں پات یہ لاوے خورے کون

دُنیا مانھ کوئے اک نہ لبھو جس نا اپنو کہ لیتا
جاتاں مانھ ہُن چھیکا لاویں کتنا تندُو رشتاں کا

درداں کا میوا دُنیا توں، اِک عُمر اُدھارا کھاہدا تھا
اللہ رکھے غم کا ہم نے، ہُن اپنا بُوٹا پال لِیا

سرگی نال بھیال غماں کا دل مانھ کدے نہ آیا
پچھلے پہر تریل بڑی وہے اس بستی کا رستاں مانھ

کائے حکیمی نہ راس آئی یوہ درد تیرو نہ جان لے لے
میں صدئیں رکھی ہیں کالجہ نال روز گھٹیں تپا تپا کے

کس کس حال زلیخا کولوں دامن آپ بچا کے رکھیو
کوئے معصوم تے شہادت دیگو سچا کی سرکار کے باندے

کل جے کوئے کماد وی لاوے فر نہ روئے دھوئیے
آپ بسالی ہے تیں دل کی پاجا آلی ڈوگی

کم پیارو چم نہیں اس نا یاہ دنیا دورنگی
اس نے تنا بھاء نہیں پچھنو اوڑک اک دھیاڑے

کے ہوؤ جے ناں نہیں لیتو قلم دوات سیاہی تیری
غزلاں مانھ تیرا پرچھاواں، گیت مانھ تیرو پیار ہمیشاں

گھڑی بھاویں نزع کی وہے لفظ میرو بدلسین نہیں
توں اج وی آکے جانیں زندگی میری لکھا لے جا

خوشی مل نہ جائے کائے گذر گیا زمانہ
زمانہ تیں اتھروں چھپاتاں چھپاتاں

صدی گذاریں سکھنے ہتھیں اس راہ کدتک آوے گو
روز کا چناں میرا چن نا،اکدن نال لیایئے توں

میرے نال وفا نہ کی جے ہور کسے نال کرنی کے
یارا جان سلامت تیری میرو پیار خدا کے حوالے

میں تے دُنیا جہان نانھ دسیں تیرا ناں کی یار غزل
کاش کدے توں اپنو کہتو مِنا وی دوچار کے باندے

میں تیری ہر سورۃ آیت رکھی ہے تعویز بنا کے
فر کیوں میرو حرف حرف تیں غیراں مانھ برتایو چن

میری اکھاں کی تِس نانھ تیرو ساون نہ پرکھ سکیو
نہ مِنا جاچ منگن کی نہ تِنا دین کی آئی

وہ ساون کا جھولا مانھ وی ننگیں پیریں آوے تھو
خورے کن اکھاں نے کھاہدو اجتک فیر نہ آیو چن

یہ درد محبت کا لیکے دوچار قدم وی خاصا وہیں
منزل نہ لبھی عمراں تک جس نے یہ سنگی نال لیا

یہ دُنیا کا دھندا سجنا کدے نہ مُکا، کد مُکیں گا
ہوسکیو تاں فِر اکواری مِل جایئے قُربان اتیراں

آ بھلا چھوڑاں وفا تیں کس نے کیو سر کھلا تیری
توں جانے میری تیریں تُوں جانے میری دیوانگی اپنی جگہ

ٹھنڈی تے بیشمار وہے محبتاں کی چھاں
اس روگلا چنار ناھ کوئے پالتو نہیں

یاہ مِٹی کی ڈھیری کے بڈیار کرے
نیس ہوا مانھ اُڈے گی مُڑ آوے گی

مجبوری اُنھاں ساراں کو واحد جواب تھو
پُچھے تھی جِتنا میرے توں سوال زِندگی

نیلے نِملوں اوس کی بارش تیرو آنو ایسوں برہیا
پہلا تھا تیں ہور وی کِیا کیوں اتنا احسان اتیراں

میری وفا کو اج تم حساب کے کریں
پتھر وی پوجیا تے خدا کر کے چھوڑیا

ے
تیرو غم نہ بھلو زمانہ کی تلخیں
میں چھوڑی ہیں ساریں بھلا بلیں بلیں

ے دُشمن لکھ ہزار وہیں بھاویں سجن بس دوچار بہتیرا
ے میریں اکھ سجناں کا گھر دار اُن کی ڈنی دھار اتیراں
ے یار کی دعوت کرکے انجُم بس ہم نے برتایا اتھروں
ے دل درویش نہ راضی ہویو اُٹھیں خیر بہتیریں اکھ
ے کسے اگے اڈیئے نہ جھولی بندیا منگیئے تے رب کی ضا منگیئے
ے کُوڑ کا پکا بنگلا تکیا سچ کو ڈھارو چوتو ڈِٹھو
ے تیری گلئیں جے نہ رُلتا کتنا شہر بسایا ہوتا
ے جس کے ہوتیں قول کیا تھا اسے نال شکایت میری
ے خالی دیکھ حویلی دِل کی اُس نے آن بسایا اتھروں
ے خواب مانھ آکے جے مِل جاتو لگتی نہ دوانی تیری
ے دِل دریا نے آس کا ٹاپُو کِتنی وار ڈبویا وہیں گا
ے دل درویش نہیں خالی دامن اُجڑی دیکھ نہ حالت میری

ے
جے تیرے تیں چنگی کی قربان نہ کی
یارحیاتی کہڑے مُجرے آوے گی

☆☆☆

D:\Writers org\rasheed 1.jpg not found.

عبدالرشید شبنم

پیدائش:۴ مارچ ۱۹۶۳ء کلائی پونچھ

عبدالرشید شبنم ہوراں کو تعلق وی ادبی پاجا آلی دھرتی پُونچھ نال ہے جت ویہہ کلائی گراں مانھ قاضی رحمت اللہ آوان ہوراں کے گھر مارچ ۱۹۶۳ء مانھ پیدا ہویا۔ دسویں تک کی تعلیم ہائی سکول کلائی تیں ہی حاصل کی تے جھب ہی محکمہ پولیس کا شعبہ پیغام رسانی مانھ بھرتی ہو گیا۔ تعلیم کو سلسلو جاری رکھ کے بی اے کی ڈگری وی حاصل کی تے اجکل ترقی کر کے سب انسپکٹر بن گیا ہیں۔

انھاں نے بچپن کا سال ڈاکٹر رفیق انجم کی سنگت مانھ گزاریا جہڑا ہانی سنگی تے گمانڈھی بھی تھا۔ ۱۹۷۵ء کے قریب گوجری شاعری شروع کی پر شوق توڑ نہ چڑھی۔ فر چنگا ڈرامہ فنکار کے طور پر کلچرل اکیڈمی نال متعارف ہویا۔ کجھ عرصو گوجری مانھ کہانی وی لکھتا رہیا پر آخر کار سکون غزل کا چھاملہ مانھ ہی محسوس کیو۔ پچھلا دس سالاں تیں پونچھ کا ریڈیو سٹیشن تیں ویہہ جموں کا حسن پرواز تے تراڑکھل کا رفیق شاہد کی طرز پر رشید آوان کا ناں نال گوجری پروگرام پیش کریں تیں تے اسطرح ریاست پونچھ کا سب گوجری سنن تے بولن آلا انھاں نا چنگی طرح جانیں۔ انھاں کی گوجری کہانیں تے غزل شیرازہ گوجری مانھ اکثر شائع ہوتی رہیں۔ ویہہ چھوٹی بحر مانھ چنگی غزل کہن کی صلاحیت رکھیں۔

غزل:

او صدقے یاہ ساری لے جا — لے جا اکو واری لے جا
میرے کولے بچیو کے ہے — جِند غماں کی ماری لے جا
رہن دے مِناں سادپونا ماں — توں اپنی ہوشیاری لے جا
میری سب عمر کی گوچھی — آیو تھوک بپاری لے جا
وس لگو تے موڑ کے دیئے — اپنی یاد ادھاری لے جا
سنگت اکلاپا کی دے کے — رہتی دُنیا ساری لے جا
تاج تخت کے بدلے شبنم — میری اک لاچاری لے جا

D:\Writers org\Ron.jpg not found.

ران البرٹ

پیدائش:۱۰ستمبر۱۹۶۳ء کیلیفورنیا(امریکہ)

ران البرٹ امریکی محقق لسانیات تے سماجی کارکن ہیں جنھاں نے اپنی ساری زندگی گوجراں کی تعلیمی تے سماجی بہتری واسطے وقف رکھی وی ہے۔انھاں کی پیدائش امریکہ کی کیلیفورنیا ریاست مانھ ۱۹۶۳ء مانھ ہوئی۔ بنیادی تعلیم اتے حاصل کی تے تے فِر دینیات تے اہل کتاب کا تقابلی مطالعہ کو موضوع اپنی تحقیق واسطے پسند کیو۔اسے تعلیم کے دوران انھاں نا لسانیات کی شوقن پئی تے انھاں نے کنیڈا تیں اپنی ایم اے کی تعلیم واسطے گوجری گرائمر کو موضوع چُن کے اس پر کم شروع کیو۔

گوجری لسانیات کا موضوع پر کم کرن واسطے انھاں نا جموں کشمیر مانھ آنو پیو۔ یاہ تحقیق انھاں نے کئی سالاں کی محنت تیں بعد ۱۹۹۶ء مانھ مکمل کی جس پر انھاں نا ۱۹۹۸ء مانھ سند ملی۔ پر اس عرصہ مانھ جموں کشمیر مانھ سفر کے دوران انھاں نا گجراں کی زندگی نا سچ نیڑے تیں دیکھن کو موقعو ملیو تے انھاں نے محسوس کیو جے اِت لسانیات تے زیادہ وی کُجھ اس خانہ بدوش طبقہ واسطے کیو جا سکے۔

اسے جذبہ کے تحت انھاں نے سماجی مسائل جانن تے ان کا حل کی کوشش شروع کر لئیں۔اس سلسلہ مانھ انھاں نا کئی بار اپنا مُلک تیں ات وُنو جانو پیو، کئی قسم کی مشکلات وی دیکھیں تے آخر کار غیر سرکاری تنظیماں کی مدد نال گجراں کی تعلیمی، معاشی تے سماجی بہتری کا کماں مانھ لگا واہیں۔

انھاں کو کیو وو گوجری لسانیات کو کم ۱۹۹۸ء مانھ شائع ہو یو تھو جہڑ وان لوکاں واسطے بڑو مددگار ثابت ہوئے جہڑا گوجری یا گجراں کا بارا مانھ کھوج کرن کی چاہ رکھیں۔اس تیں علاوہ انھاں کی لکھی وی یاہ گوجری گرائمر گوجری تحقیق کرن آلا لِکھاڑیاں واسطے وی بڑی اہمیت رکھے۔بہر حال گوجری تیں زیادہ انھاں کی دلچسپی تے محنت گجراں واسطے ہیں تے ویہہ لسانیات تیں زیادہ سماجیات کی سند کا مستحق سئی لگیں۔

D:\Writers org\zahoor s.jpg not found.

شیخ ظہور احمد

پیدائش: ۱۵ستمبر ۱۹۶۳ء سموٹ پونچھ

گوجری کا نوجوان تے خوبصورت شاعر شیخ ظہور احمد ہوراں کو تعلق ادبی طور زرخیز دھرتی پونچھ کا علاقہ سرنکوٹ نال ہے۔ جت ویہہ ۱۹۶۳ء ماٹھاک کشمیری خاندان مانھ پیدا ہویا۔ ہائی سکول سُرنکوٹ تیں ۱۹۸۰ء مانھ میٹرک کو امتحان پاس کیو تے فِر ۱۹۸۵ء مانھ پالی ٹیکنیک جموں تیں سِول انجینئرنگ کی سندلے کے ۱۹۸۸ء مانھسر کاری ملازمت شروع کر لئی۔ اجکل ویہہ میونسپل کارپوریشن جموں مانھ تعینات ہیں۔

سُہرن کوٹ مانھ ادبی روائت بڑی پرانی ہے تے ات کا نوجواناں نے یاہ لاگ کدے نہیں ٹٹن دِتی۔ شیخ ظہور اسے ادبی ماحول مانھ جمیا پلیا تے لہٰذا آپ وی ۱۹۹۰ء کے قریب اردو، گوجری، کشمیری تے پہاڑی مانھ شاعری شروع کی۔ بھاویں انھاں کی مادری زبان کشمیری ہے تے ویہ اردو تے پہاڑی مانھ وی چنگی شاعری کریں پران کا شعری اظہار مانھ جہڑو والہانہ پن تے ٹھیٹھ برتیو گوجری شعراں مانھ ہے اسکی مثال ہور ٹھے نہیں لبھتی۔ ویہہ خلوص نال اس میدان مانھ بردم رہیا تاں ہمیشاں زندہ رہن آلی شاعری تخلیق کرن کی صلاحیت رکھیں۔ کلام کا نموناں:

غزل ۱☆:

کد بسرے واہ تیری صورت یار مِناں — وہ چہرو ویہہ متھا کا لشکار مِناں
سہی لگے تھو چاندی کو پیکر ہریو — ڈُنگھو ٹویو ٹھوڑی کے بشکار مِناں
آن ویلا کی مستی تیری نہیں بھُلتی — نہیں بھُلتو وہ پچھنو جاتی وار مِناں
کھیڈن مانھ تیرے سنگ میرو رُس جانو — فِر ٹھگی سنگ دینی دوھری بار مِناں
تیری یاری تیری فرمانبرداری — تیرا خون کی رکھے تابعدار مناں
اپنے جوگی دو گز جاگ سنبھالی تیں — دے کے ٹُر گیو، موٹر کوٹھی کار مِناں
گرداباں کے اندر کشتی آن پھسی — کرے خدا وند سچو اِتوں پار مِناں

☆ (نِکا بھائی کی وفات پر لکھی وی)

غزل۲:

سچو بھو سکھلو نہیں سچائی بول کے تک لے
ہزاراں جھوٹھ تیں بھارو ہوے سچ تول کے تک لے

گھٹی ہے نہ گھٹے گی میرے اندر کی یاہ بیباکی
ہزاراں پھیر لے پھانڈا تے جھکھڑ جھول کے تک لے

سچا کے سامنے شکر تے پتھر جھوٹھ کے اگے
لے آ! پانی تے انگلی نال مِناں گھول کے تک لے

نچھڑ سکتو نہیں جو موتیاں بچوں ہوں وہ کچ ہاں
پگڑ شیشہ کو چھج بھاویں، دھیاڑی رول کے تک لے

سخاوت واسطے وی لوڑ ہوے کردار حاتم کو
بِنا کردار رستہ مانھ توں دولت ڈوہل کے تک لے

یوہ اک جھولو تے کُجھ منکا، یہ گل مانھ لِیر پاٹی ویں
سویر اس تیں میرو اعمال ناموکھول کے تک لے

D:\Writers
rg\pardaisi.jp
not found.

چودھری محمد اشرف پردیسی

پیدائش:۶ جون1964ء گوجرنگر جموں

محمد اشرف پردیسی ہور کٹیاں آلی بار ہمولہ کا رہن آلا گوجری کا نوجوان شاعر ہیں جہڑا مدت تیں گوجری تحریک کے نال جُڑیا وا ہیں۔ انکا والد چوہدری لعل الدین پھامڑہ عرف لعل خان پولیس مانھ ملازم تھا تے نوکری کا سلسلہ مانھ اکثر گھر تیں دور وی رہیا ہیں۔ ایسا ہی دور مانھ محمد اشرف پردیسی ہوراں کی پیدائش جون۱۹۶۴ مانھ ہوئی جد لعل خان ہور گوجرنگر جموں مانھ مقیم تھا۔ اس توں بعد جھب ہی ویہہ اپنے گھر بار ہمولہ واپس آ گیا تے اشرف پردیسی ہوراں کی دسویں توڑی کی تعلیم تے بنیادی تربیت اِتے ہوئی۔ اجکل ویہہ ریاستی محکمہ واٹر سپلائی (پی ایچ ای) مانھ ملازم ہیں تے اپنا ہی علاقہ مانھ لوکاں کی تس بدھان تے بجھان مانھ مصروف ہیں۔

تعلیم کے دوران ہی چوہدری گلاب دین طاہر ہوراں کی سنگت مانھ ادبی رستاں کی بھوم ہوئی۔ ویہہ ریڈیو کشمیر تے کلچرل اکیڈمی مانھ آن جان لگا تے آپ وی گوجری شاعری کی شوق جاگی۔ تد تیں ویہہ بادستور گوجری مجلساں تے مشاعراں مانھ اکثر شامل رہیں۔ انکے اندر چنگی شاعری کی صلاحیت موجود ہیں۔

کلام کا نمونا:

نعت شریف:

واہ دھرتی پاک مدینہ کی!

جت رونق سب بزاراں کی
جت بھیڑ لگیں دلداراں کی
فریاد ہوئے مسکیناں کی واہ دھرتی پاک مدینہ کی
ہیں مالک سب جہاناں کا
ہیں وارث اُچیاں شانان کا
جِت کلمو دھڑکن سینہ کی واہ دھرتی پاک مدینہ کی
کُل عالم جس نا یاد کرے
اُس در پر جا فریاد کرے
اُت خلقت سب زیناں کی واہ دھرتی پاک مدینہ کی

غزل ا

دیکھ کدے اعتبار نہ کریئے بھاویں کتنو بھاویں لوک
جھوٹھی شان تے عشرت دس کے اینویں یہ للچاویں لوک

کر کر میں بھی تلخ تجربہ زندگی کا یہ دور لنگھایا
چڑھتے پاسے ہر کوئے دوڑے سچ نا ات چھپاویں لوک

کئیاں کی میں مجلس دیکھیں کئیاں کو اعتبار کیا
کئیاں کے کجھ دھِکا ماریں کئیاں نا ترساویں لوک

کُوڑی دنیا جھوٹھا وعدا کُوڑ بکے ہر شہر بازار
سچ کو ات کوئے راہ نہیں دستو سچ کہتاں شرماویں لوک

پردیسی اک عاجز تیرے شہر تیرو مشتاق پھرے
ہر کوئے جانے منزل میری، جان کے جھلیا لاویں لوک

غزل۲:

جے اشمان کی بدلی ہوتو ہر ساون ہوں برھتو
تیرا نین سمندراں اندر ڈبکی کھا کھا مرتو

جے توں بند تلا اک ہوتو لاتو بنڈھ چوفیری
پھُل کنول تے نرگس بن کے کنڈے تیرے ترتو

جے مزمان حقیقی بن کے قدم روا فرماتو
نیناں کی ہوں سیج سجا کے رستے تیرے دھرتو

جے پٹوار حکومت ہوتی مِثل اندراج کراتو
قلم بن کے خالی خانے ناں تیرو لکھواتو

وطن میرا کی ماہلیاں اپر چن بن کے جے چڑھتو
تیری لو پردیسی رب کی رات عبادت کرتو

مولانا فیض الوحید

پیدائش: جون 1965ء ددا سن بالا راجوری

فیض الوحید جون ۱۹۶۵ء مانھ راجوری کا گراں ددا سن بالا مانھ پیدا ہویا۔ بچپن مانھ ہی اسلامی تعلیم کی شوق پئی تے دارالعلوم دیو بند مانھ داخل ہو گیا۔ پہلاں حِفظِ قران پاک کو شرف حاصل کیو، فر دارلعلوم توں فاضل کی سند لئی تے مُفتی کو کورس وی مکمل کیو۔ اسطرح وہ حافظ، فاضل تے مُفتی کی ترے سند لین آلا کُجھ اک خوش قسمت لوکاں وِچوں ہیں۔

دارالعلوم توں واپسی پر انھاں نے ۱۹۹۰ء کے قریب جموں شہر کا علاقہ بٹھِنڈی مانھ اسلامی درس کو سلسلو شروع کیو جہڑو اسو یلے ترقی کر کے اک جامعہ کی صورت مانھ دُنیا کے سامنے ہے۔ اسے دور مانھ ریاست مانھ افراتفری کے دوران اُنھاں نا قریب ست سال تک جیل مانھ وی گذارنا پیا۔ اس عرصہ مانھ انھاں نے قران پاک کا ترجمہ تے تفسیر کو کم سمہالن کو فیصلو کیو۔ اس تیں پہلاں گوجری زبان مانھ ترجمہ کو کم مولانا عابد حسین صاحب نے کیو تھو جہڑو شائع نہیں ہو سکیو تھو۔ اس طرح مولانا فیض الوحید ہوراں نے اسے ترجمہ نا نظرِ ثانی کر کے اس پر تفسیر کو کم ست سال مانھ مکمل کیو۔ گوجری مانھ قران پاک کی پہلی تفسیر ہون کے نال نال انھاں نے جیسی صاف ستھری نے سلیس گوجری زبان استعمال کی ہے اُس کے نال قوم تے زبان کی وی بڑی خدمت ہوئی ہے۔

مُفتی فاضل مولانا فیض الوحید صاحب کو کیو دو یوہ مُبارک کم ہن شائع ہو کے پڑھن آلاں تک پوہچ گیو ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ انھاں نا دین کا حوالہ سنگ قوم تے زبان کی مزید خدمت کرن کی توفیق دئے۔

D:\Writers org\majruh nm.jpg not found.

چودھری نور محمد مجروحؔ

پیدائش: جون 1965ء گُول

نور محمد مجروحؔ گوجری کا نوجوان تے با حوصلہ شاعر ہیں جہڑا گُول کی خوبصورت وادی مانھ جُون ۱۹۶۵ء مانھ پیدا ہویا۔ گوجرا ماحول کا قضیا بختاں وِچوں بچپن مانھ ہی اپنو حصو نکھیڑ لیو۔ دسویں توڑی کی تعلیم حاصل کرن تیں بعد محکمہ پولیس مانھ ملازم ہو گیا۔

سرکاری ملازمت زیادہ دیر انھاں کو دِل نہ بھُلا سکی تے انھاں نے کلچرل اکیڈمی تے ریڈیو سٹیشن کے ذریعے گوجری لکھاڑیاں نال آن جان شروع کر لیو۔ گوجری ادب کا مطالعہ نے اُنکے اندر کو درد وی جگایو تے تخلیق کار وی۔ تے یوں انھاں نے گوجری مانھ غزل تے گیت لِکھنا شروع کر لیا جہڑا شیرازہ مانھ شائع ہون تیں علاوہ ریڈیو تیں وی اکثر نشر ہوئیں۔

اُن کو گوجری کلام ''لہو کا اتھروں'' تے ''سجری یاد'' کا ناں نال شائع ہو یو ہے۔ کُجھ پچھاواں کے باوجُود اس سوہنی کتاب مانھ اُن کا کئی خوب صورت شعر شامل ہیں جہڑا پڑھن آلاں نا متاثر کرنو نہیں رہتا۔ اُن کی شاعری تیں گوجری ادب کا وسیع مطالعہ کی گواہی لبھے تے گوجری غزل کا تخلیقی سفر مانھ پہلا راہیاں نال وہ اُسے اعتماد نال پیش آیا ہیں جس طرح اکثر پولسیا اسمتر اں نال سلُوک کریں۔

بھاویں مجروحؔ کا کلام مانھ تخیل کی وسعت تے فنی پکیت کی گنجائش موجود ہے پر اُن کا دل مانھ درد تے اکھاں مانھ چمک نا دیکھ کے یاہ گل کہی جا سکے جے کدے انھاں نے پڑھن تے لکھن کو سلسلو جاری رکھیو تاں اک دن ضرور وہ گوجری غزل مانھ اپنو نمیکلو اسلوب وی پیدا کر لیں گا تے مقام وی۔ کلام تیں ان کا ہاڑا تے حیلا سارا سماج کا محسوس ہوئیں تے

نوں گوجری زبان تے زدب نال محبت کرن آلاں نے کافی آس تے امید لائی ہیں۔ تے ہُن یاہ گل یقین نال کہی جا سکے جے انور حسین، نور محمد مجروحؔ، جاوید راہی، جان محمد حکیم یونس ربانیؔ ادریس شادؔ تے ریاض صابرؔ کی موجودگی نویں صدی کی گوجری غزل واسطے مُبارک ثابت ہوئے گی۔

کلام:

غزل۱:

آوے یاد ستاویں اتھروں — سُتا درد جگاویں اتھروں
خالی دیکھ حویلی دل کی — غم کو شہر بساویں اتھروں
سوٹی لے کے ڈکوں بھاویں — آنو باز نہ آویں اتھروں
لاکے تیر ہجر کو دل تیں — خون کی نہر بگاویں اتھروں

غزل۲:

چناں کائے نشانی دے جا — تس ہے بکیں پانی دے جا
مٹھا مٹھا پیارا پیارا — بولاں کی قربانی دے جا
پیار پریت کا پھلاں نا فر — نووں روپ جوانی دے جا
خوشیں کل مبارک تناں — وے کجھ درد نشانی دے جا
جاتاں جاتاں تحفو مجروحؔ — واہ اک یاد پرانی دے جا

غزل۳:

آ جا یار یرانو بنڈاں — وہ دکھ درد پرانو بنڈاں
آپس مانھ سنجھیالی کر کے — دھیلو دھیلو آنو بنڈاں
پیار کے چرخے پونی کتاں — تندو تندو تانو بنڈاں
پریت کی فصل کما کے مجروح — ریت کو دانو دانو بنڈاں

غزل۴:

غم ڈٹھا غم خواری ڈٹھی حب ڈٹھی لاچاری ڈٹھی
کرکے پیار کوسودوآخر پل پل بے قراری ڈٹھی
مکر فریب تے دھوکھاں آلی ہوتی میں سرداری ڈٹھی
یاد کے بوہے ڈیرو لاکے خالی آس کی ڈھاری ڈٹھی
ظالم درد وچھوڑا جیسی نہ کائے ہور بیماری ڈٹھی

غزل۵:

بدلیں رت نظارا کتنا موسم پیارا پیارا کتنا
زندگی مانھ کے کجھ نہیں ڈٹھو گھمن گھیر کنارا کتنا
رو رو کتنی رات بتائیں لگا زخم کرارا کتنا
درداں کا اس عالم کے بچ راتیں گنیا تارا کتنا
کتنا پھیرامار گیا ہیں ان گلئیں بنجارا کتنا
کتنا لوک زمانا بدلیا چھٹا سنگ سہارا کتنا
کتنی بستیں اجڑیں مجروح خالی ہویا ڈھارا کتنا

ق:

ہجر کا موتی چن چن کے میں پویو ہے اک ہار غزل گو
میری دنیا اجڑ گئی تے بسیو اک سنسار غزل گو
ان گنیا یہ منکا چن چن کئی کئی لڑیں پروئیں میں
اس جگت مانھ سب توں بدھ کے کیو میں سنگار غزل گو

ق:

بے وقتا بے ملا اتھروں آس کے باغیں پھُلا اتھروں
ویلا نا جد لوڑ تھی انکی اس ویلے نہیں ڈُلا اتھروں

ق:

دل مانھ توں اک یار بسے رے بس اک تیرو پیار بسے رے
ہڈیاں کی اک مُٹھی مانھ یوہ میرو دل بیمار بسے رے

ق:

تھارے باجھوں میریں اکھ اجکل خوب ہسیریں اکھ
اپنی وی کائے دسو نا جے تم نے کیوں ہن پھیریں اکھ

گیت ا:

مُڑی رُت بہاراں کی باغاں ماں پھُل پھُلیا، ٹھنڈی وا ہے چناراں کی
پانی بگیو ہے ندیاں کو اک میرو دِل دُکھیا، نالے درد ہے لگیاں کو
رتو لال، جو گھوڑو ہے سجناں مار گیو مِناں تیرو وچھوڑو ہے
بہڑے سریاں پھُل گئی ہے چن کی اڈیکاں ماں، میری سُدھ بُدھ پھُل گئی ہے
اُڈ چڑیاں کو ڈار گیو بے پرواہ چن رے، مناں کیوں توں بسار گیو
چناں تیرئیں آسیں ہوں تک تک راہ تیرا، روؤں بلیئیں باسیں ہوں
پھُل پھُلیا دڑُنیاں کا زِندگی نے مُک جانو، کم مُکنا نہیں دُنیا کا۔

گیت۲:

نہ رے نہ پپیہا بول دُکھڑاں کی نہ گٹھڑی کھول
نہ رے نہ پپیہا بول

کچر بیٹھی جھنکوں گیت
کیوں نہیں مُڑیو میرو مِیت
خورے بھُل گیو کیوں پریت اینویں نہ یہ درد پھرول
نہ رے نہ پپیہا بول

درد چوفیری پھُل گیا رے
اتھروں بن کے ڈُل گیا رے
گہلیں گہلیں رُل گیا رے ہُن نہ ڈالی ڈالی رول
نہ رے نہ پپیہا بول

موسم کا ہر راز ماں دِسے
بنجلی کی آواز ماں دِسے
گیتاں کا ہر ساز ماں دِسے خورے کیوں نہیں آتو کول
نہ رے نہ پپیہا بول

شہریں شہریں گلئیین لوڑوں
یاداں کو نہ پلو چھوڑوں
پل پل بیٹھی نین نچوڑوں تھکی جِندڑی کچھو جھول
نہ رے نہ پپیہا بول

گیت۳:

او پردیسی ڈھول سپاہیا، او پردیسی ڈھول
آجا میرے کول سپاہیا، آجا میرے کول

سنگن مِنا بولیں ماریں
کے کے میرے سِر گذاریں
آس نمانی پل پل ہاریں ہُن نہ منا رول سپاہیا ہن نہ منا رول
آجا میرے کول سپاہیا، آجا میرے کول

نگر نگر ماں ڈھونڈوں لوڑوں
آس کا تندو توڑوں جوڑوں
نیناں بچوں نیر نچوڑوں غم کو زہر نہ گھول سپاہیا، غم کو زہر نہ گھول
آجا میرے کول سپاہیا، آجا میرے کول

شِنگر تلا ماہلی سوہنی
ساون کی رُت مچ سلونی
پھُلاں ماں ہے خوشبو دُونی ہجراں کی گٹھ کھول سپاہیا، ہجراں کی گٹھ کھول
آجا میرے کول سپاہیا، آجا میرے کول

او گگناں کیا یارا چناں
تاراں تیں وی پیاریا چناں
دینہہ کی لو پر بھاریا چناں میرو پیار نہ تول سپاہیا، میرو پیار نہ تول
آجا میرے کول سپاہیا، آجا میرے کول

D:\Writers org\idrees.jpg not found.

چودھری محمد ادریس شآد

پیدائش:8 اگست1965ء کنگن

محمد ادریس شاد ہور ۸ اگست ۱۹۶۵ء ناتحصیل کنگن کا گراں گُوجر پتی ٹھیون ماں پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم مائمر کا پرائمری سکول تیں حاصل کی تے فرِ دسویں انھاں نے ۱۹۷۶ء ماں ہائی سکول ہاڑی گنیون تیں پاس کی تے اپنا زندگی کا کاروبار ماں لگ گیا۔ گھر ماں کُجھ ادبی ماحول تھو پر باقاعدہ شعروشاعری کسے نے نہیں کی۔

محمد ادریس شآد اک عرصہ توڑی گوجری لوک کہانی تے لوک گیت اکٹھا کر کے کلچرل اکیڈمی کی کتاباں ماں شائع کرواتا رہیا ہے۔ اس گلوں شآد ہوراں کوناں گوجری لوک ادب پڑھن آلان واسطے ذرا اوپرو نہیں۔ انھاں نے گوجری لوک گیتاں تے لوک کہانیاں کی جمعبندی ماں قابلِ تعریف کم کیو ہے۔ تخلیقی میدان ماں ویہہ تھوڑا چِر کا آیا ہیں پر چھوٹی بحر ماں خوبصورت غزل لِکھ کے انھاں نے اپنا فنی پکئیت کو ثبوت پیش کیو ہے جس نال گوجری ادب کا قدرداناں نے انھاں نال بجا طور پر امید لالئی ہیں۔ اللہ کرے ویہہ اپنا ارادہ پر قائم رہیں تے گوجری اکھاں کی تِس بجھاتا رہیں۔ کلام کا نمونا:

غزل ا:

لٹے گیو پیار کے ہتھیں سکھنا ہار سنگار کے ہتھیں
رات ہجر کی پاس بدلتا ڈور وصل دِلدار کے ہتھیں
اوہلے اوہلے جاگ تیں اوہلے دل دِتو دلدار کے ہتھیں
ساون کی رُت ڈیک تیری ماں جام وصل کا یار کے ہتھیں
کس نا شآد ہن حال سناؤں ہوں ویران اعتبار کے ہتھیں

غزل۲:

نہ ویہ چن نہ تارا دِسیں نہ ویہ روپ نظارا دِسیں
خالی نگری آس میری کی سکھنا محل چوبارا دِسیں
رات دھیاڑی دل پرچاتا تیز ہجر کا آرا دسیں
دِل کی گٹھیں چھپیا لُکیا کئیں ارمان کوارا دِسیں
اج بھی اُنھیں راہیں رُلتا میرا نین آوارہ دِسیں
بسے شاؔد یاہ اُجڑی بستی جے ویہ رُوپ دوبارہ دِسیں

غزل۳:

تِناں خط ہر وار لِکھوں گو تیری انتظار لکھوں گو
عیش آرام ماں دُنیا ساری ہوں مچ بے قرار لکھوں گو
بھکھے سینو گوہٹا ہاروں یاداں کا انگار لکھوں گو
تیرا ہاسا رات دھیاڑی اپنا اتھروں چار لِکھوں گو
تِنا جِت کی ہوئے مبارک اپنے نانویں ہار لِکھوں گو۔

غزل۴:

اس نگری اک واری تکیئے میری گریہ زاری تکیئے
پل پل ساعت سال برابر ہر پل انتظاری تکیئے
اندرو اندری کھا گئی سینو کیسی عجب بیماری تکیئے
مُدتاں تیں اس سینے میرے دھکھتی اک چنگاری تکیئے
شاد کسے کی تاہنگ یاہ میری لے گئی خوشی ادھاری تکیئے

D:\Writers org\taj.jpg not found.

چودھری تاج دین تاجؔ

پیدائش:4 جون1966ء نامبلہ اُوڑی بارہمولہ

تاج دین تاجؔ کو حولیو اکھاں اگے آتان ہی گوجری پڑھن سُننن آلاں کی بکھیاں مانھ کتُکتی نکلن لگ پوئیں۔ ویہ گوجری کا منیا پڑمنیا مزاحیہ شاعر ہیں جنھاں نے نذیر احمد نذیرتے نور محمد نورتیں بعد گوجری مزاح نگاری مانھ سب تیں زیادہ کم کیو ہے۔ ویہ ۱۹۶۶ء مانھ تاجؔ جا کی سوہنی دھرتی اُوڑی (بارہمولہ) مانھ پیدا ہویا تے غالبًا اسے نسبت نال ناں وی تاج دین رکھایو۔ بنیادی تعلیم تیں بعد محکمہ تعلیم مانھ ملازم ہو گیا تے اجکل گوجر ہوسٹل سرینگر مانھ قوم کو مستقبل سدھارن مانھ مصروف ہیں۔

ویہ گوجری ادب مانھ کد داخل ہویا یا ادب کد اُنکے اندر کد داخل ہو یو اسکی تے مناں سمہال نہیں پر اندازو ہے جے کلچرل اکیڈمی مانھ گوجری شعبو کھُلن سات ہی آیا ہوئیں گا۔ مناں اج تک کشمیر مانھ کائے گوجری مجلس یاد نہیں آتی جس مانھ تاج دین تاجؔ دیکھیو یا سُنیو نہ ہوئے۔ انھاں نے شروع توں ہی طنز و مزاح کو میدان اسوٗل کے رکھیو ہے جے اکثر گوجری لکھاڑیاں ہاروں اُراں پراں ڈلوٗنہیں دینا پیا۔ تاج دین تاجؔ کی مزاحیہ نظم ریڈیو کشمیر تے ٹی وی توں علاوہ تقریباً ہر شیرازہ مانھ وی نظر آویں۔ قوم تے سماج کے اندر کی عکاسی توں علاوہ انھاں نے اصلاح کو جھڑ و لہجو اختیار کیو ہے اسکی وی داد دینی پوئے گی۔ موقع پر بھاویں سنن آلا انکا کلام پرہس کے چلیا جائیں پر تیجے دن جدان کو پیغام سمجھ مانھ آوے تاں کئیاں نا رونو وی پوئے۔ تے شائد یاہی کامیاب مزاحنگاری کی پچھان وی ہوئے۔

گوجری ادب مانھ نذیر احمد نذیرؔ تے نور محمد نورؔ کے نال ویہ لوہکی عمر تیں ہی بڑا حوصلہ

تے وقار نال کھلار ہیا ہیں۔ پرنذیر کالاکوٹی کی وفات (۲۰۰۳ء) تے بابُو نور ہوراں کا بڈھیماں تیں بعد گوجری مزاح نگاری کو یوہ آخری سہارو سئی ہوئے۔ کیونجے باقی مزاح نگاراں مانھ صرف مرزا خان وقار کو ناں آوے جہڑا اجھاں کہانیاں کی جنجل مانھ پھسیا وا ہیں۔ تے اس طرح تاج واسطے مزاح نگاری کو میدان اجاں لگو مگو ہے۔ اُمید کراں جے وہ جلدی ہی اپنی مزاحیہ شاعری کی کتاب گوجری پڑھن سُنن آلاں کے حوالے کریں گا۔

کلام کا نمونا:

غزل

تیر نظر کو پار نہ کریئے
دل کو ایڈ شکار نہ کریئے

دل لیکے دل دینو سِکھ
او بے دردا بھار نہ کریئے

جے لڑنو تاں باندے لڑیئے
کنڈ پر مڑداوار نہ کریئے

اُس جگ کی ہوں ککھ نہیں کہتو
اِس دھرتی پر خوار نہ کریئے

پل کی گُمیں صدی بھگتیں
ایسو کوئے اقرار نہ کریئے

نظم: روزگار

چل جوانا وار اک دسوں کر سکے تاں کار اک دسوں
تکڑو جو روزگار اک دسوں پیساں گو گٹکار اک دسوں
میری گل نا کنے دھریئے
نہیں دھرتو تے فاقے مریئے

اینویں کہنویں شونکن لگ جا پھر کُجھ پڑھ کے پھُوکن لگ جا
اللہ ہُو جی کوکن لگ جا ڈنڈاں اگے ہوکن لگ جا
اس مشکل مانھ تھوڑو جریئے
نہیں جرتو تے فاقے مریئے

چِٹا کاغذ رنگن لگ جا ڈھوپ تے دھا گو ڈنگن لگ جا
کھانگڑ لائیری منگن لگ جا تکڑا کُکڑ بنگن لگ جا
جو دسوں وہ سارو کریئے
نہیں کرتو تے فاقے مریئے

یوہ روزگار منظور نہیں کرتو ہوں تنا مجبور نہیں کرتو
تنا نظروں دور نہیں کرتو ایڈ بڑو قصور نہیں کرتو
میری جاچ نا سینے دھریئے
نہیں دھرتو تے فاقے مریئے

تنا یاہ گل بھاتی نہیں تاں نوکری تنا تھاتی نہیں تاں
مہری لُکھو کھاتی نہیں تاں اس راہ غربت جاتی نہیں تاں
بس توں تھوڑی ہمت کریئے
نہیں کرتو تے فاقے مریئے

نظم: کُرتو (پھِرن، پیرہن)

ٹھنڈ مانھ جان بچاوے کُرتو — کِتوں جیئے یوہ تھاوے کُرتو
ککھ نہیں کہتا اِس نا پُلسی — چور کی پنڈ چھپاوے کُرتو
حیا کے باندے ہستو ہستو — تمبو نہ طلباوے کُرتو
بُکلوں نکلے راز کی گُتھی — جدکوئے اُفراں چاوے کُرتو
گلّ مانھ چمکے لا کے طِلو — تاجؔ نا ساڑا لاوے کُرتو

نظم: کانگڑی

بڑی اُچی سوچ نے بنائی کانگڑی
دل نے د ل نال لائی کانگڑی — سوہنی سوہنی لگے مِنا تائی کانگڑی
سوہنی کی قدراں نا کدے نہ بسار یو
شرد کا جاتکاں کی دائی کانگڑی — سوہنی سوہنی لگے مِنا تائی کانگڑی
ٹُور پر میں جد دِلی جانو تھو
چُوڑ مانھ بُڈھی نا بدھائی کانگڑی — سوہنی سوہنی لگے مِنا تائی کانگڑی
میرے نال گھُل گئی گدرا کی ماں
مار کے میں سِر مانھ روائی کانگڑی — سوہنی سوہنی لگے مِنا تائی کانگڑی
رکھ لئی تاجؔ نے چُناؤ مانھ نشان
کس نے اج تک ہرائی کانگڑی — سوہنی سوہنی لگے مِنا تائی کانگڑی

وائن ای لیوسی

پیدائش: 22 فروری 1967ء کولوریڈو امریکہ

وائن لیوسی امریکی ماہر لسانیات ہیں جنھاں نے پاکستانی کشمیر مانھ گوجری املاء تے رسم الخط کا بارا مانھ مچ سوہنی تحقیق کی ہے۔ جس پر انھاں نا یونیورسٹی آف نارتھ ڈکوٹہ تیں ایم اے کی سند ملی ہے۔ ویہہ فروری ۱۹۶۷ء مانھ امریکہ کی کولوریڈو ریاست مانھ پیدا ہویا تے بنیادی تعلیم تیں بعد لسانیات کو میدان ملیو جس مانھ انھاں نے بی اے تے ایم اے کی سند لین تیں بعد اجکل ویہہ عملی طور پر تعلیمی میدان مانھ تقابلی لسانیات کا ماہر کے طور کم کریں۔

انھاں نے گوجری لسانیات مانھ گوجری رسم الخط تے املاء کا مسائل پر علمی بحث تے تحقیق کی ہے جس کی ضرورت مدت تیں محسوس ہوئے تھی پر اس سلسلہ مانھ اجھاں تک کائے خاظر خواہ کوشش نہیں ہوئی تھی۔ جگدیش چندر شرما ہوراں کی صوتیات تے قواعد تیں متعلق کتاباں مانھ اِس موضوع پر زیادہ تحقیق تے بحث نہیں ہو سکی تھی۔ کلچرل اکیڈمی کا گوجری شعبہ نے وی جہڑو رسم الخط تے املاء بنایو تھو اس مانھ وی کجھ اک خامی موجود تھیں۔ دو جی اہم گل یاہ تھی جے اس ویلے توڑی گوجری تیں متعلق ساری تحقیق جموں کشمیر تے خاص کر پونچھ راجوری کا علاقاں مانھ ہوئی تھی۔ وائن لیوسی ہوراں کی یاہ تحقیق پہلی جہڑی انھاں نے پاکستانی کشمیر مانھ گوجری ماہر لسانیات ڈاکٹر صابر آفاقی ہوراں کی سنگت مانھ مکمل کی ہے تے جس مانھ گوجری کا مقبول لہجہ تیں علاوہ بکروال طبقہ تے الاہیوال طبقہ مانھ بولی جان آلی گوجری پر وی تحقیق ہوئی ہے۔ انھاں کی لِکھی وی کتاب ۲۰۰۲ء مانھ شائع ہوئی ہے۔ بھاویں یاہ اجاں اِت دستیاب نہیں پر انٹرنیٹ پر اس تیں استفادو کیو جا سکے۔ گوجری تحقیق کرن آلاں واسطے یاہ تحقیقی کتاب بڑی کارآمد ثابت ہوئے گی۔

D:\Writers org\Fahim.jpg not found.

چودھری محمد طارق فہیم

پیدائش:15 ستمبر1967ء لمبیڑی راجوری

محمد طارق فہیم گوجری کا نوجوان لکھاڑی ہیں تے منیا پڑمنیا بزرگ گوجری شاعر محمد اسرائیل اثر ہوراں کا سپُوت ہیں۔ وہ ستمبر ۱۹۶۷ مانھ لمبیڑی مانھ پیدا ہویا۔ تے بنیادی تعلیم تیں بعد ریاستی محکمہ صحت مانھ میڈیکل اسسٹنٹ کے طور پر ملازم ہوگیا۔

طارق فہیم نالو ہکی عُمر تیں ہی گوجرا ماحول مانھ اسرائیل اثر جیہی شخصیت کی شفقت تے رہنمائی حاصل رہی ہے۔ اسے تاثیر نال گوجری مانھ لکھنو پڑھنووی شروع کیو۔ گوجری مانھ چنگی شاعری کریں جہڑی اکثر شیرازہ گوجری مانھ شائع ہوتی رہے۔ اس تیں علاوہ انھاں نے گوجری نثر تے خاص کر کے گوجری ڈرامہ مانھ وی کُجھ کم کیو ہے۔ انھاں نا اس سلسلہ مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی کی طرفوں اک سال کو بہترین ڈرامہ نگار کو ایوارڈ وی ملیو ہے۔ طارق فہیم مقامی ادبی تنظیم انجمن ترقی گوجری زبان وادب دھرمسال کالاکوٹ کا اہم رُکن ہیں تے اس تنظیم کی طرفوں شائع ہون آلا رسالا سجرا بول کی ادارت مانھ وی خالد وفا نال شامل رہیں۔ ادب مانھ کسے اک میدان کو انتخاب کر کے لِکھتا رہیا تاں وہ گوجری مانھ ناں پیدا کرن کی صلاحیت رکھیں۔

غزل:۱

تیرے کول ہوں بیسوں تے کہانی سناؤں
کدے نین ڈوہلوں تے تِتا رواؤں

کسک دل کی ڈُنگھی کنارو نہیں لبھنو
محبت کا درداں نا کِنگا لے جاؤں

چکوری دیوانی وی پچھے تھی چن نا
میرا یار کس نا ہوں سنگی بناؤں

پپیہا نے وی سوز میرو چھپایو
لکیاں کی سانجھاں نا سر کس کے لاؤں

تیرا سر تیں سدھراں کی دولت گھمائی
نذرانو تحفو ہوں کے لے کے آؤں

غزل۲:

بدل چڑہیو روز برہے گو سجن بوہے آن بڑے گو
اپنا اک بڈیار کی خاطر تیرے سنگ وہ روز اڑے گو
جس دن اسکی نیت بدلی آپ کھُنے تے آپ جھڑے گو
ساون گو احساس ہووے گو شکوہ تیرے سِر مڑھے گو
اس بازی نا جِتن خاطر طارقؔ تیرو لہو سڑے گو

گیت:

ہوں گیتاں کی رانی اڑیا
توں چھمراں کو پانی اڑیا

جنگل بوٹا نکا تیرا
ہر جا مانھ ہیں ڈیرا میرا

درد بھری ہے کہانی اڑیا
توں چھمراں کو پانی اڑیا

پیار کی بستی جگ تیں اوہلے
دل کا کوئے بھیت نہ کھولے

کون ہے کس کو ہانی اڑیا
توں چھمراں کو پانی اڑیا

پرلے نکے بیٹھی دیکھوں
نالے اگ ہجر کی سیکوں

آوے مُڑ کد جانی اڑیا
توں چھمراں کو پانی اڑیا

D:\Writers org\sajad.jpg not found.

چودھری خاقان سجّاد

پیدائش:1967ء بھلیسہ ڈوڈہ

خاقان سجّاد گوجری کا نوجوان تے باصلاحیت لکھاڑی ہیں۔ وہ بھلیس ڈوڈہ مانھ ۱۹۶۷ء مانھ پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم ڈوڈہ مانھ ہی حاصل کی تے محکمہ تعلیم مانھ استاد کے طور ملازمت شروع کی۔ اپنی تعلیم وی جاری رکھی تے پرائیویٹ طور پر بی اے کی ڈگری لئی۔

گوجری ادب مانھ وہ تعلیمی دور مانھ ہی جان محمد حکیم سمیت داخل ہویا تھا۔ کلچرل اکیڈمی کی گوجری مجلساں تے مشاعراں مانھ باقاعدگی نال شامل ہوتا رہیا ہیں۔ تے گوجری پڑھن سُنن آلاں نے وی ان کی صلاحیت کی ہمیشاں داد دِتی ہے۔

خاقان سجاد بنیادی طور گوجری غزل کا شاعر ہیں تے طبیعت ہاروں ان کی شاعری مانھ وی سنجیدگی باندے باچھڑ نظر آوے۔ اُنھاں نے مختصر عرصہ مانھ کُجھ چنگی سوہنی غزل گوجری ادب کے حوالے کی ہیں جہڑی شیرازہ گوجری مانھ شائع ہوتی رہی ہیں۔ تخلیق کو سلسلو جاری رہیوتاں وہ گوجری ادب مانھ ناں پیدا کرن کی صلاحیت رکھیں۔ کلام:

سی حرفی:

الف: اکھ پھرکے بہڑے کاگ بولے ڈیکوں بیں کے سجنا بیلیاں نا
تھاری یاد مانھ بیں کے رات کٹوں پتو کوئے نہیں سنگناں سہیلیاں نا
بُوہا تھارا مانھ ملے جے جا ہمنا لوڑاں کدے نہ محل حویلیاں نا
تھاری گلی کی خاک سجاد چُموں تجوں پھُل گلاب چنبیلیاں نا

ب: بسم اللہ آجا جانیاں جی کتنا بیتیا دور انتظار اندر
رکھیو جگ نے نت لتاڑ ہمنا دُکھاں درداں کا اس بزار اندر
ساڑے اگ جدائی کی کالجہ نا روگی اک ہوں لکھ ہزار اندر
داماں باجھ غلام سجّاد تھارو رکھیو اپنا خاص شمار اندر

غزل

تندو تندو کرکے لوئی بیٹھو ہتھ مروڑ نہ یار
بے قیمت ہن سمجھ کے اس نا رستا کے بچ چھوڑ نہ یار

کے ہؤو جے کسے دھیاڑ یراج کرے تھو موجاں مانھ
قسمت کا یہ لیکھ سمجھ کے اپنو رستو روہڑ نہ یار

عاجز تنا جد وی دیکھوں پیڑ جیہی اک جاگے دل مانھ
ہینے ہو کے سر دب چلتاں سینے برچھی پوہڑ نا یار

اکھ جاں میچے بے بوجھی مانھ منڈی گوتوں مال گنوائے
کھول اکھاں نا دیکھ چوفیرے میچیں میچیں دوڑ نہ یار

سفر لمیرا ڈاہڈا اوکھا جیکر رہیو اڈیک کسے مانھ
وقت دوپہر سجّاد آیو ہے، بیسن کی ہن لوڑ نہ یار

ق:

روئیں اکھ ہجر مانھ میریں لکھیا لیکھ مٹاوے کون
رگ رگ اگ عشق نے لائی محرم باجھ بجھاوے کون
اکھر اکھر جوڑ بنایا گیت پیارا میتاں گا
ٹھنڈا ٹھار کورا کا پربت گالے تے گرماوے کون

D:\Writers org\sabir 2.jpg not found.

چودھری ریاض احمد صابؔر

پیدائش: پہلی مئی 1970ء مڑھوٹ پونچھ

گوجری ادب مانھ خدا بخش زارؔ کو مقام ہمالیہ توں گھٹ نہیں۔ اُن کا بیت پچھلا پنجاہ سٹھ سالاں تیں لوکاں کا دِل تے دماغ پر نقش ہیں۔ ریاض احمد صابؔر اُنکا پوتا ہیں جہڑا مئی ۱۹۷۰ء مانھ حاجی ممتاز دیدڑھ ہوراں کے گھر پیدا ہویا۔ ریاض احمد ناں بچپن تیں ہی پڑھائی کے نال نال زارؔ صاحب مرحوم کی صحبت نصیب رہی تے اکثر زارؔ صاحب اپنو کلام ریاض احمد تیں ہی کاپیاں پر لکھاتا رہیا کیوں جے وہ آپ زیادہ لکھا پڑھی نہیں کر سکیں تھا۔ اس مجلس کی تاثیر ہو کے رہی تے دسویں توڑی پچتاں ریاض احمد آپ وی صابؔر تخلص کر کے شعر کہن لگ گیا تھا۔ ریاض احمد صابؔر کا چاچا حاجی غلام احمد غلامؔ تے نکا بھائی ایاز احمد سیفؔ وی شاعری کی بھوم رکھیں تے اس طرح زارؔ صاحب جیہا شیر کی یاہ جھرنگڑی اج وی شعر تے ادب کا حوالہ سنگ اباد ہے۔

ریاض احمد صابؔر میٹرک کی تعلیم تیں بعد ریاستی محکمہ سماجی بہبود مانھ ملازم ہو گیا تے اجھاں تک اتے سرکاری تے سماجی خدمت کریں لگا وا۔ ریاست کی موجودہ افراتفری مانھ کئی ذاتی نقصان وی برداشت کرنا پیا تے گھروں بے گھر وی ہونو پیو۔ خدا بخش زارؔ مرحوم کا اسلوب مانھ ان سب دُکھاں درداں تے تجرباں کو اظہار ریاض احمد صابر کی شاعری مانھ دیکھیو جا سکے۔

ریاض احمد صابؔر نے شاعری واسطے غزل کو میدان پسند کیو ہے تے لوہکی عُمر تیں ہی جِس قِسم کا سیانف آلا مضمون اُنھاں نے اپنا شعراں مانھ برتیا ہیں اُنھاں نا دیکھ کے اُن کے نال نال گوجری غزل کو مستقبل وی شاندار سئی لگے۔ تے بلاشبہ جدید غزل بارے صابر تیں چنگی امید رکھی جا سکے۔ کلام کا نمونا:

غزل۱:

ریجھاں کا پھُل پھُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں
بھاند کا قصا جھُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

یہ امید کا ساوا پتر گلیاں مانھ
پیلا ہو کے رُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

ہٹ جائے گو پردو اس بربادی گو
راز بہتیرا کھُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

بے عدلی کو طور زمانو چھوڑے گو
مُل وفا کا تُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

تیری اکھ بھی پانی صابؔر ہوئے گی
پل پل اتھروں ڈُلیں گا پر ہوں نہیں ہوسوں

غزل۲:

میری آس نمانی آس — تڑفے بھُکھی بھانی آس
اپنے پلے سام کے رکھی — تیری اک نشانی آس
چھوڑ کے بُوہو آس تیری گو — کرنی کے بیگانی آس
جد جد شاخ امید کی پنگری — پھلتی رہی پُرانی آس
صدیاں تیں یاہ رُٹھی صابر — کس نے فیر منانی آس

غزل۳:

پرکھی دیکھی یاری تیری نہ میں یاد بساری تیری
بے دوساں کو حامی کوئے نہ سجن دنیا ساری تیری
درد کو داروں پلے ہوتاں کم آئی نہ کاری تیری
توں بچھڑیو نہ نیڑے لگو لگی دور اڈاری تیری
تیرا چج ازمایا صابرؔ دیکھ لئی دِلداری تیری

غزل۴:

کالی رات اندھیری آئی ربا سوچ گھنیری آئی
آس مسافر تھکی ٹُٹی منزل دور لمیری آئی
سپاں ہاروں ڈسن آئی خلقت چار چوفیری آئی
جد آئی ارمان جگاتی یاد ہمیشاں تیری آئی
میری دولت لُٹن صابرؔ قسمت چور لُٹیری آئی

غزل۵:

اک نشانی یارا لے جا دِل کا پارا پارا لے جا
تڑفے ساس اداس نمانی دُکھتی آس کا لارا لے جا
دُنیا کولوں دور چھُپا کے راز وفا کا سارا لے جا
چُب کے لو ماں کرتا موتی یاد میری کا تارا لے جا
میرا شعر رسیلا صابرؔ تحفا پیارا پیارا لے جا

D:\Writers org\rahi.jpg not found.

ڈاکٹر جاوید راہی

پیدائش: یکم ستمبر 1970ء چنڈک پونچھ

گوجری کا نوجوان شاعر ادیب تے محقق جاوید احمد راہی ستمبر ۱۹۷۰ء مانھ منیا پڑمنیا گوجری مذاحیہ شاعر بابُو نور محمد نور کھٹانہ کے گھر چنڈک پونچھ مانھ پیدا ہویا۔ اس آزاد طبیعت شخص نے بچپن کی سوکھتاں تے اوکھتاں کو لُطف بروبر لیو۔ مطالعہ کی شوق نکا ہوتاں تیں تھی تے یوں دسی توڑی پونچن تیں پہلاں ہی اُردو ادب کی چنگی بھوم ہوگئی تھی۔ پونچھ کالج مانھ تعلیم کے دوران ہی تخلیقی میدان مانھ قدم رکھیو، مجلساں تے مشاعراں مانھ شامل ہون لگا تے ادبی زندگی مانھ نکھار آتو گیو۔ جموں یونیورسٹی تیں ایم اے کرن تیں بعد پرائیویٹ طور پر ''قبائلی زبانوں پر اردو کے اثرات'' کا موضوع پر اسے سال ڈاکٹریٹ مکمل کی ہے۔

راہی ہور تعلیم کے دوران ہی ۱۹۹۴ء مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی کا گوجری شعبہ مانھ ریسرچ اسسٹنٹ کی حیثیت نال ملازم ہویا تے اجکل گوجری شعبہ کا سربراہ کی حیثیت نال ذمے داری نبھاویں لگاوا۔ پر انھاں نے خبرے کیوں تخلیقی میدان کو رستو سروں ہی بسار چھوڑیو ہے حالانکہ انھاں کے اندر بے بہا خداداد تخلیقی صلاحیت موجود تھی۔

پچھلا دس سالاں مانھ جاوید راہی نے چھ ست کتاب گوجری ادب کے ناں کی ہیں جنھاں مانھ ''گُوجر شناخت کا سفر''، ''لوک ورثو''، ''گوجری لوک گیت''، ''ہندی گوجری ڈکشنری''، ''گوجری لوک وراثتی ڈکشنری'' تے ''گُوجر انسائیکلوپیڈیا'' شامل ہیں۔ لوک ادب کا موضوع پر ڈاکٹر غلام حسین اظہر تے راہی ہوراں تیں بغیر اتنو انفرادی کم کسے ہور شخص نے نہیں کیو تے یوں وی گوجری ادب مانھ کسے خاص موضوع پر لکھن آلاں مانھ انھاں تیں اگے صرف

ڈاکٹر صابرؔ آفاقی تے ڈاکٹر رفیق انجمؔ ہی نظر آویں۔ انھاں نے ڈرامہ تے تحقیق مانھ ریاستی کلچرل اکیڈمی تیں انعام وی حاصل کیا ہیں۔

تحقیق تیں علاوہ جاوید راہیؔ نے کُجھ کامیاب ڈرامہ وی کیا ہیں۔ شاعری گھٹ کی ہے مگر چھوٹی بحر مانھ صاف سُتھری تے معیاری غزل لکھی ہیں۔ تخیل مانھ سروریؔ کسانہ تے خوشدیو مینی کے قریب سئی لگیں۔ گوجری ادب ان کی شعری تخلیق کو مُدت تیں اڈیکوان ہے۔ ادبی سفر مانھ راہیؔ ہور، نور محمد نورؔ، ڈاکٹر انجمؔ، نسیمؔ پونچھی تے اقبال عظیمؔ کے قریب ضرور رہیا وہیں گا پر انھاں نے کسے کی تقلید نہیں کی تے اپنے واسطے آپ رستا تلاش کیا ہیں۔

گوجری ادب تے قوم کی خدمت کو جنون انھاں نا اک جا ٹکن نہیں دیتو تے ویہہ نت نواں موقع تلاشتا رہیں۔ اسے جذبہ کے تحت اجکل ٹرائبل ریسرچ تے کلچرل فاؤنڈیشن قائم کر کے قوم کا سماج سدھار واسطے کئی منصوبا شروع کیا وا ہیں۔ جے اُن پر سیاست آلاں کو پچھا ووں نہ پیوتاں وہ گوجری ماں کو حق انشا اللہ کسے نا نہیں گو پن دیسیں۔

کلام کا نمونا:

ق:

خوشبو یاد پرانی بنڈے — گھر گھر رات کی رانی بنڈے
دل درویش نہیں اپنے جوگو — لوکاں نا سُلطانی بنڈے

غزل:ا

وہ بدل جے برہیو ہوتو — آس کو بھانڈو بھریو ہوتو
ہوں دُکھ مانھ نہ ڈُبتو جیکر — اُن اکھاں مانھ تریو ہوتو
ہوتو میرو عشق وی اُچو — جے سُولی پر چڑھیو ہوتو
جے اشانوں اگ نہ برھتی — آس گو ٹُوٹو ہریو ہوتو
مرن تیں بعد ہوں سوچن لگو — تیرا در پر مریو ہوتو

غزل:۲

یوہ احسان وی تم کر دیتا آس کا پنچھی نا پر دیتا
جے جھولی مانھ سل نہ ہوتا ہوں اڈتو تے ویہ بھر دیتا
بھار غماں کو بھاروتھو جے ہوں چا لیتو تم دھر دیتا
ہم بے گھر نہ پھرتا جیکر دِل کو سوہنو جو گھر دیتا
جے ہم ہار پھُلاں کا ہوتا ویہ وی سِر نیووں کر دیتا

غزل:۳

کیسی آفت آن پئی ہے گُل بستی سنسان پئی ہے
جد توں تم میرے گھر آیا تد جسم مان جان پئی ہے
ہوں تے چُپ ہاں فر کیوں پھاہی میرا گل مانھ آن پئی ہے
اک دنیا مانھ جاٗ نہیں لبھتی اک دُنیا ویران پئی ہے
کون سیانے لاش وفا کی رستا مانھ انجان پئی ہے

غزل:۴

کالی رات انھیرا منگیا ہم نے درد خھیرا منگیا
اسکے ہتھ وی ککھ نہ لگو جس نے لو سویرا منگیا
دُنیا دیکھی پر جد منگیا اُن گہلاں کا پھیرا منگیا
ہم نا کون خرید سکے گو ہم تے ہاں بس تیرا منگیا
تیرو سنگ تے موت کی منزل رستا خوب لمیرا منگیا

غزل:۵

مُڑ مڑ اپنے اندر دیکھوں کتنی وار سمندر دیکھوں
ہوں سودائی اپنا دل نا تیرے ہاروں کر کر دیکھوں
توں تے بس میرے گھر آیو تیری خوشبو گھر گھر دیکھوں
ہوں منصورؔ نہیں ہاں فر وی کیوں نہ ہوں سولی چڑھ دیکھوں
کد تک تیری آس کو رستو زہر پیالا بھر بھر دیکھوں

غزل:۶

ناصح کانہہ نا کرے نصیحت اک دن ایسو آوے گو
دیکھ کے توں وی اُس کافر ور آپ ایمان لیاوے گو

حال میرا پر ہس لے بھاویں پر اتنو بھُل جایئے نہ
درد مانھ توں وی غزل میری نا اپنے ہوٹھیں لاوے گو

اپنی گل ہے جہڑی کہ لے یاہی وار ہے تنا
بے قدراں کا شہر مانھ کہڑو دوجو پھیرو لاوے گو

اج بھاویں وہ میرو نہیں پر جن جن راہیں ٹُریا تھا
تک کے منا ان راہاں پر دوروں ہتھ گھماوے گو

ہر کوئے پیار کو دشمن دسے ہر اک یار زمانہ گو
کون کسے کا درد نا راہیؔ سینہ کے سنگ لاوے گو

چودھری خالد وفاؔ

پیدائش:2 فروری 1972ء دھرمسال کالاکوٹ

خالد وفاؔ گوجری کا نوجوان باحوصلہ تے باصلاحیت لکھاڑی ہیں۔ویہ فروری ۱۹۷۰ مانھ کالاکوٹ کا علاقہ دھرمسال مانھ پیدا ہویا۔بُنیادی تعلیم کالاکوٹ مانھ حاصل کی تے اجکل ریاستی محکمہ تعلیم مانھ اُستاد کے طور ذمے داری نبھاویں لگاوا۔

گوجری ادب مانھ اُنھاں نا گوجرا ماحول کے نال نال گوجری کا نامور شاعر اسرائیل آثرؔ تے طنز و مزاح کا بادشاہ نذیر احمد نذیرؔ ہوراں کی رہنمائی حاصل رہی ہے۔تے اسے ماحول مانھ انھاں نے لکھا پڑھی کو سلسلو شروع کیو۔ویہ دھرمسال کالاکوٹ مانھ عرصہ توں قائم مقامی تنظیم ''انجمن ترقی گوجری زبان وادب'' نال وی جُڑیا رہیا ہیں تے پچھلا چار سالاں تیں اس تنظیم کی طرفوں جاری ہون آلا ادبی رسالہ ''سجرا بول'' کی ادارت کی ذمے داری وی بڑی خوب صورتی نبھاویں لگاوا۔

خالد وفاؔ گوجری مانھ شاعری وی کریں تے ان کی کُجھ گوجری تخلیق سجرا بول تیں علاوٗ'' شیرازہ گوجری'' مانھ وی شائع ہوئی ہیں۔ پر'' سجرا بول'' کا اداریاں کی طرز تحریر تیں گوجری نثر پر ان کی گرِفت توں علاوہ انکے اندر تنظیمی صلاحیت کو اندازو وی لایو جا سکے،جہڑی گوجری ادب واسطے بڑی خوش بختی کی گل ہے۔

گوجری کا معتبر تے بزرگ شاعر اسرائیل آثرؔ کی سرپرستی تے خالد وفا کی ادارت مانھ شائع ہون آلو رسالو'' سجرا بول'' گوجری صحافت کی تاریخ مانھ پہلو غیر سرکاری خالص گوجری ادبی رسالو ہے۔جس واسطے ویہ مبارباد کا مستحق ہیں۔اللہ انکا جذبہ نا قائم رکھے۔

D:\Writers
rg\hakeem.jp
not found.

چودھری جان محمد حکیم

پیدائش:11 فروری 1972ء بھلیس ڈوڈہ

جان محمد حکیم گوجری غزل کا نوجوان، سوہناتے سنجیدہ شاعر ہیں۔ویہ بھلیس ڈوڈہ مانھ فروری ۱۹۷۰ مانھ پیدا ہویا۔ بُنیادی تعلیم اُتے حاصل کی ۔ تے محکمہ تعلیم مانھ استاد کے طور ملازم ہوگیا پر اپنی تعلیم کو سلسلووی جاری رکھیو تے بی اے تیں بعد سیاسیات مانھ ایم کی ڈگری وی لئی تے اجکل ڈوڈہ کا گُوجر ہوسٹل مانھ معاون نگران (وارڈن) کے طور پر ذمے داری نبھاویں لگاوا۔

تعلیم کے دوران ہی خاقان سجّاد کے سنگ گوجری کا نفرساں مانھ شامل ہون لگا۔ تے اقبال عظیم کی پارکھ نظراں نے یہ موتی پچھان لیا۔ دیکھ دیکھتاں انھاں کی تحریر مانھ ایسونکھار آ گیو جے ہُن گوجری غزل نے انھاں نال لی تاہنگ لائی ہیں۔ غزل مانھ روائتی رنگ کے نال نال انھاں نے خالص گوجر الفظ تے نواں مضمون وی بغیر جھول تیں بڑی مہارت نال اپنا شعراں مانھ پرویا ہیں۔ جان محمد حکیم ہوراں نے جے گوجری غزل نال خلوص قائم رکھیو تے اپنے توں پہلے وارڈن بنن آلا لکھاڑیاں کے پیریں پیر نہ دھریا تاں گوجری غزل وی انھاں کو ناں مُدتاں تک نہیں گمن دیسیں۔

کلام:

غزل:۱

نفس کی خاطر کُجھ وی کرنو چنگو نہیں
اپنا آپ تیں مُچ ہی ڈرنو چنگو نہیں

کس مانھ جانے سپ ہوئے گو بیٹھووو
ہر اک نہر مانھ ہتھ وی دھرنو چنگو نہیں

راہ بشکاریں سنگت چھوڑ کے ڈُبے گو
چن کے نالو نال گزرنو چنگو نہیں

ریس دوجاں کی کرنی رِیت زمانہ کی
پیر بیگانے پیر وی دھرنو چنگو نہیں

کنداں کی وی نظر سٹکر لگے جانّ
ہر اک شیشے بن سنورنو چنگو نہیں

غزل:۲

آؤ درد خیرا بنڈاں چانن لاواں نہیرا بنڈاں
میرا غم نا کھاکے پرکھو اس راہ غم بہتیرا بنڈو
لوء کو کُجھ تے سوچو ہُن وی کد تک یار اندھیرا بنڈاں
آپے وقت گواہی دئے گو سر بنڈاں کہ سہرا بنڈاں
وے اک ہو کے چن پر چڑھیا ہم ات تیرا میرا بنڈاں

غزل:۳

اُنکا قول قرار ہیں ہوچھا میرا وی اعتبار ہیں ہوچھا
دل ناتھم کے رات گذاریں بستی کا زردار ہیں ہوچھا
خبرے کتنا ہڑھ چاڑ ہیں گا امبر مانھ بدلار ہیں ہوچھا
ست سمندر چُپ کراویں دریا کا کڑکار ہیں ہوچھا
چپ چپیتا سینو چھلیں اُنکے نین خمار ہیں ہوچھا

غزل:۴

درد میرا نا کون پچھانے زخم اندر کا کہڑو جانے
کس نا کے ہے پیڑ کسے گی اوہی جانے جہڑو چھانے
اُس نے درد کو تحفو دتو میں وی رکھیو دل کے خانے
پل پل یاد نا سانبھ کے رکھوں میت گیو ہے دیس بیگانے
نہیں تاں منا کون پُچھے تھو لوک گنیں بس تھارے بہانے

D:\Writers org\Y Rabbani.jpg not found.

چودھری محمد یونس ربانی

پیدائش: 1972ء ساج راجوری

نوجوان صحافی، شاعر تے ادیب یونس ربانی ہور راجوری کا گراں ساج ماں ۱۹۷۲ء ماں پیدا ہویا۔ بنیادی تعلیم ساج تیں حاصل کی۔ بعد ماں ڈگری کالج راجوری تیں بی اے تے جموں یونیورسٹی تیں ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ ویہہ بڑا با صلاحیت نوجوان ہیں جہڑا کسے وی میدان ماں اپنو مقام بنا سکیں تھا۔ پر انھاں نے اپنی پسند تے مرضی نال صحافت کا میدان ماں قدم رکھیو ہے جس کی قوم ناسخت ضرورت تھی۔ اللہ انھاں نا چراغ حسن حسرتؔ، شمیم احمد شمیمؔ تے سروری کسانہ کا رستہ پر ثابت قدمی تے صحافت کی تقدیس بحال کرن کی توفیق دئے۔

یونس ربانی ہور کجھ مقامی اخباراں تے علاوہ انسانی حقوق کا اداراں نال وی وابستہ ہیں تے ریڈیو کشمیر واسطے اخباری نمائیندہ کی ذمے داری وی نبھاویں لگا وا۔ یونس ربانی ہوراں نا اپنی قوم، زبان تے کلچر نال گوڑھی دِلچسپی ہے تے ویہہ نوجوان نسل واسطے مثالی جذبور کھیں۔

گوجری ادب ماں ویہہ پچھلا دس سالاں توں با قاعدگی نال لکھیں۔ انکی کہانیں تے تحقیقی مضمون شیرازہ گوجری ماں شائع ہوتا رہیا ہیں۔ پر صحیح معناں ماں انکا جوہر گوجری غزل ماں کھُل کے باندے آیا ہیں۔ ویہہ ٹھیٹھ گوجری زبان ماں مُچ سوہنی غزل لکھیں۔ چھوٹی بحر ماں لِکھی وی انکی غزل پڑھن سُنن آلاں نے بہت پسند کی ہیں شائد اسواسطے وی کہ انھاں نے خالص گوجرا درداں تے جذباں کو اظہار اس آسان تے خوبصورت انداز نال کیو ہے جے پڑھن آلاں نا انھاں ماں اپنا دُکھاں درداں کو چھا ملوسئی ہوئے۔ بہر حال گوجری کا قدر داناں، سخن وراں تے سخن شناساں نے انھاں کی اُٹھان دیکھ کے انھاں نال مچ امید لائی ہیں۔ جاوید راہی، جان محمد حکیم، ریاض احمد صابر، ادریس شاد، گلزار تبسمؔ تے یونس ربانیؔ ہوراں کا ہتھاں ماں گوجری غزل کو مستقبل محفوظ نظر آوے۔ مہارا اکثر با صلاحیت نوجوان تھوڑا اگے چل کے رستہ تیں کھُنج جائیں ہوئیں۔ اللہ انھاں کی حفاظت فرماوے، یاہی میری دعا ہے۔

کلام کا نمونا: غزل: ۱

جھلتی واء وصلاں کی لے کے پھُلاں کا ہبکار ماں آیئے
اس برہیا ہوں گیت لکھوں گو بولاں کا ٹھنڈیار ماں آیئے

دھُند لی رات غماں کی کالی، من کو ساون یاد کرے
اتھرواں کے برھتے بدل سیویں بوند پھوہار ماں آیئے

راہیں پہرے دار بنا کے رکھے گو دل آساں نا
جند سو وار گھماؤں سجناں، سوہنی رُت بہار ماں آیئے

تاہنگ تیری تڑفاوے ہر پل ساعت صدیوں لمی دِسے
نین ہسیریں، دل بھکھیالو، سہکوں انتظار ماں آیئے

بوٹے بوٹے گاویں پکھنوں، دُکھیا اک اک بول کرے
سبز پنجال پہاڑیں بکتا، چھمراں کا شونکار ماں آیئے

غزل۲

سجن بھُل بھلا کے ٹُر گیو ڈمھ سینہ ماں لا کے ٹُر گیو
جس کی خوشیں ہتھ گھمایا وہ غمگین بنا کے ٹر گیو
لمی اڈیک عمر کی مِناں اسے حال کھلا کے ٹُر گیو
وصلاں کا ٹھنڈیار نا سہکوں کتنو دل تپا کے ٹُر گیو
مِنا بخت بچھوڑو گھلیو ہوچھو ہتھ ملا کے ٹر گیو

غزل۳

جِت دل کا محرم یار بسیں اُت میریں تاہنگ ہزار بسیں
اس دل دُکھیا ماں ہر ویلے نِت سُکھیا تھارا پیار بسیں
اک پریت کو بوٹو دل میرو ہر ڈالی پر گُل خار بسیں
اک دِل میرا کا ٹاپُو ماں کئی دُکھ سُکھ بن کے یار بسیں
ات سیال ربانیؔ آنو ہے جس باغ ماں تیری بہار بسیں

غزل۴

بھاویں کھل کھل تھکیئے یار میرو راہ فر تکئے یار
چادر نال پھُلا کی اس راہ سجرا زخم نہ ڈھکئے یار
بن بن شونقی مونڈھا اُپر بھار وفا کو چکیئے یار
نہ تندور کی مٹی ہاروں سیک ہجر ما پکئے یار
یاری لا کے توڑ نبھایئے دنیا تیں نہ جھکیئے یار

غزل:۵

جیتاں قسمیں دل سڑے گو موئی مٹی نا تاپ چڑھے گو
گھُٹ کلاوا لا کے ملئے میرے سنگوں جد بچھڑے گو
سارو جگ ہنر نے تجیو آزر کتنا بت گھڑے گو
اتنی لمی فرصت لے کے کہڑو چٹھی روز پڑھے گو
بگیو وہ اک اتھروں پیارو سُسر ماں یوہ لعل جھڑے گو

D:\Writers
rg\ameem.jp
not found.

حافظ محمد امین خان مدنی

پیدائش:4مارچ مالیگام 1973ء بانہال

مشہور عالم دین، حافظِ قران تے اسلامی محقق مولانا امین مدنی ہوراں کوناں دینی تے ادبی حلقاں مانھ جانیو پچھانیو ہے۔قران پاک کا گوجری ترجمہ تے مدینہ پاک کی نسبت نال صدیاں تک انشاءاللہ ان کوناں زندہ رہے گو۔

ویہ مارچ ۱۹۷۳ء مانھ بانہال (ضلع ڈوڈہ) کا گراں مالیگام مانھ مولانا محمد میر حسین خان گھیلا کے گھر پیدا ہویا۔ بنیادی مروجہ تعلیم کے دوران ہی اسلامی تعلیم آلے پاسے مڑیا تے ۱۹۸۸ مانھ الکلیۃ السّلفیہ توں عربی کی تیسری جماعت پاس کی تے اگلے ہی سال عربی زبان کی تعلیم واسطے اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ مانھ چلے گیا۔ تے ۱۹۹۷ء مانھ اسے یونیورسٹی توں عربی کے نال نال بی اے کی ڈگری وی امتیازی حیثیت نال حاصل کی۔ واپس آ کے کشمیر یونیورسٹی توں ایم اے عربی کر کے اجکل سلفیہ عربی کالج سرینگر مانھ عربی کا لیکچرار کے طور ذمے داری نبھاویں لگا وا۔ پر تعلیم کو سلسلو اجھاں وی جاری ہے۔ ویہ کشمیر یونیورسٹی توں ہی اسو یلے ایم فل کریں لگا واتے آئیندہ ڈاکٹریٹ کو ارادو رکھیں۔ان کی تحقیق کو موضوع ہے:

"Contribution of Kashmiri scholars to Quranic Sciences."

گوجری ادب نال ویہ ۱۹۸۸ء توں وابستہ ہیں تے اکثر اکیڈمی کی مجلساں تے کانفرنساں مانھ شامل ہوتا رہیا ہیں۔ انکا کئی تحقیقی مقالہ وی ریاستی کلچرل اکیڈمی کا شیرازہ (گوجری) مانھ شائع ہوتا رہیا ہیں۔ان کو اصل کارنامو قران پاک کو گوجری ترجمہ ہے جہڑو انھاں نے ۱۹۹۹ء مانھ مکمل کیو تے اجکل اشاعت کا مرحلہ مانھ ہے۔اس ترجمہ مانھ انھاں نے اسلامی تعلیمات پر اپنی صلاحیت دسن کے نال نال جہڑی ٹھیٹھ گوجری زبان استعمال کی ہے اسواسطے ویہ مبارک کا مستحق ہیں۔

اجکل ویہ عربی کا استاد کے طور خدمت تے اپنی اعلیٰ تعلیم کے نال نال محمد فواد عبدالباقی کی مشہور کتاب 'اللؤلؤ والمرجان' کا گوجری ترجمہ کا کم مانھ رجھیا وا ہیں۔ جہڑی گوجری ادب تے قوم واسطے اک بڑی خدمت ہوئے گی۔ دعا ہے کہ اللہ ان کی عمر تے قلم مانھ برکت دئے تے انھاں ناقوم تے زبان کی مزید خدمت کی توفیق دئے۔

D:\Writers org\r shahid.jpg not found.

چودھری محمد رفیق شاہدؔ

پیدائش:29 ستمبر1976ء حویلی پُونچھ

رفیق شاہدؔ ہور تحصیل حویلی ضلع باغ کا گراں شی بن مانھ ستمبر۱۹۷۶ء مانھ اک دیدڑھ گھرانہ مانھ پیدا ہویا، بنیادی تعلیم تربیت اتے حاصل کی تے فرِ بی اے کی تعلیم تیں بعد نشریات کا میدان مانھ قدم رکھیو۔ اجکل ریڈیو ریڈیو تراڑکھل کا گوجری پروگرام مانھ انائسر کی حیثیت نال اپنی قوم تے زبان کی خدمت مانھ مصروف ہیں۔ خوبصورت زبان بولن کے نال نال جدانھاں نے قلم کی مہار ادب آلے پاسے موڑی تاں نثر تے نظم مانھ وی کامیاب تجربہ کیا ہیں۔ بھاویں انھاں نے اردو شاعری تے افسانہ نگاری کے نال نال گوجری نثر، ترجمہ تے کہانیاں مانھ وی کامیابی حاصل کی پر بنیادی طور پر ویہہ گوجری غزل کا شاعر سئی لگیں تے نکی بحر مانھ انکا کامیاب تجرباں نا دیکھ کے گوجری غزل کا عاشقاں نے انھاں نال مستقبل کی مچ مچ آاس لائی ہیں۔ انھاں نے ہُن تک جہڑی کتاب تیار کی ہیں انھاں کی تفصیل کجھ اسطرح ہے

: گوجری شاعری: ۱) گلزار غزل کو ۲) نسرتیں آس

گوجری نثر:۱) سیف الملوک (گوجری ترجمہ) ۲) کرکٹیاں کی لوء (گوجری افسانا)

اُردو ادب: ۱) گُم نام محبت (اردو افسانے) ۲) مہک (اردو شاعری)

اللہ انھاں کا ادبی ذوق نا قائم رکھے تے انکی قلم مانھ تاثیر بخشے تا نجے ویہہ دیر تک مادری زبان کی خدمت کر سکیں۔ پیش ہیں انکا کلام کا نمونا:

غزل:

اینویں کینویں رو نہیں سکتو تیرے ہاروں ہو نہیں سکتو
جے نہ تڑکے دل کو ڈھارو نیناں کو چھت چو نہیں سکتو
تیرو داغ جدائی آلو ایسو ہے کہ دھو نہیں سکتو
تیری یاد چھاوے کنڈا رات دھیاڑی سو نہیں سکتو
دِل گنوایو لیکن اپنی جِند نمانی کھو نہیں سکتو

غزل:

رات اندھیری مُک جائے گی دینہہ تیں ڈرتاں لُک جائے گی
جے نہ آیو، دھو کھو دِتو جان میری تے سُک جائے گی
بُہتو میوو لگ گیو تاں ڈالی آپے جھُک جائے گی
باندے آ کے ہس گیو تاں ریل غماں کی رُک جائے گی
دندیں انگلی دے کے سوچے ڈر لگے تھو ٹُک جائے گی

غزل:

میری نگری آتو کوئے نہیں اپنے دار بُلاتو کوئے نہیں
پہلاں تے اِت میلو رہ تھو اجکل آتو جاتو کوئے نہیں
مُشکل ویلو رب نہ آنے کم کسے کے آتو کوئے نہیں
ڈُنگھی ڈاب عشق کی ڈاہڈی غوطا اس مانھ لاتو کوئے نہیں
شاہؔ چُبھی مار گیو تھو اس نا آن بچاتو کوئے نہیں

D:\Writers
rg\mushtaq.jp
not found.

مشتاق خالدؔ چودھری

پیدائش: ۱۵مارچ ۱۹۸۰ء درہ نامبلہ اوڑی

مشتاق خالد چوہدری، گوجری کو نوجوان شاعراں مانھ شمار ہوئیں۔ ویہہ ۱۵ مارچ ۱۹۸۰ء نا نامبلہ اوڑی کا اک بھروال خاندان مانھ پیدا ہویا۔ بچپن نامبلہ مانھ ہی گزریو۔ جت انھاں نے بنیادی تعلیم وی حاصل کی۔ بعد مانھ پچھلے ہی سال بارہمولہ ڈگری کالج تیں بی اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ بڑا با صلاحیت نوجوان ہیں۔ کتابت تے مصوری کی شونق ہے۔ گوجری تیں علاوہ اردو پہاڑی انگریزی تے موجودہ حالات کی جانکاری رکھین۔ ۱۹۹۵ء تیں بعد اپنا بڑا بھائی تے گوجری کا مذاحیہ شاعر تاج دین تاجؔ کی سنگت مانھ گوجری ادب کو چسکووی لگو تے اجکل آپے خوبصورت شاعری شروع کرلئی ہے۔ اللہ انکا علمی تے ادبی ذوق نا قائم رکھے تاں ویہہ گوجری واسطے کُجھ کرن کی صلاحیت رکھیں۔ کلام:

ریزہ ریزہ ہو کے ڈھ گیو آساں کو وہ محل ہی میرو
اک نجومی کہہ گیو منا تیرا اسکا لیکھ نہیں رلتا

غزل:

نیند ہے اکھیں سو نہ سکوں — اکھ ڈبلاویں رو نہ سکوں
سُچو موتی ہتھ مانھ لے کے — کنڈھی مانھ ہوں پو نہ سکوں
شیشو شیشو دل بنایو — داغ ہجر کا دھو نہ سکوں
درد بھلیٹ کے کتنا رکھیا — عشق کی مشک لکو نہ سکوں
تیرو ہو اکواری خالدؔ — ہور کسے کو ہو نہ سکوں

D:\Writers
rg\tabasum.jp
not found.

چودھری گلزار تبسم

پیدائش:۱۱جون ۱۹۸۴ء آہرہ بل ٹنگمرگ کشمیر

گلزار تبسم گوجری کا نوجوان، باصلاحیت تے ہونہار شاعر ہیں جنھاں نے بڑا اعتماد نال شاعری کی شروعات کی ہے جس نا دیکھ کہ ادب نواز تے سنجیدہ لکھاڑیاں نا انکی مناسب حوصلہ افزائی کے نال نال انھاں سنگ مچ مچ امید لائی ہیں۔گلزار تبسم ہور بنیادی طور پر آہرہ بل ٹنگمرگ کا رہن آلا ہیں تے جت و یہہ ۱۱جون ۱۹۸۴ء نا پیدا ہویا۔بچپن وی اتے گزریو تے بنیادی تعلیم اتے حاصل کی۔بعد مانھ بی ایس سی تک کی تعلیم حاصل کر کے اجک ریاستی محکمہ تعلیم مانھ مدرس کے طور کم کریں لگا وا۔جے ظالم زمانہ کی نظر نہ لگی تے انھاں نے مطالعہ کے سنگ تخلیقی سلسلو جاری رکھیو تاں ویہہ گوجری غزل نانھ نویں بلندیاں تک لے جان کی صلاحیت رکھیں۔میری سوچ کی وضاحت پڑھن آلاں نا انھاں کا کلام توں ہو جائے گی۔

نمونہ کلام: غزل ا:

دُکھتا بانھل سیج سجا کے ڈیکوں تھو — اتھرواں کو ستھرو ڈاہ کے ڈیکوں تھو
تیری قسمیں دینہہ کی رسمیں ، نکی لو — اتھرواں کے نال نہا کے ڈیکوں تھو
ہوں چناں اشمان کھلو نہ کر سکیو — ککھاں کی کُلی بنا کے ڈیکوں تھو
ہوں کوہ طور گے کول نہ بھاویں پُج سکیو — دل ساگر کے کنڈے جا کے ڈیکوں تھو
دس ہوں کس را آتو تیری محفل مانھ — رستہ مانھ جے نین بچھا کے ڈیکوں تھو
تیری خاطر دل کو باغ سجایو میں — کلی کلی پر شبنم لا کے ڈیکوں تھو
سولی چڑھ کے پچھوں تھو جے وہ کت ہے — پریت کی سجناں ریت نبھا کے ڈیکوں تھو

غزل۲:

باجھ تیرے ہوں نت ہسیروں روپ تیرا نا جا جا ہیروں
بہڑے بہڑے سیج سجاؤں رستے رستے موتی کیروں
ریزہ ریزہ دل ہے میرو اتھروں ہو گیا کھیروں کھیروں
آس تیری مانھ پل پل جیوں پونی کتوں سُوت اٹیروں
فال کڈھاؤں منت منوں حیلہ کر کر تسبیح پھیروں
تاراں مانھ لوڑوں تھو چانن لاٹ لگی پر گھُمن گھیروں
ہوں تبسّم ہجر نا روؤں روئیں کیوں یہ پنکھ پکھیروں

غزل۳:

راہ لموں تے بھار بھریرو دُور دراڈے ماہی کو ڈیرو
میری جھگی پریم ندی ماں اُچی نکی تیرو ڈیرو
توں ڈٹھو تے چانن لگو تیرے باجھوں گھُپ انھیر و
خاباں کے بچ درشن دے جا مار کدے اکواری پھیرو
ہوں تبسّم دم دم ڈیکوں میل ہوئے کد تیرو میرو

ق:

غم کا سوز سیلاب مانھ نہاتو آتھرواں کی ڈاب مانھ نہاتو
دینہہ دوپہریں رو نہیں سکتو رات اندھیری خاب مانھ نہاتو

☆☆☆

☆ حرفِ آخر

ہمارے ہاں بیشتر ادیبوں اور شاعروں کے کئی چہرے ہیں جن کی پہچان بہت مشکل ہے۔ لیکن ڈاکٹر انجم صاحب کا شمار ان مخصوص ادیبوں اور شاعروں میں کیا جا سکتا ہے جن کا چہرہ ایک ہے اور شخصیتیں کئی۔ میں نے ایسا انکے ادبی کام کے پیشِ نظر کہا ہے۔ یہ بات حقیقت پر بھی مبنی ہے۔ ڈاکٹر انجم صاحب نے گوجری ادب کے لئے جتنا کام کیا ہوا ہے۔ اسکی تفصیل کا بیان سورج کی کرنیں گننے والی بات ہوگی۔

قارئین اس بات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ زیرِ نظر مجموعہ میں شامل شعراء کے بارے میں انکے ذاتی حالات اور کلام حاصل کرنے میں محقق کو کن مراحل سے گذرنا پڑا ہوگا۔ اس سلسلہ میں انکی محنت کسی تعریف سے مبرا ہے۔ تحریر اور اسکے اندازِ بیاں سے اس بات کا اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ ڈاکٹر انجم صاحب کو گوجری زبان پر دسترس حاصل ہے۔ تحقیق و تالیف کا کام بڑا محنت طلب اور صبر آزما ہوتا ہے اسکے باوجود محقق نے بڑی ایمانداری سے اس کام کو سرانجام دیا ہے۔ انہوں نے تحقیق کے کام کی تقدیس کو برقرار رکھا ہے۔ میں ڈاکٹر انجم صاحب کے علاوہ ان شاعروں کی خدمت میں بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے ایسا خوبصورت مجموعہ منظرِ عام پر لانے میں تعاون دیا۔

عرش صہبائی

☆اعتراف:

دُنیا کا کم کدے وی مکمل نہیں ہوسکتا! تے گوجری لکھاڑیاں بارے اس کتاب ناوی مکمل کہنو زیادتی ہوئے گی۔ میں دل جان تے ایمانداری نال گوجری لکھاڑیاں تک پونچن کی کوشش کی تا نجے انکا کوائف، تصویر تے کلام حاصل کیا جا سکیں۔ اس کم ماٹھ یاراں سال کی طویل مدت تیں علاوہ جتنی دِنی تے مالی تکلیف برداشت کرنی پئیں انھاں کی تفصیل لِکھ کے احسان جتان کی میری نیت ہر گز نہیں۔ کتاب چھاپے چڑھن کا موقع توڑی جتنا لکھاڑیاں کی تفصیل لبھ سکی واہ شامل کی گئی ہے۔ اس کو یوہ مطلب ہر گز نہیں جے جن شاعراں کا ناں اس ماٹھ نہیں آیا وہ غیر اہم ہیں پر اس گل کو ابسوس ضرور ہے جے اڈی چا کے وی کُجھ لکھاڑیاں تک رسائی نہ ہو سکی تے کُجھ مہربان ہونا حاجتمند سمجھ کے ہور اُچا ہو بیٹھا۔ بہر حال اک بار فر پُورا خلوص نال کوشش کی جائے گی کہ اُن لکھاڑیاں ناوی دُوجا ایڈیشن ماٹھ شامل کیو جائے جہڑا اس پُورتیں رہ گیا ہیں۔

ڈاکٹر رفیق انجم